

علیؑ ابن ابی طالب

مدون

ابوالحسن محمد بن حسین موسوی المشہور بہ سیّد شریف رضی

مقدمہ

سیّد محمد عزیز الدین حسین

ڈائریکٹر، رامپور رضا لائبریری

وزارت ثقافت، حکومت ہند



Compiler

Abul Hasan Muhammad Bin Husain Musavi

Saiyid Sharif Razi

Introduction

Saiyid Muhammad Azizuddin Husain

Director, Rampur Raza Library

Ministry of Culture, Government of India

Rampur Raza Library Publication Series


نهج البلاغة

قطعہ تاریخ برائے اشاعت نہج البلاغہ

از: نتیجۂ فکر

عراق رضا زیدی آدمی، سیتھلی

رام پور کا ہے کتب خانہ رضا کی یادگار

ہوگیا نوّاب خود جس کی بدولت لازوال

ہے ترقی کی طرف تیزی سے اب یوں گامزن

ڈائرکٹر ہیں عزیزالدین حسین خوش خصال

آدمی کاوش سے ان کی عیسوی سنہ نے کہا

چھپ گیا نہج البلاغہ کا یہ نسخہ باکمال

۲۰۱۳ء

تاریخ استناد بہ نہج البلاغہ است

آن روزو سال نیک مقدمہ تمام شد

سنہ عیسوی وہجر نوشتم بہ نوع نو

"تاریخ ہم نوشت" کہ "روز غدیر بُد"

۲۰۱۲ء — ۱۴۳۳ھ

☆☆☆


للامام علي ابن ابي طالب عليه السلام



حضرت علیؑ کے دستِ مبارک سے لکھے ہوئے

قرآن کریم کا ایک نسخہ

نہج البلاغہ

علیؑ ابن ابی طالب

مدون

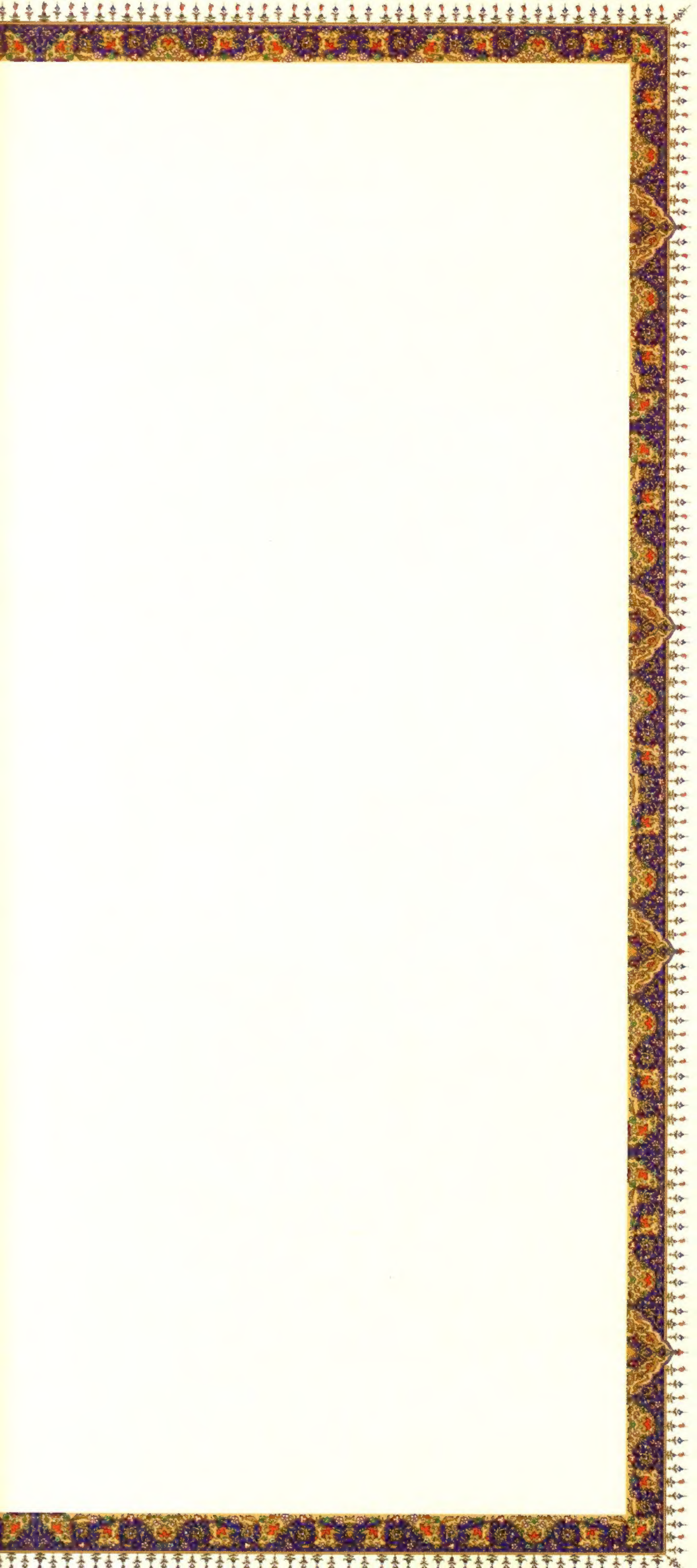
ابوالحسن محمد بن حسین موسوی المشہور بہ سیّد شریف رضی

مقدمہ

سیّد محمد عزیزالدین حسین

ڈائریکٹر، رامپور رضا لائبریری

وزارت ثقافت، حکومت ہند



مقدمہ

حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی پیدائش ۱۳؍رجب ۵۹۹ء میں خانہ کعبہ میں ہوئی جو آپ کی اہم فضیلت ہے۔ آپ حضور پرنور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے حقیقی چچازاد بھائی، آپ ﷺ کی نورِ نظر حضرت فاطمۃ الزہراء کے شوہر نامدار اور آپ ﷺ کے محبوب ترین نواسوں حضرت امام حسن و امام حسین کے پدر بزرگوار تھے۔

حضور پرنور کو جب نبوت کے منصب گرامی سے سرفراز کیا گیا اور سب سے پہلی بار آپ نے جب اپنے اہل خاندان کے سامنے دعوت اسلام کی صدا بلند کی تو اس وقت چالیس افراد کی جماعت میں سے، جن میں باریش بزرگ بھی شامل تھے۔ جس نے سب سے پہلے اُٹھ کر آپ ﷺ کی صدا پر لبیک کہی وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ذات تھی۔ گو آپ کی عمر اس وقت محض نو یا دس سال تھی۔ اس ابتدائی واقعے سے آپ کی حق گوئی کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ خدا کے اس شیر نے رسول خدا کے ساتھ اسلام کی سربلندی کے لیے کئی جنگوں میں شرکت کی اور بہت سے دشوار ترین معرکوں کو سر کیا۔

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد علی الترتیب حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ خلیفہ ہوئے۔ سنہ ۳۵ھ/ ۶۵۶ء میں حضرت عثمان کے دور خلافت کے اختتام کے تین روز بعد لوگوں کے اصرار پر آپؓ نے خلافت کی ذمہ داریاں قبول کیں۔ سنہ ۴۰ھ/ ۶۶۱ء میں آپ کی شہادت کے بعد خلافت کے زرّین دور کا خاتمہ ہو گیا اور ملوکیت کا دور شروع ہوا۔ آپ کو اپنے پنج سالہ دور خلافت میں ایک لمحہ بھی سکون سے بیٹھنا نصیب نہ ہوسکا۔ آپ کی خلافت کا پورا زمانہ خانہ جنگیوں اور شورشوں کی نذر رہا۔ جن کا آپ نے بڑی پامردی اور استقلال سے سامنا کیا اور حاسدوں کی فتنہ پردازیوں کو ناممکن بنانے کی ہر ممکن کوشش کی۔

جہاں تک آپ کے علم و فضل کا تعلق ہے۔ تو یہ کہہ دینا کافی ہے کہ آپ درس گاہ نبوت کے تعلیم یافتہ تھے۔ بچپن سے لے کر وفات نبوی تک کامل تیس سال

آنحضرت کی خدمت ورفاقت میں بسر کیے تھے۔ جو علم کا سرچشمہ تھے ان سے بلا فصل وبلا واسطہ علم حاصل کیا تھا۔ کاتبانِ وحی میں آپ کا نام نامی شامل ہے۔ آنحضرت کی طرف سے جو مکاتیب وفرامین لکھے جاتے تھے ان میں بعض آپ کے دست مبارک کے لکھے ہوئے تھے۔ آپ حافظ کلام پاک تھے۔ ایک ایک آیت کے معنی اور شان نزول سے واقف تھے۔ قرآن وحدیث سے اجتہاد اور مسائل کے استنباط میں آپ کو ید طولی حاصل تھا۔ آپ کی اصابت رائے پر عہد نبوت سے اعتماد کیا جاتا تھا خلفائے ثلاثہ کے بھی آپ سے اہم امور میں مشورہ لینے کے واقعات ملتے ہیں۔

آپ کا کلام موضوع، مواد، ہیئت اور مقدار کے لحاظ سے اپنے عہد کے تمام سابقین ومعاصرین کے کلام سے زیادہ ہے۔ اس میں خطبے اور تقریریں، خط اور معاہدے، دعائیں اور مناجاتیں، کلمات قصار اور فیصلے، اشعار اور رجزیں ہیں۔ آپ کا کلام اپنی اولیت، ندرت، جامعیت اور معنی آفرینی، شخصیت وکردار کے صحیح توازن، نفسیاتی رجحانات اور فکر کی آئینہ صفاتی کی بنا پر مطالعہ طلب ہے۔

نہج البلاغہ حضرت علی علیہ السلام کے خطبات، مکتوبات اور اقوال کا گلشن ہے۔ آپ اہل تشیع کے پہلے امام ہیں اور اہل سنت حضرات کے چوتھے خلیفہ ہیں۔ دور خلافت ۶۵۶ء سے ۶۶۱ء تک رہا۔ یہ تمام خطبات، مکتوبات اور اقوال اسی دور کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ اس میں ۲۴۱ خطبات، ۷۹ مکتوبات اور ۴۸۰ اقوال ہیں۔ دنیا میں بولی جانے والی ۳۷۰ زبانوں میں نہج البلاغہ کی شروح، تفسیریں اور تراجم طبع ہو چکے ہیں۔ نہج البلاغہ کی تدوین سید رضی نے ۴۰۰ھ/۱۰۰۹ء میں کی تھی۔

سید شریف رضی محمد بن حسین بن موسی الموسوی (متوفی ۴۰۶ھ/۱۰۱۵ء) کا یہ بہت بڑا کارنامہ ہے کہ انھوں نے حضرت علیؓ بن ابی طالب کی زبان وقلم سے نکلے ہوئے انمول موتیوں کو خاصی تلاش وجستجو اور تحقیق کے بعد بڑے سلیقے سے ایک لڑی میں پرو کر ''نہج البلاغہ'' کی صورت میں ہمارے سامنے رکھ دیا ہے۔ اب چونکہ شریف رضی کی ولادت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شہادت کے ۳۱۹ سال بعد ہوئی تھی اور ان تین سو سال سے زائد کے عرصے میں ایک طویل سلسلہ ہے جو ان تمام اقوال، تحریروں، اور خطبوں کے مؤلف تک پہنچتا ہے۔ اس سبب سے کچھ علما نے ''نہج البلاغہ'' کے ایک بڑے حصے کے متعلق یہ شک ظاہر کیا ہے کہ اس کا انتساب حضرت علی علیہ السلام کی جانب درست نہیں ہے بلکہ اس کے مشمولات کو فصحاء شیعہ نے لکھا ہے اور اپنی بات کے ثبوت میں بہت سے دلائل دیئے ہیں۔ حقیقت تو یہ

ہے کہ بنی امیہ اور بنی عباس کے زمانہ میں ظلب و بربریت کا بازار گرم تھا۔ دوستداران اہلبیتؑ کا قتل عام لازمی تھا۔ یہی وجہ ہے کہ کربلا جیسے دردناک واقعہ (۶۸۰) پر بھی عربی زبان میں بہت کم مرثیہ لکھے گئے۔ تو نہج البلاغہ جیسی کتاب کی تدوین کرنے کی جرات کون کرسکتا تھا۔ اسی لئے حامد حسن قادری اپنی کتاب ''تاریخ مرثیہ گوئی'' کے ص ۹ پر رقم طراز ہیں:

''عربی میں واقعہ کربلا کے متعلق مرثیے شاذ و نادر ہیں۔ وہ بنی امیہ کا عہد تھا۔

حکومت کے خوف سے لوگ عام طور پر اپنے جذبات کے غم و اندوہ کا اظہار نہ کرسکے ہونگے۔''

ظاہر ہے کہ حضرت علیؑ کے خطبات و مکتوبات و اقوال کی تدوین بھی خطرہ جان کا باعث ہوسکتی تھی۔

علاوہ ازیں بہت سے مؤرخین کو اس بات کے تسلیم کرنے میں بھی تکلف ہے کہ سید شریف رضی ''نہج البلاغہ'' کے مؤلف ہیں۔ وہ سید شریف رضی کے بڑے بھائی شریف مرتضیٰ کو ''نہج البلاغہ'' کا مؤلف گردانتے ہیں۔

جہاں تک ''نہج البلاغہ'' کے مخطوطات کی موجودگی کا سوال ہے۔ نہج البلاغہ کا سب سے قدیم مخطوطہ ۴۹۴ھ/۱۱۰۰ء کا مکتبہ فخر الدین نصیری، ایران کا ہے۔ اس کے علاوہ ایران کے کتب خانوں مثلاً کتاب خانہ آیت اللہ نجفی مرعشی، قم، آستانہ قدس رضوی، مشہد، اور کتاب خانہ مدرسہ نواب میں بھی نہج البلاغۃ کے قدیم قلمی نسخے موجود ہیں۔ ہندوستان کے بھی متعدد کتب خانوں میں ''نہج البلاغہ'' کے قلمی نسخے پائے جاتے ہیں۔ جن میں پہلے نمبر پر ندوۃ العلماء لکھنؤ کی لائبریری کا نام لیا جاتا ہے۔ جہاں ۵۰۹ھ/۱۱۱۵ء کا لکھا ہوا قلمی نسخہ موجود ہے۔ دوسرے نمبر پر مولانا آزاد لائبریری، علیگڑھ کا نسخہ ہے جس کا سال کتابت ۵۳۴ھ/۱۱۳۹ء ہے۔ جس کے بعد کے ۶ قلمی نسخے رامپور رضا لائبریری کے ذخیرۂ کتب میں شامل ہیں جن میں سے دو نسخوں میں عربی عبارت کے ساتھ اس کی فارسی شرح بھی مرقوم ہے۔ یہ نسخے فن احادیث الادب موجودات نمبر ۱۱۹۰، ۱۱۹۳، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹ کے تحت محفوظ ہیں۔ ان میں پہلے دو مخطوطے نادر مخطوطات کی فہرست میں شامل ہیں۔ پہلے مخطوطے کا سنہ کتابت ۵۵۳ھ/۱۱۸۵ء ہے۔ عبدالجبار بن حسین بن ابوالقاسم الحاجی الفارانی اس کے کاتب ہیں۔ قدامت کی وجہ سے مخطوطہ نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے علاوہ

دوسرے مخطوطات مختلف وجوہ کی بنا پر حد درجہ اہمیت رکھتے ہیں۔ مثلاً کسی نسخے کے ابتدائی صفحے پر کوئی اہم نوٹ چسپاں ہے۔ تو کسی کے کاتب بہت اہم ہیں۔ تو کوئی قدیم ہونے کی وجہ سے توجہ طلب ہے۔

نہج البلاغہ کی جمع و ترتیب سے پہلے جن علماء نے امیر المومنین کے خطبوں اور خطوں وغیرہ کو اپنی کتابوں میں نقل کیا ان کے نام حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ زید بن وھب الجہنی الکوفی متوفی ۔۹۶ھ/۷۱۴ء۔ خطب امیر المومنین علی المنابر فی الجمع والاعیاد۔

۲۔ ابو یعقوب اسمٰعیل بن مہران بن محمد بن ابی نصر السکونی الکوفی متوفی بعد ۱۴۸ھ/۷۱۵ء۔
کتاب خطب امیر المومنین۔

۳۔ ابو مخنف لوط بن یحیٰی الازدی الغامدی متوفی قبل ۱۷۰ھ/۷۸۶ء

۴۔ ابو محمد (یا ابو بشر) مسعدہ بن صدقۃ العبدی الکوفی۔ متوفی ۱۸۳ھ/ ۷۹۹ء ۔کتاب خطب امیر المومنین۔

۵۔ ابو اسحٰق ابراہیم بن الحکم بن ظہیر الفزاری الکوفی۔ متوفی ۱۷۷ھ/۷۹۳ء۔
کتاب خطب علی

۶۔ ابو اسحٰق ابراہیم بن سلیمان النہمی الکوفی الخزاز: کتاب الخطب، کتاب الدعا، کتاب خلق السموات، و کتاب مقتل امیر المؤمنین

۷۔ ابو منذر ہشام بن محمد بن السائب الکلبی متوفی ۔۲۰۶ھ/۸۲۱ء۔ کتاب خطب علی۔

۸۔ ابو عبد اللہ محمد بن عمر الواقدی المدنی قاضی بغداد۔ متوفی ۲۰۷ھ/۸۲۳ء۔
کتاب الجمل

۹۔ ابو المفضل نصر بن مزاحم المنقری الکوفی العطار متوفی ۲۱۲ھ/ ۸۲۷ء۔ کتاب صفین۔ کتاب الجمل۔ کتاب النہروان اور کتاب الغارات۔

۱۰۔ ابو الخیر صالح بن ابی حماد الرازی متوفی بعد ۲۱۴ھ/۸۲۹ء

۱۱۔ ابو الحسن علی بن محمد المدائنی متوفی ۲۲۴ھ/ ۸۳۹ء۔ کتاب خطب علی وکتبہ الی عمالہ

۱۲۔ ابو القاسم عبد العظیم بن عبد اللہ بن علی الحسنی الرازی متوفی ۲۵۰ھ/ ۸۶۴ء
کتاب خطب علی

۱۳۔ ابواسحاق ابراہیم بن محمد الثقفی متوفی ۲۸۳ھ/ ۸۹۶ء

۱۴۔ ابوجعفر محمد بن جریر بن رستم الطبری (معاصر ابن جریر الطبری)۔ کتاب المسترشد فی الامامہ۔ کتاب الرواۃ عن اہل البیت۔

۱۵۔ ابوجعفر محمد بن یعقوب الکلینی متوفی ۳۲۸ھ/ ۹۳۹ء

۱۶۔ ابواحمد عبد العزیز بن یحیٰ بن احمد بن عیسی الجلودی الازدی البصری متوفی ۳۳۲ھ/ ۹۴۱ء۔ کتاب خطب علی، کتاب شعر علی، کتاب رسائل علی، کتاب مواعظ علی، کتاب ذکر کلام علی فی الملاحم، کتاب قول علی فی الشوری۔ کتاب قضاء علی، کتاب الادب عن علی علیہ السلام

۱۷۔ ابوالحسن علی بن الحسین بن علی المسعودی متوفی ۳۴۶ھ/ ۹۵۷ء۔ حدائق الاذہان فی اخبار آل محمد۔ مزاہر الاخبار وطرائف الاثار

۱۸۔ ابوطالب عبید اللہ بن ابی نوید احمد بن یعقوب بن نصر الانباری متوفی ۳۵۶ھ/ ۹۶۷ء۔ کتاب ادعیۃ الائمہ

۱۹۔ ابوعبد اللہ احمد بن ابراہیم بن ابی رافع الصمیری الکوفی البغدادی۔ کتاب الضیا فی تاریخ الائمہ

۲۰۔ ابوالعباس یعقوب بن احمد الصمیری۔ کتاب فی کلام علی وخطبہ

۲۱۔ ابوسعید منصور بن الحسین الابی الوزیر متوفی ۴۲۲ھ/ ۱۰۳۱ء۔ نزہۃ الادب فی المحاضرات۔ نثر الدرر

۲۲۔ ابوالحسن علی بن محمد المدائنی المتوفی ۲۲۵ھ/ ۸۳۹ء تاریخ الخلفاء کتاب الاحداث والفتن

۲۳۔ ابوعثمان عمرو بن الجاحظ متوفی۔ ۲۵۵ھ/ ۸۶۸ء کتاب البیان والتبیین

۲۴۔ ابن قتیبہ الدینوری متوفی ۲۷۶ھ/ ۸۸۹ء عیون الاخبار وغریب الحدیث

۲۵۔ ابن واضح الیعقوبی الکاتب العباسی۔ متوفی ۲۷۸ھ/۸۹۱ء

۲۶۔ ابوحنیفہ الدینوری متوفی ۲۸۱ھ/۸۹۴ء اخبار الطوال

۲۷۔ ابوالعباس البرمتوفی۔ ۲۸۶ھ/ ۸۹۹ء۔ کتاب المبرد

۲۸۔ مورخ محمد بن جریر الطبری متوفی ۳۱۰ھ/۹۲۲ء۔ تاریخ طبری

۲۹۔ ابوبکر محمد بن حسن بن ورید ازدی بصری متوفی ۳۲۱ھ/۹۳۳ء۔ کتاب المجتنی

۳۰۔ ابن عبدربہ متوفی ۳۲۸ھ/ ۹۳۹ء ۔ عقد الفرید

۳۱۔ محمد بن یعقوب الکلینی متوفی ۳۲۹ھ/ ۹۴۰ء۔ کتاب الکافی وکتاب الروضہ

۳۲۔ مسعودی متوفی ۳۴۶ھ/ ۹۵۷ء۔ مروج الذهب

۳۳۔ ابوالفرج الاموی الاصفہانی متوفی ۳۵۶ھ/ ۹۶۶ء۔ کتاب الاغانی

۳۴۔ ابوعلی القالی متوفی ۳۵۶ھ/ ۹۶۶ء۔ نوادر

۳۵۔ شیخ ابوجعفر ابن بابویہ القمی متوفی ۳۸۱ھ/ ۹۹۱ء۔ کتاب التوحید

۳۶۔ شیخ مفید استاد سید رضی۔ متوفی ۴۱۳ھ/ ۱۰۲۲ء۔ کتاب الارشاد و کتاب الجمل

۳۷۔ ابن مسکویہ متوفی ۴۲۱ھ/ ۱۰۳۰ء۔ تجارب الامم

۳۸۔ حافظ ابونعیم متوفی ۴۳۰ھ/ ۱۰۳۸ء۔ حلیۃ الاولیاء

۳۹۔ شیخ ابوجعفر محمد بن حسن الطّوسی متوفی احتمال ۳۸۵ھ۔۴۶۰ ھ / ۱۰۶۷ء۔ ۹۹۵ء۔ کتاب التھذیب و کتاب الأمالی۔

نہج البلاغہ پر کام بہت سے علماء و دانشوروں نے کئے جن میں مندرجہ ذیل دانشور بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔

۱۔ علامہ امتیاز علی خاں عرشی۔ استناد نہج البلاغہ۔ ۱۹۵۴ء

۲۔ علامہ سید سبط الحسن ہنسوی۔ منہاج نہج البلاغہ

۳۔ شیخ ہادی کاشف الغطا۔ مدارک نہج البلاغہ

۴۔ محمد باقر بہبودی۔ نہج السعادۃ فی مستدرک نہج البلاغہ

۵۔ خطیب عبداللہ نعمہ۔ مصادر نہج البلاغہ

۶۔ خطیب عبدالزہراء الحسنی۔ مصادر نہج البلاغہ و اسانید

۷۔ رضا استادی۔ بحثی کوتاہ پیرامون نہج البلاغہ

۸۔ علی دشتی۔ روش ھای تحقیق در اسناد و مدارک نہج البلاغہ

۹۔ محمد مہدی جعفری۔ پژوهش در اسناد و مدارک نہج البلاغہ

۱۰۔ سید ھبۃ الدین شہرستانی۔ ماھو نہج البلاغہ

۱۱۔ سید قیصر محمود: رجال نہج البلاغہ

۱۲۔ ڈاکٹر مہدی خواجہ پیری۔ نہج البلاغہ کے مخطوطات کو شائع کیا۔

بیسویں صدی عیسوی کے مشہور محقق مولانا امتیاز علی خاں عرشی مرحوم جن کی اصابت رائے، تحقیق و تدقیق کا اعتراف ہر خاص و عام نے کیا ہے۔ ان کی ایک اہم علمی تحقیق ''استناد نہج البلاغہ'' کے نام سے ہمیں ملتی ہے جس میں انھوں نے تقریباً تمام مؤرخین کی آراء کا تجزیہ کرتے ہوئے متعدد دلائل کی روشنی میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ''نہج البلاغہ'' کے مرتب اصلاً شریف رضی ہیں۔ شریف مرتضی کا

مرتب کتاب ہونے کا قیاس دعویٰ بلا دلیل ہے۔اور جہاں تک ''نہج البلاغہ'' کے مندرجات کی سندی حیثیت کا تعلق ہے یعنی یہ خطبے و خطوط جعلی ہیں یا نہیں؟ اور جعلی ہیں تو یہ جعل کس نے کیا ہے۔؟ اس کے متعلق بھی مولانا عرشی نے اپنی اس کتاب میں سیر حاصل بحث کی ہے اور عربی زبان کی نادر کتابوں کے حوالے ''نہج البلاغہ'' کے مندرجات کی سندی حیثیت کو ثابت کرنے کے لیے پیش کیے ہیں۔

علامہ امتیاز علی خاں عرشی صاحب ''استناد نہج البلاغہ'' میں فرماتے ہیں:

> ''عربی ادب کی مشہور کتابوں میں ایک ''نہج البلاغہ'' بھی ہے۔اس میں امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے منتخب خطبے، خطوط اور حکیمانہ اقوال جمع کیے گئے ہیں۔امیر المومنین کی گرامی ذات معدن فصاحت و بلاغت ہونے کے ساتھ خلیفہ راشد یا امام معصوم کی حیثیت بھی رکھتے ہیں۔''(۱)

نہج البلاغہ کی تدوین سید رضی نے ۴۰۰/۱۰۰۹ میں کی تھی لیکن نہج البلاغہ سے متعلق بعض دانشوروں نے سوال پیدا کئے کہ کیا واقعی یہ حضرت علی ہی کے خطبات، مکتوبات واقوال کا گلشن ہے یا یہ تمام کا تمام سید مرتضٰی یا سید رضی نے ہی لکھ دیا اور حضرت علیؑ سے منسوب کر دیا۔ ڈاکٹر مہدی خواجہ پیری فرماتے ہیں: ''قرآن کریم کے بعد اسلامی آثار میں سب سے بڑی تالیف اور جادو اثر کے عنوان سے تاریخ اسلامی میں مخالف لوگوں کی جانب سے اس پر بارہا یلغار ہوتی رہی ہے اور اسکو احتجاج کا نشانہ بنایا جاتا رہا ہے۔وہ پہلا قلم کار جس نے نہج البلاغہ کی تصنیف کو اپنا نشانہ بنایا وفیات الاعیان کا مصنف ابن خلکان ہے، اس نے سید مرتضٰی کی شرح حال بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

> ''نہج البلاغہ میں جو کلمات بیان کئے گئے ہیں انہیں حضرت علیؑ سے منسوب کئے جانے کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے، ان کا ماننا ہے کہ وہی نہج البلاغہ کے تحریر کرنے والے ہیں یا ان کے بھائی سید رضی کی یہ کاوش ہے۔نیز انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ علیؑ بن ابی طالب کے کلمات نہیں ہیں بلکہ کسی اور نے انہیں مجتمع کیا اور ان کی طرف نسبت دیدی گئی۔یہ کسی اور کا ساختہ پرداختہ ہے۔

واللہ اعلم۔''(۲)

اسی طرح کی بات پروفیسر زبید احمد پروفیسر الہ آباد
یونیورسٹی نے اپنی تالیف ''ادب العرب'' میں کی ہے۔
انہوں نے سید رضی کو بجائے جامع نہج البلاغہ کے اس
کتاب کا واضع و مصنف کر کے لکھا ہے اور یہ ظاہر کیا ہے کہ
حضرت علیؑ کی طرف اس کتاب کی نسبت غلط ہے۔(۳)

ڈاکٹر ایس۔ اے۔ خلوصی لیکچرر سواس لندن یونیورسٹی کا ایک مضمون
بعنوان: "The authenticity of Nahjul Balagha"
اکتوبر 1950 میں اسلامک ریویو میں شائع ہوا تھا'' اس سے متاثر ہو کر بقول علامہ
سید سبط الحسن ہنسوی ''سمند ناز کو اک اور تازیانہ ہوا'' ''منہاج نہج البلاغہ'' تحریر
فرمادی جو دو سو چونسٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔(۴) اس کے بعد جناب سید قیصر محمود نے
''رجال نہج البلاغہ'' تالیف فرمائی۔

مولانا عرشی صاحب لکھتے ہیں ''ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ میں
خطبہ شقشقیہ کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میرے استاد ابوالخیر مصدق بن شبیب
الواسطی (متوفی ۶۰۵ھ/۱۲۰۸ء) نے ۶۰۳ھ/۱۲۰۶ء میں مجھ سے بیان کیا تھا کہ میں
نے اپنے استاد ابو محمد عبداللہ بن احمد المعروف بن الخشاب (متوفی ۵۶۷ھ/۱۱۷۲ء)
سے یہ خطبہ پڑھا تو ان سے پوچھا تھا۔'' کیا آپ اسے جعلی کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا
''بخدا ہرگز نہیں۔ حقیقۃً میں تو اسے امیرالمومنین کا کلام بالکل اسی طرح جانتا ہوں
جس طرح تمہیں مصدق جانتا ہوں''۔ میں نے کہا ''بہت سے لوگ اسے رضی کا کلام
بتاتے ہیں'' انہوں نے فرمایا ''رضی وغیرہ کو یہ طریقہ اور طرز کہاں نصیب! ہم رضی
کے خطوط سے واقف ہیں اور کلام نثر میں اسکے اسلوب کو پہچانتے ہیں۔ اسے اس کلام
سے کوئی علاقہ نہیں''(۵)

مولانا ہنسوی صاحب نے بھی دوسرے علماء کی رائے کو اپنی کتاب میں
قلم بند کیا ہے۔ وہ الاستاد علامہ السید احمد الہاشمی بک کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''رسول اللہ کے بعد حضرت علی افصح الناس ہیں اور
باعتبار علم و زہد و استقرار علی الحق تمام لوگوں سے زیادہ افضل
و برتر ہیں اور رسول اللہ کے بعد تمام عربوں میں علی الاطلاق
آپ ہی امام الخطباء ہیں حضرت کے خطب بکثرت

ہیں''۔(۶)

پھر استاذ احمد حسن الزیات کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ کے بعد سلف وخلف میں علیؑ سے زیادہ فصیح تر گفتگو وکلام میں اور تقریر وخطابت میں کسی دوسرے کو ہم نہیں پاتے اور حضرت بالاجماع تمام مسلمانوں میں سب سے افضل و برتر خطیب اور امام المتکلمین ہیں۔''(۷)

استاد احمد زکی صفوت کی رائے پیش کی ہے:

''یہ کوئی حیرت وتعجب کی بات نہیں ہے کہ علیؑ بلندی خطابت کے منتہائے اوج پر فائض ہیں اور ناصیۂ فصاحت آپ ہی کے قبضہ واقتدار میں ہے۔ دراصل فصاحت و خطابت اہل بیت کی فطرت وطبیعت میں داخل ہے اور یہ چیز تو ان حضرات کو میراث میں ملی ہے۔ زمانہ جاہلیت اور عہد اسلام ہر دور میں یہ خاندان اس میں ممتاز رہا ہے''(۸)

ابوالاسود کی رائے پیش کی ہے:

''ہم عربوں کو آپ (علیؑ) نے زندہ کردیا اور ہماری زبان کو آپ نے بقائے دوام بخشا''۔(۹)

مؤرخ مسعودی (متوفی ۳۴۰ھ/۹۵۱ء) کی رائے کو لکھتے ہیں:

''حضرت کے تمام خطبے جن کو مختلف موقعوں پر آپ نے ارشاد فرمایا ہے کچھ اوپر چار سو اسّی ہیں جن کو حضرت نے فی البدیہہ ارشاد فرمایا تھا۔ یہ وہ خطبے ہیں جنہیں لوگوں نے یاد و محفوظ کرلیا تھا اور لوگوں میں برابر شائع رہے''۔(۱۰)

شیخ صدوق ابوجعفر محمد ابن بابویہ القمی المتوفی ۳۸۱ھ/۹۹۱ء اپنے سلسلہ اسناد سے روایت کرتے ہیں کہ ابوالحق السبیعی بیان کرتے ہے کہ ان سے حارث بن عبداللہ الاعور الہمدانی نے بیان کیا:

''ایک روز امیر المومنین نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا،

لوگوں نے اس خطبے کو بہت زیادہ پسند کیا۔ ابواسحٰق نے
حارث سے دریافت کیا کہ کیاتم نے اسکو یاد کرلیا تھا۔
حارث نے جواب دیا کہ میں نے اس کولکھ لیا تھا اور اس
کے بعد حارث نے اپنی کتاب سے پڑھ کر اس خطبہ کو
سنایا"(۱۱)

ہندوستان میں بھی صوفیا کے آنے کے بعد ملفوظ ادب بھی اسی طرح مرتب کیا گیا کہ ان کے مرید لکھ لیتے تھے اور بعد میں شیخ سے اس پر نظر ثانی کرالیتے تھے۔ امیر حسن سنجری جو فوائد الفواد ملفوظات حضرت نظام الدین اولیاء کے مرتب ہیں یہی قاعدہ اپنایا کیونکہ حضرت علیؑ، صوفیا کے ولی تھے تو انہوں نے اپنے ولی کی تقلید کی۔ ابن الطقطقی محمد بن علی طباطبائی اپنی کتاب تاریخ الفخری فی الآداب السلطانیہ والدول الاسلامیہ میں فرماتے ہیں:

"بہت سے لوگوں نے کتاب نہج البلاغہ کی طرف
توجہ کی جو امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب کے کلام سے
ہے۔"(۱۲)

علماء کی ایک بڑی تعداد ہے جنہوں نے نہج البلاغہ کی شرحیں لکھیں۔ ان میں امام احمد بن محمد الوبری۔ متوفی ۶۵۶ھ/ ۱۲۵۸ء، امام فخر الدین رازی متوفی ۶۰۶ھ/ ۱۲۰۹ء، عبد الحمید ابن ابی الحدید مدائنی متوفی ۶۵۶ھ/ ۱۲۵۸ء، شیخ کمال الدین عبد الرحمٰن الشیبانی، علامہ سعد الدین مسعود متوفی ۶۹۱ھ/ ۱۲۹۱ء، شیخ قوام الدین تلمیذ جلال دوّانی، فاضل صنعانی، قاضی بغداد نور محمد بن قاضی عبد العزیز محلی، ابن الفتاء علامہ شیخ محمد عبدہ المصری، استاد محمد حسن النائل المرصفی، الاستاد محمد محی الدین عبد الحمید ازہری، محی الدین الخیاط وغیرہ۔ (۱۳)

علامہ شیخ کمال الدین محمد بن علم القریشی الشافعی متوفی ۶۵۲ھ/ ۱۲۵۴ء اپنی کتاب مطالب السئول میں لکھتے ہیں:

"علم بلاغت وفصاحت میں امیر المومنین امام ہیں
آپ کو اس میدان میں اتنی سبقت ہے کہ کوئی آپ کی
گرد راہ تک بھی نہیں پہونچ سکتا، جو شخص حضرت کے کلام کو
نہج البلاغہ میں مطالعہ کرے اس کے نزدیک حضرت کی
فصاحت و بلاغت کی یہ خبر عینی شہادت ہوجاوے گی اور

حضرت کے علوِّ مقام کے متعلق یہ ظن ایقان کا درجہ حاصل کرلے گا۔"(۱۴)

علامہ سعد الدین مسعود بن عمر التفتازانی متوفی ۷۹۱ھ/ ۱۳۸۸ء لکھتے ہیں:

"حضرت سب سے زیادہ فصیح اللسان ہیں جیسا کہ کتاب نہج البلاغہ گواہ ہے"(۱۵)

علامہ علاء الدین القوشجی متوفی ۸۴۵ھ/ ۱۴۸۵ء لکھتے ہیں:

"حضرت سب سے زیادہ فصیح اللسان ہیں جیسا کہ کتاب نہج البلاغہ اس پر شاہد ہے"(۱۶)

علامہ احمد بن منصور مفتاح الفتوح میں لکھتے ہیں:

"جو شخص حضرت کے کلام کو دیکھے اور آپ کے خطوط، خطب، ورسائل پر نظر کرے تو سمجھے گا کہ بعد رسالتمآب کسی کا علم حضرت کے علم کے مقابل میں نہیں" نہج البلاغہ بخدا تمام فصحاء کی فصاحت اور تمام بلغاء کی بلاغت اور تمام حکماء کی حکمت آپ کے مقابلہ میں پست تر ہے"(۱۷)

علامہ یعقوب ابو یوسف التبانی متوفی ۱۰۹۸ھ/۱۶۸۶ء لاہوری شرح تہذیب الکلام میں لکھتے ہیں:

"مطرح سب سے زیادہ فصیح ہیں پس جو شخص چاہے کہ حضرت کی بلاغت کا مشاہدہ کرے اور حضرت کی فصاحت کو سنے تو لازم ہے کہ وہ کتاب نہج البلاغہ کو دیکھے"(۱۸)

علامہ شیخ احمد بن مصطفیٰ معروف بہ طاشکبری زادہ کتاب شقائق النعمانیہ فی علماء الدولۃ العثمانیہ" لکھتے ہیں:

"انہوں نے تجرید کی شرح لکھی جو جامع فوائد ہے اور کتاب نہج البلاغہ کی شرح لکھی جو کلام امام ہمام علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ہے"(۱۹)

علامہ ابن خلکان متوفی ۶۸۱ھ/۱۲۸۲ء وفیات الاعیان میں بضمن

حالات سید مرتضٰی لکھتے ہیں:

''نہج البلاغہ جو حضرت علیؓ بن ابی طالب کے کلام کا مجموعہ ہے اس کے جامع کے متعلق اختلاف ہے کہ وہ سید مرتضٰی ہیں یا ان کے بھائی سید رضی ہیں'' (۲۰)

شیخ الحدیث علامہ صدیق حسن خاں بھوپالی نے بھی ابجد العلوم میں سید مرتضٰی کے ذکر میں یہی لکھا ہے کہ:

''نہج البلاغہ جو مجموعہ کلام امام حضرت علیؓ بن ابی طالب ہے اس کے جامع کے بارے میں اختلاف ہے کہ وہ سید مرتضٰی ہیں یا ان کے بھائی سید رضی'' (۲۱)

مولانا ضیاء الدین برنی صاحب تاریخ فیروز شاہی جو حضرت نظام الدین اولیاء کے مرید تھے وہ لکھتے ہیں:

''صحابہ میں سب سے زیادہ علم کے لحاظ سے ان کی نظیر نہ تھی''۔ (۲۲)

شیخ حمید الدین ناگوری فرماتے ہیں کہ ''نہج البلاغہ بڑے فائدے کی کتاب ہے''۔ (۲۳)

جمال الدین ابوالفضل محمد بن مکرم بن علی افریقی متوفی ۷۱۱ھ/۱۳۱۱ء نے اپنی کتاب ''لسان العرب'' میں مثل ابن اثیر جزری صاحب نہایۂ نہج البلاغہ کے کلمات کو حل کر کے اسکو کلام امیر المومنین ہونا تسلیم کیا ہے۔ (۲۴)

ابن الحدید لکھتے ہیں:

''حضرت کی فصاحت کا یہ عالم ہے کہ آپ فصحاء کے امام اور بلغاء کے سردار ہیں۔ یہی کتاب نہج البلاغہ جس کی ہم شرح لکھ رہے ہیں جو یہ دلالت کرتی ہے کہ حضرت فصاحت میں وہ بلند درجہ رکھتے ہیں کہ کوئی آپ کے ساتھ چل نہیں سکتا اور بلاغت میں مقابلہ نہیں کر سکتا'' (۲۵)

الاستاذ الاکبر، مصلح کبیر شیخ محمد عبدہ مفتی دیار مصریہ شارح نہج البلاغہ فرماتے ہیں:

''وہ کتاب جس میں یہ سب اوصاف موجود ہیں یہی ہے جسے سید شریف رضی رحمہ اللہ نے منتخب کیا ہے کلام سیدنا

ومولانا امیر المومنین کرم اللہ وجہ سے، اور اس کے متفرقات
کو جمع کیا اور نہج البلاغہ کے نام سے اسکو موسوم کیا اور میں تو
اس سے بہتر کوئی نام نہیں جانتا جو اپنے معانی پر دلالت
کر سکے اور نہ مجھ میں اس کی قدرت ہے کہ اس سے زیادہ
اسکی توصیف کر سکوں" (۲۶)

مفتی محمد عبدہ فرماتے ہیں "عرب اہل زبان میں ہر شخص اس بات کا قائل ہے کہ حضرت امام علی بن ابی طالب کا کلام خدا اور رسول کے کلام کے بعد شرف بلاغت میں سب سے زیادہ معنی خیز اور انداز بیان میں بلند تر اور بزرگ ترین معانی کے لحاظ سے زیادہ جامع ہے لہذا عربی علم ادب کے نفیس ذخیروں کے طلبگاران اور اس کے بلند مرتبوں سے تدریجی ترقی کے آرزومندوں کے لئے بہترین ذریعہ ہے کہ وہ اس کتاب نہج البلاغہ کو اپنے محفوظات اور معقولات میں اہم اور بہترین درجہ عطا کریں اس کے ساتھ اس کے معانی کو سمجھنے کی کوشش بھی کریں۔ ان مقاصد کے لحاظ سے جن کے لئے وہ معانی لائے گئے اور الفاظ میں غور کریں ان معانی کے لحاظ سے جن کے ادا کرنے کے لئے وہ الفاظ ڈھالے گئے ہیں تا کہ اس کے ذریعہ سے اس کا بہترین مقصد حاصل ہو" (۲۷)

استاذ شیخ محمد حسن نائل المرصفی مصری شارح نہج البلاغہ، "کلمة فی اللغة العربیة" کے ضمن میں لکھتے ہیں:

"میدان فصاحت و بلاغت میں سب سے آگے
بڑھنے والے شہسوار حضرت علی صلوات اللہ علیہ ہیں اس
دعوی کے اثبات کے لئے نہج البلاغہ کے بعد کسی دلیل کی
ضرورت نہیں ہے۔" (۲۸)

استاذ محمد الزہری الغمراوی لکھتے ہیں:

"طبقہ اصحاب میں کسی ایک سے بھی اتنے آثار علمیہ
کو نہیں نقل کیا گیا جس قدر کہ امیر المومنین علیؑ سے نقل کیا
گیا ہے۔ حضرت کے مقالات، وعظ و نصیحت، آداب و
حکمت، تہذیب نفس، سیاست مدن، مسائل توحید و
مباحث الھیات، اشارات غیبی اور مخالفین کے جوابات
کے مضامین پر مشتمل ہیں کتاب نہج البلاغہ حضرت کے
بہترین کلام کو اپنے میں سموئے ہوئے ہے جس کو شریف

رضی ابوالحسن محمد بن طاہر نے جمع فرمایا ہے‘‘(۲۹)

استاد محمد محی الدین عبدالحمید پروفیسر لغت عربی جامعہ ازہر فرماتے ہیں:

’’یہ کتاب نہج البلاغہ امیر المومنین علی بن ابی طالب کے کلام کا وہ انتخاب ہے جسے شریف رضی ابوالحسن محمد بن حسن موسوی نے جمع کیا ہے، یہ وہ کتاب ہے جو اپنے اندر بلاغت کے نمایاں خصوصیات اور ہنروں کو لئے ہوئے ہے‘‘(۳۰)

کتاب خانہ رضا رامپور میں جو قدیم نسخہ ہے اس کا کاتب عبدالجبار ہے جس نے ’’خصائص الائمہ‘‘ کا نسخہ لکھا تھا۔ اس نسخے کے خاتمے پر لکھا ہے کہ ’’میں نے اسے سید ضیاء الدین تاج الاسلام ابوالرضا فضل اللہ بن علی بن عبید اللہ الحسینی کے قلم سے لکھے ہوئے نسخے سے ۱۹ر جمادی الاولیٰ ۵۵۳ھ مطابق ۱۸ر جون ۱۱۵۸ء کو نقل کیا اور دوران کتابت میرا قیام انہیں کی خدمت میں رہا۔ پھر اس کے بعد لکھتے ہیں ’’میں نے اس کتاب کو ۵۵۴ھ/۱۱۵۹ء میں پڑھا تھا۔ اس نسخے میں اصل کتاب کے خاتمہ پر لکھا ہے ’’زیادۃ من نسخہ کتبت علی عہد المصنف رحمۃ اللہ علیہ وسلامہ‘‘ (ورق ۱۶۹ ف)۔ یہ عبارت بتاتی ہے کہ اس کے تحت جو اندراجات ہونگے وہ بعد کے اضافے تسلیم کئے جائیں گے۔ مولانا عرشی صاحب فرماتے ہیں ’’عبدالحمید کے اس نسخے میں جابجا ’’قال الرضی‘‘ یا ’’قال الرضی ابوالحسن‘‘ آیا ہے ظاہر ہے کہ ان سب نسخوں میں نہیں تو کچھ کے اندر ضرور شریف رضی کا نام آیا ہوگا۔ ورنہ مصلح اپنی طرف سے کبھی نہ بڑھاتا۔ اور یہ اسکی دلیل ہے کہ نہج البلاغہ شریف رضی کی تالیف ہے ورنہ کہیں اور کسی مخطوطے یا مطبوعہ نسخے میں تو شریف مرتضیٰ کا نام ملتا۔ اسکی تائید ہمارے (رضا لائبریری کے مخطوطے) مخطوطہ سے بھی ہوتی ہے۔ ہمارے نسخے میں (ورق ۱۶۵ الف سطر ۸) ’فمن‘ کے اوپر ’’لا‘‘ اور ’’والفناء‘‘ کے اور ’’الیٰ‘‘ لکھ کر حاشئہ پر تحریر کی ہے۔ ’’فی نسخۃ الرضی۔ فان اقامہ بما یجب للہ فیھا عرض نعمۃ لدوامھا وان ضیع ما یجب للہ فیھا عرض نعمۃ لزوالھا‘‘ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کاتب اور مصحح میں سے کسی ایک کے پاس ’’نہج‘‘ کا کوئی ایسا نسخہ بھی موجود تھا جو اس کے مؤلف شریف رضی کی ملکیت میں رہ چکا تھا یا خود انہیں کے قلم کا نوشتہ تھا۔

یہ اس کا ثبوت ہے کہ کتاب شریف رضی ہی کی تصنیف وتالیف ہے‘‘

شرح سید علی بن ناصر علوی موسوم بہ ’’اعلام نہج البلاغہ‘‘ کا معاصر تھا۔ اس شرح کا ایک قلمی نسخہ رضا لائبریری میں موجود ہے۔ اس میں سید اجل الرضی رضی اللہ

عنہ نے کہا ہے'' لکھا ہے مجھے اس میں شبہ ہے کہ ہمارا نسخہ اسی ''اعلام نہج البلاغہ'' کا ہے جو مولف کے معاصر کی تالیف ہے اور نہج کی سب سے پہلی شرح مانی جاتی ہے۔''(۳۱)

مندرجہ بالا بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ نھج البلاغہ حضرت علی علیہ السلام کے خطبات ومکتوبات واقوال کا مجموعہ ہے کہ جس کی تدوین سید رضی شریف نے ہی کی ہے۔

میں شکر گذار ہوں عالی مرتبت جناب بی ایل جوشی صاحب، گورنر اتر پردیش اور چیئر مین رامپور رضا لائبریری بورڈ کا جن کی سرپرستی لائبریری کو حاصل ہے۔ محترمہ چندریش کماری کٹوچ صاحبہ، مرکزی وزیر برائے ثقافت اور محترمہ سنگیتا گیرولا، سکریٹری وزارت ثقافت کا بے حد ممنون ہوں جنھوں نے لائبریری کے ترقیاتی کاموں میں مالی معاونت دی۔ جناب جی پٹنائک، سابق پرنسپل سکریٹری گورنر اتر پردیش، جناب منجیت سنگھ پرنسپل سکریٹری گورنر اتر پردیش کا بھی ان کے تعاون کے لئے شکر گذار ہوں۔ ساتھ ہی جناب جواہر سرکار، سابق سکریٹری اور جناب راکیش رنجن، جوائنٹ سکریٹری وزارتِ ثقافت، حکومتِ ہند کا بھی ان کی بھرپور مدد کے لئے شکر گزار ہوں۔

مقدمہ کی تیاری میں مجھے جن ساتھیوں سے مدد ملی ان میں پروفیسر سید عراق رضا زیدی، سابق صدر شعبۂ فارسی، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی، ڈاکٹر محمد ارشاد ندوی نوگانوی، ڈاکٹر تبسم صابر کیٹلاگرس عربی مخطوطات رامپور رضا لائبریری، اور ڈاکٹر وِبھا شرما، شعبۂ انگریزی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا شکر گزار ہوں۔

میں اپنے ساتھیوں ڈاکٹر ابوسعد اصلاحی، لائبریری اینڈ انفارمیشن آفیسر، جناب ارُن کمار سکسینہ، محترمہ موہنی رانی، محترمہ بلقیس فاروقی، جناب اصباح خان اور جناب شجاع الدین خاں کا شکر گذار ہوں کہ جن کی مدد ان تمام علمی کاموں میں شامل رہی۔

حضرت علی علیہ السلام کے ایک خطبہ کو ۷ ویں صدی عیسوی میں حارث ہمدانی نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔ میں سید عزیز الدین حسین ہمدانی ۲۱ ویں صدی میں نہج البلاغہ کے ایک اہم مخطوطہ کو شائع کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔

۱۸؍ذی الحجہ ۱۴۳۳ھ

۳؍نومبر ۲۰۱۲ء

پروفیسر سید محمد عزیز الدین حسین
ڈائریکٹر رامپور رضا لائبریری

مآخذ

(۱) مولانا امتیاز علی خاں عرشی۔ استناد نہج البلاغۃ ص۹، رامپور رضا لائبریری۔ ۲۰۱۲ء

(۲) مولانا امتیاز علی خاں عرشی۔ تقدیم استناد نہج البلاغۃ

(۳) مولانا سید سبط الحسن ہنسوی۔ منہاج نہج البلاغۃ۔ ص ج

(۴) مولانا سید سبط الحسن ہنسوی۔ منہاج نہج البلاغۃ۔ ص ج

(۵) شرح نہج البلاغۃ'' ج ا ص ۴۰۔ طبع ایران۔ بحوالہ استناد نہج البلاغۃ۔ ص ۱۰

(۶) جواہر الادب فی ادبیات وانشاء لغۃ العرب الجزء الثانی ص ۴۴۸، ۴۶۹ طبع مصر الطبعۃ الرابعۃ عشرۃ، بحوالہ ھنسوی ص ۸

(۷) تاریخ الادب العربی۔ ص ۱۰۱ طبع مصر بحوالہ ھنسوی ص ۸

(۸) ترجمہ علی بن ابی طالب۔ ص ۱۰۷ طبع مصر بحوالہ ھنسوی ص ۸

(۹) معجم الادباء لیاقوت الحموی۔ ج ۱۴ ص ۴۸ و ۴۹۔ طبع مصر۔ بحوالہ ھنسوی ۲۴۔

(۱۰) مروج الذھب۔ ج ۲ ص ۳۳ طبع مصر۔ بحوالہ ھنسوی ص ۴۰

(۱۱) کتاب التوحید۔ ص ۱۴، طبع ایران ۱۲۸۰ھ بحوالہ ھنسوی ص ۴۶

(۱۲) طبع مصر ص ۹، وطبع جرمنی بحوالہ ھنسوی ص ۵۱

(۱۳) منہاج نہج البلاغہ۔ ھنسوی ص ۵۵

(۱۴) مطالب السؤل۔ ص ۹۸ طبع لکھنو۔ بحوالہ ھنسوی ص ۵۶

(۱۵) شرح المقاصد۔ ج ۲۔ ص ۳۰۶ طبع استانبول بحوالہ ھنسوی ص ۵۶

(۱۶) شرح التجرید۔ ص ۱۸۶، طبع ایران۔ بحوالہ ھنسوی ص ۵۶

(۱۷) ھنسوی ص ۵۶

(۱۸) ھنسوی ص ۵۷

(۱۹) شقائق النعمانیۃ فی علماء الدولۃ العثمانیۃ علی حاشیۃ وفیات الاعیان۔ ج ۲، ص ۲۶۹ طبع مصر بحوالہ ھنسوی ص ۵۷

(۲۰) وفیات الاعیان۔ ج ۲۔ ص ۳۳۶۔ طبع مصر بحوالہ ھنسوی ص ۵۷

(۲۱) أبجد العلوم۔ص ۷۵۴۔بحوالہ ھنسوی ص ۵۸

(۲۲) ضیاء الدین برنی۔مقدمۃ تاریخ فیروز شاھی

(۲۳) شیخ حمید الدین ناگوری۔سرور الصدور نور البدور

(۲۴) ھنسوی ص ۵۹

(۲۵) ھنسوی ص ۶۰

(۲۶) جواھر الأدب،الطبعۃ الرابعۃ عشر۔ ج ۱۔ص ۳۱۸۔۳۱۷ طبع مصر،بحوالہ ھنسوی ص ۶۱

(۲۷) بحوالہ ھنسوی ص ۶۱

(۲۸) ص ۶۔۳ طبع دار الکتب العربیۃ ،مصر،بحوالہ ھنسوی ص ۶۳

(۲۹) شرح المرصفی المقدمۃ الأدبیۃ۔ص ہ،و۔بحوالہ ھنسوی ص ۶۳

(۳۰) نھج البلاغۃ مع شرح محمد محی الدین عبدالحمید۔ص اول طبع مصر۔بحوالہ ھنسوی ۶۴

(۳۱) مولانا امتیاز علی خاں عرشی۔تقدیم استناد نہج البلاغۃ



مقدمه

حضرت علی ابن ابی طالب علیه السلام در تاریخ ۱۳ رجب ۳۰ عام الفیل برابر با ۵۹۹ میلادی (تقریبی) در خانه کعبه تولد یافتندکه از جمله امتیازات شاخص آن حضرت (ع) محسوب می شود. ایشان برادرزاده پیامبر اکرم حضرت محمد مصطفیﷺ و همسردخترشان حضرت فاطمه زهراؓ و همچنین پدر حضرت امام حسنؓ و امام حسینؓ هستند که در تاریخ از آن دو بزرگوار به عنوان فرزندان پیامبر (ص)یاد شده است.

زمانی که پیامبراکرم (ص) رسالت خود را اعلام نمودند، قبل از دیگران، خویشان را که شامل افراد مهم آن زمان بود و تعداد شان به ۴۰ نفر می رسید، دعوت به اسلام نمودند؛ امام علی(ع) نخستین کسی بود که بین افراد خانواده و نزدیکان، دعوت پیامبرﷺ لبیک گفت و از آنحضرت (ص) اعلام حمایت کرد، با این که سن شریف حضرت علیؓ در آن زمان بیش از ۹ یا ۱۰ سال نبود امّا شخصیت امام علی از بدو تاریخ اسلام حق دوستی و حقانیت پرستی خود را اعلام نموده بود. ایشان همراه با رسول اکرمﷺدر راستای سرافرازی و پیروزی دین اسلام در غزوات متعددی شرکت کرد و در شرایط بسیار سخت هم پیامبر را یاری نمود.

پس از رحلت رسول اکرمﷺبالترتیب حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ و حضرت عثمان غنیؓ خلیفه شدند، دور خلافت حضرت عثمانؓ در سال ۳۵هـ برابربا ۶۵۶م به پایان

رسیدو حضرت علی، سه روز پس از به پایان رسیدن خلافت حضرت عثمانؓ، به اصرار مردم مسئولیت خلافت را پذیرفت. در سال ۴۰ ه برابر با ۶۶۱م که سال شهادت حضرت علیؓ است دورطلایی خلافت به اتمام رسید و زمان ملوکیت آغاز گردید. حضرت علیؓ در زمان خلافت پنچ ساله خود برای یک لحظه هم از مسایل و مشکلات مردم غافل نشد واغلب زمان خلافت وی، در مبارزه با شورش ها سپری شد، حضرت علیؓدر مقابل همه مشکلات و چالش ها با حوصله و پایمردی ایستاد و فتنه های حاسدان را با تدابیرآینده ساز خود، خنثی کرد.

علاوه براین، در ارتباط با علم و فضل حضرت علی (ع) همین کافی است که ایشان از درسگاه نبوت کسب فیض نمود و از دوران کودکی تا درگذشت پیامبر که حدودا ۳۰ سال می باشد، اغلب اوقات را در خدمت حضرت رسول اکرمﷺ سپری نمود. پیامبرﷺ سر چشمه علم و آگهی بود و محضر مبارکش، منبع پر فیض و بلا واسطه ای جهت اکتساب فیض برای امام علی(ع) بود.

حضرت علی(ع) از جمله کاتبان وحی الهی ست که مورد تائید پیامبر اکرم(ص) بوده است و نامه ها و فرامین پیامبراکرمﷺرا می نوشت، ایشان هم حافظ وهم محافظ قرآن کریم بود و در باره پشتوانه تاریخی و شان نزول آیه های قرآن اشراف کاملی داشت. افزون براین، در بحث استنباط مسائل و اجتهاد از قرآن و حدیث ید طولیٰ داشت. مردم و حتی خلفای راشدین هم در خصوص اصابت رای به او اعتمادداشتند و با ایشان مشورت می کردند.

کلام حضرت علی، شامل خطبات، مکتوبات و فرمایشات کوتاه،نامه ها و قراردادها، دعا و مناجات، قضایا،اشعار و رجزهامی باشد و از نظر موضوع و محتوا بالاتر ازکلام معاصرین وغیره زمان خود

است. همچنین با توجه به جامعیت و معنی آفرینی برای بشریت گنجینه ارزشمند و منشور فوق العاده ای است که بایستی از آن به طور شایسته بهره برداری شود.

نهج البلاغه، مجموعه خطبات، مکتوبات و کلمات قصار حضرت علیؑ است که امام اول اهل تشیع و خلیفه چهارم اهل تسنن می باشد. زمان خلافت ایشان ۶۵۶ الی ۶۶۰ میلادی، بوده است.اغلب خطبات، مکتوبات و کلمات قصار،مربوط به زمان خلافت شان می باشد. در این مجموعه کُلا ۴۲۱ خطبه،۷۹ مکتوب و ۴۸۰ کلمات قصار وجود دارد. شرح ها، تفاسیر و تراجم نهج البلاغه به ۳۷۰ زبان جهان که در آن تکلم می شود، نوشته شده است. تدوین و جمع آوری نهج البلاغه توسط سید رضیؒ ۴۰۰هـ برابر با۱۰۰۹میلادی انجام گرفتهاست.

تدوین نهج البلاغه یکی از کارهای بزرگ سید شریف رضیؒ محمد بن حسین الموسوی (متوفی ۴۰۶هـ برابر با ۱۰۱۵م)است. سید شریف رضی گوهرهای نایابی که از زبان و قلم حضرت علیؑ بیرون آمده بود، به تلاش و کوشش فراوان خود مثل یک تسبیح سفت و در قالب یک اثر ماندگار به نام «نهج البلاغه»در دست ما قرار داد.سید رضی ۳۱۹ سال بعد از تولد حضرت علیؑ به دنیا آمد و این فاصله زمانی قابل توجهی بوده است. بدین سبب بعضی از علماء درباره قسمت بزرگی از نهج البلاغه مشکوک اند که انتساب نهج البلاغه به حضرت علیؑ درست نیست و این از جمله آثار فصحاء شیعه است و برای اثبات این ادعا، دلایل هم آورده اند.

درخور ذکراست که در زمان بنی اُمیه و بنی عباس ظلم، خشونت و استبداد رواج یافته بودو به قتل رساندن دوستداران و حامیان اهل بیتؑ پیامبربخشی از برنامه های مرسوم آن زمان بود.به نظر می رسد که به خاطر همین مرثیه های بسیار

اندکی به زبان عربی در خصوص سرگذشت سوزناک عاشورا (۶۸۰م) در آن زمان سروده شد.با توجه به این، چطور انتظار داریم که کسی حوصله کند در آن زمان کتاب نهج البلاغه را تدوین کند.به همین دلیل حامد حسین قادری در کتاب خود «تاریخ مرثیه گویی» ص۹ چنین می نویسد:

"مرثیه های عربی دربارهٔسرگذشت عاشورا به ندرت سروده شده است چون آن زمان، زمان بنی امیه بود و به دلیل ترس از حکومت، مردم نمی توانستند احساسات و برداشت های خودشان را در قالب مرثیه منعکس کنند"

روشن است که تدوین خطبات و مکتوبات حضرت علیؑهم برایشان زنگ خطر می شد.علاوه براین، برخی از تاریخ دانان این را هم نمی پذیرند که سید رضیؒ،مولف نهج البلاغه است بلکه برادر بزرگش سید شریف مرتضیؒ را مولف نهج البلاغه می دانند.

قدیمی ترین نسخه خطی نهج البلاغه (کتابت: ۴۹۴ه/ ۱۱۰۰م) در کتابخانه فخر الدین نصیری می باشد. علاوه بر این در کتابخانه های دیگر ایران چون کتابخانه آیت الله مرعشی نجفی، آستان قدس رضوی مشهد وکتابخانه مدرسه نواب نیز نسخه هایی از این اثر موجوداست. در کتابخانه های مختلف هندهم نسخ خطی قدیمی نهج البلاغه نگهداری می شود.نخست می توان کتابخانه ندوةالعلماء لکهنو را نام برد. نسخه کتابخانه ندوةالعلماء در سال ۵۰۹ ه برابر با ۱۱۱۵م نوشته شده است، نسخه دوم را در کتابخانه مولانا آزاد دانشگاه اسلامی علی گره می توان مشاهده کرد که سال کتابت آن ۵۳۴ه برابر ۱۱۳۵م می باشد.افزون براین، شش نسخه خطی نهج البلاغه در کتابخانه رضا رامپور به شماره ۱۱۹۳،۱۱۹۰، ۱۱۹۶،۱۱۹۷، ۱۱۹۸، و ۱۱۹ وجود دارد که دو نسخه آن همراه با

متن عربی وشرح فارسی است. دو نسخه اوّل در ردیف نسخ نادر، ثبت و نگهداری می شود. سال کتابت نسخه اول ۵۵۳ ھ / ۱۱۸۵م و کاتب آن عبد الجبار بن حسین بن ابوالقاسم الحاجی الفارانی است. نسخ مزبور از لحاظ قدمت اهمیت خاصی دارند. غیر از این، نسخه های دیگری هم به دلیل ویژگیهای خود از اهمیت خاصی برخوردارند.به طور مثال، در صفحه نخست بعضی از نسخه ها، یادداشت های مهمی نوشته است وهمچنین کاتب برخی از نسخه هادارای اهمیت خاصی است و یا برخی از آن قدیمی اند و بدین سبب مورد توجه خاصی قرار گرفته اند.

علمایی که قبل از گردآوری و تدوین نهج البلاغه، خطبات و مکتوبات امیر المؤمنینحضرت علی را در آثار خود نقل کرده اندعبارت اند از:

(۱) زید بن وهب الجهنی الکوفی متوفی ۹۶ھ/ ۷۱۴ م .خطب امیر المؤمنین علی المنابر فی الجمع و الاعیاد.

(۲) ابو یعقوب اسمعیل بن مهران بن محمد بن ابی نصر السکونی الکوفی متوفی بعد ۱۴۸ھ/ ۷۵۱ م . کتاب خطب امیر المؤمنین.

(۳) ابومخنف لوط بن یحیٰ الازدی الغامدی متوفی قبل ۱۷۰ھ/ ۷۸۲م.

(۴) ابو محمد (یاابو بشر) مسعده بن صدقه العبدی الکوفی. متوفی ۱۸۳ھ/ ۷۹۹م کتاب خطب امیر المؤمنین.

(۵) ابواسحق ابراهیم بن الحکم بن ظهیر انفزاری الکوفی. متوفی ۱۷۷ھ/ ۷۹۳م کتاب خطب علیٍ.

(۶) ابواسحق ابراهیم بن سلیمان النهمی الکوفی الخزاز. کتاب الخطب.

(۷) ابومنذرهشام بن محمد بن السائب الکلبی متوفی ۲۰۶ھ/ ۸۲۱ م کتاب خطب علیٍ.

(۸) ابو عبد الله محمد بن عمر الواقع المدنی قاضی بغداد . متوفی ۲۰۷ھ/ ۸۲۳ م کتاب الجمل.

(۹) ابوالمفضل نصر بن مزاحم المنقری الکوفی العطار متوفی ۲۱۲ھ/ ۸۲۷ م. کتاب صفین، کتاب الجمل.کتاب النهروان و کتاب الغارات.

(۱۰) ابوالخیر صالح بن ابی حمادالرازی متوفی بعد ۲۱۴ھ/ ۸۲۸ م.

(۱۱) ابوالحسن علی بن محمد المدائنی متوفی ۲۲۴ھ/ ۸۳۹ م کتاب خطب علی و کتبه الی عماله

(۱۲) ابوالقاسم عبد العظیم بن عبد الله بن علی الحسنی الرازی متوفی ۲۵۰ ھ/ ۸۶۴ م کتاب خطب علیؑ.

(۱۳) ابو اسحاق ابراهیم بن محمد الثقفی متوفی ۲۸۳ھ/ ۸۹۶م.

(۱۴) ابو جعفر محمدبن جریر بن رستم الطبری (معاصر بن جریرالطبری) کتاب المسترشد فی الامامه. کتاب الرواة عن اهل البیتؑ.

(۱۵) ابو جعفر بن یعقوب الکلینی متوفی ۳۲۸ھ/ ۹۳۹م.

(۱۶) ابو احمد عبد العزیز بن یحیٰ بن احمد بن عیسی الجلودی الازدی البصری متوفی ۳۳۲ھ/ ۹۴۱م. کتاب خطب علی، کتاب رسائل علی ، کتاب شاعر علی، کتاب مواعظ علی، کتاب ذکر کلام علی فی الملاحم ، کتاب قول علی فی الشوری، کتاب قضاء علی، کتاب الادب عن علی علیه السلام.

(۱۷) ابوالحسن علی بن الحسین بن علی المسعودی متوفی ۳۶۴ھ/ ۹۵۷م.حدائق الاذهان فی اخبار آل محمد.مزاهرالاخبار و طرائف الاثار.

(۱۸) ابوطالب عبید الله بن ابی نوید احمد بن یعقوب بن نصر الانباری متوفی ۳۵۶ھ/ ۹۶۷م. کتاب ادعیه الائمه.

(۱۹) ابوعبد الله احمد بن ابراهیم بن ابی رافع الهمیری الکوفی البغدادی. کتاب الضیا فی تاریخ الائمه.

(۲۰) ابوالعباس یعقوب بن احمد الصمیری. کتاب فی کلام علی و خطبه.

(۲۱) ابو سعید منصور بن الحسینی الابی الوزیر متوفی ۴۲۲ھ/ ۱۰۳۱مھنز الادب فی المحاضرات. نژالدرر.

(۲۲) ابوالحسن علی بن محمد المدائنی متوفی۲۲۵ھ/ ۸۳۹م. تاریخ الخلفاء کتاب الاحداث و الفتن.

(۲۳) ابو عثمان عمرو بن الجاحظ متوفی. ۲۵۵ھ/ ۸۶۸ م. کتاب البیان والبنین.

(۲۴) ابن قتبه الدینوری متوفی ۲۷۶ھ/ ۸۸۹ م. عیون الاخبار و غریب الحدیث.

(۲۵) ابن واضح الیعقوبی الکاتب العباسی. متوفی ۲۷۸ھ/ ۸۹۱م.

(۲۶) ابوحنیفه الدینوری متوفی ۲۸۱ھ/ ۸۹۵ ء اخبار الطّوال.

(۲۷) ابوالعباس البر متوفی ۲۸۶ھ/ ۸۹۹ م.کتاب البرد.

(۲۸) مورخ محمد بن جریرالطبری متوفی ۳۱۰ھ/ ۹۲۲ م. تاریخ طبری.

(۲۹) ابو بکر محمد بن حسن بن دریدازدی بصری متوفی ۳۲۱ھ/ ۹۳۳م. کتاب المجتبیٰ.

(۳۰) ابن عبدربه متوفی ۳۲۸ھ/ ۹۳۹م. عقد الفرید.

(۳۱) محمد بن یعقوب الکلینی متوفی ۳۲۹ھ/ ۹۴۰م. کتاب الکافی و کتاب الروضه.

(۳۲) مسعودی متوفی ۳۴۶ھ/ ۹۵۷ م. مروج الذهب.

(۳۳) ابوالفرج الاموی الاصفهانی متوفی ۳۵۶ھ/ ۹۶۶م. کتاب الاغانی.

(۳۴) ابو علی القای متوفی ۳۵۶ھ/ ۹۶۶م.نوادر.

(۳۵) شیخ ابو جعفر بن بابویه القمی متوفی ۳۸۱ھ/ ۹۹۱ م. کتاب التوحید.

(۳۶) شیخ مفید استاد سید رضی، متوفی ۴۱۳ھ/ ۱۰۲۲م.کتاب الارشاد و کتاب الجمل.

(۳۷) ابن مسکویه متوفی ۴۲۱ھ/ ۱۰۳۰ م. تجارب الامم.

(۳۸) حافظ ابو نعیم متوفی ۴۳۰ھ/ ۱۰۳۸ م.حلیه الاولیاء.

(۳۹) شیخ ابو جعفر محمد بن حسن الطوسی متوفی احتمال ۳۸۵ ھ/ ۴۶۰ھ برابر با ۱۰۶۷م ۹۹۵م . کتاب التهذیب و کتاب الأمالی.

علماء و دانشمندان زیادی از نقاط مختلف جهان در ارتباط با نهج البلاغه کار تحقیقی و پژوهشی انجام داده اندامّابرخی ازآنان که آثارشان دارای اهمیت فوق العاده ای است به شرح زیرمی باشند:

(۱) علامه امتیاز علی خان‌عرشی.استناد نهج البلاغه ۱۹۵۴م.

(۲) علامه سید سبط الحسن هنسوی.منهاج البلاغه.

(۳) شیخ هادی کاشف الغطاء، مدارک نهج البلاغه.

(۴) محمد باقر بهبودی.نهج السعادة فی مستدرک نهج البلاغه .

(۵) خطیب عبد الله نغمه. مصادر نهج البلاغه .

(۶) خطیب عبد الزهراءالحسنی. مصادر نهج البلاغه و اسانید.

(۷) رضا استادی. بحثی کوتاه پیرامون نهج البلاغه.

(۸) علی دشتی. روش های تحقیق در اسناد و مدارک نهج البلاغه.

(۹) محمد مهدی جعفری.پژوهش در اسناد و مدارک نهج البلاغه.

(۱۰) سیدهبت الدین شهرستانی. ما هو نهج البلاغه.

(۱۱) سید قیصر محمود. رجال نهج البلاغه .

(۱۲) دکتر مهدی خواجه پیری، ایشان روی یکی از نسخ خطی قدیمی نهج البلاغه، مقدمه نوشته آن را به چاپ رسانده اند.

محقق معروف قرن بیستم، مرحوم مولانا امتیاز خان عرشی در یکی از تحقیقات علمی خودش "استناد نهج البلاغه "اغلب دیدگاه های تاریخ دانان را گردآوری نموده و تلاش داشته تا به اثبات برساند که نهج البلاغه تالیف و تدوین سید رضی است و این نظریه که سیدمرتضیؒ مرتب این اثر است را فاقد دلیل دانسته است. تا جایی که مسئله محتوای نهج البلاغه است که آیا این خطبات از جمله فرمودات حضرت علی اند یا خیر؟.خودش جای سوال دارد که اگر این خطبات از جمله ارشادات و فرامین حضرت علی نیست پس بیانات چه کسی است؟ آقای امتیاز خان عرشی مسئله ذکر را شده با صراحت مطرح کرده است و با ذکر کردن منابع دست اول زبان عربی سعی کرده است که تمام مندرجات نهج البلاغه را از حیث سند به اثبات رساند.

علامه امتیاز علی عرشی در اثر معروف تحقیقی خود "استناد نهج البلاغه "چنین می نویسید:

"نهج البلاغه یکی از کتابهای معروف ادبیات عربی ست. این اثرمتشمل بر خطبات، نامه ها و اقوال حکیمانه منتخب امیرالمؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب (ع) می باشد. ذات گرامی حضرت امیرالمؤمنین علاوه برمنبع فصاحت وبلاغت بودن، خلیفه راشد یا امام معصوم هم هست.(۱)".

نهج البلاغه درسال ۴۰۰ھ/ ۱۰۰۹م توسط سید رضی گردآوری شده ولی بعضی از دانشمندان درباره نهج البلاغه سوالاتی دارند که آیا واقعاً « نهج البلاغه» مجموعهٔ خطبات، مکتوبات و اقوال حضرت علیؑ استیا خود سید مرتضی و سید رضی

آن را نوشته اند و سپس به حضرت علیؑ نسبت داده اند. دکتر مهدی خواجه پیری در این خصوص چنین می نویسد: " نهج البلاغه تنها اثری است که پس از قرآن کریم بابیشترین مخالفت ها مواجه بوده است و همواره موردانتقاد قرار گرفته است. اولین نویسنده ای که نهج البلاغه را هدف خود قرار داد، مصنف وفیات الاعیان ابن خلکان است. او در ارتباط با شرح حال سید مرتضی چنین می نویسد:

"کلماتی که در نهج البلاغه به کار گرفته شده است وبه حضرت علی‌نسبت یافته است، در این خصوص بین محققین اختلاف نظر وجود دارد، بعضی ها اظهار داشته اند که خود سید مرتضی‌یا برادرش سید رضی این را نوشته اندو براین برخی معتقدند که این فرمایشات حضرت علی ابن ابی طالب نیست بلکه کسی آن را گردآوری نموده به حضرت علیؑ نسبت داده است و این ساخته و پرداخته کسی دیگر است."والله اعلم".(۲)

"همانطوری که پرفسور زبید احمد دانشگاه اله آباد در تالیف خود «ادب العرب» سید رضی را بجای گردآوری کننده نهج البلاغه به عنوان مصنف یاد نموده است و نسبت دادن نهج البلاغه به حضرت علی را اشتباه دانسته است(۳)

مقاله ای تحت عنوان The Authenticity of NahjulBalagha (سنخیت نهج البلاغه) از دکتر ایس.اےخلوصی استاد یار دانشگاه سواس لندن در ماه اکتبر ۱۹۵۰م در مجله ای به نام«اسلام کریویو»به چاپ رسید وسپس «منهاج نهج البلاغه» به وجود آمد که مشتمل بر ۶۴ صفحات بود.(۴) بعد از این آقای سید قیصر محمود «رجال نهج البلاغه» تالیف نمود.

مولانا عرشی در خصوص خطبه شقشقیه از ابی الحدید نقل قول می کند وچنین می نویسد:ابن ابی الحدید در شرح نهج البلاغه در شرح خطبه

شقشقیه می نویسند: استاد بنده ابوالخیر مصدق بن شبیب الواسطی (متوفی۶۰۵ ه/ ۱۲۰۸م) در سال (۶۰۳ه/۱۲۰۶م) برای من چنین توضیحاتی را داده بود. بنده نزد استاد خودم ابومحمد عبد الله بن احمد المعروف بن الخشاب (متوفی ۵۶۷ه/ ۱۱۷۲م) این خطبه را خواندم و از وی پر سیدم: آیا شما این را جعلی می دانید؟ایشان جواب داد: "بخدا هرگز نه و معتقدم این کلام امیر المؤمنین است، من گفتم: بعضی ها این سخنان را به سید رضی نسبت می دهند "ایشان جواب داد: این شیوه ایراد سخن باسبک سید رضی همخوانی ندارد و ما سبک وی را می شناسیم این اصلاً سبک او نیست." (۵)

مولانا هنسوی، دیدگاه های علماء دیگر را هم در کتاب خود ذکر کرده است. او به استناد استاد علامه السیداحمد الهاشمی چنین می نویسید:

"پس از رحلت رسول الله (ص)، علی (ع) افصح الناس است و از لحاظ علم و فضل، تقوا و استقامت و برحق بودن، برسایرمعاصرین خود اولویت و برتری دارد و علاوه برپیامبر، نسبت به اغلب عربها، علماءوخطباخطبات بیشتری دارد. (۶).

در یک جای دیگری به استناد استاد احمد حسن الزیات چنین اظهار دارد:

پس از پیامبر (ص)کسی فصیح تر از امام علی در عرصه سخن، خطابت و سخنرانی ها از اسلاف تااخلاف دیده نشد و حضرت علی بالاجماع بین سایرِمسلمانان بزرگترین خطیب است(۷).

استاد احمد زکی صفوت چنین می نویسید:

"جای تعجب نیست که علی نایل به اوج خطابت بوده است. در واقع، فصاحت و بلاغت جز طبیعت اهل بیت (ع) و میراث آنان است.از بدو اسلام تا هر زمان، خانواده اهل بیت پیامبر (ع) از همه ممتاز بوده اند".(۸)

دیدگاه های ابوالاسود را چنین مطرح نموده است:

"ما عربها را شما (علی) زنده کردید و زبان ما را بقا و دوام بخشیدید (۹)

نظرتاریخ دان مسعودی (متوفی ۳۴۰ ه/ ۹۵۱م) را هم می کند:

"تمام خطبات حضرت علی که به مواقع مختلفی ارائه شده تعداد آن، بیش از چهار صد و هشتاد می باشد و حضرت علی این خطبات را فی البدیه ارشاد فرمودند. این خطباتی هستند که مردم آن را حفظ نموده به یکدیگر منتقل می کردند.(۱۰)

شیخ صدوق ابو جعفر محمد بن بابویه القمی متوفی ۳۸۱ه/ ۱۹۹۱ م از استاد خود نقل می کند که ابواسحق السبعی بیان کرد و حارث بن عبد الله الاعورالهمدانی به او بیان نمود:

"یک روز امیر المومنین خطبه ای را بیان کرد که مورد استقبال گرم مردم قرار گرفت. ابواسحق از حارث پرسید: آیا شما آن را حفظ کردید؟ حارث جواب داد: من این را یاداشت کرده ام وسپس اوآن خطبه از روی یاداشت خود برای امام علی را قرائت کرد (۱۱)"

«ادب ملفوظ»هم با همین شیوه پس از ورود صوفیادر هندبه وجود آمده است. مریدان، فرمایشات صوفیارا یادداشت می کردند و شیوخ بر آن تجدید نظر می کردند. امیر حسن سنجری که مرتب فوائد الفواد حضرت نظام الدین اولیاء هست روی همان شیوه عمل کرد. با توجه به این که حضرت علیؑ، ولی صوفیاء هست و پیروانش روی این شیوه جهت حفظ و نگه داشتن آثار عمل کردند، مریدان صوفیای هندی همین روند را ادامه دادند.

ابن الطقطقی محمد بن علی طباطبایی در کتاب خود "تاریخ الفخری فی الادب السلطانیه و الدول الاسلامیه" می نویسد:

"افرادزیادی با عقیده این که نهج البلاغه کلام حضرت علی است،توجه ویژه ای نسبت به این اثر داشته اند"(۱۲)

تعداد زیادی از علماء که شرح های بر نهج البلاغه نوشته اند بدین قرارند:

امام احمد بن محمد الویری(متوفی ۶۵۶ھ/ ۱۲۵۸ م) امام فخر الدین رازی (متوفی ۶۰۶ھ/ ۱۲۰۹م) عبد الحمید ابن ابی الحدیدمدائنی(متوفی ۶۵۶ھ/۱۲۹۱م) شیخ کمال الدین عبدالرحمن الشیبانی. علامه سعد الدین مسعود متوفی ۶۹۱ھ/ ۱۲۹۱م. شیخ قوام الدین تلمیذ جلال دوانی، فاضل صنعانی قاضی بغداد نور محمد بن قاضی عبد العزیز محلی، ابن الفتاء علامه شیخ محمد عبد ه المصری، استاد محمد حسن النائل المرصفی، الاستاد محمد محی الدین عبد الحمیدازهری، محی الدین الخیاط وغیره.. (۱۳)

علامه شیخ کمال الدین محمد بن علم القریشی طلحه الشافعی(متوفی ۶۵۲ھ/ ۱۲۵۴م) در کتاب خود «مطالب السئول فی مناقب آل الرّسول» می نویسد:

"امیر المومِنین باب علم بلاغت و فصاحت هستندو کسی به خاک پای او هم نمی تواند برسد.هر کسی که کلام حضرت علی را در نهج البلاغه مطالعه کند فصاحت و بلاغت امام علی از نزدیک لمس خواهد کرد و معرفت آن حضرت افزایش خواهد یافت.(۱۴)

علّامه سعد الدین مسعود بن التفتازانی (متوفی ۷۹۱ھ/ ۱۳۸۸م) می نویسد:

"حضرت علی نسبت به دیگران فصیح اللسان ترندهمانطوری که خود نهج البلاغه دلیل بر این ادعا ست." (۱۵)

علامه علاء الدین القوشجی هم (متوفی ۸۴۵ھ/۱۴۸۵م) کمابیش همین مطلب را تکرار نموده است:

"حضرت علی ازسایر دیگران فصیح اللسان ترند و کتاب نهج البلاغه شاهد بر ادعاست. (۱۶)

علامه احمد بن منصور در مفتاح الفتوح می نویسد:

"کسانی که کلام علی را مطالعه می کنند و مکتوبات و خطبات را می خوانند، متوجه می شوند که پس از رسالتماب کسی در علم و دانایی، بالاتر از علی نیست. فصاحت و بلاغت تمام فصحا و بلغا و همچنین حکمت تمام حکما در مقابل نهج البلاغه چیزی نیست."(۱۷)

علامه یعقوب ابو یوسف التبانی (متوفی ۱۰۹۸ه/۱۶۸۶م) لاهوری در شرح تهذیب الکلام تحریر می کند:

کسی که می خواهد که بلاغت علی را مشاهده کند و فصاحت آنحضرت لمس کندباید نهج البلاغه را مورد مطالعه قرار دهد"(۱۸)

علامه شیخ احمد بن مصطفیٰ معروف به طاشکیری زاده کتاب «شقائق النعمانیه فی علماءالدولت العثمانیه» می نویسد:

"ایشان شرح تجرید نوشت که جامع فوائد است و شرحی بر نهج البلاغه نوشت که کلام امام علی ابن ابی طالب کرم الله وجه است. (۱۹)

علامه ابن خلکان (متوفی ۶۸۱ه/ ۱۲۸۲م) در وفیات الاعیان در ضمن احوال سید مرتضی می نویسد:

"درباره مرتب نهج البلاغه که مجموعه کلام حضرت علی بن ابی طالب است اختلاف نظر وجود داردکه آیا جامع این سید مرتضی هستند یا برادرش سید علی؟ (۲۰)

الشیخ الحدیث علامه صدیق حسن خان بهوپالی هم در «ابجد العلوم» در خصوص سید مرتضی همین مطلب را تکرار نموده است :

"نهج البلاغه که مجموعه کلام حضرت علی ست، درباره گردآوری کنندن آن اختلاف نظر وجود دارد که آیا این تلاش سید مرتضی هستند یا برادرش سید رضی"(۲۱)

مولانا ضیاء الدین برنی مولّف تاریخ فیروز شاهی که مرید حضرت نظام الدین اولیاء بوده، چنین می نویسد :

"هیچ کس در علم بالا تر از امام علی بین صحابه نبود."(۲۲)

شیخ حمید الدین ناگوری می فرماید: " نهج البلاغه کتاب بسیار سودمندی است". (۲۳)

جمال الدین ابوالفضل محمد بن مکرم بن علی افریقی (متوفی۷۱۱ھ/ ۱۲۱۱م) در اثر خود "لسان العرب" آن را کلام امیر المؤمنین تسلیم کرد (۲۴)

ابن ابی الحدید می نویسد:

"فصاحت حضرت علی به این حدی است که باید حضرت علی را با نام امام فصحاء وبلغاء یاد کرد.همین کتاب نهج البلاغه است که داریم شرح آن را می نویسیم اعترافی است که ارشادات حضرت علی از فصاحت و بلاغت ویژه ای برخوردار است و سخن هیچ کس را نمی توان با فرمایشات ایشان مقاسیه کرد."(۲۵)

استاذالاکبر و مصلح کبیر شیخ محمد عبده مفتی دیار مصریه و شارح نهج البلاغه می فرمایند:

"کتابی که دارای این همه ویژگی هاباشدچرا سید رضی(ره) نباید آن را انتخاب کند. وی در این کتاب، کلام سیدنا و مولانا امیر المؤمنین کرم الله وجهه و فرمایشات کوتاه و گوناگون آنحضرت را گرد آوری نمود و به عنوان نهج البلاغه نامگزاری کرد و بنظرم این اثر مورد نظر را نمی توان بهتر از این نام داد که بیانگر عظمت و شکوه محتوایی خودش باشد. بنده نمی توانم به طور شایسته و بایسته این کتاب را توصیف می نمایم"(۲۶)

ایشان ادامه می دهد :

"اغلب اهالی عرب و مردمان عربی زبان باور دارند، کلام حضرت امام علی بن ابی طالب پس از کلام الله و پیامبرش در شرف بلاغت ازهمه پرمعنی و تاثیرگزار و از لحاظ مفهوم شگرف تر و از حیث ابعاد، جامع تر است و لذا برای علاقه مندان ادبیات عربی این کتاب نهج البلاغه بهترین گزینه و گنجینه ای تا از این در راستای کسب معارف و ارزش ها استفاده شود منتهی تلاش بر این باشد که جهت درک خوب مطالب دقت لازم را به خرج داده باشید و در نظرداشته باشید که برای همین معانی، کلمات به وجود آمده است و برای همین واژگان، مفاهیم تشکیل یافته اند تا به نتیجه بهتری برسید".(۲۷)

استاد شیخ محمد حسن نائل المرصفی مصری شارح نهج البلاغه در ضمن " کلمه اللغه العربیه" می نوسید:

"شخصیت حضرت علی، بزرگترین شهسوار رزمگاه فصاحت و بلاغت است.جهت اثبات این ادعا پس از نهج البلاغه دلیل دیگر نیاز نیست."(۲۸)

استاد محمد الزهری الغمراوی می نویسد:

"در بین سایرسلسله های صحابه، آنقدر آثار علمی از هیچ کس نقل نشده است که از امیر المومنین علی نقل شد.فرمایشات امام علی (ع) حاوی بر مطالب پند و نصیحت ها، اخلاق و حکمت، تهذیب نفس و سیاست مدن، فلسفه توحید و مباحث الهیات، اشارات غیبی وجوابات مخالفین می باشد. کتاب نهج البلاغه که حایز اراشادات حضرت علی ست توسط سید رضی ابوالحسن محمد بن طاهر جمع آوری‌شده است (۲۹)

استاد محمد محی الدین عبد الحمید، استادزبان و ادبیات عربی جامعه ازهر می فرماید:

"این کتاب نهج البلاغه انتخاب کلام امیر المومنین علی بن ابی طالب که توسط شریف رضی

ابوالحسن محمد بن حسن موسی جمع آوری شده است و این کتابی است که مملو از ویژگیها و زیبائی ها معانی می باشد. (۳۰)

کاتب این نسخه قدیمی اثر مورد نظر که در کتابخانه رضا رامپور نگهداری می شود، همان کاتبی ست که «خصائص الائمه»را هم کتابت کرده است.او در پایان این نسخه چنین می نویسد: "من این را از نسخه ای که به قلم سید ضیاء الدین تاج الاسلام ابوالرضا فضل الله بن علی بن عبید الحسینی بتاریخ ۱۹/جمادی الاولیٰ ۵۵۳ھ برابر با ۱۸/ژون ۱۵۰۱ م نوشته بود، نقل کرده امو در طی زمان کتابت این کتاب با ایشان سکونت داشتم.سپس می نویسد : "من این کتاب را در سال ۵۵۴ھ/ ۱۱۰۹ م خوانده بودم. در این نسخه در پایان اصل نسخه چنین نوشته بود."زیارة من نسخه کتب علی عهد المصنف رحمه الله علیه و سلامه"(برگ ۱۶۹)

با توجه به این می توان گفت که این نسخه دارای متون اضافی یا حاشیه هم می باشد. مولانا عرشی می گوید: در این نسخه عبد الحمید گاه گاهی"قال الرضی یا قال الرضی ابوالحسن" هم دیده می شود.امّا این شیوه را در همه نسخه های نمی توان یافت بلکه در بعضی نسخه هانام سید رضی را می توان مشاهده کرد.وگرنه تصحیح کننده از طرف خود اضافه نمی کرد و این دلیل برآن است که نهج البلاغه تالیف سید رضی می بود.نسخه ما نسخه موجود در کتابخانه رضا رامپور هم همین را تائید می کند. در نسخه ما (برگ۱۶۰الف سطر ۸) "لا" و "والفنا" و "الیٰ" روی حاشیه نوشته است و این نشان می دهد که یکی از کاتب و تصحیح کننده نسخه نهج البلاغه داشته که ملیکت مولَف شریف رضی بوده است و توسط خود ایشان نوشته شده بود. این دلیل بر آن است این کتاب تالیف سید رضی است.نسخه ای از شرح سید علی بن ناصر علوی

موسوم به «اعلام نهج البلاغه»، در کتابه رضا رامپور موجود است. در این سید اجل الرضی رضی الله عنه نوشته است. من شک دارم که نسخه ما از همان اعلام نهج البلاغه است که تالیف مولَف معاصر است و اولین شرح نهج البلاغه به شمار می رود.(۳۱)

علی الرغم مطالب فوق الذکر می توان نتیجه گرفت که نهج البلاغه که مجموعه خطبات و مکتوبات و اقوال حضرت علی علیه السلام است به توسط سید شریف رضی تدوین و جمع آوریو تدذوین یافته است.

سرانجام، بنده از جناب آقای بی ایل جوشی، استاندار ایالت اتراپردیش که افتخار سر پرستی کتابخانه رضا رامپور را هم دارد، ابراز تشکر دارم و همچنین خانم چندریش کماری کتوج وزیر فرهنگ هند و خانم سنگیتاکیولا، دبیر وزارت فرهنگ هند تشکر می نمایم که در امور کتابخانه مورد نظر و ساماندهی آن مساعدت نمودند. ازآقای منجیت سینگ مشاور ویژه استاندار اتراپردیش که ما را یاری کردند سپاسگزارم ، همچنین از جناب آقای جواهر سرکار مشاور اسبق و جناب راکیش رنجن معاون دبیر وزارت فرهنگ‌هند که مارا تشویق نمودند تشکر می کنم.

از کسانی که در تهیه نمودن مقدمه به بنده را کمک نمودند پروفیسور عراق رضا زیدی، رئیس اسبق بخش فارسی دانشگاه ملی اسلامی، دهلی نو، دکتر ارشاد نوگانوی، سرکار خانم دکتر تبسم صابره و دکتر وبهاشرما بخش انگلیسی دانشگاه اسلامی علی گره بسیار ممنونم.

علاوه براین،همکاران بنده، جناب آقای دکتر ابوسعد اصلاحی، رئیس کتابخانه؛ آقای ارون کمارسکسینا، مسئول خبر گزاری، خانم موهنی رانی، خانم بلقیس فاروقی، آقای اصبح خان ، آقای

شجاع الدین خان هم سپاسگزارم که زحمات شان مدام یار و یاور ما بوده است.

شایان ذکر است که حضرت علی علیه السلام خطبهای ارشاد فرمود که حارث همدانی آن را در قرن هفتم میلادی نوشته بود و هم اکنون بندهٔ عزیز الدین حسین همدانی در قرن بست و یکم میلادی با شرف چاپ جدید مجموعه ارشادات حضرت یعنی نهج البلاغه مشرف می شوم.

پروفیسور سید عزیز الدین حسین
مدیر کتابخانه رضا رامپور

۱۸/ذی الحجه ۱۴۳۳ھ
۳/نوامبر ۲۰۱۲م

مآخذ:

(۱) مولانا امتیاز علی خان عرشی.استناد نہج البلاغه ص ۹، رامپور رضا لائبریری. ۲۰۱۲م.

(۲) مولانا امتیاز علی خان عرشی. تقدیم استناد نہج البلاغه.

(۳) مولانا سید سبط الحسن ہنسوی.منہاج نہج البلاغه ص.ج.

(۴) مولانا سید سبط الحسن ہنسوی.منہاج نہج البلاغه ص.ج.

(۵) شرح نہج البلاغه ج ۱، ص۴۰، طبع ایران.بحواله استناد نہج البلاغه ص.۱۰.

(۶) جواهر الادب فی ادبیات و انشاء لغه العرب الجزءالثانی ص ۴۴۸، ۴۶۹ طبع مصر الطبع الرابعه عشرة، بحواله ہنسوی ص، ۸.

(۷) تاریخ الادب العربی. ص ۱۰۱،طبع مصر بحواله ہنسوی ص ۸.

(۸) ترجمه علی بن ابی طالب . ص ۱۰۷، طبع مصر بحواله ہنسوی ص ۸.

(۹) معجم الادب اءلیاقوت الحمودی. ج ۱۴،ص۴۸ و ۴۹. طبع مصر.بحواله ہنسوی ۲۴.

(۱۰) مروج الذهب.ج ۲ ص ۳۳ طبع مصر.بحواله ہنسوی ۴۰.

(۱۱) کتاب التوحید. ص۱۴، طبع ایران ۱۲۸۰ھبحواله ہنسوی ص ۴۶.

(۱۲) طبع مصر. ص ۹، و طبع جرمنی بحواله ہنسوی ص۵۱.

(۱۳) منہاج نہج البلاغه .ہنسوی ص ۵۵.

(۱۴) مطالب السئولفی مناقب آل الرّسول. ص ۹۸،طبع لکهنو.بحواله ہنسوی ص ۵۶.

(۱۵) شرح المقاصد. ج.۲ ص.۳۶، طبع استانبول بحواله ہنسوی ص ۵۶.

(۱۶) شرح التجرید. ص ۱۸۶، طبع ایران .بحواله هنسوی ص ۵۶.

(۱۷) هنسوی ص ۵۶.

(۱۸) هنسوی ص ۵۷.

(۱۹) شقائق النعمانیه فی علماءالدوله العثمانیه فی حاشیه و فیات الاعیان. ج ۲، ص ۴۶۹،طبع مصر بحواله هنسوی ص ۵۷.

(۲۰) وفیات الاعیان. ج۲. ص ۲۳۶. طبع مصر بحواله هنسوی ص ۵۷.

(۲۱) ابجد العلوم. ص ۷۵۴ بحواله هنسوی ص ۵۸.

(۲۲) ضیاء الدین برنی. مقدمه تاریخ فیروز شاهی.

(۲۳) شیخ حمید الدین ناگوری. سرور الصدور نور البدور.

(۲۴) هنسوی ص ۵۹.

(۲۵) هنسوی ص ۶۰.

(۲۶) جواهر الادب ، الطبع الرابعه عشر. ج۱. ص ۲۱۷.۲۱۸طبع مصر بحواله هنسوی ص ۶۱.

(۲۷) بحواله هنسوی ص ۶۱.

(۲۸) ص۶. ۳ طبع دار الکتب العربیه، مصر بحواله هنسوی ۶۳.

(۲۹) شرح المرصفی المقدمه الادبیه. بحواله هنسوی ص ۶۳.

(۳۰) نهج البلاغه مع شرح محمد محی الدین عبد الحمید. ص اول طبع مصر.بحواله هنسوی ۶۴.

(۳۱) مولانا امتیاز علی خان عرشی. تقدیم استناد نهج البلاغه.



المقدمة

ولدسيدنا علي بن أبي طالب عليه السلام ٦٠٠م في بيت اللّٰه،وذلك من أهم فضائله و كان ابن عمّ النبيﷺ و زوجاًلبنته و قرّة عينه السيدة فاطمة الزهراء رضي اللّٰه تعالى عنها،وكان والداًلسبطَي النبي سيّدنا الحسن و الحسين رضي اللّٰه تعالىٰ عنهما۔

ولمآشُرّف الرسول ﷺبتاج النبوّة و قدّم دعوته الى أسرته كانوا أربعين نفراً منهم الكهول و الشباب فكان سيدنا علي رضي اللّٰه تعالى عنه أصغرهم سناًفي التاسعة من عمره فلبّى دعوته وقبل الإسلام و صحبه في المغازي و المعارك الصعبة،واستُخلِف بعد وفاة الخلفاء الثلاثةسنة ٣٥ھ/٦٥٦م؛ وكان عصره مليئاً بالفتن والحروب فقاومها مقاومة قدر المستطاع۔

وأمّافي العلم و الفضل فيكفي له أنه كان خِرّيجاًمن المدرسة النبوية وقضى ثلاثين سنة من عمره في خدمة النبيﷺو تعلّم من معدن الوحي ومهد النبوة مباشرةً وكان من كُتّاب الوحي كتب كثيراً من المكاتيب و المنشورات النبوية بخطّه الشريف،وكان حافظاً للقرآن الكريم يعلم أسباب نزول الآيات الكريمة كلّها راسخاً في الاستنباط من الكتاب و السنّة، يُعتمدبرأيه منذ العهد النبوي وكان السّابقون من الخلفاء الثلاثة يستشيرونه في الأمور الهامة۔

و يُوجدالأدب المنسوب اليه أكثر من غيره ني الكتب و الخطب و المكاتيب و العهود و الأدعية و الكلمات القصاروالقضايا و الأبيات و الرجز،وكلامه يمتاز بالندرة و الروعةو العمق والاتزان الفكرى -

ومن أهمّ أعمال السيد شريف الرضي محمد بن حسين بن موسىٰ الموسوى (المتوفي ٤٠٦ھ/١٠١٥م)أنه رتّب اللآلي الأدبية التى صدرت من لسان سيدنا عليٌّ و قلمِه و حقّقهاوعلّق عليها بجهود شاقة وجمع لنا بشكل "نهج البلاغة" كان السيّد شريف وُلد بعد ٣١٩عاماًمن وفات سيدناعليٌّ فهناك فترة طويلة بينه و بين المؤلف فلذلك شكّ فيه بعض العلماء أنّ نسبتها الى سيدنا على رضى اللّٰه عنه لا تُعتبر، و أثبتوا ذلك بالدلائل -

ونجد عند الباحث الكبير العلامة الشهير امتياز علي خان عرشي رحمه اللّٰه كتاباً هاماً باسم "استناد نهج البلاغة" اعترف الخاصة و العامة باصابة رأيه وعمق تحقيقه وبحث العلامة عن آراء المؤرّخين كلّهم وأثبت في ضوء الأدلة الكثيرة أنّ "نهج البلاغة "ليست إلّا من مؤلفات الشريف الرضي-وبحث عن صحتها'هل هذه الخطب مزوّرةأم محرّفة، أومن المسوده عن التحريف و التزوير-

كتب الشيخ عرشى عن ذلك بالتفصيل في ضوء الكتب العربية النادرة وحاول أن يثبت مكانته السندية-

وأمّا ما يتعلّق عن النسخ الخطية لنهج البلاغة في العالم كلّها:

(١) فأقدم نسخها المخطوطة في ٤٩٤ھ /١١٠٠ء توجد فى مكتبة فخر الدين،نصيرى،إيران

(٢) والثانية في مكتبة " الآستانة القدسية الرضوية" ، مشهد،إيران-

(۳) والثالثةوُجدت في مكتبة "مدرسة النوّاب"، إيران

(۴) والرابعة في الهندفى مكتبة" ندوة العلماء"، لكنؤ، المخطوط في ٥٠٩هـ/١١١٥م

(۵) والخامسةفى مكتبة "مولانا آزاد"، عليكره المكتوب فى ٥٣٨هـ/١١٤٣ء

(٦) والسادسة فى مكتبة "رضا "برامفور كبرىٰ مكتبات قارة آسياالمخطوط فى ٥٥٣هـ/١١٨٥م- كتبهٗ عبد الجبار بن حسين بن ابى القاسم الحاج الفارانى بخطّهٖ ولهٗ اهمية كبرىٰ لقدامتها-

وغير ذلك خمس نسخ خطّية أُخرىٰ في نفس المكتبة من بينها اثنان مع الشرح بالغة الفارسية ورقم هذه النسخ فى أحاديث الأدب ؛ ١١٩٠، ١١٩٣، ١١٩٤، ١١٩٧، ١١٩٨،١١٩٩، وهذه النسخ كلّها تحمل الأهميةبعوامل أخرىٰ مختلفةمنهانصّ على الصفحةالاولىٰ لبعضهاأولشهرة كاتبهاأو لقدامتهاوهي تستحق العناية-

إنّ نهج البلاغة مجموع لخطب سيدنا علي رضي اللّٰه عنه وكتبه وأقواله كما نعرف أنه وُلد في الثاني و العشرين قبل الهجرة و استُشهد فى إحدىٰ و ستّين وستّة مائة للميلاد،وهو الامام الأول لأهل التشيّع والخليفة الرابع لأهل السنة ـ وكان عصر خلافته ٦٥٤-٦٦١م وهذه الخطب و المكاتيب و الأقوال تحيط بهذا العصر،فيها ٤٢١خطبة ، ٧٩مكتوباً،٤٨٠قولاً، و طُبعت شروح نهج البلاغة و تراجمهاوتفاسيرها في سبعين و ثلاث مائة لغةٍ المنطوقة في العالم-ورتّبها السيد الشريف الرضي في ٤٠٠هـ/١٠٠٩م -

فأقدم نسخها المخطوطة في ٤٩٤هـ /١١٠٠م توجد في مكتبة فخر الدين،نصيرى،إيران-

والنسخة الخطّية لنهج البلاغة في مكتبة رضا رامفور

كُتبت في ٥٥٣ھ/ ١١٨٥م

وكتب كثير من العلماء الباحثين و الأفاضل الأذكياء عن نهج البلاغة بحيث لايعدون ولايحصون و يحمل بعضهم مكانة علمية كبرىٰ وهم كما يلي:

١ـ العلامة إمتياز علي خان عرشي: استناد نهج البلاغة ـ ١٣٧٤ھ/ ١٩٥٤م

٢ـ العلامه السيد سبط الحسن الهنسوي: منهاج نهج البلاغة.

٣ـ الشيخ هادي كاشف الغطاء: مدارك نهج البلاغة.

٤ـ محمد باقر البهبودي: نهج السعادة في مستدرك نهج البلاغة.

٥ـ خطيب عبد الله نغمه: مصادر نهج البلاغة.

٦ـ خطيب عبد الزهراء الحسيني: مصادر نهج البلاغة و أسانيدُ.

٧ـ رضا أستاذي: بحثى كوتاه پيرامون نهج البلاغة(في الفارسية).

٨ـ علي دشتي: روش هائے تحقيق در اسناد ومدارك نهج البلاغه(في الفارسية).

٩ـ محمد مهدي جعفري: پژوهش در اسنادومدارك نهج البلاغة(في الفارسية).

١٠ـ السيد هبة الدّين الشهرستاني: ما هو نهج البلاغة.

١١ـ السيد قيصر محمود: رجال نهج البلاغة.

١٢ـ دكتور مهدى خواجه بيري: طبع النسخ الخطية لنهج البلاغةوقدّم عليها.

وأسماء العلماء الّذين ذكروا خطب أمير المؤمنين سيّدنا علي رضي الله عنه و كتبهٗ في كتبهم قبل تدوين نهج البلاغة ٤٠٠ھ/١٠٠٩م مذكورون أدناه:

١ـ زيد بن وهب الجهنى الكوفي المتوفى ٩٦ھ/٧١٤ء

٢ـ أبو يعقوب إسماعيل بن مهران بن محمد بن أبى نصر السكوني الكوفي متوفي بعد ١٤٨ھ/١٧٥ء. كتاب خطب امير المؤمنين۔

٣ـ أبو مخنف لوط بن يحيٰ الأزدى الغامدى المتوفى قبل ١٠٧ھ/٧٨٦ء۔

٤ـ أبو محمد (باأبو بشر)مِسعَده بن صدقة العبدى الكوفي-متوفىٰ ١٨٣ھ/٧٩٩م: كتاب خطب أمير المؤمنين۔

٥ـ أبو إسحاق إبراهيم بن الحكم بن ظهير الفزارى الكوفى :كتاب خطب علي

٦ـ أبو إسحاق إبراهيم بن سليمان النهمي الكوفي الخزّاز: كتاب الخطب ،كتاب الدعاء ،كتاب خلق السّماوات،وكتاب مقتل أمير المؤمنين۔

٧ـ أبو منذر هشام بن محمد السائب الكلبي المتوفي ٢٠٦ھ/٨٢١م: كتاب خطب علي

٨ـ أبو عبد الله محمد بن عمر الواقدي المدني قاضي بغداد المتوفى ٢٠٧ھ/٨٢٣م: كتاب الجمل۔

٩ـ أبو المفضل نصر بن مزاحم المنقري الكوفي العطار المتوفى ٢١٣ھ/٨٢٧م منها: كتاب صفّين،كتاب الجمل ، كتاب النهروان،كتاب الغارات۔

١٠ـ أبو الخير صالح بن أبي حماد الرازي المتوفى بعد ٢١٤ھ/٨٢٩م: كتاب خطب أمير المؤمنين ۔

١١ـ أبو الحسن علي بن محمد المدائني المتوفى ٢٢٤ھ/٨٣٩م: كتاب خطب علي و كتبه إلى عماله۔

١٢ـ أبو القاسم عبد العظيم بن عبد الله بن علي الحسني الرازى المتوفى ٢٥٠ھ/٨٦٤م: كتاب خطب علي۔

۱۳- أبو اسحاق ابراهيم بن محمد الثقفي المتوفىٰ ۲۸۳هـ/۸۹۶م، كتاب رسائل عليؑ، كتاب كلام عليؑ في الشوریٰ، كتاب بيعة أمير المؤمنين، كتاب الجمل، كتاب صفين، كتاب حكمين، كتاب مقتل أمير المؤمنينؑ۔

۱۴-أبو جعفر محمد بن جرير بن رستم الطبري(معاصر بن جرير الطبرى) :كتاب المسترشد في الإمامة، كتاب الرواة عن أهل البيت۔

۱۵-أبو جعفر محمد بن يعقوب الكليني المتوفي ۳۲۸هـ/۹۳۹م:"كتاب الكافى"

۱۶-أبو أحمد عبد العزيز بن يحيٰ بن احمد بن عيسيٰ الجلودي الأزدي البصري المتوفىٰ ۳۳۲هـ/۹۴۱م: كتاب خطب عليؑ، كتاب شعر عليؑ، كتاب رسائل عليؑ، كتاب مواعظ عليؑ، كتاب ذكر كلام عليؑ فى الملاحم، كتاب قول عليؑ في الشوريٰ، كتاب قضاء عليؑ، كتاب الأدب عن عليؑ، كتاب الدعاء عن عليؑ،۔

۱۷-أبوالحسن على بن الحسين بن علي المسعودي المتوفىٰ ۳۴۶هـ/۹۵۷م: حدائق الأذهان في أخبار آل محمد،مزاهر الأخبار و طرائف الآثار،

۱۸-أبو طالب عبيد اللّٰه بن أبى نويد أحمد بن يعقوب بن نصر الأنباري المتوفى ۳۵۶هـ/۹۶۷م: كتاب أدعية الأئمه۔

۱۹-أبو عبد اللّٰه أحمد بن إبراهيم بن أبي رافع الصميري الكوفي البغدادي:كتاب الضياء في تاريخ الأئمة۔

۲۰-أبو العباس يعقوب بن أحمد الصميرى:كتاب كلام علي و خطبه۔

۲۱-أبو سعيد منصور بن الحسين أبي الوزير المتوفي ۴۲۲هـ/۱۰۳۱م:نزهة الأدب فى المحاضرات،نثر الدرر۔

۲۲-أبو الحسن علي بن محمد المدائني

المتوفى ٢٢٥هـ/٨٣٩م:تاريخ الخلفاء، كتاب الأحداث والفتن۔

٢٣۔أبو عثمان عمر بن بحرالجاحظ المتوفى ٢٥٥هـ/٨٦٨م۔

٢٤۔ابن قتيبه الدينوري المتوفى ٢٧٦هـ/٨٨٩م:عيون الأخبار، غريب الحديث۔

٢٥۔إبن واضح اليعقوبي الكاتب العباسي المتوفي ٢٧٨هـ/٨٩١م۔

٢٦۔أبو حنيفه الدينوري المتوفى ٢٨١هـ/٨٩١م:أخبار الطوال۔

٢٧۔أبو العباس المبرّد المتوفى ٢٨٦هـ/٨٩٩م: كتاب المبرّد۔

٢٨۔المؤرخ محمدبن جريرالطبري المتوفى ٣١٠هـ/٩٢٢م۔

٢٩۔أبو بكرمحمد بن حسن بن وريد الأزدي البصري المتوفى ٣٢١هـ/٩٣٣م: كتاب المجتنى۔

٣٠۔ابن عبد ربّه المتوفى ٣٢٨هـ/٩٣٩م: عقد الفريد۔

٣١۔محمد بن يعقوب الكليني المتوفي ٣٢٩هـ/٩٤٠م: كتاب الكافي، كتاب الروضة۔

٣٢۔المؤرخ المسعودي المتوفى ٣٤٦هـ/٩٥٧: مروج الذهب ۔

٣٣۔أبو الفرج الأموي الأصفهاني المتوفي ٣٥٦هـ/٩٦٦م: كتاب الأغاني۔

٣٤۔أبو على القالى المتوفى ٣٥٦هـ/٩٦٦م:النوادر۔

٣٥۔الشيخ أبو جعفر بن بابويه القمي المتوفى ٣٨١هـ/٩٩١م:كتاب التوحيد۔

٣٦۔الشيخ مفيد أستاذ السيد رضي المتوفي ٤١٣هـ/١٠٢٢م:كتاب الارشاد، وكتاب الجمل۔

٣٧۔إبن مسكويه المتوفى ٤٢١هـ/١٠٣٠م: تجارب الأمم۔

٣٨۔الحافظ أبو نعيم المتوفى ٤٣٠هـ/١٠٣٨م:حلية الأولياء۔

٣٩۔الشيخ أبو جعفر محمد بن حسن الطوسي ٣٨٥-٤٦٠هـ/٩٩٥-١٠٦٦م:كتاب التهذيب، وكتاب الأمالي۔

يقول العلامة امتياز علي عرشي في كتابه القيّم "استناد نهج البلاغة":

"نهج البلاغة من أهمّ الكتب المشهورة في الأدب العربي جُمع فيها خطب سيدنا عليّ وكتبه و أقوالهُ الجامعة و شخصيةأمير المؤمنين يُعدّ من الأئمة المعصومين والخلفاء الراشدين مع كونه معدناً للفصاحة والبلاغة"(١)

إنّ نهج البلاغة قد دوّنهُ السيّد شريف الرضي في ٤٠٠هـ/١٠٠٩م- ولكن اعترض بعض الحكماء أن هذه الخطب و الكتب والأقوال كلها لعليّ في الحقيقة؟ أم صدرت من قلم السيّد شريف الرضي و نسبها إليه ؟-ويقول الدكتور مهدي خواجه پيري: "مازالت 'نهج البلاغة' التي هي من كبرىٰ مؤلفات الآثار الإسلامية الساحرة الخالدةفي التاريخ الإسلامي يُهاجم عليهامن الآراء و ما زالت عرضة للنقد "-

وأظن أن مظالم بني أمية على اتباع سيدنا عليّ كانت مانعاً عظيماً لجمع خطبه ،و أيضاً نرى أن وقعة كربلاء حدثت في ٦٨٠م و لكن أحداً من أدباء العرب لم يستطع أن يقرض بيتاً في رثاء سيدنا حسينؓ سبط النبیﷺ خوفاً من ظلم بني أمية -

و أوّل من اعترض عليه هو ابن خلّكان مؤلّف وفيات الأعيان : يقول فی شرح أحوال السيد المرتضیٰ:

"اختلف الناس فی الكلمات التی جائت في نهج البلاغة و نُسبت إلیٰ سيّدنا علي و قالوا هل هو مؤلف نهج البلاغة أم هی من مؤلفات السيد المرتضیٰ؟ وقالوا إنّها ليست من كلمات

علىٌّ بن أبى طالب بل جمعها أحد من
الناس و نسبها إلى علىٌّ۔ و هى من
مصطنعات رجل غيرہ"(٢)
وكذلك كتب بروفيسور زبير أحمد الأستاذ فى
جامعة إله آباد فى تأليفه "الأدب العربي" عن السيّد شريف
الرضي:
"أنهُ واضع للكتاب بدل كونهِ جامعاً
لها۔ وقال إن نسبتها إلىٰ عليٌّ لاتعتبر۔"(٣)
وكتب الدكتور ايس اے خلوصي المحاضر في
جامعة لندن تعليقاً في "إسلامك ريويو" بعنوان:"The
authenticity of Nahjul Balagah" في أكتوبر ١٩٥٠م فحرّض
العلامة السيّد سبط حسن الهنسوى على تكميل "منهاج
نهج البلاغة" الّذى يشتمل على أربع و ستين و مأتي صفحة و
بعدهٗ ألّف السيد قيصر محمود" رجال نهج البلاغة"۔
قا ل الشيخ عرشي:"كتب إبن الحديد يشرح الخطبة
الشقشقية لنهج البلاغة أن أستاذي أبا الخير مصدق أبي
شبيب الواسطي(٦٠٥ھ/١٢٠٨م) قال لي في ٦٠٣ھ/١٢٠٦م أنني
قرأتُ هذ الخطبة على أستاذي أبي محمد عبد الله بن أحمد
المعروف بابن الخشاب(متوفى٥٦٧ھ/١١٧٢م) فسألتُه:"أتقول أنها
منحولة"؟ فقال :"لا والله۔ وانّى لأ علم أنّه كلامه كما أعلم
أنّك مصدّق"۔فقلتُ له:إن كثيراً من الناس يقولون إنّها من
كلام الرضى۔فقال:" أنّیٰ للرضي و لغير الرضي هذاالنفس و
هذالأسلوب۔ قد وقفنا علي رسائل الرضي و عرفنا طريقته في
الكلام المنشور۔ وما يقع مع هذا الكلام فى خلّ ولاخمر۔"(٤)
وقيّد الشيخ الهنسوى آراء الآخرين من العلماء أيضاً
في كتابه عن سيدنا عليٌّ: يقول أستاذهِ العلامة السيّد أحمد
الهاشمي بك:

"وكان(عليّ) رحمه الله أفصح الناس
بعد رسول اللّهً وأكثرهم
علماًوزهداًوشدةًفي الحق و هو امام
الخطباء من العرب على الإطلاق بعد رسول
الله ﷺوخطبه كثيرة"(٥)

ثم يكتب عن أستاذه أحمد حسن الزيات يقول:

"ولانعلم بعد رسول اللّه ﷺ فيمن
سلف و خلف أفصح من عليٍّ في المنطق
ولا أبلّ منه ريقاً في الخطابة كان
حكيماًتنفجر الحكمة من بيانه
وخطيباًتتدفق البلاغة على لسانه
وواعظاًملأ السمع والقلب ومترسلاًبعيد
غررا لحجة و متكلماً يضع لسانه حيث شاء
و هو بالإجماع أخطب المسلمين
والمنشئين وخطبه في الحث على
الجهادورسائله إلى معاوية ووصفه
الطاؤوس والخفاش والدنياوعهده
للأشترالنخعي ان صحّ تعد من معجزات
اللسان العربي وبدائع العقل البشري وما
نظن ذلك قد تهيأ له إلا لشدة خلاصه
للرسول ومرانه منذ الحداثة على الكتابة له و
الخطابة في سبيله"(٦)

ثم قدّم رأي الاستاذأحمد زكي صفوت :

"وليس ببدع أن يملك على ناصية
الفصاحة ويرتقي إلى أسمى ذروة الخطابة
فقد كان ذلك طبيعة متوارثة في آل البيت
جميعاً جاهلية وإسلاماًوكان بيت هاشم

مــن الــجــاهــلية مشــرعهــاالــعــذب
ومــنهلهاالفياض وكان جده كعب بن لوئي
وهـو الـجد السـابع لـه وللنبي ﷺ من أقدم
خطباء العرب ولماّ مات كبروا موته وأرخوا
بـه حتى كان عام الفيل وكان أجداده قصي
و هـاشـم و عبد المطلب و أبوه أبوالطالب
كـلهـم من خـطبـاء الـعرب المعددين و قد
نشـأ فـي حجره ابـن عـمه محمد ﷺ أفصح
الـعـرب و أخـطبهـم و درّج فـي بيـت النبوّة
فـنهـل من معين الحكمة وكان منها موفور
الـنـصيـب ومـن ثـم كــانـت على كلامـه
مسحة مـن الـنـور الإلٰهـي وفيـه نـفـحة من
الكلام النبوي "(٧)

و قدّم رأي أبي الأسود:

"أحييتَنا و بقّيتَ فينا هذه اللغة"(٨)

ثم ينقل رأي المؤرّخ المسعودي (٣٤٠هـ/٩٥١م):

"والّـذى حفظ الناس عنه من خطبه في
سـائر مقاماته أربع مائة خطبةو نيف وثمانون
خـطبة يـوردهـا عـلى البديهة قد أوّل الناس
ذلك عنه قولاً و عملاً "(٩)

عـن أبـي إسـحــاق الـسـبـعــى و يـروي عن سنده إلي
صدوق أبي جعفرمحمد بن بابويه القمي المتوفي ٣٨١هـ/٩٩١م عن
الحارث بن عبد اللّٰه الـهمدانى-يقول:

"خـطـب أميـر الـمؤمنين علي بن أبي
طالـب يوماً خطبةً بعد العصر فعجب الناس
مـن حسـن صـفـتـه و ما ذكـر من تعظيم اللّٰه
جلّ جلاله قال أبو إسحاق فقلت للحارث أو

ما حفظتها قال قد كتبتها فأملاهاعلينا من كتابه"(١٠)

وهكذا رُتّب الأدب الملفوظ في الهند بعد قدوم الصوفية الكرام فيها أنّ أتباعهم كانوا يكتبون أقوالهم وبعد ذلك يراجعها المشائخ و سلك نفس الطريق أمير حسن السنجري الّذي رتّب ملفوظات الشيخ نظام الدين أولياء باسم" فوائد الفؤاد" لأنّ سيدنا عليّ كان وليّاً لصوفية الكرام فاتبع سنجري لوليّه۔

قال ابن الطقلقى محمد بن علي الطباطبائي في كتابه"تاريخ الفخرى فى الآداب السلطانية والدول الإسلامية":

"عدل الناس إلى نهج البلاغة من كلام أمير المؤمنين علي بن أبي طالب"(١١)

هناك عدد كبير من العلماء الّذين شرحوا نهج البلاغة منهم ألإمام أحمد بن محمد الويري، متوفى٦٥٦ھ/١٢٥٨م،والإمام فخر الدّين الرازى متوفى(٦٠٦ھ/١٢٠٩م)،وعبد الحميد بن أبي الحديد "مدائني متوفى(٦٥٦ھ/١٢٥٨م)والشيخ كمال الدّين عبد الرحمٰن الشيباني، والعلامة سعد الدّين مسعود بن عمر التفتازانى المتوفى(٦٩١ھ/١٢٩١م)، والفاضل الصنعاني،وقاضي بغدادالشيخ قوام الدّين تلميذ جلال الدين الدوّاني، و نور محمد بن القاضى عبد العزيز"محلى، وابن العنقاء، والعلامة" شيخ محمد عبدهٗ المصري، و الأستاذ محمد حسن النائل المرصفي، والأستاذ محمد محى الدّين عبد الحميد الأزهري، ومحي الدّين الخياط وغيرهم۔(١٢)

يكتب العلامة الشيخ كمال الدّين محمد بن علم القرشي الشافعي المتوفىٰ (٦٥٢ھ/١٢٥٤م) فى كتابه"مطالب

السئول":

"ورابعهاعلم البلاغة و الفصاحةوكان فيها إماماً لا يشق غباره و مقدماً لا تلحق آثاره و من وقف على كلامه المرقوم المرسوم بنهج البلاغة صار الخبر عنده عن فصاحته عياناً والظنّ بعلو مقامه إيقاناً"(١٣)

وقال العلامة سعدالدين مسعود بن عمر التفتازاني متوفیٰ (٧٩١ھ/١٣٨٨م):

"هو أفصحهم لساناً على ما يشهد به كتاب نهج البلاغة "(١٤)

وقال العلامة علاء الدّين القوشجي متوفیٰ(٨٤٥ھ/١٤٤١م):

"وأفصحهم لساناً على ما يشهد به كتاب نهج البلاغة"(١٥)

يقول العلامة أحمد بن منصورفي مفتاح الفتوح:

"ومن تأمّل في كلامه و كتبه و خطبه و رسالته علم أنّ علمه لا يواري علم أحد و فضائله لا تشاكل فضائل أحد بعد محمد ﷺ ومن جملتها كتاب نهج البلاغة و أيم اللّه لقد وقف دونه فصاحة الفصحاء و بلاغة البلغاء و حكمة الحكماء "(١٦)

يقول العلامة يعقوب أبو يوسف التباني (متوفیٰ ١٠٩٨ھ/١٦٨٦م) اللاهوري في "شرح تهذيب الكلام":

"و من أراد مشاهدة بلاغة و مسامعة فصاحته فلينظر إلى نهج البلاغة "(١٧)

يكتب الشيخ أحمد بن مصطفیٰ المعروف بطاشكيرى زاده في كتاب شقائق النعمانية في علماء الدولة

العثمانية":

" صنف شرحاً جامعاً لفوائد التجريد

و شرح نهج البلاغة للإمام الهمام علي بن

أبي طالب كرم اللّٰه تعالى وجهه"(١٨)

يقول العلامة ابن خلكان (متوفى ٦٨١ھ/١٢٨٢م) في "وفيات الأعيان" في ذكر أحوال السيد مرتضىٰ:

"وقد اختلف الناس فى كتاب نهج

البلاغة المجموعة من كلام علي بن أبي

طالب 'هل هو جمعه أوجمع أخيه

الرضي"(١٩)

وقال نفس الأمرالشيخ العلامة صديق حسن خان البهوفالي في أبجد العلوم يذكر السيد المرتضىٰ:

"وقد اختلف الناس في كتاب نهج

البلاغة المجموع من كلام الإمام علي بن

ابى طالب هل هو جمعه أم جمع أخيه

الرضي "(٢٠)

ومولانا ضياء الدين البرني مؤلف تاريخ فيروز شاهى كان مريداً للشيخ نظام الدين اولياءؒ يقول:

"كان اعلم الناس و لا عدل له في

الصحابةرضى اللّٰه عنهم فى العلم"(٢١)

و قال الشيخ حميد الدين الناگورى:

"إنّ نهج البلاغة كانت من أكبر

الكتب نفعاً"(٢٢)

وجمال الدين أبو الفضل محمد بن مكرم بن علي الأفريقي (متوفىٰ ٧١١ھ/١٣١١م) فى كتابہ"لسان العرب" حلل كلمات نهج البلاغة كمثل ابن اثير الجزري صاحب النهاية و سلّم كونها من كلام أمير المؤمنين-(٢٣)

و كتب ابن أبي الحديد :

" أما الفصاحه فهو إمام الفصحاء و سيد البلغاء و عن كلامه قيل دون كلام الخالق و فوق كلام المخلوقين ،ويكفي هذا الكتاب الذى نحن شارحوه دلالة على أنه لا يجاري في الفصاحة و لا يبارى فى البلاغة"(٢٤)

وقال الأستاذ الأكبر المصلح الكبير شيخ محمد عبدهٔ المفتي في الديار المصرية و شارح نهج البلاغة :

"ذلك الكتاب الجليل هو جملة ما اختاره السيد الشريف الرضي رحمه اللّٰه من كلام سيدنا و مولانا أمير المؤمنين علي بن أبي طالب كرم اللّٰه وجهه ،جمع متفرقه و سماه بهذا الاسم نهج البلاغة و لا أعلم اسما أليق بالدلالة على معناه منه و ليس في وسعي أن أصف هذا الكتاب بازيد مما دلّ عليه اسمه"(٢٥)

و أيضاً يقول :

"وليس في هذه اللغة الّا قائل بأن كلام الإمام على بن أبي طالب هو أشرف الكلام و أبلغه بعد كلام اللّٰه تعالى و كلام نبيّه أغزره مادةو أرفعه أسلوباً و أجمعه لجلائل المعانى ،فأجدر بالطالبين لنفائس اللغة و الطامعين في التدرج لمراقيها ان يجعلوا هذا الكتاب أهم محفوظهم و أفضل مأ ثورهم مع تفهم معانيه في الأغراض التى جاء ت لأجلها و تأمل ألفاظه في المعاني

التي صيغت للدلالة عليها ليصيبوا بذلك
أفضل غاية و ينتهوا إلى خير نهاية"(٢٦)

يكتب الأستاذ الشيخ محمد حسن النائل المرصفي المصري و شارح نهج البلاغة في سياق "كلمة فى اللغة العربية":

"ولقد كان المحلّي في هذه الحلية عليّ
صلوات اللّه عليه و ما حسبنى أحتاج في
اثبات هذا إلى دليل أكثر من نهج
البلاغة"(٢٧)

ويكتب الأستاذ محمد الزهري الغمراوي:

"ولم ينقل عن أحد من أهل هذه
الطبقات ما نقل عن أمير المؤمنين علي بن
أبي طالب كرم اللّه وجهه فقد اشتملت
مقالاته على المواعظ الزاهدية و المناهج
السياسية و المزاوج الدينية و الحكم
النفسية و الآداب الخلقية و الدرر التوحيدية
والإشارات الغيبية و الردود على الخصوم و
النصائح على وجه العموم وقد احتوى على
غرر كلامه كرم اللّه وجهه كتاب نهج
البلاغة الذى جمعه و هذبه أبوالحسن
محمد بن طاهر المشهور بالشريف الرضي
رحمه اللّه و أثابه و رضاه"(٢٨)

ويقول الأستاذ محمد محي الدين عبد الحميد بروفيسور فى اللغة العربية في جامعة الأزهر:

"فهذا الكتاب نهج البلاغة وهو
مختارة الشريف الرضي أبو الحسن محمد
بن الحسن الموسوي من كلام أمير

المؤمنين علي بن أبي طالب وهو كتاب الذى جمع بين دفّتيه عيون بلاغة رضي الله عنه و فنونها"(٢٩)

النسخة الخطية القديمة التي توجد فى مكتبة رضا برامفور كتبها عبد الجبار بخطه؛ وهو الذي خطّ النسخة الخطية لخصائص الأئمة و قال في خاتمتها:"نقلتُها من النسخة المخطوطة بيد السيد ضياء الدين تاج الإسلام أبو الرضا فضل الله بن علي بن عبيد الله الحسيني في ١٩ جمادي الاولى ٥٥٣/٨/يونيو١١٥٨م، ومكتوب في خاتمة الكتاب الأصيلة' "زيادة على نسخة كُتبت علي عهد المصنف رحمه الله عليه و سلامه" (ورق ١٢٩-الف)" و هذا دليل علي أن ما يُكتب بعد ذلك يُعتبر من الإضافات فيما بعد۔

يقول الشيخ عرشي : جاء في نسخة عبد الحميد"قال الرضي" أو قال الرضي أبو الحسن" فلعل اسم الشريف الرضي قد جاء في بعض النسخ كما هو الظاهر و الا ما زاد المصحح اسمَهُ من عنده أبداً۔ و هذا دليل على أنهُ من تأليف الشريف المرتضىٰ في مخطوط أو مطبوع في أيّ مقام۔

ويؤيّد ذلك ما في النسخة الخطية فى مكتبة رضا برامفور "فى نسختنا حاشية على الورق ١٢٥-ألف، سطر٨ على "فمن" "لا"، و على "الفنا" "إلى" ، ثم كُتب في الحاشية : في نسخة الرضي-فإن أقام بما يجب لله فيها عرّض نعمتهُ لدوامها وإن ضيّع ما يجب للّه فيها عرّض نعمتهُ لزوالها"-فيبدو من ذلك أن الكاتب أو المصحّح وُجدت عند أحدمنهما نسخة كانت من ممتلكات المؤلّف الشريف الرضي أو كانت مخطوطة بيده۔ وهذا يدلّ علي أنه ليس الا من تاليف الشريف الرضي-(استناد نهج البلاغة ٢٧)

إن السيد على بن ناصر علوى شارح "أعلام نهج البلاغة" كان معاصراً لمؤلف نهج البلاغة۔ و نسخة خطية

لهذا الشرح توجد في مكتبة رضا برامفور۔ وقال السيد أجل الرضيؒ أظن أنّ النسخة عندنا هولأعلام نهج البلاغة التي من مؤلفات معاصر للمؤلف و تُعتبرأول شرح للنهج۔

(استناد نهج البلاغة ۲۸)

وأخيراً أشكر سموّ المعالي بي إيل جوشي رئيس ولاية أترابراديش و رئيس هيئة مكتبة رضا برامفور وللسيدة جنديش كماري كتوج وزيرة الثقافة،والسيدة سنگيتا كيرولا سكريتر وزارة الثقافة شكراً جزيلاً على مساعدتهم المالية لمشاريع التنمية فى المكتبة۔والمعالي 'جى بتنائك' السكريتر الرئيسي لمعالي حاكم الولاية سابقاً،والسيدة منجيت سنغ السكريتر الخاص لحاكم أترابراديش لمساعدتهم۔وأيضاً أشكر السيد جواهر سركار السكريتر سابقاًوراكيش رنجن السكريتر المساعد للثقافة في الحكومة الهندية۔

والإخوان الذين ساعدوني في إعداد المقدمة منهم بروفيسور السيد عراق رضا زيدي رئيس القسم الفارسي سابقاً للجامعة الملية الإسلامية ، نيو دلهى، و الدكتور محمد إرشاد الندوي النوغانوى، و الدكتوره تبسّم صابر ،المفهرسان في مكتبة رضا برامفور ،و الدكتوره وبها شرما في القسم الانكليزي في جامعة علي كره' الي الفارسية و العربية و الهندية و الإنكليزية، فأشكرهم من أعماق قلبي -

وأيضاً أشكر رفقائي الدكتور أبو سعد الإصلاحي أمين المكتبة،و السيد اصباح خان، المفهرس ،وأرن كمار سكسينه ،وموبنى رانى ، و السّيده بلقيس الفاروقي و شجاع الدين خان لمساعدتهم۔

۱۸/ذى الحجه ۱۴۳۳ھ

۳/ نومبر ۲۰۱۲م

البروفسورالسيد محمد عزيز الدين حسين

مدير مكتبة رضاء رامفور

وزارة الثقافة۔لحكومة الهند

المراجع و المصادر

(١) استناد نهج البلاغة ص ٩

(٢) تقديم استناد نهج البلاغة

(٣) منهاج نهج البلاغة لهنسوي ص ج

(٤) شرح نهج البلاغة" ج ١ ص ٤٠ـ طبع إيران ـ بحوالة استناد نهج البلاغة ـ ص ١٠

(٥) جواهر الأدب فى أدبيات و إنشاء لغة العرب الجزء الثاني ص ٣٢٨، ٣٢٩ طبع مصر الطبعة الرابعة عشرة، بحواله هنسوي ص ٨

(٦) تاريخ الأدب العربي ص ١٠١ طبع مصر بحواله هنسوي ص ٨

(٧) ترجمه على بن ابي طالب ص ١٠٧ طبع مصر بحوالى هنسوي ص ٨

(٨) معجم الأدباء لياقوت الحموي ج ١٣ ص ٣٨ و ٣٩ ـ طبع مصر ـ بحوالة هنسوي ٢٣ ـ

(٩) مروج الذهب ج ٢ ص ٣٣ طبع مصر ـ بحواله هنسوي ص ٤٠

(١٠) كتاب التوحيد ص ١٣ ، طبع إيران ١٢٨٠ ه بحواله هنسوي ص ٤٦

(١١) طبع مصر ص ٩، و طبع جرمني بحواله هنسوي ص ٥١

(١٢) منهاج نهج البلاغة لهنسوى ص ٥٥

(١٣) مطالب السئول ـ ص ٩٨ طبع لكنئو ـ بحواله هنسوي ص ٥٦

(١٤) شرح المقاصد ـ ج ٢ ـ ص ٣٦، طبع إستانبول بحواله هنسوي ص ٥٦

(١٥) شرح التجريد ص١٨٦،طبع إيران-بحواله هنسوي ص٥٦

(١٦) منهاج نهج البلاغةلهنسوي ص٥٦

(١٧) منهاج نهج البلاغةلهنسوي ص٥٧

(١٨) شقائق النعمانية فى علماء الدولة العثمانية على حاشية وفيات الاعيان -ج ٢،ص٤٦٩ طبع مصربحواله هنسوي ص٥٧

(١٩) وفيات الاعيان ج ٢-ص٣٣٦-طبع مصربحواله هنسوي ص٥٧

(٢٠) أبجد العلوم ص ٧٥٤بحواله هنسوي ص٥٨

(٢١) مقدمة تاريخ فيروز شاهي

(٢٢) سرور الصدور نور البدور

(٢٣) منهاج نهج البلاغة لهنسوي ص ٥٩

(٢٤) منهاج نهج البلاغة لهنسوي ص٦٠

(٢٥) جواهر الأدب،الطبعة الرابعة عشر- ج١-ص٣١٨-٣١٧ طبع مصربحواله هنسوي ص ٦١

(٢٦) بحواله هنسوي ص ٦١

(٢٧) ص ٦-٣ طبع دار الكتب العربية،مصربحواله هنسوي ص٦٣

(٢٨) شرح المرصفي 'المقدمة الأدبية ص ه،و -بحواله هنسوي ص٦٣

(٢٩) نهج البلاغة مع شرح محمد محي الدين عبد الحميد ص أول طبع مصر-بحواله هنسوي ٦٤

١

بسم الله الرحمن الرحيم وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليماً كثيراً

قال السيد الرضي ذو الحسبين ابو الحسن محمد بن الحسين بن موسى الموسوي

أما بعد حمد الله الذي جعل الحمد ثمناً لنعمائه ومعاذاً من بلائه ووسيلاً إلى جنانه وسبباً لزيادة إحسانه والصلوة على رسوله نبي الرحمة وامام الأئمة وسراج الأمة المنتجب من طينة الكرم وسلالة المجد الأقدم ومغرس الفخار المعرق وفرع العلاء المثمر المورق وعلى أهل بيته مصابيح الظلم وعصم الأمم ومنار الدين الواضحة ومثاقيل الفضل الراجحة صلى الله عليهم اجمعين صلاة تكون إزاء لفضلهم ومكافاة لعملهم وكفاء لطيب فرعهم وأصلهم ما أنار فجر ساطع وخوى نجم طالع

فإني كنت في عنفوان السن وغضاضة الغصن ابتدأت بتأليف كتاب في خصائص الأئمة عليهم السلام يشتمل على محاسن أخبارهم وجواهر كلامهم حداني عليه غرض ذكرته في صدر الكتاب وجعلته أمام الكلام وفرغت من الخصائص التي تخص امير المؤمنين علياً عليه السلام وعاقت

عن إتمام بقية الكتاب محاجزات الزمان ومماطلات الأيام ه وكنت قد بوبت ما خرج من ذلك أبوابا وفصلته فصولا فجاء في آخرها فصل يتضمن محاسن ما نقل عنه عليه السلام من الكلام القصير في الحكم والأمثال والآداب دون الخطب الطويلة، والكتب المبسوطة ه فاستحسن جماعة من الأصدقاء والإخوان ما اشتمل عليه الفصل المقدم ذكره معجبين ببدائعه ه ومتعجبين من نواصعه ه

وسألوني عند ذلك أن أبدأ بتأليف كتاب يحتوي على مختار كلام مولانا أمير المؤمنين عليه السلام في جميع فنونه ه

صح

وكتبه عبده الفقير المحتاج
إلى كرم ربه الغني الصمد ه
أبو عبد الله محمد بن يوسف بن محمد
المعروف بالشقوري
[illegible] بمنه وكرمه [illegible]
[illegible]

أمير المؤمنين عليه السلام في جميع فنونه ومتشعبات غصونه من
خطب وكتب ومواعظ وأدب علماً أن ذلك يتضمن من
عجائب البلاغة وغرائب الفصاحة وجواهر العربية
وثواقب الكلم الدينية والدنياوية ما لا يوجد مجتمعاً
في كلام ولا مجموع الأطراف في كتاب إذ كان مولانا أمير
المؤمنين عليه السلام مشرع الفصاحة وموردها ومنشأ
البلاغة ومولدها ومنه عليه السلام ظهر مكنونها وعنه
أخذت قوانينها وعلى أمثلته حذا كل قائل خطيب و
بكلامه استعان كل واعظ بليغ ومع ذلك فقد سبق
وقصروا وقد تقدم وتأخروا لأن كلامه عليه السلام الكلام
الذي عليه مسحة من الكلام الإلهي وفيه عبقة من الكلام
النبوي فأجبتهم إلى الابتداء بذلك عالماً بما فيه من
عظيم النفع ومنشور الذكر ومذخور الأجر واعتمدت
به أن أبين عن عظيم قدر أمير المؤمنين عليه السلام في هذه الفضيلة
مضافة إلى المحاسن الدثرة والفضائل الجمة وأنه عليه السلام
انفرد ببلوغ غايتها عن جميع السلف الأولين الذين إنما
يؤثر عنهم منها القليل النادر والشاذ الشارد فأما كلامه
عليه السلام فهو البحر الذي لا يساجل والجم الذي لا
وأردت أن يسوغ لي

أوراقاً لتكون مقدمةً لاستدراكِ ما عساه يشذّ عني
عاجلاً ويقع إليَّ آجلاً وإذا جاء شيءٌ من كلامه عليه
السلام الخارج في أثناء حوارٍ أو جوابِ سؤالٍ أو غرضٍ
آخر من الأغراض في غير الأنحاء التي ذكرتها وقررتُ القا
عدة عليها نسبتُه إلى أليق الأبواب به وأشدّها ملامحةً
لغرضه وربما جاء فيما أختاره من ذلك فصولٌ غير متّسقة
ومحاسنُ كلمٍ غير منتظمة لأني أوردُ النكتَ واللمعَ
ولا أقصدُ التتاليَ والنسقَ ومن عجائبه عليه السلام التي انفردَ
بها وأمنَ المشاركةَ فيها أنّ كلامه الواردَ في الزهد والموعظة
والتذكير والزواجر إذا تأمّله المتأمّل وفكّر فيه المفكّر
وخلع من قلبه أنه كلامُ مثله ممن عظُم قدرُه ونفذ أمرُه
وأحاط بالرقاب ملكُه لم يعترضه الشكُّ في أنه من كلامِ
من لا حظَّ له في غير الزهادة ولا شغلَ له بغير العبادة
قد قبعَ في كسرِ بيتٍ أو انقطعَ في سفحِ جبلٍ لا يسمع إلا
حسَّه ولا يرى إلا نفسَه ولا يكاد يوقن بأنه كلامُ
من ينغمس في الحرب مصلتاً سيفَه فيقطّ الرقابَ ويجدّل
الأبطالَ ويعود به ينطف دماً ويقطر مهجاً وهو مع ذلك
أزهدُ الزهاد وبدلُ الأبدال وهذه من فضائله العجيبة
جمعَ بها بين الأضداد وألّف بين
... أشتاتها ...

الأنحاء
طرق والمقاصد

موضوعاً غير وضعه الأول اما بزيادة مختارة او لفظ
احسن عبارة فتقتضي الحال ان تعاد استظهاراً للاختيار وغيرة
على عقائل الكلام وربما بعد العهد ايضاً بما اختير اولاً
فاعيد بعضه سهواً او نسياناً لا قصداً واعتماداً ولا ادعي
مع ذلك اني احيط باقطار جميع كلامه عليه السلام حتى
لا يشذ عني منه شاذ ولا يند ناد بل لا ابعد ان يكون القاصر
عني فوق الواقع الي والحاصل في ربقتي دون الخارج من يدي
وما علي الا بذل الجهد وبلاغ الوسع وعلى الله سبحانه نهج
السبيل وارشاد الدليل ان شاء الله ورأيت من بعد تسمية
هذا الكتاب بنهج البلاغة اذ كان يفتح للناظر فيه ابوا[بها]
ويقرب عليه طلابها وفيه حاجة العالم والمتعلم
وبغية البليغ والزاهد ويمضي في اثنائه من عجيب الكلام
في التوحيد والعدل وتنزيه الله سبحانه عن شبه الخلق
ما هو بلال كل غلة وشفاء كل علة وجلاء كل شبهة
ومن الله سبحانه استمد التوفيق والعصمة واتنجز
التسديد والمعونة واستعيذه من خطأ الجنان قبل
خطأ اللسان ومن زلة الكلم قبل زلة القدم وهو حسبي
ونعم الوكيل باب

المختار من خطب [مولانا] ا

امير [illegible]

نعماءه العادون ولا يؤدي حقه المجتهدون الذي
لا يدركه بعد الهمم ولا يناله غوص الفطن الذي
ليس لصفته حد محدود ولا نعت موجود ولا وقت
معدود ولا أجل ممدود فطر الخلائق بقدرته و
نشر الرياح برحمته ووتد بالصخور ميدان أرضه
أول الدين معرفته وكمال معرفته التصديق به وكمال
التصديق به توحيده وكمال توحيده الإخلاص
له وكمال الإخلاص له نفي الصفات عنه لشهادة كل
صفة أنها غير الموصوف وشهادة كل موصوف أنه
غير الصفة فمن وصف الله سبحانه فقد قرنه ومن قرنه
فقد ثناه ومن ثناه فقد جزأه ومن جزأه فقد جهله
ومن أشار إليه فقد حده ومن حده فقد عده ومن قال فيم
فقد ضمنه ومن قال علام فقد أخلى منه كائن لا عن حدث
موجود لا عن عدم مع كل شيء لا بمقارنة وغير كل
شيء لا بمزايلة فاعل لا بمعنى الحركات والآلة بصير
إذ لا منظور إليه من خلقه متوحد إذ لا سكن يستأنس به
لا يستوحش لفقده أنشأ الخلق إنشاء وابتدأه ابتداء
وية أجالها ولا تجربة استفادها ولا حركة
نفس اضطرب فيها أجال الأشياء
انها وغرز غرائزها وألزمها
اجم

وقرنها الى حدّه الهوا من تحتها فتيق والما من فوقها
دفيق ثم انشا سبحانه ريحا اعتقم مهبها وادام مربها واعصف
مجريها وابعد منشاها فامرها بتصفيق الما الزخار و
اثارة موج البحار فمخضته مخض السقا وعصفت به عصفها
بالفضا ترد اوله على اخره وساجيه على مائره حتى
عب عبابه ورمى بالزبد ركامه فرفعه في هوا منفتق وجو
منفهق فسوى منه سبع سموات جعل سفلاهن موجا
مكفوفا وعلياهن سقفا محفوظا وسمكا مرفوعا
بغير عمد يدعمها ولا دسار ينظمها ثم زينها بزينة الكوا
كب وضيا الثواقب واجرى فيها سراجا مستطيرا وقمرا منيرا
في فلك دائر وسقف سائر ورقيم مائر ثم فتق ما بين السموات
العلى فملاهن اطوارا من ملائكته منهم سجود لا يركعون
وركوع لا ينتصبون وصافون لا يتزايلون ومسبحون لا
يسامون لا يغشاهم نوم العيون ولا سهو العقول ولا فترة
الابدان ولا غفلة النسيان ومنهم امنا على وحيه والسنة
الى رسله ومختلفون بقضائه وامره ومنهم الحفظة لعباده
والسدنة لابواب جنانه ومنهم الثابتة في الارضين السفلى
اقدامهم والمارقة من السما العليا اعناقهم والخارجة
من الاقطار اركانهم والمناسبة
ناكسة دونه ابصارهم

بالما حتى خلصت ولاطها بالبلة حتى لزبت فجبل منها صورة
ذات احنا ووصول واعضا وفصول اجمدها حتى استمسكت
واصلدها حتى صلصلت لوقت معدود واجل معلوم ثم
نفخ فيها من روحه فمثلت انسانا ذا اذهان يجيلها وفكر
يتصرف بها وجوارح يختدمها وادوات يقلبها ومعرفة
يفرق بها بين الاذواق والمشام والالوان والاجناس
معجونا بطينة الالوان المختلفة والاشباه المؤتلفة و
الاضداد المتعادية والاخلاط المتباينة من الحر و
البرد والبلة والجمود والمساة والسرور واستادى
الله سبحانه الملائكة وديعته لديهم وعهد وصيته
اليهم في الاذعان بالسجود له والخنوع لتكرمته فقال
سبحانه اسجدوا لادم فسجدوا الا ابليس وقبيله
اعترتهم الحمية وغلبت عليهم الشقوة وتعززوا
بخلقة النار واستوهنوا خلق الصلصال فاعطاه الله
سبحانه النظرة استحقاقا للسخطة واستتماما
للبلية وانجاز العدة فقال سبحانه انك من المنظرين
الى يوم الوقت المعلوم ثم اسكن سبحانه ادم دارا
... امن فيها محلته وحذره ابليس
... فوه ابليس نفاسة
... ار فباع اليقين

ميثاقهم وعلى تبليغ الرسالة أمانتهم لما بدل أكثر خلقه
عهد الله إليهم فجهلوا حقه واتخذوا الأنداد معه واجتالتهم
الشياطين عن معرفته واقتطعتهم عن عبادته فبعث
فيهم رسله وواتر إليهم أنبياءه ليستأدوهم ميثاق
فطرته ويذكروهم منسي نعمته ويحتجوا عليهم
بالتبليغ ويثيروا لهم دفائن العقول ويروهم آيات
المقدرة من سقف فوقهم مرفوع ومهاد تحتهم
موضوع ومعايش تحييهم وآجال تفنيهم وأوصاب
تهرمهم وأحداث تتابع عليهم ولم يخل الله سبحانه
خلقه من نبي مرسل أو كتاب منزل أو حجة لازمة
أو محجة قائمة رسل لا تقصر بهم قلة عددهم ولا
كثرة المكذبين لهم من سابق سمي له من بعده أو غابر
عرفه من قبله على ذلك نسلت القرون ومضت الدهور
وسلفت الآباء وخلفت الأبناء إلى أن بعث الله سبحانه
محمدا صلى الله عليه لإنجاز عدته وتمام نبوته
مأخوذا على النبيين ميثاقه مشهورة سماته
كريما ميلاده وأهل الأرض يومئذ ملل متفرقة
وأهواء منتشرة وطرائق متشتتة بين مشبه لله
بخلقه أو ملحد في اسمه أو مشير
به من الضلالة وأنقذه
سبحانه لمحـ

وحرامه وفضائله وفرائضه وناسخه ومنسوخه و
رخصه وعزائمه وخاصه وعامه وعبره وامثاله
ومرسله ومحدوده ومحكمه ومتشابهه مفسرا جملته
ومبينا غوامضه بين ماخوذ ميثاق علمه وموسع على
العباد في جهله وبين مثبت في الكتاب فرضه معلوم
في السنة نسخه وواجب في السنة اخذه مرخص في الكتاب
تركه وبين واجب بوقته وزائل في مستقبله ومباين
بين محارمه من كبير اوعد عليه نيرانه او صغير ارصد
له غفرانه وبين مقبول في ادناه وموسع في اقصاه

ومنها في صفة الحج

وفرض عليكم
حج بيته الذي جعله قبلة للانام يردونه ورود
الانعام ويالهون اليه ولوه الحمام جعله سبحانه
علامة لتواضعهم لعظمته واذعانهم لعزته واختار
من خلقه سماعا اجابوا اليه دعوته وصدقوا كلمته
ووقفوا مواقف انبيائه وتشبهوا بملائكته المطيفين
بعرشه يحرزون الارباح في متجر عبادته ويتبادرون
عنده موعد مغفرته جعله سبحانه للاسلام علما
وللعائذين حرما فرض حجه واوجب حقه وكتب عليكم
ادته فقال سبحانه ولله على الناس حج البيت من استطاع
الله غني عن العالمين

السلم بعد انصرا

ما وزن وأفضل ما خزن وأشهد أن لا إله إلا الله
وحده لا شريك له شهادة ممتحنا إخلاصها معتقدا
مصاصها نتمسك بها أبدا ما أبقانا وندخرها لأهاويل
ما يلقانا فإنها عزيمة الإيمان وفاتحة الإحسان ومرضاة
الرحمن ومدحرة الشيطان وأشهد أن محمدا عبده
ورسوله أرسله بالدين المشهور والعلم المأثور
والكتاب المسطور والنور الساطع والضياء اللامع
والأمر الصادع إزاحة للشبهات واحتجاجا بالبينات
وتحذيرا بالآيات وتخويفا للمثلات والناس في فتن
انجذم فيها حبل الدين وتزعزعت سواري اليقين
واختلف النجر وتشتت الأمر وضاق المخرج وعمي
المصدر فالهدى خامل والعمى شامل عصي الرحمن
ونصر الشيطان وخذل الإيمان فانهارت دعائمه
وتنكرت معالمه ودرست سبله وعفت شركه أطاعوا
الشيطان فسلكوا مسالكه ووردوا مناهله بهم
سارت أعلامه وقام لواؤه في فتن داستهم بأخفافها
ووطئتهم بأظلافها وقامت على سنابكها فهم
فيها تائهون حائرون جاهلون مفتونون في خير
دار وشر جيران نومهم سهود وكحلهم دموع
بأرض عالمها ملجم وجاهلها مكرم
آل النبي صلى الله

وآله من هذه الامة احد ولا يسوى بهم من جرت

نعمتهم عليه ابدا هم اساس الدين وعماد اليقين اليهم

يفيء الغالي وبهم يلحق التالي ولهم خصائص حق

الولاية وفيهم الوصية والوراثة الآن اذ رجع الحق

الى اهله ونقل الى منتقله **ومن خطبته**

المعروفة بالشقشقية والمقمصة

اما والله لقد تقمصها فلان وانه ليعلم ان محلي منها محل

القطب من الرحا ينحدر عني السيل ولا يرقى الي الطير فسدلت

دونها ثوبا وطويت عنها كشحا وطفقت ارتئي

بين ان اصول بيد جذاء او اصبر على طخية عمياء يهرم

فيها الكبير ويشيب فيها الصغير ويكدح فيها مؤمن

حتى يلقى ربه فرأيت ان الصبر على هاتا احجى فصبرت

وفي العين قذى وفي الحلق شجا ارى تراثي نهبا حتى مضى

الاول لسبيله فادلى بها الى اخي عدي بعده ثم تمثل

عليه السلم بقول الاعشى

شتان ما يومي على كورها ويوم حيان اخي جابر

فيا عجبا بينا هو يستقيلها في حياته اذ عقدها لآخر

بعد وفاته لشد ما تشطرا ضرعيها فصيرها في حوزة

كلمها ويخشن مسها ويكثر العثار والا

كراكب الصعبة ان اشنق لها

الناس لعمر الله بخبط

لكني أسففت إذ أسفّوا وطرت إذ طاروا فصغى رجل
منهم لضغنه ومال الآخر لصهره مع هنٍ وهنٍ إلى أن
قام ثالث القوم نافجاً حضنيه بين نثيله ومعتلفه وقام
معه بنو أبيه يخضمون مال الله تعالى خضم الإبل نبتة
الربيع إلى أن انتكث عليه فتله وأجهز عليه عمله وكبت
به بطنته فما راعني إلا والناس إليّ كعرف الضبع ينثالون
عليّ من كل وجه حتى لقد وطئ الحسنان وشقّ عطفاي
مجتمعين حولي كربيضة الغنم فلما نهضت بالأمر نكثت
طائفة ومرقت أخرى وفسق آخرون كأنهم لم يسمعوا
الله سبحانه يقول تلك الدار الآخرة نجعلها للذين
لا يريدون علواً في الأرض ولا فساداً والعاقبة للمتقين
بلى والله لقد سمعوها ووعوها ولكنهم حليت الدنيا في
أعينهم وراقهم زبرجها أما والذي فلق الحبة وبرأ النسمة
لولا حضور الحاضر وقيام الحجة بوجود الناصر وما أخذ الله
على العلماء ألا يقارّوا على كظة ظالم ولا سغب مظلوم
لألقيت حبلها على غاربها ولسقيت آخرها بكأس أولها
ولألفيتم دنياكم هذه أزهد عندي من عفطة عنز
قالوا وقام إليه رجل من أهل السواد عند بلوغه
هذا الموضع من خطبته فناوله كتاباً
فرغ من قراءته قال له ابن

كراكب الصعبة ان اشنق لها خرم وان اسلس لها تقحم
يريد انه اذا اشتد عليها في جذب الزمام وهي تنازعه
راسها خرم انفها وان ارخى لها شيئا مع صعوبتها تقحمت به
فلم يملكها يقال اشنق الناقة اذا جذب راسها بالزمام
فرفعه وشنقها ايضا ذكر ذلك ابن السكيت في
اصلاح المنطق وانما قال اشنق لها ولم يقل اشنقها
لانه جعلها في مقابلة قوله اسلس لها فكانه عليه
السلم قال ان رفع لها راسها بالزمام يعني امسكه
عليها

ومن خطبة له عليه السلم

لما بويع بالمدينة بنا اهتديتم في الظلماء
وتسنمتم العلياء وبنا انفجرتم عن السرار وقر
سمع لم يفقه الواعية كيف يراعي النبأة من اصمته
الصيحة ربط جنان لم يفارقه الخفقان ما زلت
انتظر بكم عواقب الغدر واتوسمكم بحلية
المغترين سترني عنكم جلباب الدين وبصرنيكم
صدق النية اقمت لكم على سنن الحق في جواد
المضلة حيث تلتقون ولا دليل وتحتفرون ولا
تميهون اليوم انطق لكم العجماء ذات البيان عزب
عني ما شككت في الحق مذ اريته لم يو
نفسه اشفق من غلبة الجهال

عن طريق المنافرة وضعوا تيجان المفاخرة افلح من نهض
بجناح او استسلم فاراح ماء اجن ولقمة يغص بها آكلها
ومجتني الثمرة لغير وقت ايناعها كالزارع بغير ارضه
فان اقل يقولوا حرص على الملك وان اسكت يقولوا
جزع من الموت هيهات بعد اللتيا والتي والله لابن ابي طالب
آنس بالموت من الطفل بثدي امه بل اندمجت على مكنون
علم لو بحت به لاضطربتم اضطراب الارشية في الطوي
البعيدة ❁ ومن كلام له عليه السلام ❁
لما اشير عليه بالا يتبع طلحة والزبير ولا يرصد لهما القتال
والله لا اكون كالضبع تنام على طول اللدم حتى يصل
اليها طالبها ويختلها راصدها ولكني اضرب بالمقبل
الى الحق المدبر عنه وبالسامع المطيع العاصي المريب ابدا
حتى ياتي علي يومي فوالله ما زلت مدفوعا عن حقي مستاثرا
علي منذ قبض الله نبيه صلى الله عليه وسلم حتى يوم
الناس هذا ومن خطبة له عليه السلام
اتخذوا الشيطان لامرهم ملاكا واتخذهم له اشراكا
فباض وفرخ في صدورهم ودب ودرج في حجورهم
فنظر باعينهم ونطق بالسنتهم فركب بهم الزلل وزين
لهم الخطل فعل من قد شركه الشيطان في سلطانه
ونطق بالباطل على لسانه ومن
يعني به الزبير في حال اقـ

يعد حتى يوقع ولا اسيل حتى يمطر ومن خطبة له
عليه السلم الا وان الشيطان قد جمع حزبه و
استجلب خيله ورجله وان معي لبصيرتي ما لبست على
نفسي ولا لبس علي وايم الله لافرطن لهم حوضا
انا ماتحه لا يصدرون عنه ولا يعودون اليه ومن
كلام له عليه السلم لابنه محمد بن الحنفية رضي
الله عنه لما اعطاه الراية يوم الجمل تزول الجبال
ولا تزل عض على ناجذك اعر الله جمجمتك تد في الارض
قدمك ارم ببصرك اقصى القوم وغض بصرك واعلم
ان النصر من عند الله سبحانه ومن كلام له عليه
السلم لما ظفر باصحاب الجمل وقد قال له بعض اصحابه
وددت ان اخي فلانا كان شاهدنا ليرى
ما نصرك الله به على اعدائك فقال عليه السلم اهوى
اخيك معنا قال نعم قال فقد شهدنا والله ولقد شهدنا
في عسكرنا هذا قوم في اصلاب الرجال وارحام النساء
سيرعف بهم الزمان ويقوى بهم الايمان ومن كلام
له عليه السلم في ذم البصرة واهلها
كنتم جند المراة واتباع البهيمة رغا فاجبتم
ثم اخلاقكم دقاق وعهدكم شقاق و
ماؤكم زعاق المقيم بين اظهركم مرتهن
[illegible]

كجوجو طير في لجة بحر ومن كلام له عليه السلم
في مثل ذلك ارضكم قريبة من الما بعيدة من السما خفت
عقولكم وسفهت حلومكم فانتم غرض لنابل واكلة لاكل
وفريسة لصايل ومن كلام له عليه السلم
فيما رده على المسلمين من قطايع عثمان
والله لو وجدته قد تزوج به النسا وملك به الاما
لرددته فان في العدل سعة ومن ضاق عليه العدل فالجور
عليه اضيق ومن خطبة له عليه السلم
لما بويع بالمدينة ذمتي بما اقول رهينة وانا به زعيم
ان من صرحت له العبر عما بين يديه من المثلات حجزه التقوى
عن تقحم الشبهات الا وان بليتكم قد عادت كهيئتها يوم
بعث الله نبيه صلى الله عليه والذي بعثه بالحق لتبلبلن
بلبلة ولتغربلن غربلة ولتساطن سوط القدر حتى يعود
اسفلكم اعلاكم واعلاكم اسفلكم وليسبقن سابقون
كانوا قصروا وليقصرن سباقون كانوا سبقوا والله
ما كتمت وشمة ولا كذبت كذبة ولقد نبئت بهذا
المقام وهذا اليوم الا وان الخطايا خيل شمس حمل
عليها اهلها وخلعت لجمها فتقحمت بهم في النار
وان التقوى مطايا ذلل حمل عليه
فاوردتهم الجنة حق و

منعقد السنة والبها مصير العاقبة هلك من ادعى وخاب
من افترى من ابدى صفحته للحق هلك عند جهلة الناس
وكفى بالمرء جهلا ان لا يعرف قدره لا يهلك على التقوى
سنخ اصل ولا يظمأ عليها زرع قوم فاستتروا ببيوتكم
واصلحوا ذات بينكم والتوبة من ورائكم ولا يحمد
حامد الا ربه ولا يلم لائم الا نفسه قال
السيد رضي الله عنه ان في هذا الكلام من مواقع الا
حسان ما لا تبلغه مواقع الاستحسان وان حظ
العجب منه اكثر من حظ التعجب به وفيه مع الحال
التي وصفنا زوائد من الفصاحة لا يقوم بها لسان و
لا يطلع فجها انسان ولا يعرف ما اقوله الا من ضرب
في هذه الصناعة بحق وجرى فيها على عرق وما
يعقلها الا العالمون ومن كلام له
عليه السلام في صفة من يتصدى للحكم بين الا
مة وليس لذلك باهل ان ابغض الخلائق الى الله
سبحانه رجلان رجل وكله الله الى نفسه فهو جائر
عن قصد السبيل مشغوف بكلام بدعة ودعاء
ضلالة فهو فتنة لمن افتتن به ضال عن هدى من كان
قبله مضل لمن اقتدى به في حياته وبعد وفاته خطايا
رهن ... ورجل قمش جهلا موضع في جهال

حشواً رثّاً من رأيه ثم قطع به فهو من لبس الشبهات في مثل
نسج العنكبوت لا يدري أصاب أم أخطأ إن أصاب
خاف أن يكون قد أخطأ وإن أخطأ رجا أن يكون قد
أصاب جاهل خبّاط جهالات عاش ركّاب عشوات
لم يعضّ على العلم بضرس قاطع يذري الروايات إذراء
الريح الهشيم لا مليّ والله بإصدار ما ورد عليه لا
يحسب العلم في شيء مما أنكره ولا يرى أنّ من وراء ما بلغ
مذهباً لغيره وإن أظلم عليه أمر اكتتم به لما يعلم من
جهل نفسه تصرخ من جور قضائه الدماء وتعجّ منه المو
اريث إلى الله   من معشر يعيشون جهّالاً ويموتون
ضلّالاً ليس فيهم سلعة أبور من الكتاب إذا تلي حقّ
تلاوته ولا سلعة أنفق بيعاً ولا أغلى ثمناً من الكتاب
إذا حرّف عن مواضعه ولا عندهم أنكر من المعروف
ولا أعرف من المنكر **ومن كلام له عليه
السلام في ذمّ اختلاف العلماء في الفتيا**
ترد على أحدهم القضيّة في حكم من الأحكام فيحكم
فيها برأيه ثم ترد تلك القضيّة بعينها على غيره فيحكم
فيها بخلاف قوله ثم يجتمع القضاة بذلك عند الإمام
الذي استقضاهم فيصوّب آراءهم جميعاً وإلههم
واحد ونبيّهم واحد وكتابهم واحد أفأمرهم الله
سبحانه بالاختلاف فأطاعوه أم نهاهم عنه فعصوه
أم أنزل الله ديناً ناقصاً فاستعان بهم على إتمامه
أم كانوا شركاء له فلهم أن يقولوا وعليه أن يرضى أم
أنزل الله سبحانه ديناً تامّاً فقصّر الرسول صلى الله
عليه وآله عن تبليغه وأدائه والله سبحانه يقول

في الكتاب من شيء وقال سبحانه فيه تبيان كل شيء
وذكر أن الكتاب يصدق بعضه بعضا وأنه لا اختلاف
فيه فقال سبحانه ولو كان من عند غير الله لوجدوا
فيه اختلافا كثيرا وإن القرآن ظاهره أنيق وباطنه
عميق لا تفنى عجائبه ولا تنقضي غرائبه ولا تكشف
الظلمات إلا به

ومن كلام له عليه السلم

قاله للأشعث بن قيس وهو عليه السلم على منبر الكوفة
يخطب فمضى في بعض كلامه شيء اعترضه الأشعث فقال
يا أمير المؤمنين هذه عليك لا لك فخفض إليه بصره ثم قال له

وما يدريك ما علي مما لي عليك لعنة الله ولعنة
اللاعنين حائك ابن حائك منافق ابن كافر والله
لقد أسرك الكفر مرة والإسلام أخرى فما فداك
من واحدة منهما مالك ولا حسبك وإن امرأ دل على قومه
السيف وساق إليهم الحتف لحري أن يمقته الأقرب
ولا يأمنه الأبعد قال السيد رضي الله عنه يريد
عليه السلم أنه أسر في الكفر مرة وفي الإسلام مرة
وأما قوله دل على قومه السيف فأراد به عليه السلم
حديثا كان للأشعث مع خالد بن الوليد باليمامة غر فيه قومه
ومكر بهم حتى أوقع خالد بهم وكان قومه بعد ذلك
يسمونه عرف النار وهو اسم للغادر عندهم

ومن خطبة له عليه السلم

فإنكم لو عاينتم ما قد عاين من مات منكم لجزعتم و
وهلتم وسمعتم وأطعتم ولكن محجوب عنكم ما قد عاينوا
وقريب ما يطرح الحجاب ولقد بصرتم إن أبصرتم و
أسمعتم إن سمعتم وهديتم إن اهتديتم بحق أقول لكم
لقد جاهرتكم العبر وزجرتم بما فيه مزدجر وما يبلغ

عن الله سبحانه لعذر رسل السماء الا البشر ه ومن

خطبة له عليه السلم ه

فان الغاية امامكم وان وراءكم الساعة تحدوكم
تخففوا تلحقوا فانما ينتظر باولكم اخركم ه قال
السيد رضي الله عنه ان هذا الكلام لو وزن بعد كلام الله
سبحانه وتعالى وكلام رسول الله صلى الله عليه واله
بكل كلام لمال به راجحا وبرز عليه سابقا فاما قوله
عليه السلم تخففوا تلحقوا فما سمع كلام اقل منه مسموعا
ولا اكثر محصولا وما ابعد غورها من كلمة وانقع
نطفتها من حكمة وقد نبهنا في كتاب الخصائص على عظم
قدرها وشرف جوهرها ه ومن خطبة

له عليه السلم

الا وان الشيطان
قد ذمر حزبه واستجلب جلبه ليعود الى اوطانه
ويرجع الباطل في نصابه والله ما انكروا على منكرا
ولا جعلوا بيني وبينهم نصفا وانهم ليطلبون حقا
تركوه ودما هم سفكوه فلئن كنت شريكهم فيه فان
لهم لنصيبهم منه ولئن كانوا ولوه دوني فما التبعة
الا عندهم وان اعظم حجتهم لعلى انفسهم يرتضعون
اما قد فطمت ويحيون بدعة قد اميتت يا خيبة الداعي
من دعا والى ما اجيب واني لراض بحجة الله عليهم و
علمه فيهم فان ابوا اعطيتهم حد السيف وكفى به
شافيا من الباطل وناصرا للحق ومن العجب بعثهم الي
ان ابرز للطعان وان اصبر للجلاد هبلتهم الهبول
لقد كنت وما اهدد بالحرب ولا ارهب بالضرب
واني على يقين من ربي وغير شبهة من ديني ه

وانقع نطفتها · الجوهر · من حبه · يرتضعون اما قد فطمت · والى ما اجيب · الهبول · ارهب

ومن خطبة له عليه السلام

أما بعد فإن الأمر ينزل من السماء إلى الأرض كقطر المطر
إلى كل نفس بما قسم لها من زيادة أو نقصان فإذا رأى أحدكم
لأخيه غفيرة في أهل أو مال أو نفس فلا تكونن له فتنة
فإن المرء المسلم ما لم يغش دناءة تظهر فيخشع لها إذا ذكرت
ويغرى بها لئام الناس كان كالفالج الياسر الذي ينتظر أول
فوزة من قداحه توجب له المغنم ويرفع عنه بها المغرم
وكذلك المرء المسلم البريء من الخيانة ينتظر إحدى
الحسنيين إما داعي الله فما عند الله خير له وإما رزق الله
فإذا هو ذو أهل ومال ومعه دينه وحسبه إن المال و
البنين حرث الدنيا والعمل الصالح حرث الآخرة وقد
يجمعهما الله لأقوام فاحذروا من الله ما حذركم
من نفسه واخشوه خشية ليست بتعذير واعملوا
في غير رياء ولا سمعة فإنه من يعمل لغير الله يكله
الله إلى من عمل له نسأل الله منازل الشهداء ومعايشة
السعداء ومرافقة الأنبياء أيها الناس إنه لا يستغني
الرجل وإن كان ذا مال عن عشيرته ودفاعهم عنه
بأيديهم وألسنتهم وهم أعظم الناس حيطة من
ورائه وألمهم لشعثه وأعطفهم عليه عند نازلة
إن نزلت به ولسان الصدق يجعله الله للمرء في الناس
خير له من المال يورثه غيره ومنها
ألا لا يعدلن أحدكم عن القرابة يرى بها الخصاصة
أن يسدها بالذي لا يزيده إن أمسكه ولا ينقصه
إن أهلكه ومن يقبض يده عن عشيرته فإنما تقبض
منه عنهم يد واحدة وتقبض منهم عنه أيد كثيرة

ومن يلن حاشيته يستدم من قومه المودة ۝ وما أحسن المعنى الذي أراده عليه السلام بقوله ومن يقبض يده عن عشيرته إلى تمام الكلام قال السيد ما أحسن هذا المعنى فإن الممسك خيره عن عشيرته إنما يمسك نفع يد واحدة فإذا احتاج إلى نصرتهم واضطر إلى مرافدتهم قعدوا عن نصره وتثاقلوا عن صوته فمنع ترافد الأيدي الكثيرة وتناهض الأقدام الجمة

ومن خطبة له عليه السلام

ولعمري ما علي من قتال من خالف الحق وخابط الغي من ادهان ولا إيهان فاتقوا الله عباد الله وفروا إلى الله من الله وامضوا في الذي نهجه لكم وقوموا بما عصبه بكم فعلي ضامن لفلجكم آجلا إن لم تمنحوه عاجلا

ومن خطبة له عليه السلام

وقد تواترت عليه الأخبار باستيلاء أصحاب معوية على البلاد وقدم عليه عاملاه على اليمن وهما عبيد الله بن العباس وسعيد بن نمران لما غلب عليهما بسر بن أبي أرطاة فقام عليه السلام إلى المنبر ضجرا بتثاقل أصحابه عن الجهاد ومخالفتهم له في الرأي فقال عليه السلام ما هي إلا الكوفة أقبضها وأبسطها إن لم تكوني إلا أنت تهب أعاصيرك فقبحك الله وتمثل عليه السلام بقول الشاعر

لعمر أبيك الخير يا عمرو إنني على وضر من ذا الإناء قليل ۝

أنبئت بسرا قد اطلع اليمن وإني والله لأظن هؤلاء القوم سيدالون منكم باجتماعهم على باطلهم وتفرقكم عن حقكم وبمعصيتكم إمامكم في الحق وطاعتهم إمامهم في الباطل وبأدائهم الأمانة إلى صاحبهم وخيانتكم وبصلاحهم في بلادهم وفسادكم فلو ائتمنت أحدكم على قعب لخشيت أن يذهب بعلاقته اللهم إني قد مللتهم وملوني وسئمتهم وسئموني فأبدلني بهم خيرا منهم وأبدلهم بي شرا مني

بلغت بالقراءة

اللهم مث قلوبهم كما يماث الملح في الماء اما والله لوددت
ان لي بكم الف فارس من بني فراس بن غنم

هنالك لو دعوت اتاك منهم فوارس مثل ارمية الحميم

ثم نزل عليه السلام من المنبر قال السيد رضي الله عنه الارمية جمع
رمي وهو السحاب والحميم ههنا وقت الصيف وانما خص الشاعر
سحاب الصيف بالذكر لانه اشد جفولا واسرع خفوفا لانه لا ماء
فيه وانما يكون السحاب ثقيل السير لامتلائه بالماء وذلك لا يكون
في الاكثر الا في زمان الشتاء وانما اراد الشاعر وصفهم بالسرعة
اذا دعوا والاغاثة اذا استغيثوا والدليل على هذا قوله هنالك لو
دعوت اتاك منهم

ومن خطبة له عليه السلام

ان الله سبحانه بعث محمدا صلى الله عليه وآله
نذيرا للعالمين وامينا على التنزيل وانتم معشر العرب على شر
دين وفي شر دار منيخون بين حجارة خشن وحيات صم
تشربون الكدر وتاكلون الجشب وتسفكون دماءكم
وتقطعون ارحامكم الاصنام فيكم منصوبة والآ
ثام بكم معصوبة منها فنظرت فاذا ليس
لي معين الا اهل بيتي فضننت بهم عن الموت واغضيت
على القذى وشربت على الشجى وصبرت على اخذ
الكظم وعلى امر من طعم العلقم ومنها
ولم يبايع حتى شرط ان يؤتيه على البيعة ثمنا فلا
ظفرت يد المبايع وخزيت امانة المبتاع فخذوا للحرب
اهبتها واعدوا لها عدتها فقد شب لظاها وعلا
سناها

ومن خطبة له عليه السلام

اما بعد فان الجهاد باب من ابواب الجنة
فتحه الله لخاصة اوليائه وهو لباس التقوى ودرع
الله الحصينة وجنته الوثيقة فمن تركه البسه الله
ثوب الذل وشمله البلاء وديث بالصغار والقماءة

وضرب على قلبه بالإسهاب وأديل الحق منه بتضييع
الجهاد وسيم الخسف ومنع النصف ألا وإني قد دعوتكم
إلى قتال هؤلاء القوم ليلا ونهارا وسرا وإعلانا وقلت
لكم اغزوهم قبل أن يغزوكم فوالله ما غزي قوم
قط في عقر دارهم إلا ذلوا فتواكلتم وتخاذلتم حتى
شنت عليكم الغارات وملكت عليكم الأوطان هذا
أخو غامد قد وردت خيله الأنبار وقد قتل حسان بن
حسان البكري وأزال خيلكم عن مسالحها ولقد بلغني أن
الرجل منهم كان يدخل على المرأة المسلمة والأخرى
المعاهدة فينتزع حجلها وقلبها وقلائدها ورعاثها ما
تمتنع منه إلا بالاسترجاع والاسترحام ثم انصرفوا
وافرين ما نال رجلا منهم كلم ولا أريق لهم دم فلو أن
امرأ مسلما مات من بعد هذا أسفا ما كان به ملوما بل
كان به عندي جديرا فيا عجبا عجبا والله يميت القلب
ويجلب الهم من اجتماع هؤلاء على باطلهم وتفرقكم
عن حقكم فقبحا لكم وترحا حين صرتم غرضا يرمى يغار
عليكم ولا تغيرون وتغزون ولا تغزون ويعصى الله
وترضون فإذا أمرتكم بالسير إليهم في أيام الحر
قلتم هذه حمارة القيظ أمهلنا يسبخ عنا الحر
وإذا أمرتكم بالسير إليهم في الشتاء قلتم هذه صبارة
القر أمهلنا ينسلخ عنا البرد كل هذا فرارا من الحر
والقر فإذا كنتم من الحر والقر تفرون فأنتم والله
من السيف أفر يا أشباه الرجال ولا رجال حلوم
الأطفال وعقول ربات الحجال لوددت أني لم أركم
ولم أعرفكم معرفة والله جرت ندما وأعقبت

ذماً قاتلكم الله لقد ملأتم قلبي قيحاً وشحنتم صدري غيظاً
وجرعتموني نغب التهمام أنفاساً وأفسدتم علي رأيي
بالعصيان والخذلان حتى قالت قريش إن ابن أبي طالب رجل شجاع
ولكن لا علم له بالحرب لله أبوهم وهل أحد منهم أشد
لها مراساً وأقدم فيها مقاماً مني لقد نهضت فيها وما
بلغت العشرين وها أنا ذا قد ذرفت على الستين ولكن لا
رأي لمن لا يطاع ۞ ومن خطبة له
عليه السلام ۞ أما بعد فإن الدنيا قد أدبرت
وآذنت بوداع وإن الآخرة قد أقبلت وأشرفت باطلاع
ألا وإن اليوم المضمار وغداً السباق والسبقة الجنة
والغاية النار أفلا تائب من خطيئته قبل منيته ألا
عامل لنفسه قبل يوم بؤسه ألا وإنكم في أيام أمل
من ورائه أجل فمن عمل في أيام أمله قبل حضور أجله
نفعه عمله ولم يضرره أجله ومن قصر في أيام
أمله قبل حضور أجله خسر عمله وضره أجله
ألا فاعملوا في الرغبة كما تعملون في الرهبة ألا
وإني لم أر كالجنة نام طالبها ولا كالنار نام هاربها
ألا وإنه من لا ينفعه الحق يضرره الباطل ومن لا يستقم
به الهدى يجر به الضلال إلى الردى ألا وإنكم قد أمرتم
بالظعن ودللتم على الزاد وإن أخوف ما أخاف
عليكم اتباع الهوى وطول الأمل تزودوا في الدنيا
ما تحرزون به أنفسكم غداً ۞
قال السيد رضي الله عنه لو كان كلام يأخذ بالأعناق
إلى الزهد في الدنيا ويضطر إلى عمل الآخرة لكان هذا
الكلام وكفى به قاطعاً لعلائق الآمال وقادحاً زناد
الاتعاظ والازدجار ومن أعجبه قوله عليه السلم

ألا وان

ألا وإن اليوم المضمار وغداً السباق والسبقة الجنة والغاية
النار فإن فيه مع فخامة اللفظ وعظم قدر المعنى وصادق
التمثيل وواقع التشبيه سراً عجيباً ومعنى لطيفاً وهو قوله
عليه السلام والسبقة الجنة والغاية النار فخالف بين اللفظين
لاختلاف المعنيين ولم يقل والسبقة النار كما قال عليه السلام والسبقة
الجنة لأن الاستباق إنما يكون إلى أمر محبوب وغرض مطلوب و
هذه صفة الجنة وليس هذا المعنى موجوداً في النار نعوذ بالله منها
فلم يجز أن يقول والسبقة النار بل قال والغاية النار لأن الغاية قد
ينتهي إليها من لا يسره الانتهاء إليها ومن يسره ذلك فصلح أن يعبر
بها عن الأمرين معاً فهي في هذا الموضع كالمصير والمآل قال
الله قل تمتعوا فإن مصيركم إلى النار ولا يجوز في هذا الموضع أن يقال
فإن سبقتكم إلى النار فتأمل ذلك فباطنه عجيب وغوره بعيد وكذلك
أكثر كلامه وقد جاء في رواية أخرى والسبقة الجنة بضم السين
والسبقة اسم عندهم لما يجعل للسابق إذا سبق من مال أو عرض و
المعنيان متقاربان لأن ذلك لا يكون جزاء على فعل الأمر المذموم
وإنما يكون جزاء على فعل الأمر المحمود

ومن خطبة له عليه السلام

أيها الناس المجتمعة أبدانهم المختلفة أهواؤهم كلامكم
يوهي الصم الصلاب وفعلكم يطمع فيكم الأعداء
تقولون في المجالس كيت وكيت فإذا جاء القتال قلتم
حيدي حياد ما عزت دعوة من دعاكم ولا استراح
قلب من قاساكم أعاليل بأضاليل دفاع ذي الدين المطول
لا يمنع الضيم الذليل ولا يدرك الحق إلا بالجد أي
دار بعد داركم تمنعون ومع أي إمام بعدي تقاتلون
المغرور والله من غررتموه والذليل والله من نصرتموه
ومن فاز بكم فاز بالسهم الأخيب ومن رمى بكم فقد
رمى بأفوق ناصل أصبحت والله لا أصدق قولكم
ولا أطمع في نصركم ولا أوعد العدو بكم ما بالكم
ما دواؤكم ما طبكم القوم رجال أمثالكم أقولاً بغير
علم وغفلة من غير ورع وطمعاً في غير حق

ومن كلام له عليه السلام

في معنى قتل عثمان لو أمرت به لكنت قاتلاً

أو نهيت عنه لكنت ناصرا غير أن من نصره لا يستطيع
أن يقول خذله من أنا خير منه ومن خذله لا يستطيع
أن يقول نصره من هو خير مني وأنا جامع لكم أمره
استأثر فأساء الأثرة وجزعتم فأسأتم الجزع ولله
حكم واقع في المستأثر والجازع

ومن كلام له عليه السلام

قاله لعبد الله بن العباس رضي الله عنه
لما أنفذه إلى الزبير يستفيئه إلى طاعته قبل حرب الجمل
لا تلقين طلحة فإنك إن تلقه تجده كالثور عاقصا
قرنه يركب الصعب ويقول هو الذلول ولكن الق
الزبير فإنه ألين عريكة فقل له يقول لك ابن خالك
عرفتني بالحجاز وأنكرتني بالعراق فما عدا مما بدا
قال السيد عليه السلام وهو أول من سمعت منه هذه الكلمة أعني فما عدا مما بدا

ومن خطبة له عليه السلام

أيها الناس إنا قد أصبحنا في دهر عنود وزمن شديد
يعد فيه المحسن مسيئا ويزداد الظالم فيه عتوا
لا ننتفع بما علمنا ولا نسأل عما جهلنا ولا نتخوف
قارعة حتى تحل بنا فالناس على أربعة أصناف منهم
من لا يمنعه الفساد في الأرض إلا مهانة نفسه و
كلالة حده ونضيض وفره ومنهم المصلت لسيفه و
المعلن بشره والمجلب بخيله ورجله قد أشرط نفسه و
أوبق دينه لحطام ينتهزه أو مقنب يقوده أو منبر
يفرعه ولبئس المتجر أن ترى الدنيا لنفسك ثمنا
ومما لك عند الله عوضا ومنهم من يطلب الدنيا بعمل
الآخرة ولا يطلب الآخرة بعمل الدنيا قد طامن من شخصه
وقارب من خطوه وشمر من ثوبه وزخرف من نفسه

الامانة فاتخذ ستر الله ذريعة الى المعصية ومنهم من
اقعده عن طلب الملك ضؤولة نفسه وانقطاع سببه
فقصرته الحال على حاله فتحلى باسم القناعة وتزين بلباس
اهل الزهادة وليس من ذلك في مراح ولا مغدى وبقي
رجال غض ابصارهم ذكر المرجع واراق دموعهم خوف
المحشر فهم بين شريد ناد وخائف مقموع وساكت مكعوم
وداع مخلص وثكلان موجع قد اخملتهم التقية و
شملتهم الذلة فهم في بحر اجاج افواههم ضامزة
وقلوبهم قرحة قد وعظوا حتى ملوا وقهروا
حتى ذلوا وقتلوا حتى قلوا فلتكن الدنيا اصغر في
اعينكم من حثالة القرظ وقراضة الجلم واتعظوا
بمن كان قبلكم قبل ان يتعظ بكم من بعدكم
وارفضوها ذميمة فانها قد رفضت من كان اشغف
بها منكم قال السيد رضي الله
عنه هذه الخطبة ربما نسبها من لا علم له الى معوية
وهي من كلام امير المؤمنين الذي لا شك فيه واين
الذهب من الرغام والعذب من الاجاج وقد دل على
ذلك الدليل الخريت ونقده الناقد البصير عمرو بن
بحر الجاحظ فانه ذكر هذه الخطبة في كتاب البيان و
التبيين وذكر من نسبها الى معوية ثم قال هي بكلام
علي اشبه وبمذهبه في تصنيف الناس وفي الاخبار عما
هم عليه من القهر والاذلال ومن التقية والخوف اليق
قال ومتى وجدنا معوية في حال من الاحوال يسلك في كلامه
مسلك الزهاد ومذاهب العباد

ومن خطبة له عليه السلم عند خروجه لقتال اهل البصرة

قال عبد الله بن العباس دخلت على امير المؤمنين
بذي قار وهو يخصف نعله فقال لي ما قيمة هذه النعل فقلت
لا قيمة لها فقال والله لهي احب الي من امرتكم الا ان اقيم حقا
او ادفع باطلا ثم خرج فخطب الناس فقال عليه السلم خطبكم

ان الله سبحانه بعث محمدا صلى الله عليه واله وليس احد
من العرب يقرا كتابا ولا يدعي نبوة فساق الناس حتى
بواهم محلتهم وبلغهم منجاتهم فاستقامت قناتهم
واطمانت صفاتهم اما والله ان كنت لفي ساقتها حتى
تولت بحذافيرها ما عجزت ولا جبنت وان مسيري
هذا لمثلها فلانقبن الباطل حتى يخرج الحق من جنبه
ما لي ولقريش والله لقد قاتلتهم كافرين ولاقاتلنهم
مفتونين واني لصاحبهم بالامس كما انا صاحبهم
اليوم والله ما تنقم منا قريش الا ان الله سبحانه
اختارنا عليهم فادخلناهم في حيزنا فكانوا كما قال الاول

ومن خطبة له عليه السلام في استنفار الناس الى اهل الشام

اف لكم لقد سئمت عتابكم ارضيتم بالحيوة الدنيا
من الاخرة عوضا وبالذل من العز خلفا اذا دعوتكم
الى جهاد عدوكم دارت اعينكم كانكم من الموت
في غمرة ومن الذهول في سكرة يرتج عليكم حواري
فتعمهون وكان قلوبكم مالوسة فانتم لا تعقلون
ما انتم لي بثقة سجيس الليالي ما انتم بركن يمال بكم
ولا زوافر عز يفتقر اليكم ما انتم الا كابل ضل رعاتها
فكلما جمعت من جانب انتشرت من اخر لبئس لعمر
الله سعر نار الحرب انتم تكادون ولا تكيدون
وتنتقص اطرافكم ولا تمتعضون لا ينام عنكم وانتم
في غفلة ساهون غلب والله المتخاذلون وايم الله
اني لاظن بكم ان لو حمس الوغى واستحر الموت
قد انفرجتم عن ابن ابي طالب انفراج الراس والله

ان امرا

ان امرأ يمكن عدوه من نفسه يعرق لحمه ويهشم عظمه
ويفري جلده لعظيم عجزه ضعيف ما ضمت عليه
جوانح صدره انت فكن ذاك ان شئت فاما انا فوالله
دون ان اعطي ذاك ضرب بالمشرفية تطير منه
فراش الهام وتطيح السواعد والاقدام ويفعل الله
بعد ذلك ما يشاء ۝ ايها الناس ان لي عليكم حقا ولكم
علي حق فاما حقكم فالنصيحة لكم وتوفير فيئكم
عليكم وتعليمكم كيلا تجهلوا وتاديبكم
كيما تعلموا واما حقي عليكم فالوفاء بالبيعة
والنصيحة في المشهد والمغيب والاجابة حين
ادعوكم والطاعة حين امركم ۝ ومن

خطبة له عليه السلام بعد التحكيم

الحمد لله وان اتى الدهر بالخطب الفادح والحدث
الجليل واشهد ان لا اله الا الله ليس معه اله غيره
وان محمدا عبده ورسوله صلى الله عليه وآله ۝ اما بعد
فان معصية الناصح الشفيق العالم المجرب تورث
الحسرة وتعقب الندامة وقد كنت امرتكم في هذه
الحكومة امري ونخلت لكم مخزون رأيي لو كان
يطاع لقصير امر فابيتم علي اباء المخالفين
الجفاة والمنابذين العصاة حتى ارتاب الناصح بنصحه
وضن الزند بقدحه فكنت انا واياكم كما قال اخو هوازن
امرتكم امري بمنعرج اللوى فلم تستبينوا النصح الا ضحى الغد ۝

ومن خطبة له عليه السلام في تخويف اهل النهر ۝

فانا نذير لكم ان تصبحوا صرعى باثناء هذا النهر وباهضام
هذا الغائط على غير بينة من ربكم ولا سلطان مبين ۝

معكم قد طوحت بكم الدار واحتبلكم المقدار وقد كنت نهيتكم عن هذه الحكومة فابيتم علي اباء المخالفين المنابذين حتى صرفت رايي الى هواكم وانتم معاشر اخفاء الهام سفهاء الاحلام ولم ات لا ابا لكم بجرا ولا اردت بكم ضرا

ومن كلام له عليه السلام يجري مجرى الخطبة

فقمت بالامر حين فشلوا وتطلعت حين تقبعوا ومضيت بنور الله حين وقفوا وكنت اخفضهم صوتا واعلاهم فوتا فطرت بعنانها واستبددت برهانها كالجبل لا تحركه القواصف ولا تزيله العواصف لم يكن لاحد في مهمز ولا لقائل في مغمز الذليل عندي عزيز حتى اخذ الحق له والقوي عندي ضعيف حتى اخذ الحق منه رضينا عن الله قضاه وسلمنا لله امره اتراني اكذب على رسول الله صلى الله عليه واله والله لانا اول من صدقه فلا اكون اول من كذب عليه فنظرت في امري فاذا طاعتي قد سبقت بيعتي واذا الميثاق في عنقي لغيري

ومن خطبة له عليه السلام

وانما سميت الشبهة شبهة لانها تشبه الحق فاما اولياء الله فضياؤهم فيها اليقين ودليلهم سمت الهدى واما اعداء الله فدعاؤهم الضلال ودليلهم العمى فما ينجو من الموت من خافه ولا يعطى البقاء من احبه

ومن خطبة له عليه السلام

منيت بمن لا يطيع اذا امرت ولا يجيب اذا دعوت لا ابا لكم ما تنتظرون بنصركم ربكم اما دين يجمعكم

وَلا حمية تحمشكم اقوم فيكم مستصرخاً واناديكم
متغوثاً فلا تسمعون لي قولاً ولا تطيعون لي امراً حتى
تكشف الامور عن عواقب المساءة فما يدرك بكم ثار
ولا يبلغ بكم مرام دعوتكم الى نصر اخوانكم فجرجرتم
جرجرة الجمل الاسر وتثاقلتم تثاقل النضو الادبر
ثم خرج الي منكم جنيد متذائب ضعيف كانما
يساقون الى الموت وهم ينظرون ۞ قال
السيد رضي الله عنه متذائب اي مضطرب من قولهم
تذائبت الريح اي اضطرب هبوبها ومنه سمي الذئب
لاضطراب مشيته ۞ ومن كلام
له عليه السلام في معنى الخوارج
لما سمع قولهم لا حكم الا لله قال عليه السلام
كلمة حق يراد بها باطل نعم انه لا حكم الا لله و
لكن هؤلاء يقولون لا امرة فانه لا بد للناس من امير بر
او فاجر يعمل في امرته المؤمن ويستمتع فيها الكافر
ويبلغ الله فيها الاجل ويجمع به الفيء ويقاتل به العدو
وتامن به السبل ويؤخذ به للضعيف من القوي حتى
يستريح بر ويستراح من فاجر ۞ وفي رواية اخرى انه عليه السلام
لما سمع تحكيمهم قال عليه السلام حكم الله انتظر
فيكم وقال اما الامرة البرة فيعمل فيها التقي واما الامرة
الفاجرة فيتمتع فيها الشقي الى ان تنقطع مدته وتدركه
منيته ومن خطبة له عليه السلام
ان الوفاء توام الصدق ولا اعلم جنة اوقى منه
وما يغدر من علم كيف المرجع ولقد اصبحنا في زمان
اتخذ اكثر اهله الغدر كيسا ونسبهم اهل الجهل فيه

الى حسن الحيلة ما لهم قاتلهم الله قد يرى الحول القلب
وجه الحيلة ودونه مانع من امر الله ونهيه فيدعها
رأي العين بعد القدرة عليها وينتهز فرصتها من لا
حريجة له في الدين

ومن خطبة له عليه السلام

ايها الناس ان اخوف ما اخاف عليكم اثنان اتباع الهوى
وطول الامل فاما اتباع الهوى فيصد عن الحق واما
طول الامل فينسي الآخرة الا وان الدنيا قد ولت حذاء
فلم يبق منها الا صبابة كصبابة الاناء اصطبها
صابها الا وان الآخرة قد اقبلت ولكل منهما بنون
فكونوا من ابناء الآخرة ولا تكونوا من ابناء الدنيا
فان كل ولد سيلحق بامه يوم القيامة وان اليوم
عمل ولا حساب وغدا حساب ولا عمل الحذاء
السريعة ومن الناس من يرويه جذاء اي قد انقطع
درها وخيرها

ومن كلام له عليه السلام

وقد اشار عليه اصحابه بالاستعداد لحرب اهل الشام بعد ارساله
عليه السلام جرير بن عبد الله البجلي الى معوية ٥

ان استعدادي لحرب اهل الشام وجرير عندهم
اغلاق للشام وصرف لاهله عن خير ان ارادوه
ولكن قد وقت لجرير وقتا لا يقيم بعده الا مخدوعا
او عاصيا والرأي مع الاناة فارودوا ولا
اكره لكم الاعداد ولقد ضربت انف هذا الامر
وعينه وقلبت ظهره وبطنه فلم ار لي الا القتال
او الكفر انه قد كان على الامة وال احدث احداثا
واوجد الناس مقالا فقالوا ثم نقموا فغيروا ٥

ومن كلام له عليه السلام ٥

لما هرب مصقلة بن هبيرة الشيباني الى معوية وكان قد ابتاع
سبي بني ناجية من عامل امير المؤمنين عليه السلام واعتقهم
فلما طالبه بالمال خاس به وهرب الى الشام الى معوية

قبح الله مصقلة فعل فعل السادة وفر فرار العبيد
فما انطق مادحه حتى اسكته ولا صدق واصفه حتى
بكته ولو اقام لاخذنا ميسوره وانتظرنا بماله وفوره

ومن خطبة له عليه السلم

الحمد لله
غير مقنوط من رحمته ولا مخلو من نعمته ولا مأيوس
من مغفرته ولا مستنكف عن عبادته الذي لا تبرح منه
رحمة ولا تفقد له نعمة والدنيا دار مني لها الفناء ولاهلها
منها الجلاء وهي حلوة خضرة وقد عجلت للطالب والتبست
بقلب الناظر فارتحلوا عنها باحسن ما بحضرتكم من الزاد ولا
تسالوا فيها فوق الكفاف ولا تطلبوا منها اكثر من البلاغ

ومن كلام له عليه السلم عند عزمه على المسير الى الشام

اللهم اني اعوذ بك من وعثاء السفر وكابة المنقلب
وسوء المنظر في النفس والاهل والمال والولد اللهم انت
الصاحب في السفر وانت الخليفة في الاهل ولا يجمعهما
غيرك لان المستخلف لا يكون مستصحبا والمستصحب
لا يكون مستخلفا قال السيد ابتداء هذا الكلام
مروي عن رسول الله صلى الله عليه واله وقد قفاه امير
المومنين عليه السلم بابلغ كلام وتممه باحسن تمام من قوله
لا يجمعهما غيرك الى آخر الفصل

ومن كلام له عليه السلم في ذكر الكوفة

كاني بك يا كوفة تمدين مد الاديم العكاظي تعركين
بالنوازل وتركبين بالزلازل واني لاعلم انه ما اراد بك
جبار سوءا الا ابتلاه الله بشاغل ورماه بقاتل

ومن خطبة له عليه السلم عند المسير الى الشام

الحمد لله كلما وقب ليل وغسق والحمد لله كلما لاح

بهم وحقق والحمد لله غير مفقود الانعام ولا مكافا
الافضال اما بعد فقد بعثت مقدمتي وامرتهم بلزوم
هذا الملطاط حتى ياتيهم امري وقد رايت ان اقطع
هذه النطفة الى شرذمة منكم موطنين اكناف دجلة
فانهضهم معكم الى عدوكم واجعلهم من امداد القوة لكم

قال السيد رضي الله عنه يعني بالملطاط السمت الذي امرهم
بلزومه وهو شاطئ الفرات ويقال ذلك ايضا لشاطئ البحر
واصله ما استوى من الارض ويعني بالنطفة ماء الفرات وهو
من غريب العبارات وعجيبها

ومن خطبة له عليه السلم

الحمد لله الذي بطن خفيات الامور ودلت عليه اعلام
الظهور وامتنع على عين البصير فلا عين من لم يره
تنكره ولا قلب من اثبته يبصره سبق في العلو فلا شي
اعلى منه وقرب في الدنو فلا شي اقرب منه فلا استعلاؤه
باعده عن شي من خلقه ولا قربه ساواهم في المكان به
لم يطلع العقول على تحديد صفته ولم يحجبها عن واجب
معرفته فهو الذي تشهد له اعلام الوجود على اقرار
قلب ذي الجحود تعالى الله عما يقول المشبهون به و
الجاحدون له علوا كبيرا

ومن خطبة له عليه السلم

انما بدء وقوع الفتن اهواء
تتبع واحكام تبتدع يخالف فيها كتاب الله ويتولى
عليها رجال رجالا على غير دين الله فلو ان الباطل
خلص من مزاج الحق لم يخف على المرتادين
ولو ان الحق خلص من لبس الباطل انقطعت عنه السن
المعاندين ولكن يؤخذ من هذا ضغث ومن هذا
ضغث فيمزجان فهنالك يستولي الشيطان على اوليائه

ونجوا الذين سبقت لهم من الله الحسنى ۞ ومن
كلام له عليه السلام ۞
لما غلب اصحاب معوية اصحابه على شريعة
الفرات بصفين ومنعوهم من الماء

قد استطعموكم القتال فاقروا على مذلة وتأخير
محلة او روّوا السيوف من الدماء ترووا من الماء فالموت
في حيوتكم مقهورين والحيوة في موتكم قاهرين الا و
ان معوية قاد لمة من الغواة وعمّس عليهم الخبر حتى
جعلوا نحورهم اغراض المنية ۞ ومن خطبة
له عليه السلام ۞
وقد تقدم مختارها برواية ونذكرها هاهنا برواية
اخرى لتغاير الروايتين ۞

الا وان الدنيا قد تصرّمت وآذنت بانقضاء وتنكّر
معروفها وادبرت حذّاء فهي تحفز بالفناء سكانها
وتحدو بالموت جيرانها وقد امرّ منها ما كان حلوا
وكدر منها ما كان صفوا فلم يبق منها الا سملة كسملة
الاداوة وجرعة كجرعة المقلة لو تمززها الصديان
لم ينقع فازمعوا عباد الله الرحيل عن هذه الدار المقدور
على اهلها الزوال ولا يغلبنكم فيها الامل ولا يطولن
عليكم الامد فوالله لو حننتم حنين الوله العجال ود
عوتم بهديل الحمام وجأرتم جؤار متبتلي الرهبان و
خرجتم الى الله من الاموال والاولاد التماس القربة اليه
في ارتفاع درجة عنده او غفران سيئة احصتها كتبه
وحفظها رسله لكان قليلا فيما ارجو لكم من ثوابه
واخاف عليكم من عقابه وتالله لو انماثت قلوبكم
انمياثا وسالت عيونكم من رغبة اليه او رهبة منه
دما ثم عمّرتم في الدنيا ما الدنيا باقية ما جزت اعمالكم

ولولم تَمْعُوا شيئاً من جهلكم النعمة عليكم لعظام وهلاه
إياكم للايمان هوما فيه فى ذكر يوم النحر و
صفة الاضحية ومن تمام الاضحية
استشراف اذنها وسلامة عينها فاذا سلمت
الاذن والعين سلمت الاضحية وتمت ولو كانت
عضباء القرن تجر رجلها الى المنسك قال السيد المنسك
ومن كلام له عليه السلام
فتداكوا على تداك الابل الهيم يوم ورودها قد
ارسلها راعيها وخلعت مثانيها حتى ظننتهم قاتلى
او بعضهم قاتل بعض لدى وقد قلبت هذا الامر بطنه
وظهره حتى منعنى النوم فما وجدتنى يسعنى الا قتالهم
او الجحود بما جاء به محمد صلى الله عليه واله فكانت
معالجة القتال اهون على من معالجة العقاب و
موتات الدنيا اهون على من موتات الاخرة
ومن كلام له عليه السلام
وقد استبطأ اصحابه اذنه لهم فى القتال بصفين
اما قولكم اكل ذلك كراهية الموت فوالله ما ابالى
دخلت الى الموت او خرج الموت الى واما قولكم
شكا فى اهل الشام فوالله ما دفعت الحرب يوما
الا وانا اطمع ان تلحق بى طائفة فتهتدى بى وتعشو
الى ضوئى احب الى من ان اقتلها على ضلالها وان كانت
تبوء باثامها ومن كلام له عليه السلام
لاصحابه ولقد كنا مع رسول الله صلى الله عليه
واله نقتل اباءنا وابناءنا واخواننا واعمامنا ما
يزيدنا ذلك الا ايمانا وتسليما ومضيا على اللقم

وصبراً على مضض الألم وجداً على جهاد العدو ولقد كان الرجل منا والآخر من عدونا يتصاولان تصاول الفحلين يتخالسان أنفسهما أيهما يسقي صاحبه كأس المنون فمرة لنا من عدونا ومرة لعدونا منا فلما رأى الله صدقنا أنزل بعدونا الكبت وأنزل علينا النصر حتى استقر الإسلام ملقياً جرانه ومتبوئاً أوطانه ولعمري لو كنا نأتي ما أتيتم ما قام للدين عمود ولا اخضر للإيمان عود وايم الله لتحتلبنها دماً ولتتبعنها ندماً

ومن كلام له لأصحابه أيضاً

أما إنه سيظهر عليكم بعدي رجل رحب البلعوم مندحق البطن يأكل ما يجد ويطلب ما لا يجد فاقتلوه ولن تقتلوه ألا وإنه سيأمركم بسبي والبراءة مني فأما السب فسبوني فإنه لي زكاة ولكم نجاة وأما البراءة فلا تتبرؤوا مني فإني ولدت على الفطرة وسبقت إلى الإيمان والهجرة

ومن كلام له عليه السلام كلم به الخوارج لعنهم الله

أصابكم حاصب ولا بقي منكم آبر أبعد إيماني بالله وجهادي مع رسول الله صلى الله عليه وآله أشهد على نفسي بالكفر لقد ضللت إذاً وما أنا من المهتدين فأوبوا شر مآب وارجعوا على أثر الأعقاب أما إنكم ستلقون بعدي ذلاً شاملاً وسيفاً قاطعاً وأثرة يتخذها الظالمون فيكم سنة

قال السيد رضي الله عنه قوله عليه السلام ولا بقي منكم آبر يروى على ثلاثة أوجه أحدها أن يكون كما ذكرناه بالراء من قولهم رجل آبر للذي يأبر النخل أي يصلحه ويروى آثر يراد به الذي يأثر الحديث أي يحكيه ويرويه وهو أصح الوجوه عندي كأنه قال ولا بقي منكم مخبر ويروى آبز

بالزاي معجمة وهو الواثب والهالك ايضا يقال له آبز

ومن كلام له عليه السلام

لما عزم على حرب الخوارج وقيل له انهم قد عبروا جسر النهروان

مصارعهم دون النطفة والله لا يفلت منهم عشرة ولا يهلك منكم عشرة. يعني بالنطفة ماء النهر وهي افصح كناية عن الماء وان كان كثيرا جما وقد اشرنا الى ذلك فيما تقدم عند

ومن كلام له عليه السلام لما قتل الخوارج فقيل

له يا امير المؤمنين هلك القوم باجمعهم فقال عليه السلام

كلا والله انهم نطف في اصلاب الرجال وقرارات النساء كلما نجم منهم قرن قطع حتى يكون آخرهم لصوصا سلابين

وقال عليه السلام فيهم

لا تقتلوا الخوارج بعدي فليس من طلب الحق فاخطاه كمن طلب الباطل فادركه يعني بذلك معوية واصحابه

وقال عليه السلام لما خوف من الغيلة

وان علي من الله جنة حصينة فاذا جاء يومي انفرجت عني واسلمتني فحينئذ لا يطيش السهم ولا يبرأ الكلم

ومن خطبة له عليه السلام

الا ان الدنيا دار لا يسلم منها الا فيها ولا ينجى بشيء كان لها ابتلي الناس بها فتنة فما اخذوه منها لها اخرجوا منه وحوسبوا عليه وما اخذوه منها لغيرها قدموا عليه واقاموا فيه وانها عند ذوي العقول كفيء الظل بينا تراه سابغا حتى قلص وزائدا حتى نقص

ومن خطبة له عليه السلام

واتقوا الله عباد الله وبادروا آجالكم باعمالكم وابتاعوا ما يبقى لكم بما يزول عنكم وترحلوا فقد جد بكم واستعدوا للموت فقد اظلكم وكونوا قوما

صيح بهم فانتبهوا وعلموا ان الدنيا ليست لهم بدار
فاستبدلوا فان الله لم يخلقكم عبثا ولم يترككم سدى
وما بين احدكم وبين الجنة او النار الا الموت ان ينزل به
وان غاية تنقصها اللحظة وتهدمها الساعة لجديرة
بقصر المدة وان غائبا يحدوه الجديدان الليل والنهار
لحرى بسرعة الاوبة وان قادما يقدم بالفوز او الشقوة
لمستحق لافضل العدة فتزودوا في الدنيا من الدنيا ما
تحرزون به انفسكم غدا فاتقى عبد ربه نصح نفسه
قدم توبته غلب شهوته فان اجله مستور عنه وامله
خادع له والشيطان موكل به يزين له المعصية ليركبها
ويمنيه التوبة ليسوفها حتى تهجم منيته عليه اغفل
ما يكون عنها فيالها حسرة على كل ذي غفلة ان
يكون عمره عليه حجة وان تؤديه ايامه الى الشقوة
نسأل الله سبحانه ان يجعلنا واياكم ممن لا تبطره
نعمة ولا تقصر به عن طاعة ربه غاية ولا تحل به
بعد الموت ندامة ولا كآبة ٥ ٥ ٥ ٥ ٥ ٥

ومن خطبة له عليه السلام ٥

الحمد لله الذي لم تسبق له حال حالا فيكون اولا
قبل ان يكون آخرا ويكون ظاهرا قبل ان يكون
باطنا كل مسمى بالوحدة غيره قليل وكل عزيز
غيره ذليل وكل قوي غيره ضعيف وكل مالك
غيره مملوك وكل عالم غيره متعلم وكل
قادر غيره يقدر ويعجز وكل سميع غيره يصم
عن لطيف الاصوات ويصمه كبيرها ويذهب
عنه ما بعد منها وكل بصير غيره يعمى عن خفي الالوان

وألطف الأجسام وكل ظاهر غيره غير باطن
وكل باطن غيره غير ظاهر لم يخلق ما خلقه لتشديد
سلطان ولا تخوف من عواقب زمان ولا استعانة على ند
مثاور ولا شريك مكاثر ولا ضد منافر ولكن خلائق
مربوبون وعباد داخرون لم يحلل في الأشياء فيقال
هو كائن ولم ينأ عنها فيقال هو منها بائن لم يؤده
خلق ما ابتدأ ولا تدبير ما ذرأ ولا وقف به عجز
عما خلق ولا ولجت عليه شبهة فيما قضى وقدر بل قضاء
متقن وعلم محكم وأمر مبرم المأمول مع النقم
المرهوب مع النعم

ومن كلام له عليه السلام يقوله لأصحابه في بعض أيام صفين

معاشر المسلمين استشعروا الخشية وتجلببوا
السكينة وعضوا على النواجذ فإنه أنبى للسيوف
عن الهام وأكملوا اللأمة وقلقلوا السيوف في
أغمادها قبل سلها والحظوا الخزر واطعنوا الشزر
ونافحوا بالظبى وصلوا السيوف بالخطى واعلموا
أنكم بعين الله ومع ابن عم رسول الله فعاودوا
الكر واستحيوا من الفر فإنه عار في الأعقاب
ونار يوم الحساب وطيبوا عن أنفسكم نفسا وامشوا
إلى الموت مشيا سجحا وعليكم بهذا السواد الأعظم
والرواق المطنب فاضربوا ثبجه فإن الشيطان
كامن في كسره وقد قدم للوثبة يدا وأخر
للنكوص رجلا فصمدا صمدا حتى ينجلي لكم عمود
الحق وأنتم الأعلون والله معكم ولن يتركم أعمالكم

ومن كلام له عليه السلام في معنى الأنصار

قالوا لما انتهت الى امير المؤمنين عليه السلم انباء السقيفة بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه واله فقال عليه السلم ما قالت الانصار قالوا قالت منا امير ومنكم امير قال عليه السلم فهلا احتججتم عليهم بان رسول الله صلى الله عليه واله وصى بان يحسن الى محسنهم ويتجاوز عن مسيئهم قالوا وما في هذا من الحجة عليهم فقال عليه السلم لو كانت الامارة فيهم لم تكن الوصية بهم ثم قال عليه السلم فماذا قالت قريش قالوا احتجت بانها شجرة الرسول صلى الله عليه واله فقال عليه السلم احتجوا بالشجرة واضاعوا الثمرة

ومن كلام له عليه السلم لما قلد محمد بن ابي بكر مصر

فملكت عليه وقتل وقد اردت تولية مصر هاشم بن عتبة ولو وليته اياها لما خلى لهم العرصة ولا انتهزهم الفرصة بلا ذم لمحمد بن ابي بكر فلقد كان الي حبيبا وكان لي ربيبا

ومن كلام له عليه السلم في ذم اصحابه

كم اداريكم كما تدارى البكار العمدة والثياب المتداعية كلما حيصت من جانب تهتكت من اخر كلما اطل عليكم منسر من مناسر اهل الشام اغلق كل رجل منكم بابه وانجحر انجحار الضبة في جحرها والضبع في وجارها الذليل والله من نصرتموه ومن رمي بكم فقد رمي بافوق ناصل انكم والله لكثير في الباحات قليل تحت الرايات واني لعالم بما يصلحكم ويقيم اودكم ولكني والله

لا أرى إصلاحكم بإفساد نفسي أضرع الله خدودكم
وأتعس جدودكم لا تعرفون الحق كمعرفتكم الباطل
ولا تبطلون الباطل كإبطالكم الحق وقال
عليه السلم في سحرة اليوم الذي ضرب فيه
ملكتني عيني وأنا جالس فسنح لي رسول الله صلى الله عليه
وآله فقلت يا رسول الله ماذا لقيت من أمتك من الأود
واللدد فقال ادع عليهم فقلت أبدلني الله بهم
خيرا لي منهم وأبدلهم بي شرا لهم مني

ومن كلام له عليه السلم في ذم أهل العراق

أما بعد يا أهل العراق فإنما أنتم كالمرأة الحامل
حملت فلما أتمت أملصت ومات قيمها وطال تأيمها
وورثها أبعدها أما والله ما أتيتكم اختيارا ولكن جئت
إليكم سوقا ولقد بلغني أنكم تقولون يكذب قاتلكم الله
تعالى فعلى من أكذب أعلى الله فأنا أول من آمن به أم على
نبيه فأنا أول من صدقه كلا والله ولكنها لهجة
غبتم عنها ولم تكونوا من أهلها ويل أمه كيلا
بغير ثمن لو كان له وعاء ولتعلمن نبأه بعد حين

أملصت المرأة بولدها أي أسقطت

ومن خطبة له عليه السلم

علم فيها الناس الصلوة على النبي عليه السلم
اللهم داحي المدحوات وداعم المسموكات
وجابل القلوب على فطرتها شقيها وسعيدها
اجعل شرائف صلواتك ونوامي بركاتك على محمد
عبدك ورسولك الخاتم لما سبق والفاتح لما
انغلق والمعلن الحق بالحق والدافع جيشات
الأباطيل والدامغ صولات الأضاليل كما حمل

فاضطلع

فاضطلع قائما بامرك مستوفزا في مرضاتك
غير ناكل عن قدم ولا واه في عزم واعيا لوحيك
حافظا لعهدك ماضيا على نفاذ امرك حتى
اورى قبس القابس واضاء الطريق للخابط
وهديت به القلوب بعد خوضات الفتن و
الاثم بموضحات الاعلام ونيرات الاحكام
فهو امينك المأمون وخازن علمك المخزون
وشهيدك يوم الدين وبعيثك بالحق ورسولك
الى الخلق اللهم افسح له مفسحا في ظلك
واجزه مضاعفات الخير من فضلك اللهم
اعل على بناء البانين بناءه واكرم لديك منزله
واتمم له نوره واجزه من ابتعاثك له مقبول الشهادة
مرضي المقالة ذا منطق عدل وخطة فصل اللهم
اجمع بيننا وبينه في برد العيش وقرار النعمة ومنى
الشهوات واهواء اللذات ورخاء الدعة ومنتهى
الطمانينة وتحف الكرامة ومن كلام
له عليه السلام قاله لمروان بن الحكم بالبصرة
قالوا اخذ مروان بن الحكم اسيرا يوم الجمل
فاستشفع الحسن والحسين الى امير المومنين عليهم
السلم فكلماه فيه فخلى سبيله فقالا له يبايعك
يا امير المومنين فقال اولم يبايعني بعد قتل عثمان
لا حاجة لي في بيعته انها كف يهودية لو بايعني
بيده لغدر بسبته اما ان له امرة كلعقة الكلب
انفه وهو ابو الاكبش الاربعة وستلقى الامة
منه ومن ولده يوما احمر ومن كلام له عليه السلم

ومن كلام له عليه السلم في بيعة عثمن

لما عزموا على بيعة عثمان لقد علمتم
انى احق بها من غيرى ووالله لاسلمن ما سلمت
امور المسلمين ولم يكن فيها جور الا علي خاصة
التماسا لاجر ذلك وفضله وزهدا فيما تنافستموه
من زخرفه وزبرجه ومن كلام
له لما بلغه اتهام بني امية له
بالمشاركة في دم عثمان اولم ينه امية علمها
بي عن قرفي اوما وزع الجهال سابقتي عن تهمتي
ولما وعظهم الله به ابلغ من لساني انا حجيج
المارقين وخصيم المرتابين على كتاب الله تعرض
الامثال وبما في الصدور تجازى العباد

ومن خطبة له عليه السلم

رحم الله عبدا سمع حكما فوعى ودعي الى
رشاد فدنا واخذ بحجزة هاد فنجا راقب ربه
وخاف ذنبه قدم خالصا وعمل صالحا اكتسب مذخورا
واجتنب محذورا ورمى غرضا واحرز عوضا كابر
هواه وكذب مناه جعل الصبر مطية نجاته و
التقوى عدة وفاته ركب الطريقة الغراء ولزم
المحجة البيضاء اغتنم المهل وبادر الاجل وتزود
من العمل ومن كلام له عليه السلم

ان بنى امية ليفوقونني تراث محمد تفويقا و
الله لئن بقيت لهم لانفضنهم نفض اللحام
الوذام التربة ويروى التراب الوذمة و
هو على القلب قوله ليفوقونني اي يعطونني
من المال قليلا قليلا كفواق الناقة وهو الحلبة الواحدة

من لبنها

من لبسها والوذام جمع وذمة وهي الحزة من الكرش
أو الكبد تقع في التراب فتنفض

ومن كلمات كان عليه السلم يدعو بها اللهم اغفر لي
ما أنت أعلم به مني فإن عدت فعد لي بالمغفرة
اللهم اغفر لي ما وأيت من نفسي ولم تجد
له وفاء عندي اللهم اغفر لي ما تقربت
به إليك ثم خالفه قلبي اللهم اغفر
لي رمزات الألحاظ وسقطات الألفاظ
وسهوات الجنان وهفوات اللسان

ومن كلام له عليه السلم قاله
لبعض المنجمين لما عزم على المسير إلى الخوارج فقال له
يا أمير المؤمنين إن سرت في هذا الوقت خشيت أن لا تظفر
بمرادك من طريق علم النجوم فقال عليه السلم
أتزعم أنك تهدي إلى الساعة التي من سار فيها
صرف عنه السوء وتخوف الساعة التي من سار فيها
حاق به الضر فمن صدقك بهذا فقد كذب
القرآن واستغنى عن الاستعانة بالله في نيل
المحبوب ودفع المكروه وينبغي في قولك للعامل
بأمرك أن يوليك الحمد دون ربه لأنك بزعمك
أنت هديته إلى الساعة التي نال فيها النفع
وأمن الضر ثم أقبل عليه السلم على الناس
وقال أيها الناس إياكم وتعلم النجوم إلا ما
يهتدى به في بر أو بحر فإنها تدعو إلى الكهانة
المنجم كالكاهن والكاهن كالساحر و
الساحر كالكافر والكافر في النار سيروا على اسم الله

وَمِن كَلامٍ لَهُ عَلَيهِ السَّلام

بَعدَ فَراغِهِ مِن حَربِ الجَمَلِ فِي ذَمِّ النِّساءِ

مَعاشِرَ النّاسِ اِنَّ النِّساءَ نَواقِصُ الاِيمانِ نَواقِصُ
الحُظُوظِ نَواقِصُ العُقُولِ فَاَمّا نُقصانُ اِيمانِهِنَّ
فَقُعُودُهُنَّ عَنِ الصَّلوةِ وَالصِّيامِ فِي اَيّامِ حَيضِهِنَّ
وَاَمّا نُقصانُ عُقُولِهِنَّ فَشَهادَةُ امرَاَتَينِ مِنهُنَّ
كَشَهادَةِ الرَّجُلِ الواحِدِ وَاَمّا نُقصانُ
حُظُوظِهِنَّ فَمَوارِيثُهُنَّ عَلَى الاَنصافِ مِن مَوارِيثِ
الرِّجالِ فَاتَّقُوا شِرارَ النِّساءِ وَكُونُوا مِن
خِيارِهِنَّ عَلى حَذَرٍ وَلا تُطِيعُوهُنَّ فِي المَعرُوفِ
حَتّى لا يَطمَعنَ فِي المُنكَرِ وَمِن كَلامٍ
لَهُ عَلَيهِ السَّلامُ اَيُّهَا النّاسُ الزَّهادَةُ
قِصَرُ الاَمَلِ وَالشُّكرُ عِندَ النِّعَمِ وَالوَرَعُ عَنِ
المَحارِمِ فَاِن عَزَبَ ذلِكَ عَنكُم فَلا يَغلِبِ
الحَرامُ صَبرَكُم وَلا تَنسَوا عِندَ النِّعَمِ شُكرَكُم
فَقَد اَعذَرَ اللهُ اِلَيكُم بِحُجَجٍ مُسفِرَةٍ ظاهِرَةٍ
وَكُتُبٍ بارِزَةِ العُذرِ واضِحَةٍ وَمِن كَلامٍ
لَهُ عَ فِي صِفَةِ الدُّنيا ما اَصِفُ مِن دارٍ
اَوَّلُها عَناءٌ وَآخِرُها فَناءٌ فِي حَلالِها حِسابٌ
وَفِي حَرامِها عِقابٌ مَنِ استَغنى فِيها فُتِنَ وَمَنِ
افتَقَرَ فِيها حَزِنَ وَمَن ساعاها فاتَتهُ وَمَن
قَعَدَ عَنها واتَتهُ وَمَن اَبصَرَ بِها بَصَّرَتهُ وَ
مَن اَبصَرَ اِلَيها اَعمَتهُ قالَ السَّيِّدُ رَضِيَ
اللهُ عَنهُ وَاِذا تَاَمَّلَ المُتَاَمِّلُ قَولَهُ عَلَيهِ السَّلامُ وَمَن
اَبصَرَ بِها بَصَّرَتهُ وَجَدَ تَحتَهُ مِنَ المَعنَى العَجِيبِ وَالغَرَضِ

البَعِيدِ

البعد ما لا تبلغ غايته ولا يدرك غوره لا سيما اذا قرن اليه
قوله عليه السلم ومن ابصر اليها اعمته فانه يجد الفرق بين
ابصر بها وابصر اليها واضحا نيرا عجيبا باهرا

ومن خطبة له عجيبة تسمى الغراء

الحمد لله الذي علا بحوله ودنا بطوله مانح
كل غنيمة وفضل وكاشف كل عظيمة وازل
احمده على عواطف كرمه وسوابغ نعمه
واومن به اولا باديا واستهديه قريبا هاديا
واستعينه قاهرا قادرا واتوكل عليه
كافيا ناصرا واشهد ان لا اله الا الله وحده
لا شريك له واشهد ان محمدا صلى الله
عليه واله عبده ورسوله ارسله لانفاذ
امره وانهاء عذره وتقديم نذره اوصيكم
عباد الله بتقوى الله الذي ضرب لكم الامثال
ووقت لكم الآجال والبسكم الرياش وارفغ
لكم المعاش واحاط بكم الاحصاء وارصد
لكم الجزاء وآثركم بالنعم السوابغ والرفد
الروافغ وانذركم بالحجج البوالغ فاحصاكم
عددا ووظف لكم مددا في قرار خبرة
ودار عبرة انتم مختبرون فيها ومحاسبون
عليها فان الدنيا رنق مشربها ردغ مشرعها
يونق منظرها ويوبق مخبرها غرور حائل
وضوء آفل وظل زائل وسناد مائل حتى اذا انس
نافرها واطمان ناكرها قمصت بارجلها
وقنصت باحبلها واقصدت باسهمها واعلقت
المرء اوهاق المنية قائدة له الى ضنك

المضجع ووحشة المرجع ومعاينة المحل و
ثواب العمل وكذلك الخلف بعقب السلف
لا تقلع المنية اختراماً ولا يرعوي الباقون
اجتراماً يحتذون مثالاً ويمضون ارسالاً الى
غاية الانتهاء وصيور الفناء حتى اذا تصرمت
الامور وتقضت الدهور وازف النشور اخرجهم
من ضرائح القبور واوكار الطيور واوجرة
السباع ومطارح المهالك سراعاً الى امره
مهطعين الى معاده رعيلاً صموتاً قياماً
صفوفاً ينفذهم البصر ويسمعهم الداعي
عليهم لبوس الاستكانة وضرع الاستسلام
والذلة قد ضلت الحيل وانقطع الامل وهوت
الافئدة كاظمة وخشعت الاصوات مهينمة
والجم العرق وعظم الشفق وارعدت
الاسماع لزبرة الداعي الى فصل الخطاب و
مقايضة الجزاء ونكال العقاب ونوال
الثواب عباد مخلوقون اقتداراً ومربوبون
اقتساراً ومقبوضون احتضاراً ومضمنون
اجداثاً وكائنون رفاتاً ومبعوثون
افراداً ومدينون جزاءً ومميزون حساباً
قد امهلوا في طلب المخرج وهدوا سبيل
المنهج وعمروا امهل المستعتب وكشفت
عنهم سدف الريب وخلوا لمضمار
الجياد وروية الارتياد واناة المقتبس
المرتاد ومدة الاجل

ومضطرب المهل فيا لها امثالا صائبة ومواعظ
شافية لو صادفت قلوبا زاكية واسماعا واعية
وآراء عازمة والبابا حازمة فاتقوا الله تقية من سمع
فخشع واقترف فاعترف ووجل فعمل وحاذر
فبادر وايقن فاحسن وعبر فاعتبر وحذر
فازدجر واجاب فاناب وراجع فتاب واقتدى
فاحتذى واري فرأى فاسرع طالبا ونجا هاربا
فافاد ذخيرة واطاب سريرة وعمر معادا واستظهر
زادا ليوم رحيله ووجه سبيله وحال حاجته
وموطن فاقته وقدم امامه لدار مقامه ❁
فاتقوا الله عباد الله جهة ما خلقكم له واحذروا
منه كنه ما حذركم من نفسه واستحقوا
منه ما اعد لكم بالتنجز لصدق ميعاده والحذر
من هول معاده **منها** جعل لكم اسماعا
لتعي ما عناها وابصارا لتجلو عن عشاها واشلاء
جامعة لاعضائها ملائمة لاحنائها في تركيب
صورها ومدد عمرها بابدان قائمة بارفاقها و
قلوب رائدة لارزاقها في مجللات نعمه وموجبات
مننه وجوائز عافيته وحواجز بليته وقدر لكم
اعمارا سترها عنكم وخلف لكم عبرا من آثار
الماضين قبلكم من مستمتع خلاقهم ومستفسح
خناقهم ارهقتهم المنايا دون الآمال وشذبهم
عنها تخرم الآجال لم يمهدوا في سلامة الابدان ولم
يعتبروا في انف الاوان فهل ينتظر اهل بضاضة الشباب
الا حواني الهرم واهل غضارة الصحة الا نوازل

السقم واهل مدة البقاء الا آونة الفناء مع قرب الزيال
وازوف الانتقال وعلز القلق والم المضض وغصص
الجرض وتلفت الاستغاثة بنصرة الحفدة والاقرباء
والاعزة والقرناء فهل دفعت الاقارب او نفعت
النواحب وقد غودر في محلة الاموات رهينا وفي ضيق
المضجع وحيدا قد هتكت الهوام جلدته وابلت
النواهك جدته وعفت العواصف آثاره ومحا الحدثان
معالمه وصارت الاجساد شحبة بعد بضتها و
العظام نخرة بعد قوتها والارواح مرتهنة بثقل
اعبائها موقنة بغيب انبائها لا تستزاد من صالح عملها
ولا تستعتب من سيئ زللها اولستم ابناء القوم والآباء
واخوانهم والاقرباء تحتذون امثلتهم وتركبون
قدتهم وتطاون جادتهم فالقلوب قاسية عن
حظها لاهية عن رشدها سالكة في غير مضمارها
كأن المعني سواها وكأن الرشد في احراز دنياها
واعلموا ان مجازكم على الصراط ومزالق دحضه
واهاويل زلله وتارات اهواله فاتقوا الله تقية
ذي لب شغل التفكر قلبه وانصب الخوف بدنه
واسهر التهجد غرار نومه واظمأ الرجاء هواجر
يومه وظلف الزهد شهواته واوجف الذكر بلسانه
وقدم الخوف لامانه وتنكب المخالج عن وضح السبيل
وسلك اقصد المسالك الى النهج المطلوب ولم
تفتله فاتلات الغرور ولم تعم عليه مشتبهات
الامور ظافرا بفرحة البشرى وراحة النعمى
في انعم نومه وآمن يومه قد عبر معبر العاجلة
حميدا

وقدّم زاد الآخرة سعيدا وبادر من وجل واكمش
في مهل ورغب في طلب وذهب عن هرب وراقب
في يومه غده ونظر قدما امامه فكفى بالجنة
ثوابا ونوالا وكفى بالنار عقابا ووبالا وكفى بالله
منتقما ونصيرا وكفى بالكتاب حجيجا وخصيما
اوصيكم عباد الله بتقوى الله الذي اعذر بما
انذر واحتج بما نهج وحذركم عدوا نفذ في
الصدور خفيا ونفث في الآذان نجيا فاضل واردى
ووعد فمنّى وزين سيئات الجرائم وهوّن موبقات
العظائم حتى اذا استدرج قرينته واستغلق
رهينته انكر ما زين واستعظم ما هوّن وحذّر
ما امن

ومنها في صفة خلق الانسان

ام هذا الذي انشاه في ظلمات الارحام وشغف
الاستار نطفة دهاقا وعلقة محاقا وجنينا
وراضعا ووليدا ويافعا ثم منحه قلبا حافظا
ولسانا لافظا وبصرا لاحظا ليفهم معتبرا
ويقصر مزدجرا حتى اذا قام اعتداله
واستوى مثاله نفر مستكبرا وخبط سادرا
ماتحا في غرب هواه كادحا سعيا لدنياه
في لذات طربه وبدوات اربه ثم لا يحتسب
رزية ولا يخشع تقية فمات في فتنته غريرا
وعاش في هفوته يسيرا لم يفد عوضا ولم يقض
مفترضا دهمته فجعات المنية في غبّر جماحه
وسنن مراحه فظل سادرا وبات ساهرا
في غمرات الآلام وطوارق الاوجاع بين اخ

شفيق ووالد شفيق وداعية بالويل جزعا ولادمة
للصدر قلقا والمرء في سكرة ملهثة وغمرة كارثة
وأنة موجعة وجذبة مكربة وسوقة متعبة
ثم أدرج في أكفانه مبلسا وجذب منقادا
سلسا ثم ألقي على الأعواد رجيع وصب ونضو
سقم تحمله حفدة الولدان وحشدة الإخوان
إلى دار غربته ومنقطع زورته حتى إذا انصرف
المشيع ورجع المتفجع أقعد في حفرته نجيا
لبهتة السؤال وعثرة الامتحان وأعظم ما هنالك
بلية نزول الحميم وتصلية الجحيم وفورات السعير
لا فترة مريحة ولا دعة مزيحة ولا قوة حاجزة
ولا موتة ناجزة ولا سنة مسلية بين أطوار الموتات
وعذاب الساعات إنا بالله عائذون وإنا لله
وإنا إليه راجعون عباد الله الذين عمروا فنعموا
وعلموا ففهموا وأنظروا فلهوا وسلموا فنسوا
أمهلوا طويلا ومنحوا جميلا وحذروا أليما ووعدوا
جسيما احذروا الذنوب المورطة والعيوب المسخطة
أولي الأبصار والأسماع والعافية والمتاع هل من مناص
أو خلاص أو معاذ أو ملاذ أو فرار أو محار أم لا
فأنى تؤفكون أم أين تصرفون أم بماذا تغترون و
إنما حظ أحدكم من الأرض ذات الطول والعرض
قيد قده متعفرا على خده الآن عباد الله و
الخناق مهمل والروح مرسل في فينة الإرشاد و
راحة الأجساد ومهل البقية وأنف المشية
وإنظار التوبة وانفساح الحوبة قبل الضنك و
المضيق

والروع والزهوق وقيل قدوم الغائب المنتظر
واخذة العزيز المقتدر ه وفي الخبر
انه عليه السلام لما خطب بهذه الخطبة اقشعرت لها الجلود
وبكت العيون ورجفت القلوب ومن الناس من يسمي هذه
الخطبة الغراء

ومن كلام له عليه السلم في ذكر عمرو بن
العاص: عجبا لابن النابغة يزعم لاهل
الشام ان في دعابة واني امرؤ تلعابة اعافس
وامارس لقد قال باطلا ونطق آثما اما وشر
القول الكذب انه ليقول فيكذب ويعد
فيخلف ويسأل فيلحف ويُسأل فيبخل ويخون
العهد ويقطع الال فاذا كان عند الحرب
فاي زاجر وآمر هو ما لم تاخذ السيوف مآخذها
فاذا كان ذلك كان اكبر مكيدته
ان يمنح القوم سبته اما والله اني ليمنعني
من اللعب ذكر الموت وانه ليمنعه من قول
الحق نسيان الآخرة انه لم يبايع معوية حتى
شرط له ان يؤتيه اتية ويرضخ له على ترك
الدين رضيخة ه ومن خطبة له عليه السلم
واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له
الاول لا شيء قبله والآخر لا غاية له لا تقع
الاوهام له على صفة ولا تعقد القلوب منه
على كيفية ولا تناله التجزئة والتبعيض
ولا تحيط به الابصار والقلوب منها
فاتعظوا عباد الله بالعبر النوافع و
اعتبروا بالآي السواطع وازدجروا بالنذر

البوائق وانتفعوا بالذكر والمواعظ فكأن
قد علقتكم مخالب المنية وانقطعت منكم
علائق الأمنية ودهمتكم مفظعات الأمور
والسياقة إلى الورد المورود وكل نفس معها
سائق وشهيد سائق يسوقها إلى محشرها
وشاهد يشهد عليها بعملها ومنها و
صفة الجنة درجات متفاضلات
ومنازل متفاوتات لا ينقطع نعيمها و
لا يظعن مقيمها ولا يهرم خالدها
ولا ييأس ساكنها ومن خطبة له
عليه السلام قد علم السرائر وخبر الضمائر
له الإحاطة بكل شيء والغلبة لكل شيء
والقوة على كل شيء فليعمل العامل منكم
في أيام مهله قبل إرهاق أجله وفي فراغه
قبل أوان شغله وفي متنفسه قبل أن يؤخذ
بكظمه وليمهد لنفسه وقدمه وليتزود
من دار ظعنه لدار إقامته فالله الله أيها
الناس فيما استحفظكم من كتابه واستودعكم
من حقوقه فإن الله سبحانه لم يخلقكم عبثا
ولم يترككم سدى ولم يدعكم في جهالة
ولا عمى قد سمى آثاركم وعلم أعمالكم وكتب
آجالكم وأنزل عليكم الكتاب تبيانا وعمر
فيكم نبيه أزمانا حتى أكمل له ولكم فيما
أنزل من كتابه دينه الذي رضي لنفسه وأنهى إليكم
على لسانه محابه من الأعمال ومكارهه

وَنَواهِيهِ وَاَوامِرَهُ فَاَلْقى اِلَيْكُمُ الْمَعْذِرَةَ وَاتَّخَذَ
عَلَيْكُمُ الْحُجَّةَ وَقَدَّمَ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيدِ وَاَنْذَرَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ
عَذابٍ شَدِيدٍ فَاسْتَدْرِكُوا بَقِيَّةَ اَيّامِكُمْ وَاصْبِرُوا
لَها اَنْفُسَكُمْ فَاِنَّها قَلِيلٌ فِي كَثِيرِ الْاَيّامِ الَّتِي تَكُونُ مِنْكُمْ
فِيهَا الْغَفْلَةُ وَالتَّشاغُلُ عَنِ الْمَوْعِظَةِ وَلا تُرَخِّصُوا
لِاَنْفُسِكُمْ فَتَذْهَبَ بِكُمُ الرُّخَصُ مَذاهِبَ الظَّلَمَةِ
وَلا تُداهِنُوا فَيَهْجُمَ بِكُمُ الْاِدْهانُ عَلَى الْمَعْصِيَةِ
عِبادَ اللّٰهِ اِنَّ اَنْصَحَ النّاسِ لِنَفْسِهِ اَطْوَعُهُمْ لِرَبِّهِ
وَاِنَّ اَغَشَّهُمْ لِنَفْسِهِ اَعْصاهُمْ لِرَبِّهِ وَالْمَغْبُونُ
مَنْ غَبَنَ نَفْسَهُ وَالْمَغْبُوطُ مَنْ سَلِمَ لَهُ دِينُهُ وَالسَّعِيدُ
مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ وَالشَّقِيُّ مَنِ انْخَدَعَ لِهَواهُ وَغُرُورِهِ
وَاعْلَمُوا اَنَّ يَسِيرَ الرِّياءِ شِرْكٌ وَمُجالَسَةَ اَهْلِ
الْهَوى مَنْساةٌ لِلْاِيمانِ وَمَحْضَرَةٌ لِلشَّيْطانِ جانِبُوا
الْكَذِبَ فَاِنَّهُ مُجانِبٌ لِلْاِيمانِ الصّادِقُ عَلى شَفا
مَنْجاةٍ وَكَرامَةٍ وَالْكاذِبُ عَلى شَرَفِ مَهْواةٍ
وَمَهانَةٍ وَلا تَحاسَدُوا فَاِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْاِيمانَ
كَما تَأْكُلُ النّارُ الْحَطَبَ وَلا تَباغَضُوا فَاِنَّهَا
الْحالِقَةُ وَاعْلَمُوا اَنَّ الْاَمَلَ يُسْهِي الْعَقْلَ وَيُنْسِي
الذِّكْرَ فَاَكْذِبُوا الْاَمَلَ فَاِنَّهُ غُرُورٌ وَصاحِبُهُ
مَغْرُورٌ ۞ وَمِنْ خُطْبَةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلامُ
عِبادَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ اَحَبِّ عِبادِ اللّٰهِ اِلَيْهِ عَبْداً
اَعانَهُ اللّٰهُ عَلى نَفْسِهِ فَاسْتَشْعَرَ الْحُزْنَ وَ
تَجَلْبَبَ الْخَوْفَ فَزَهَرَ مِصْباحُ الْهُدى فِي قَلْبِهِ
وَاَعَدَّ الْقِرى لِيَوْمِهِ النّازِلِ بِهِ فَقَرَّبَ
عَلى نَفْسِهِ الْبَعِيدَ وَهَوَّنَ الشَّدِيدَ نَظَرَ فَاَبْصَرَ

وذكر فاستكثر وارتوى من عذب فرات
سهلت له موارده فشرب نهلا وسلك سبيلا
جددا قد خلع سرابيل الشهوات وتخلى من
الهموم الا هما واحدا انفرد به فخرج
من صفة العمى ومشاركة اهل الهوى وصار
من مفاتيح ابواب الهدى ومغاليق ابواب
الردى قد ابصر طريقه وسلك سبيله و
عرف مناره وقطع غماره واستمسك
من العرى باوثقها ومن الحبال بامتنها
فهو من اليقين على مثل ضوء الشمس قد نصب
نفسه لله سبحانه في ارفع الامور من اصدار
كل وارد عليه وتصيير كل فرع الى اصله
مصباح ظلمات كشاف عشوات مفتاح مبهمات
دفاع معضلات دليل فلوات يقول فيفهم
ويسكت فيسلم قد اخلص لله فاستخلصه
فهو من معادن دينه واوتاد ارضه قد
الزم نفسه العدل فكان اول عدله نفي الهوى
عن نفسه يصف الحق ويعمل به لا يدع للخير غاية
الا امها ولا مظنة الا قصدها قد امكن الكتاب
من زمامه فهو قائده وامامه يحل حيث حل
ثقله وينزل حيث كان منزله وآخر قد تسمى
عالما وليس به فاقتبس جهائل من جهال واضاليل
من ضلال ونصب للناس اشراكا من حبال غرور و
قول زور قد حمل الكتاب على آرائه وعطف
الحق على اهوائه يؤمن من العظائم ويهون

الطريق الواضح

عشوات

كسر الحرام يقول اقف عند الشبهات وفيها وقع
ويقول اعتزل البدع وبينها اضطجع فالصورة
صورة انسان والقلب قلب حيوان لا يعرف باب الهدى
فيتبعه ولا باب العمى فيصد عنه فذلك ميت الاحياء
فاين تذهبون وانى تؤفكون والاعلام قائمة والايات
واضحة والمنار منصوبة فاين يتاه بكم بل كيف
تعمهون وبينكم عترة نبيكم وهم ازمة الحق والسنة
الصدق فانزلوهم باحسن منازل القران وردوهم ورود
الهيم العطاش ه ايها الناس خذوها عن خاتم
النبيين صلى الله عليه وآله انه يموت من مات
منا وليس بميت ويبلى من بلي منا وليس ببال فلا تقولوا
بما لا تعرفون فان اكثر الحق فيما تنكرون واعذروا
من لا حجة لكم عليه وانا هو الم اعمل فيكم بالثقل
الاكبر واترك فيكم الثقل الاصغر وركزت
فيكم راية الايمان ووقفتكم على حدود الحلال
والحرام والبستكم العافية من عدلي وفرشتكم
المعروف من قولي وفعلي واريتكم كرائم
الاخلاق من نفسي فلا تستعملوا الراى فيما لا يدرك
قعره البصر ولا يتغلغل اليه الفكر ومنها
حتى يظن الظان ان الدنيا معقولة على بني
امية تمنحهم درها وتوردهم صفوها ولا
يرفع عن هذه الامة سوطها ولا سيفها وكذب
الظان لذلك بل هي مجة من لذيذ العيش يتطعمونها
برهة ثم يلفظونها جملة ه ومن خطبة
له عليه السلم ه اما بعد فان الله سبحانه

لم يقصم جباري دهر قط الا بعد تمهيل ورخاء
ولم يجبر عظم احد من الامم الا بعد ازل وبلاء
وفي دون ما استقبلتم من خطب واستدبرتم
من خطب معتبر وما كل ذي قلب بلبيب ولا كل
ذي سمع بسميع ولا كل ذي ناظر ببصير فيا عجبا
وما لي لا اعجب من خطا هذه الفرق على اختلاف
حججها في دينها لا يقتصون اثر نبي ولا يقتدون
بعمل وصي ولا يومنون بغيب ولا يعفون عن
عيب يعملون في الشبهات ويسيرون في
الشهوات المعروف فيهم ما عرفوا
المنكر عندهم ما انكروا مفزعهم في المعضلات
الى انفسهم وتعويلهم في المهمات على
آرائهم كان كل امرئ منهم امام نفسه
قد اخذ منها فيما يرى بعرى وثقات واسباب
محكمات ومن خطبة له عليه السلام
ارسله على حين فترة من الرسل وطول هجعة
من الامم واعتزام من الفتن وانتشار من الامور
وتلظ من الحروب والدنيا كاسفة النور ظاهرة
الغرور على حين اصفرار من ورقها واياس من
ثمرها واغورار من مائها قد درست اعلام الهدى
وظهرت اعلام الردى فهي متجهمة لاهلها
عابسة في وجه طالبها ثمرها الفتنة وطعامها
الجيفة وشعارها الخوف ودثارها السيف
فاعتبروا عباد الله واذكروا تيك التي
اباؤكم واخوانكم بها مرتهنون وعليها محاسبون

ولعمري ما تقادمت بكم ولا بهم العهود ولا خلت
فيما بينكم وبينهم الأحقاب والقرون وما أنتم اليوم
من يوم كنتم في أصلابهم ببعيد والله ما
أسمعكم الرسول صلى الله عليه وآله شيئا
إلا وها أنا ذا مسمعكموه وما أسماعكم
اليوم بدون أسماعهم بالأمس ولا شقت لهم الأبصار
وجعلت لهم الأفئدة في ذلك الأوان إلا وقد أعطيتم
مثلها في هذا الزمان والله ما بصرتم بعدهم
شيئا جهلوه ولا أصفيتم به وحرموه ولقد نزلت
بكم البلية جائلا خطامها رخوا بطانها فلا
يغرنكم ما أصبح فيه أهل الغرور فإنما هو ظل
ممدود إلى أجل معدود ومن خطبة له عليه
المعروف من غير رؤية الخالق من غير روية
الذي لم يزل قائما دائما إذ لا سماء ذات أبراج ولا حجب
ذات إرتاج ولا ليل داج ولا بحر ساج ولا جبل
ذو فجاج ولا فج ذو اعوجاج ولا أرض ذات مهاد
ولا خلق ذو اعتماد ذلك مبتدع الخلق ووارثه
وإله الخلق ورازقه والشمس والقمر دائبين
في مرضاته يبليان كل جديد ويقربان كل بعيد
قسم أرزاقهم وأحصى آثارهم وأعمالهم و
عدد أنفاسهم وخائنة أعينهم وما تخفي
صدورهم من الضمير ومستقرهم ومستودعهم
من الأرحام والظهور إلى أن تتناهى بهم الغايات
هو الذي اشتدت نقمته على أعدائه في سعة
رحمته واتسعت رحمته لأوليائه في شدة نقمته

قاهر من عازه ومدمر من شاقه ومذل من ناواه
وغالب من عاداه من توكل عليه كفاه ومن
سأله أعطاه ومن أقرضه قضاه ومن شكره
جزاه عباد الله زنوا أنفسكم من قبل أن توزنوا
وحاسبوها من قبل أن تحاسبوا وتنفسوا قبل ضيق
الخناق وانقادوا قبل عنف السياق واعلموا
أنه من لم يعن على نفسه حتى يكون له منها واعظ
وزاجر لم يكن له من غيرها زاجر ولا واعظ

ومن خطبة له عليه السلام تعرف بخطبة
الأشباح وهي من جلائل الخطب روى مسعدة
بن صدقة عن الصادق جعفر بن محمد عليهما السلام أنه قال خطب
أمير المؤمنين عليه السلام بهذه الخطبة على منبر الكوفة وذلك أن رجلا
أتاه فقال له يا أمير المؤمنين صف لنا ربنا لنزداد له حبا وبه
معرفة فغضب عليه السلام ونادى الصلاة جامعة فاجتمع
الناس حتى غص المسجد بأهله فصعد المنبر وهو مغضب متغير
اللون فحمد الله سبحانه وصلى على النبي صلى الله عليه وآله ثم قال
الحمد لله الذي لا يفره المنع ولا يكديه الإعطاء والجود
إذ كل معط منتقص سواه وكل مانع مذموم ما خلاه
هو المنان بفوائد النعم وعوائد المزيد والقسم عياله
الخلائق ضمن أرزاقهم وقدر أقواتهم ونهج سبيل
الراغبين إليه والطالبين ما لديه وليس بما سئل بأجود
منه بما لم يسأل الأول الذي لم يكن له قبل فيكون شيء
قبله والآخر الذي ليس له بعد فيكون شيء بعده
والرادع أناسي الأبصار عن أن تناله أو تدركه
ما اختلف عليه دهر فيختلف منه الحال ولا كان
في مكان فيجوز عليه الانتقال ولو وهب ما تنفست
عنه معادن الجبال وضحكت عنه أصداف
البحار من فلز اللجين والعقيان ونثارة الدر

وحصباء المرجان ما اثر ذلك في جوده ولا انفد
سعة ما عنده ولكان عنده من ذخاير الانعام
ما لا تنفده مطالب الانام لانه الجواد الذي لا يغيضه
سؤال السايلين ولا يبخله الحاح الملحين فانظر ايها
السايل فما دلك القرآن عليه من صفته فايتم به
واستضئ بنور هدايته وما كلفك الشيطان
علمه مما ليس في الكتاب عليك فرضه ولا في سنة
النبي صلى الله عليه واله وايمة الهدى اثره فكل
علمه الى الله سبحانه فان ذلك منتهى حق الله عليك
واعلم ان الراسخين في العلم هم الذين اغناهم
عن اقتحام السدد المضروبة دون الغيوب
الاقرار بجملة ما جهلوا تفسيره من الغيب المحجوب
فمدح الله تعالى اعترافهم بالعجز عن تناول
ما لم يحيطوا به علما وسمى تركهم التعمق
فيما لم يكلفهم البحث رسوخا فاقتصر على ذلك
ولا تقدر عظمة الله سبحانه على قدر عقلك
فتكون من الهالكين هو القادر الذي اذا
ارتمت الاوهام لتدرك منقطع قدرته
وحاول الفكر المبرا من خطرات الوساوس
ان يقع عليه في عميقات غيوب ملكوته وتولهت
القلوب اليه لتجري في كيفية صفاته و
غمضت مداخل العقول في حيث لا تبلغه
الصفات لتنال علم ذاته ردعها وهي تجوب
مهاوي سدف الغيوب متخلصة اليه سبحانه
فرجعت اذ جبهت معترفة بانه لا ينال بجور
الاعتساف

كنه معرفته ولا تخطر ببال أولي الرويات خاطرة
من تقدير جلال عزته الذي ابتدع الخلق على غير
مثال امتثله ولا مقدار احتذى عليه من خالق
معبود كان قبله وأرانا من ملكوت قدرته
وعجائب ما نطقت به آثار حكمته واعتراف
الحاجة من الخلق إلى أن يقيمها بمساك قوته ما دلنا
باضطرار قيام الحجة له على معرفته وظهرت
البدائع التي أحدثتها آثار صنعته وأعلام حكمته
فصار كل ما خلق حجة له ودليلا عليه وإن كان
خلقا صامتا فحجته بالتدبير ناطقة ودلالته على
المبدع قائمة فأشهد أن من شبهك بتباين أعضاء
خلقك وتلاحم حقاق مفاصلهم المحتجبة لتدبير
حكمتك لم يعقد غيب ضميره على معرفتك
ولم يباشر قلبه اليقين بأنه لا ند لك وكأنه
لم يسمع تبرؤ التابعين من المتبوعين إذ يقولون
تالله إن كنا لفي ضلال مبين إذ نسويكم برب العالمين
كذب العادلون بك إذ شبهوك بأصنامهم
ونحلوك حلية المخلوقين بأوهامهم وجزؤوك
تجزئة المجسمات بخواطرهم وقدروك على
الخلقة المختلفة القوى بقرائح عقولهم فأشهد أن
من ساواك بشيء من خلقك فقد عدل بك والعادل
كافر بما تنزلت به محكمات آياتك ونطقت
عنه شواهد حجج بيناتك وأنك أنت الله الذي لم تتناه
في العقول فتكون في مهب فكرها مكيفا
ولا في رويات خواطرها محدودا مصرفا

منها قدّر ما خلق فأحكم تقديره ودبّره
فألطف تدبيره ووجّهه لوجهته فلم يتعدّ
حدود منزلته ولم يقصر دون الانتهاء الى غايته
ولم يستصعب اذ امر بالمضيّ على ارادته وكيف
وانما صدرت الامور عن مشيئته المنشئ اصناف
الاشياء بلا روية فكر آل اليها ولا قريحة غريزة
اضمر عليها ولا تجربة افادها من حوادث الدهور
ولا شريك اعانه على ابتداع عجائب الامور فتمّ
خلقه واذعن لطاعته واجاب الى دعوته لم يعترض
دونه ريث المبطئ ولا اناة المتلكئ فاقام من
الاشياء اودها ونهج حدودها ولاءم بقدرته بين
متضادها ووصل اسباب قرائنها وفرّقها اجناسا
مختلفات في الحدود والاقدار والغرائز والهيئات
بدايا خلائق احكم صنعها وفطرها على ما اراد
وابتدعها

منها في صفة السماء

ونظم بلا تعليق رهوات فرجها ولاحم صدوع
انفراجها ووشّج بينها وبين ازواجها وذلّل
للهابطين بامره والصاعدين باعمال خلقه
حزونة معراجها وناداها بعد اذ هي
دخان فالتحمت عرى اشراجها وفتق بعد
الارتتاق صوامت ابوابها واقام رصدا من
الشهب الثواقب على نقابها وامسكها من ان تمور
في خرق الهواء بايده وامرها ان تقف مستسلمة
لامره وجعل شمسها آية مبصرة لنهارها وقمرها
آية ممحوة من ليلها واجراهما في مناقل مجراهما

وقدر مسيرهما في مدارج درجهما ليميز بين
الليل والنهار بهما وليعلم عدد السنين والحساب
بمقاديرهما ثم علق في جوها فلكها وناط بها
زينتها من خفيات دراريها ومصابيح كواكبها
ورمى مسترقي السمع بثواقب شهبها وأجراها
على أذلال تسخيرها من ثبات ثابتها ومسير سائرها
وهبوطها وصعودها ونحوسها وسعودها

ومنها في صفة الملائكة

ثم خلق سبحانه لإسكان سمواته وعمارة الصفيح
الأعلى من ملكوته خلقا بديعا من ملائكته ملأ بهم
فروج فجاجها وحشا بهم فتوق أجوائها وبين
فجوات تلك الفروج زجل المسبحين منهم في حظائر
القدس وسترات الحجب وسرادقات المجد ووراء
ذلك الرجيج الذي تستك منه الأسماع سبحات نور
تردع الأبصار عن بلوغها فتقف خاسئة على
حدودها أنشأهم على صور مختلفات وأقدار
متفاوتات أولي أجنحة تسبح جلال عزته لا ينتحلون
ما ظهر في الخلق من صنعه ولا يدعون
أنهم يخلقون شيئا معه مما انفرد به بل
عباد مكرمون لا يسبقونه بالقول وهم بأمره
يعملون جعلهم فيما هنالك أهل الأمانة
على وحيه وحملهم إلى المرسلين ودائع أمره
ونهيه وعصمهم من ريب الشبهات فما منهم
زائغ عن سبيل مرضاته وأمدهم بفوائد المعونة
وأشعر قلوبهم تواضع إخبات السكينة

وفتح لهم ابوابا ذللا الى تماجيده ونصب لهم
منارا واضحة على اعلام توحيده لم تثقلهم
موصرات الآثام ولم ترتحلهم عقب الليالي
والايام ولم ترم الشكوك بنوازعها عزيمة
ايمانهم ولم تعترك الظنون على معاقد يقينهم
ولا قدحت قادحة الاحن فيما بينهم ولا
سلبتهم الحيرة ما لاق من معرفته بضمائرهم
وسكن من عظمته وهيبة جلالته في اثناء
صدورهم ولم تطمع فيهم الوساوس فتقترع
برينها على فكرهم منهم من هو في خلق
الغمام الدلح وفي عظم الجبال الشمخ وفي
قترة الظلام الايهم ومنهم من قد خرقت
اقدامهم تخوم الارض السفلى فهي كرايات
بيض قد نفذت في مخارق الهواء وتحتها
ريح هفافة تحبسها على حيث انتهت من
الحدود المتناهية قد استفرغتهم اشغال
عبادته ووصلت حقائق الايمان بينهم وبين
معرفته وقطعهم الايقان به الى الوله اليه
ولم تجاوز رغباتهم ما عنده الى ما عند غيره
قد ذاقوا حلاوة معرفته وشربوا بالكاس
الروية من محبته وتمكنت من سويداء قلوبهم
وشيجة خيفته فحنوا بطول الطاعة اعتدال
ظهورهم ولم ينفد طول الرغبة اليه مادة
تضرعهم ولا اطلق عنهم عظيم الزلفة ربق
خشوعهم ولم يتولهم الاعجاب فيستكثروا
ما سلف منهم ولا تركت لهم استكانة الاجلال

نصبا و لم تعظم حسناتهم و لم تجر الفترات فيهم
على طول دؤوبهم و لم تغض رغباتهم فيخالفوا
عن رجاء ربهم و لم تجف لطول المناجاة أسلات
ألسنتهم و لا ملكتهم الأشغال فتنقطع بهمس الجؤار
إليه أصواتهم و لم تختلف في مقاوم الطاعة مناكبهم
و لم يثنوا إلى راحة التقصير في أمره رقابهم و لا
تعدو على عزيمة جدهم بلادة الغفلات و لا تنتضل
في هممهم خدائع الشهوات قد اتخذوا ذا العرش
ذخيرة ليوم فاقتهم و يمموه عند انقطاع الخلق
إلى المخلوقين برغبتهم لا يقطعون أمد غاية عبادته
و لا يرجع بهم الاستهتار بلزوم طاعته إلا إلى
مواد من قلوبهم غير منقطعة من رجائه و مخافته
لم تنقطع أسباب الشفقة منهم فينوا في جدهم و لم
تأسرهم الأطماع فيؤثروا وشيك السعي على
اجتهادهم و لم يستعظموا ما مضى من أعمالهم و لو
استعظموا ذلك لنسخ الرجاء منهم شفقات وجلهم
و لم يختلفوا في ربهم باستحواذ الشيطان عليهم و لم يفرقهم
سوء التقاطع و لا تولاهم غل التحاسد و لا تشعبتهم
مصارف الريب و لا اقتسمتهم أخياف الهمم فهم أسراء
إيمان لم يفكهم من ربقته زيغ و لا عدول و لا وني
و لا فتور و ليس في أطباق السماوات موضع إهاب إلا
و عليه ملك ساجد أو ساع حافد يزدادون على
طول الطاعة بربهم علما و تزداد عزة ربهم في قلوبهم
عظما و منها في صفة الأرض و دحوها على
الماء كبس الأرض على مور أمواج مستفحلة و لجج بحار
زاخرة تلتطم أواذي أمواجها و تصطفق متقاذفات

أثباجها وترغو ازبدًا كالفحول عند هياجها فخضع جماح
الماء المتلاطم لثقل حملها وسكن هيج ارتمائه إذ وطئته
بكلكلها وذل مستخذيًا إذ تمعكت عليه بكواهلها
فأصبح بعد اصطخاب أمواجه ساجيًا مقهورًا
وفي حكمة الذل منقادًا أسيرًا وسكنت الأرض
مدحوة في لجة تياره وردت من نخوة بأوه و
اعتلائه وشموخ أنفه وسمو غلوائه وكعمته على
كظة جريته فهمد بعد نزقاته ولبد بعد زيفان وثباته
فلما سكن هيج الماء من تحت أكنافها وحمل شواهق الجبال البذخ على أكتافها فجر ينابيع العيون
من عرانين أنوفها وفرقها في سهوب بيدها وأخاديدها
وعدل حركاتها بالراسيات من جلاميدها وذوات
الشناخيب الشم من صياخيدها فسكنت من الميدان برسوب
الجبال في قطع أديمها وتغلغلها متسربة في جوبات
خياشيمها وركوبها أعناق سهول الأرضين وجراثيمها
وفسح بين الجو وبينها وأعد الهواء متنسمًا لساكنها
وأخرج إليها أهلها على تمام مرافقها ثم لم يدع جرز
الأرض التي تقصر مياه العيون عن روابيها ولا تجد جداول
الأنهار ذريعة إلى بلوغها حتى أنشأ لها ناشئة سحاب
تحيي مواتها وتستخرج نباتها ألف غمامها بعد افتراق
لمعه وتباين قزعه حتى إذا تمخضت لجة المزن فيه
والتمع برقه في كففه ولم ينم وميضه في كنهور ربابه
ومتراكم سحابه أرسله سحًا متداركًا قد أسف هيدبه
تمريه الجنوب درر أهاضيبه ودفع شآبيبه فلما ألقت
السحاب برك بوانيها وبعاع ما استقلت به من العبء
المحمول عليها أخرج به من هوامد الأرض النبات ومن زعر

الجبال الاعشاب فهي تبهج بزينة رياضها وتزدهي بما
ألبسته من ريط أزاهيرها وحلية ما سمطت به من ناضر
أنوارها وجعل ذلك بلاغا للأنام ورزقا للأنعام و
خرق الفجاج في آفاقها وأقام المنار للسالكين على
جواد طرقها فلما مهد أرضه وأنفذ أمره اختار آدم
عليه السلام خيرة من خلقه وجعله أول جبلته وأسكنه
جنته وأرغد فيها أكله وأوعز إليه فيما نهاه عنه
وأعلمه أن في الإقدام عليه التعرض لمعصيته
والمخاطرة بمنزلته فأقدم على ما نهاه عنه موافاة
لسابق علمه فأهبطه بعد التوبة ليعمر أرضه بنسله
وليقيم الحجة به على عباده ولم يخلهم بعد أن قبضه
مما يؤكد عليهم حجة ربوبيته ويصل بينهم وبين معرفته
بل تعاهدهم بالحجج على ألسن الخيرة من أنبيائه ومتحملي
ودائع رسالاته قرنا فقرنا حتى تمت بنبينا محمد صلى الله عليه
حجته وبلغ المقطع عذره ونذره وقدر الأرزاق
فكثرها وقللها وقسمها على الضيق والسعة فعدل فيها
ليبتلي من أراد بميسورها ومعسورها وليختبر بذلك
الشكر والصبر من غنيها وفقيرها ثم قرن بسعتها عقابيل
فاقتها وبسلامتها طوارق آفاتها وبفرج أفراحها غصص
أتراحها وخلق الآجال فأطالها وقصرها وقدمها
وأخرها ووصل بالموت أسبابها وجعله خالجا
لأشطانها وقاطعا لمرائر أقرانها عالم السر من ضمائر
المضمرين ونجوى المتخافتين وخواطر رجم الظنون
وعقد عزيمات اليقين ومسارق إيماض الجفون وما ضمنته
أكنان القلوب وغيابات الغيوب وما أصغت لاستراقه

مصابيح الأسماع و مصايف الذر ومشاتي الهوام ورجع
الحنين من المولهات وهمس الاقدام ومنفسح الثمار من ولايج
غلف الاكمام ومنقمع الوحوش من غيران الجبال واوديتها
ومختبا البعوض بين سوق الاشجار والحيتها ومغرز
الاوراق من الافنان ومحط الامشاج من مسارب الاصلاب
وناشئة الغيوم ومتلاحمها ودرور قطر السحاب
في متراكمها وما تسفي الاعاصير بذيولها وتعفو الا
مطار بسيولها وعوم بنات الارض في كثبان الرمال
ومستقر ذوات الاجنحة بذرى شناخيب الجبال
وتغريد ذوات المنطق في دياجير الاوكار وما اوعبته
الاصداف وحضنت عليه امواج البحار وما غشيته
سدفة ليل او ذر عليه شارق نهار وما اعتقبت
عليه اطباق الدياجير وسبحات النور واثر كل
خطوة وحس كل حركة ورجع كل كلمة و
تحريك كل شفة ومستقر كل نسمة ومثقال كل
ذرة وهماهم كل نفس هامة وما عليها من ثمر
شجرة او ساقط ورقة او قرارة نطفة او نقاعة
دم ومضغة او ناشئة خلق وسلالة لم تلحقه
في ذلك كلفة ولا اعترضته في حفظ ما ابتدع
من خلقه عارضة ولا اعتورته في تنفيذ الامور
وتدابير المخلوقين ملالة ولا فترة بل نفذهم علمه
واحصاهم عدده ووسعهم عدله وغمرهم فضله
مع تقصيرهم عن كنه ما هو اهله اللهم انت
اهل الوصف الجميل والتعداد الكثير ان تؤمل
فخير مامول وان ترج فخير مرجو اللهم وقد بسطت

لي فيما أمدح به غيرك ولا أثني به على أحد سواك و
لا أوجهه إلى معادن الخيبة ومواضع الريبة وعدلت
بلساني عن مدائح الآدميين والثناء على المربوبين
المخلوقين اللهم ولكل مثن على من أثنى عليه مثوبة
من جزاء أو عارفة من عطاء وقد رجوتك دليلا
على ذخائر الرحمة وكنوز المغفرة اللهم وهذا
مقام من أفردك بالتوحيد الذي هو لك ولم ير
مستحقا لهذه المحامد والممادح غيرك وبي فاقة إليك
لا يجبر مسكنتها إلا فضلك ولا ينعش من خلتها إلا منك
وجودك فهب لنا في هذا المقام رضاك وأغننا عن مد
الأيدي إلى من سواك إنك على ما تشاء وكل شيء قدير

ومن كلام له عليه السلم لما أراده الناس على البيعة بعد قتل عثمان

دعوني
والتمسوا غيري فإنا مستقبلون أمرا له وجوه وألوان
لا تقوم له القلوب ولا تثبت عليه العقول وإن الآفاق
قد أغامت والمحجة قد تنكرت واعلموا أني إن أجبتكم
ركبت بكم ما أعلم ولم أصغ إلى قول القائل وعتب
العاتب وإن تركتموني فأنا كأحدكم ولعلي أسمعكم
وأطوعكم لمن وليتموه أمركم وأنا لكم وزيرا خير لكم
مني أميرا

ومن خطبة له عليه السلم

أما بعد أيها الناس فأنا فقأت عين الفتنة ولم يكن
ليجترئ عليها أحد غيري بعد أن ماج غيهبها و
اشتد كلبها فاسألوني قبل أن تفقدوني فوالذي
نفسي بيده لا تسألوني عن شيء فيما بينكم وبين الساعة
ولا عن فئة تهدي مائة وتضل مائة إلا أنبأتكم

بناعقها وقائدها وسائقها ومناخ ركابها ومحط رحالها
ومن يقتل من أهلها قتلا ومن يموت منهم موتا ولو قد
فقدتموني ونزلت كرائه الأمور وحوازب الخطوب
لأطرق كثير من السائلين وفشل كثير من المسؤولين وذلك
إذا قلصت حربكم وشمرت عن ساق وكانت الدنيا
عليكم ضيقا تستطيلون أيام البلاء عليكم حتى يفتح الله
لبقية الأبرار منكم إن الفتن إذا أقبلت شبهت و
إذا أدبرت نبهت ينكرن مقبلات ويعرفن مدبرات
يحمن حوم الرياح يصبن بلدا ويخطئن بلدا ألا
إن أخوف الفتن عندي عليكم فتنة بني أمية فإنها
فتنة عمياء مظلمة عمت خطتها وخصت بليتها
وأصاب البلاء من أبصر فيها وأخطأ البلاء من عمي عنها
وايم الله لتجدن بني أمية لكم أرباب سوء بعدي كالناب
الضروس تعذم بفيها وتخبط بيدها وتزبن برجلها
وتمنع درها لا يزالون بكم حتى لا يتركوا منكم إلا نافعا
لهم أو غير ضائر بهم ولا يزال بلاؤهم حتى لا يكون انتصار
أحدكم منهم إلا مثل انتصار العبد من ربه والصاحب
من مستصحبه ترد عليكم فتنتهم شوهاء مخشية وقطعا
جاهلية ليس فيها منار هدى ولا علم يرى نحن أهل
البيت منها بنجاة ولسنا فيها بدعاة ثم يفرجها الله
عنكم كتفريج الأديم بمن يسومهم خسفا ويسوقهم
عنفا ويسقيهم بكأس مصبرة لا يعطيهم إلا السيف
ولا يحلسهم إلا الخوف فعند ذلك تود قريش بالدنيا
وما فيها لو يرونني مقاما واحدا ولو قدر جزر جزور
لأقبل منهم ما أطلب اليوم بعضه فلا يعطونيه

ومن خطبة له عليه السلم فتبارك الله
الذي لا يبلغه بعد الهمم ولا يناله حدس الفطن الاول
الذي لا غاية له فينتهي ولا اخر له فينقضي ومنها
فاستودعهم في افضل مستودع واقرهم في
خير مستقر تناسختهم كرائم الاصلاب الى مطهرات
الارحام كلما مضى سلف قام منهم بدين الله خلف
حتى افضت كرامة الله سبحانه الى محمد صلى الله عليه واله
فاخرجه من افضل المعادن منبتا واعز الارومات مغرسا
من الشجرة التي صدع منها انبياءه وانتجب منها امناءه
عترته خير العتر واسرته خير الاسر وشجرته خير
الشجر نبتت في حرم وبسقت في كرم لها فروع طوال
وثمر لا ينال فهو امام من اتقى وبصيرة من اهتدى
سراج لمع ضوءه وشهاب سطع نوره وزند برق
لمعه سيرته القصد وسنته الرشد وكلامه الفصل
وحكمه العدل ارسله على حين فترة من الرسل
وهفوة عن العمل وغباوة من الامم اعملوا رحمكم
الله على اعلام بينة فالطريق نهج يدعوا الى دار
السلام وانتم في دار مستعتب على مهل وفراغ والصحف
منشورة والاقلام جارية والابدان صحيحة والا
لسن مطلقة والتوبة مسموعة والاعمال مقبولة

ومن خطبة له عليه السلم

صلى الله عليه واله بعثه والناس ضلال في حيرة و
خابطون في فتنة قد استهوتهم الاهواء واستزلتهم
الكبر واستخفتهم الجاهلية الجهلاء حيارى في زلزال
من الامر وبلاء من الجهل فبالغ صلى الله عليه واله في النصيحة

ومضى على الطريقة ودعا الى الحكمة والموعظة الحسنة

ومن خطبة له عليه السلام

الحمد لله الاول فلا شيء قبله والاخر فلا شيء بعده والظاهر فلا شيء فوقه والباطن فلا شيء دونه. منها في ذكر الرسول صلى الله عليه وآله: مستقره خير مستقر ومنبته اشرف منبت في معادن الكرامة ومماهد السلامة قد صرفت نحوه افئدة الابرار وثنيت اليه ازمة الابصار دفن به الضغاين واطفأ به النوائر الف به اخوانا وفرق به اقرانا اعز به الذلة واذل به العزة كلامه بيان وصمته لسان

ومن كلام له عليه السلام

ولئن امهل الله الظالم فلن يفوت اخذه وهو له بالمرصاد على مجاز طريقه وبموضع الشجى من مساغ ريقه اما والذي نفسي بيده ليظهرن هؤلاء القوم عليكم ليس لانهم اولى بالحق منكم ولكن لاسراعهم الى باطل صاحبهم وابطائكم عن حقي ولقد اصبحت الامم تخاف ظلم رعاتها واصبحت اخاف ظلم رعيتي استنفرتكم للجهاد فلم تنفروا واسمعتكم فلم تسمعوا ودعوتكم سرا وجهرا فلم تستجيبوا ونصحت لكم فلم تقبلوا اشهود كغياب وعبيد كارباب اتلو عليكم الحكم فتنفرون منها واعظكم بالموعظة البالغة فتفرقون عنها واحثكم على جهاد البغي فما آتي على آخر قولي حتى اراكم متفرقين ايادي سبا ترجعون الى مجالسكم وتتخادعون عن مواعظكم اقومكم غدوة وترجعون الي عشية كظهر الحنية عجز المقوم واعضل المقوم ايها

منها

الشاهدة ابدانهم الغائبة عنهم عقولهم المختلفة
اهواؤهم المبتلى بهم امراؤهم صاحبكم يطيع الله
وانتم تعصونه وصاحب اهل الشام يعصي الله وهم
يطيعونه لوددت والله ان معوية صارفني بكم
صرف الدينار بالدرهم فاخذ مني عشرة منكم
واعطاني رجلا منهم يا اهل الكوفة منيت منكم بثلث
واثنتين صم ذوو اسماع وبكم ذوو كلام وعمي
ذوو ابصار لا احرار صدق عند اللقاء ولا اخوان
ثقة عند البلاء تربت ايديكم يا اشباه الابل غاب
عنها رعاتها كلما جمعت من جانب تفرقت
من جانب والله لكاني بكم فيما اخال لو حمس الوغا
وحمي الضراب قد انفرجتم عن ابن ابي طالب انفراج
المراة عن قبلها اني لعلى بينة من ربي ومنهاج من
نبيي واني لعلى الطريق الواضح القطه لقطا انظروا
اهل بيت نبيكم فالزموا سمتهم واتبعوا اثرهم فلن
يخرجوكم من هدى ولن يعيدوكم في ردى فان لبدوا
فالبدوا وان نهضوا فانهضوا ولا تسبقوهم
فتضلوا ولا تتاخروا عنهم فتهلكوا لقد رايت
اصحاب محمد صلى الله عليه واله فما ارى احدا منكم
يشبههم لقد كانوا يصبحون شعثا غبرا وقد باتوا
سجدا وقياما يراوحون بين جباههم وخدودهم
ويقفون على مثل الجمر من ذكر معادهم كان
بين اعينهم ركب المعزى من طول سجودهم اذا
ذكر الله هملت اعينهم حتى تبل جباههم ومادوا
كما يميد الشجر يوم الريح العاصف خوفا من العقاب

ومن كلام له عليه السلم

والله لا يزالون حتى لا يدعوا لله محرما الا استحلوه
ولا عقدا الا حلوه وحتى لا يبقى بيت مدر ولا وبر
الا دخله ظلمهم ونبا به سوء رعيهم
وحتى يقوم الباكيان يبكيان باك يبكي لدينه وباك
يبكي لدنياه وحتى تكون نصرة احدكم من احدهم
كنصرة العبد من سيده اذا شهد اطاعه واذا غاب
اغتابه وحتى يكون اعظمكم فيها عناء احسنكم بالله
ظنا فان اتاكم الله بعافية فاقبلوا وان ابتليتم فاصبروا
فان العاقبة للمتقين ۞ ومن خطبة له عليه السلم
نحمده على ما كان ونستعينه من امرنا على ما يكون
ونسأله المعافاة في الاديان كما نسأله المعافاة
في الابدان اوصيكم عباد الله بالرفض لهذه الدنيا
التاركة لكم وان لم تحبوا تركها والمبلية لاجسامكم
وان كنتم تحبون تجديدها فانما مثلكم ومثلها كسفر
سلكوا سبيلا فكانهم قد قطعوه وامّوا علما فكانهم
قد بلغوه وكم عسى المجري الى الغاية ان يجري اليها حتى
يبلغها وما عسى ان يكون بقاء من له يوم لا يعدوه و
طالب حثيث يحدوه في الدنيا حتى يفارقها فلا تنافسوا
في عز الدنيا وفخرها ولا تعجبوا بزينتها ونعيمها
ولا تجزعوا من ضرائها وبؤسها فان عزها وفخرها
الى انقطاع وزينتها ونعيمها الى زوال وضراها وبوسها
الى نفاد وكل مدة فيها الى انتهاء وكل حي فيها الى فناء
اوليس لكم في آثار الاولين وفي آبائكم الماضين تبصرة
ومعتبر ان كنتم تعقلون اولم تروا الى الماضين منكم

لا يرجعون وإلى الخلف الباقي لا يقفون ألستم ترون
أهل الدنيا يمسون ويصبحون على أحوال شتى فميت يبكى
وآخر يعزى وصريع مبتلى وعائد يعود وآخر بنفسه
يجود وطالب للدنيا والموت يطلبه وغافل وليس بمغفول
عنه وعلى أثر الماضي ما يمضي الباقي ألا فاذكروا هادم
اللذات ومنغص الشهوات وقاطع الأمنيات عند
المساورة للأعمال القبيحة واستعينوا الله على أداء
واجب حقه وما لا يحصى من أعداد نعمه وإحسانه

ومن خطبة له عليه السلام

الحمد لله الناشر في الخلق فضله والباسط فيهم بالجود
يده نحمده في جميع أموره ونستعينه على رعاية
حقوقه ونشهد أن لا إله غيره وأن محمدا عبده
ورسوله أرسله بأمره صادعا وبذكره ناطقا فأدى
أمينا ومضى رشيدا وخلف فينا راية الحق من تقدمها
مرق ومن تخلف عنها زهق ومن لزمها لحق
دليلها مكيث الكلام بطيء القيام سريع إذا قام
فإذا أنتم ألنتم له رقابكم وأشرتم إليه بأصابعكم
جاءه الموت فذهب به فلبثتم بعده ما شاء الله حتى
يطلع الله لكم من يجمعكم ويضم نشركم فلا تطمعوا
في غير مقبل ولا تيأسوا من مدبر فإن المدبر عسى
أن تزل إحدى قائمتيه وتثبت الأخرى فترجعا
حتى تثبتا جميعا ألا إن مثل آل محمد صلى الله عليه وآله
كمثل نجوم السماء إذا خوى نجم طلع نجم فكأنكم
قد تكاملت من الله فيكم الصنائع وأراكم ما كنتم
تأملون ومن خطبة له عليه السلام وهي تشتمل

المساورة
المساوة
اي المسارة

ناطقا

فلا تطمعوا
في غير مقبل

على اد

على ذكر الملاحم الأول قبل كل أول والآخر بعد كل آخر بأوليته وجب أن لا أول له وبآخريته وجب أن لا آخر له وأشهد أن لا إله إلا الله شهادة يوافق فيها السر الإعلان والقلب اللسان أيها الناس لا يجرمنكم شقاقي ولا يستهوينكم عصياني ولا تتراموا بالأبصار عند ما تسمعونه مني فوالذي فلق الحبة وبرأ النسمة إن الذي أنبئكم به عن النبي الأمي صلى الله عليه وآله ما كذب المبلغ ولا جهل السامع لكأني أنظر إلى ضليل قد نعق بالشام وفحص براياته في ضواحي كوفان فإذا فغرت فاغرته واشتدت شكيمته وثقلت في الأرض وطأته عضت الفتنة أبناءها بأنيابها وماجت الحرب بأمواجها وبدا من الأيام كلوحها ومن الليالي كدوحها فإذا أينع زرعه وقام على ينعه وهدرت شقاشقه وبرقت بوارقه عقدت رايات الفتن المعضلة وأقبلن كالليل المظلم والبحر الملتطم هذا وكم يخرق الكوفة من قاصف ويمر عليها من عاصف وعن قليل تلتف القرون بالقرون ويحصد القائم ويحطم المحصود

ومن خطبة له عليه السلام تجري هذا المجرى

وذلك يوم يجمع الله فيه الأولين والآخرين لنقاش الحساب وجزاء الأعمال خضوعاً قياماً قد ألجمهم العرق ورجفت بهم الأرض فأحسنهم حالاً من وجد لقدميه موضعاً ولنفسه متسعاً

منها فتن كقطع الليل المظلم لا تقوم لها قائمة ولا ترد لها راية تأتيكم مزمومة مرحولة يحفزها قائدها ويجهدها راكبها أهلها قوم شديد كلبهم

فقل سلبهم تجاهدهم في الله قوم اذلة عند المتكبرين في الارض مجهولون وفي السماء معروفون فويل لك يا بصرة عند ذلك من جيش من نقم الله سبحانه لا رهج له ولا حس وسيبتلي اهلك بالموت الاحمر والجوع الاغبر

ومن خطبة له عليه السلم

انظروا الى الدنيا نظر الزاهدين فيها الصادفين عنها فانها والله عما قليل تزيل الثاوي الساكن وتفجع المترف الآمن لا يرجع ما تولى منها فادبر ولا يدرى ما هو آت منها فينتظر سرورها مشوب بالحزن وجلد الرجال فيها الى الضعف والوهن فلا يغرنكم كثرة ما يعجبكم فيها لقلة ما يصحبكم منها رحم الله امرأ تفكر فاعتبر فابصر فكان ما هو كائن من الدنيا عن قليل لم يكن وكان ما هو كائن من الآخرة عما قليل لم يزل وكل معدود منقض وكل متوقع آت وكل آت قريب دان

منها

العالم من عرف قدره وكفى بالمرء جهلا الا يعرف قدره وان ابغض الرجال الى الله لعبد وكله الله الى نفسه جائرا عن قصد السبيل سائرا بغير دليل ان دعي الى حرث الدنيا عمل او الى حرث الآخرة كسل كان ما عمل له واجب عليه وكان ما ونى فيه ساقط عنه

منها

وذلك زمان لا ينجو فيه الا كل مؤمن نومة ان شهد لم يعرف وان غاب لم يفتقد اولئك مصابيح الهدى واعلام السرى ليسوا بالمساييح ولا المذاييع البذر اولئك يفتح الله لهم ابواب رحمته ويكشف عنهم ضراء نقمته ايها الناس سيأتي عليكم

زمان

زمان يكفأ فيه الاسلام كما يكفأ الاناء بما فيه ايها
الناس ان الله قد اعاذكم من ان يجور عليكم ولم يعذكم
من ان يبتليكم وقد قال جل من قائل ان في ذلك لايات
وان كنا لمبتلين قال السيد اما قوله عليه السلم كل
مومن نومة فانما اراد به الخامل الذكر القليل الشر والمساييح جمع
مسياح وهو الذي يسيح بين الناس بالفساد والنمائم والمذاييع جمع
مذياع وهو الذي اذا سمع لغيره بفاحشة اذاعها ونوه بها
والبذر جمع بذور وهو الذي يكثر سفهه ويلغو منطقه

ومن خطبة له عليه السلم وقد تقدم مختارها بخلاف هذه الرواية

اما بعد فان الله سبحانه بعث محمدا صلى الله عليه واله
وليس احد من العرب يقرأ كتابا ولا يدعي نبوة
ولا وحيا فقاتل بمن اطاعه من عصاه يسوقهم
الى منجاتهم ويبادر بهم الساعة ان تنزل بهم يحسر
الحسير ويقف الكسير فيقيم عليه حتى يلحقه غايته
الا هالكا لا خير فيه حتى اراهم منجاتهم وبوأهم
محلتهم فاستدارت رحاهم واستقامت قناتهم
وايم الله لقد كنت من ساقتها حتى تولت بحذافيرها
واستوسقت في قيادها ما ضعفت ولا جبنت
ولا خنت ولا وهنت وايم الله لابقرن الباطل حتى
اخرج الحق من خاصرته قال السيد رضي الله عنه
وقد تقدم مختار هذه الخطبة الا انني وجدتها في هذه الرواية
على خلاف ما سبق من زيادة ونقصان فاوجبت الحال اثباتها ثانية

ومن خطبة له عليه السلم

حتى بعث الله محمدا صلى الله عليه واله شهيدا
وبشيرا ونذيرا خير البرية طفلا وانجبها كهلا
اطهر المطهرين شيمة واجود المستمطرين ديمة

ما تخلون لكم الدنيا في لذتها ولا تمكنون من رضاع
اخلافها الا من بعد ما صادفتموها جائلا خطامها
قلقا وضينها قد صار حرامها عند اقوام بمنزلة
السدر المخضود وحلالها بعيدا غير موجود
وصادفتموها والله ظلا ممدودا الى اجل معدود
فالارض لكم شاغرة وايديكم فيها مبسوطة وايدي
القادة عنكم مكفوفة وسيوفكم عليهم مسلطة و
سيوفهم عنكم مقبوضة الا ان لكل دم ثائرا
ولكل حق طالبا وان الثائر في دمائنا كالحاكم في حق
نفسه وهو الذي لا يعجزه من طلب ولا يفوته من هرب
فاقسم بالله يا بني امية عما قليل لتعرفنها في ايدي
غيركم وفي دار عدوكم الا ان ابصر الابصار
ما نفذ في الخير طرفه الا ان اسمع الاسماع ما وعى
التذكير وقبله ايها الناس استصبحوا من شعلة
مصباح واعظ متعظ وامتاحوا من صفو عين
قد روقت من الكدر عباد الله لا تركنوا الى جهالتكم
ولا تنقادوا لاهوائكم فان النازل بهذا المنزل
نازل بشفا جرف هار ينقل الردى على ظهره من
موضع الى موضع لراي يحدثه بعد راي يريد
ان يلصق ما لا يلتصق ويقرب ما لا يتقارب فالله الله
ان تشكوا الى من لا يشكي شجوكم ومن ينقض برايه
ما قد ابرم لكم انه ليس على الامام الا ما حمل من امر
ربه الابلاغ في الموعظة والاجتهاد في النصيحة
والاحيا للسنة واقامة الحدود على مستحقيها
واصدار السهمان على اهلها فبادروا العلم من قبل

فتموج بتيه ومن قبل ان تشغلوا بانفسكم عن مستثار العلم من عند اهله وانهوا عن المنكر وتناهوا عنه فانما امرتم بالنهي بعد التناهي

ومن خطبة له عليه السلام

الحمد لله الذي شرع الاسلام فسهل شرائعه لمن ورده واعز اركانه على من غالبه فجعله امنا لمن علقه وسلما لمن دخله وبرهانا لمن تكلم به وشاهدا لمن خاصم به ونورا لمن استضاء به وفهما لمن عقل ولبا لمن تدبر وآية لمن توسم وتبصرة لمن عزم وعبرة لمن اتعظ ونجاة لمن صدق وثقة لمن توكل وراحة لمن فوض وجنة لمن صبر فهو ابلج المناهج واوضح الولائج مشرف المنار مشرق الجواد مضيء المصابيح كريم المضمار رفيع الغاية جامع الحلبة متنافس السبقة شريف الفرسان التصديق منهاجه والصالحات مناره والموت غايته والدنيا مضماره والقيامة حلبته والجنة سبقته

ومنها في ذكر النبي صلى الله عليه واله وسلم

حتى اورى قبسا لقابس وانار علما لحابس فهو امينك المامون وشهيدك يوم الدين وبعيثك نعمة ورسولك بالحق رحمة اللهم اقسم له مقسما من عدلك واجزه مضعفات الخير من فضلك اللهم اعل على بناء البانين بناءه واكرم لديك نزله وشرف عندك منزله واته الوسيلة واعطه السناء والفضيلة واحشرنا في زمرته غير خزايا ولا نادمين ولا ناكبين ولا ناكثين ولا ضالين ولا مفتونين قال السيد رضي الله عنه وقد مضى هذا الكلام فيما تقدم الا اننا كررناه هاهنا لما في الروايتين من الاختلاف

ومنها في خطاب اصحابه

فبلغتم من كرامة الله لكم منزلة تكرم بها اماؤكم
وتوصل بها جيرانكم ويعظمكم من لا فضل لكم عليه ولا يد
لكم عنده ويهابكم من لا يخاف لكم سطوة ولا لكم
عليه امرة وقد ترون عهود الله منقوضة فلا تغضبون
وانتم لنقض ذمم آبائكم تأنفون وكانت امور الله عليكم
ترد وعنكم تصدر واليكم ترجع فمكنتم الظلمة من
منزلتكم والقيتم اليهم ازمتكم واسلمتم امور الله
في ايديهم يعملون بالشبهات ويسيرون في الشهوات
وايم الله لو فرقوكم تحت كل كوكب لجمعكم الله
سبحانه لشر يوم لهم

ومن خطبة له عليه السلام في بعض ايام صفين

وقد رأيت جولتكم
وانحيازكم عن صفوفكم تحوزكم الجفاة الطغام
واعراب اهل الشام وانتم لهاميم العرب ويآفيخ الشرف
والانف المقدم والسنام الاعظم ولقد شفا وحاوح صدري
ان رأيتكم بأخرة تحوزونهم كما حازوكم وتزيلونهم عن
مواقفهم كما ازالوكم حسا بالنصال وشجرا بالرماح
تركب اولاهم اخراهم كالابل الهيم المطرودة ترمى
عن حياضها وتذاد عن مواردها

ومن خطبة له عليه السلام من خطب الملاحم

الحمد لله المتجلي لخلقه بخلقه والظاهر لقلوبهم بحجته
خلق الخلق من غير روية اذ كانت الرويات لا تليق
الا بذوي الضمائر وليس بذي ضمير في نفسه خرق علمه
باطن غيب السترات واحاط بغموض عقائد السريرات

منها في ذكر النبي صلى الله عليه وآله

اختاره من شجرة الانبياء ومشكاة الضياء وذؤابة
العلياء

وسرة البطحاء ومصابيح الظلمة وينابيع الحكمة
طبيب دوار بطبه قد احكم مراهمه
واحمى مواسمه يضع من ذلك حيث الحاجة اليه من قلوب عمي
واذان صم والسنة بكم متتبع بدوائه مواضع الغفلة
ومواطن الحيرة لم يستضيئوا باضواء الحكمة ولم يقدحوا
بزناد العلوم الثاقبة فهم في ذلك كالانعام السائمة
والصخور القاسية قد انجابت السرائر لاهل البصائر و
وضحت محجة الحق لخابطها واسفرت الساعة عن وجهها
وظهرت العلامة لمتوسمها ما لي اراكم اشباحا بلا ارواح
وارواحا بلا اشباح ونساكا بلا صلاح وتجارا بلا ارباح
وايقاظا نوما وشهودا غيبا وناظرة عميا وسامعة
صما وناطقة بكما راية ضلالة قد قامت على قطبها وتفرقت
بشعبها تكيلكم بصاعها وتخبطكم بباعها قائدها خارج
من الملة قائم على الضلة فلا يبقى يومئذ منكم الا ثفالة
كثفالة القدر او نفاضة كنفاضة العكم تعرككم
عرك الاديم وتدوسكم دوس الحصيد وتستخلص المومن
من بينكم استخلاص الطير الحبة البطينة من بين هزيل الحب
اين تذهب بكم المذاهب وتتيه بكم الغياهب وتخدعكم
الكواذب ومن اين تؤتون واني تؤفكون فلكل اجل كتاب
ولكل غيبة اياب فاستمعوا من ربانيكم واحضروه قلوبكم
واستيقظوا ان هتف بكم وليصدق رائد اهله وليجمع شمله
وليحضر ذهنه فلقد فلق لكم الامر فلق الخرزة وقرفه
قرف الصمغة فعند ذلك اخذ الباطل ماخذه و
ركب الجهل مراكبه وعظمت الطاغية وقلت الداعية
وصال الدهر صيال السبع العقور وهدر فنيق الباطل

تعد كظوم وتواخى الناس على الفجور وتهاجروا على الدين
وتحابوا على الكذب وتباغضوا على الصدق فاذا كان ذلك
كان الولد غيظا والمطر قيظا وتفيض اللئام فيضا وتغيض
الكرام غيضا وكان ذلك الزمان ذئابا وسلاطينه سباعا [اهل]
واوساطه اكالا وفقراؤه امواتا وغار الصدق و
فاض الكذب واستعملت المودة باللسان وتشاجر
الناس بالقلوب وصار الفسوق نسبا والعفاف عجبا
ولبس الاسلام لبس الفرو مقلوبا ومن خطبة
له عليه السلام كل شىء خاشع له وكل شىء
قائم به غنى كل فقير وعز كل ذليل وقوة كل ضعيف
ومفزع كل ملهوف من تكلم سمع نطقه ومن سكت
علم سره ومن عاش فعليه رزقه ومن مات فاليه منقلبه
لم ترك العيون فتخبر عنك بل كنت قبل الواصفين
من خلقك لم تخلق الخلق لوحشة ولا استعملتهم
لمنفعة ولا يسبقك من طلبت ولا يفلتك من اخذت
ولا ينقص سلطانك من عصاك ولا يزيد في ملكك
من اطاعك ولا يرد امرك من سخط قضاءك ولا يستغنى
عنك من تولى عن امرك كل سر عندك علانية وكل
غيب عندك شهادة انت الابد لا امد لك وانت المنتهى
لا محيص عنك وانت الموعد لا منجا منك بيدك ناصية
كل دابة واليك مصير كل نسمة سبحانك ما اعظم ما
نرى من خلقك وما اصغر عظمه في جنب قدرتك
وما اهول ما نرى من ملكوتك وما احقر ذلك فيما غاب
عنا من سلطانك وما اسبغ نعمك في الدنيا وما اصغرها
في نعم الاخرة ومنها من ملائكة اسكنتهم

سكنوا

سماواتك ورفعتهم عن أرضك هم أعلم خلقك بك
وأخوفهم لك وأقربهم منك لم يسكنوا الأصلاب ولم
يضمّنوا الأرحام ولم يخلقوا من ماءٍ مهين ولم يتشعّبهم
ريب المنون وإنّهم على مكانهم منك ومنزلتهم عندك
واستجماع أهوائهم فيك وكثرة طاعتهم لك وقلّة
غفلتهم عن أمرك لو عاينوا كنه ما خفي عليهم منك
لحقّروا أعمالهم ولزروا على أنفسهم ولعرفوا أنّهم
لم يعبدوك حقّ عبادتك ولم يطيعوك حقّ طاعتك
سبحانك خالقاً ومعبوداً بحسن بلائك عند خلقك
خلقت داراً وجعلت فيها مأدبةً مشرباً ومطعماً
وأزواجاً وخدماً وقصوراً وأنهاراً وزروعاً وثماراً
ثمّ أرسلت داعياً يدعو إليها فلا الدّاعي أجابوا ولا فيما
رغّبت رغبوا ولا إلى ما شوّقت إليه اشتاقوا
أقبلوا على جيفةٍ قد افتضحوا بأكلها واصطلحوا على
حبّها ومن عشق شيئاً أعشى بصره وأمرض قلبه فهو
ينظر بعينٍ غير صحيحةٍ ويسمع بأذنٍ غير سميعةٍ قد
خرقت الشّهوات عقله وأماتت الدّنيا قلبه وولهت
عليها نفسه فهو عبدٌ لها ولمن في يديه شيءٌ منها حيثما
زالت زال إليها وحيثما أقبلت أقبل عليها لا ينزجر
من الله بزاجرٍ ولا يتّعظ منه بواعظٍ وهو يرى المأ
خوذين على الغرّة حيث لا إقالة ولا رجعة كيف
نزل بهم ما كانوا يجهلون وجاءهم من فراق الدّنيا
ما كانوا يأمنون وقدموا من الآخرة على ما كانوا
يوعدون فغير موصوفٍ ما نزل بهم اجتمعت عليهم
سكرة الموت وحسرة الفوت ففترت لها أطرافهم

وَلتغيّر لَها ألوانهم ثمّ ازداد الموت فيهم ولوجا
فحيل بين أحدهم وبين منطقه وإنّه لبين أهله ينظر
ببصره ويسمع بأذنه على صحّة من عقله وبقاء من لبّه
يفكر فيم أفنى عمره وفيم أذهب دهره ويتذكّر
أموالا جمعها أغمض في مطالبها وأخذها من مصرّحاتها
ومشتبهاتها قد لزمته تبعات جمعها وأشرف على فراقها
تبقى لمن وراءه ينعمون فيها ويتمتّعون بها فيكون المهنأ
لغيره والعبء على ظهره والمرء قد غلقت رهونه
بها فهو يعضّ يده ندامة على ما أصحر له عند
الموت من أمره ويزهد فيما كان يرغب فيه أيّام
عمره ويتمنّى أنّ الذي كان يغبطه بها ويحسده عليها
قد حازها دونه فلم يزل الموت يبالغ في جسده حتّى
خالط سمعه فصار بين أهله لا ينطق بلسانه ولا يسمع
بسمعه يردّد طرفه بالنظر في وجوههم يرى حركات
ألسنتهم ولا يسمع رجع كلامهم ثمّ زاد الموت التياطا
به فقبض بصره كما قبض سمعه وخرجت الروح
من جسده فصار جيفة بين أهله قد أوحشوا من
جانبه وتباعدوا من قربه لا يسعد باكيا ولا يجيب
داعيا ثمّ حملوه إلى مخطّ في الأرض وأسلموه فيه
إلى عمله وانقطعوا عن زورته حتّى إذا بلغ الكتاب
أجله والأمر مقاديره وألحق آخر الخلق بأوّله
وجاء من أمر الله ما يريده من تجديد خلقه أماد السماء
وفطرها وأرجّ الأرض وأرجفها وقلع جبالها و
نسفها ودكّ بعضها بعضا من هيبة جلالته ومخوف
سطوته وأخرج من فيها فجدّدهم بعد إخلاقهم

وجمعهم لفصل القضاء ثم ميزهم لما يريد من مسألتهم عن خفايا الأعمال وخبايا الأفعال وجعلهم فريقين أنعم على هؤلاء وانتقم من هؤلاء فأما أهل الطاعة فأثابهم بجواره وخلدهم في داره حيث لا يظعن النزال ولا تتغير بهم الحال ولا تنوبهم الأفزاع ولا تنالهم الأسقام ولا تعرض لهم الأخطار ولا تشخصهم الأسفار وأما أهل المعصية فأنزلهم شر دار وغل الأيدي إلى الأعناق وقرن النواصي بالأقدام وألبسهم سرابيل القطران ومقطعات النيران في عذاب قد اشتد حره وباب قد أطبق على أهله في نار لها كلب ولجب ولهب ساطع وقصيف هائل لا يظعن مقيمها ولا يفادى أسيرها ولا تفصم كبولها لا مدة للدار فتفنى ولا أجل للقوم فيقضى

منها في ذكر النبي صلى الله عليه وآله

قد حقر الدنيا وصغرها وأهونها وهونها وعلم أن الله تعالى زواها عنه اختيارا وبسطها لغيره احتقارا فأعرض عن الدنيا بقلبه وأمات ذكرها عن نفسه وأحب أن تغيب زينتها عن عينه لكيلا يتخذ منها رياشا أو يرجو فيها مقاما بلغ عن ربه معذرا ونصح لأمته منذرا ودعا إلى الجنة مبشرا نحن شجرة النبوة ومحط الرسالة ومختلف الملائكة ومعادن العلم وينابيع الحكم ناصرنا ومحبنا ينتظر الرحمة وعدونا ومبغضنا ينتظر السطوة

ومن خطبة له عليه السلم

إن أفضل ما توسل به المتوسلون إلى الله سبحانه الإيمان به وبرسوله والجهاد في سبيله فإنه ذروة الإسلام

اي انها من جبلة الله

وكلمة الاخلاص فانها الفطرة واقام الصلوة
فانها الملة وايتاء الزكوة فانها فريضة واجبة و
صوم شهر رمضان فانه جنة من العقاب وحج البيت
واعتماره فانهما ينفيان الفقر ويرحضان الذنب و
صلة الرحم فانها مثراة في المال ومنساة في الاجل و
صدقة السر فانها تكفر الخطيئة وصدقة العلانية
فانها تدفع ميتة السوء وصنايع المعروف فانها تقي
مصارع الهوان افيضوا في ذكر الله فانه احسن الذكر
وارغبوا فيما وعد المتقين فان وعده اصدق الوعد
واقتدوا بهدى نبيكم فانه افضل الهدى واستنوا
بسنته فانها اهدى السنن وتعلموا القران فانه
ربيع القلوب واستشفوا بنوره فانه شفاء الصدور
واحسنوا تلاوته فانه انفع القصص وان العالم العامل
بغير علمه كالجاهل الجائر الذي لا يستفيق من جهله
بل الحجة عليه اعظم والحسرة له الزم وهو عند الله
الوم

(الحائر — في الهامش)

ومن خطبة له عليه السلم

اما بعد فاني احذركم الدنيا فانها حلوة خضرة
حفت بالشهوات وتحببت بالعاجلة وراقت بالقليل
وتحلت بالامال وتزينت بالغرور لا تدوم حبرتها و
لا تؤمن فجعتها غرارة ضرارة حايلة زايلة نافدة
بايدة اكالة غوالة لا تعدو اذا تناهت الى امنية
اهل الرغبة فيها والرضى بها ان تكون كما قال الله
سبحانه كماء انزلناه من السماء فاختلط به نبات
الارض فاصبح هشيما تذروه الرياح وكان الله
على كل شيء مقتدرا لم يكن امرؤ منها في حبرة

١

الا اعقبته

إلا أعقبته بعدها عبرة ولم يلق من سرائها بطناً إلا
منحته من ضرائها ظهراً أو لم تطله فيها ديمة رخاء
إلا هتنت عليه مزنة بلاء وحري إذا أصبحت له
منتصرة أن تمسي له متنكرة وإن جانب منها اعذوذب
واحلولى أمرّ منها جانب فأوبى لا ينال امرؤ من غضارتها
رغباً إلا أرهقته من نوائبها تعباً ولا يمسي منها في جناح
أمن إلا أصبح على قوادم خوف غرارة غرور ما فيها
فانية فان من عليها لا خير في شيء من أزوادها إلا
التقوى من أقل منها استكثر مما يؤمنه ومن استكثر
منها استكثر مما يوبقه وزال عما قليل عنه كم من
واثق بها قد فجعته وذي طمأنينة إليها قد صرعته
وذي أبهة قد جعلته حقيراً وذي نخوة قد ردته
ذليلاً سلطانها دول وعيشها رنق وعذبها أجاج
وحلوها صبر وغذاؤها سمام وأسبابها رمام حيها
بعرض موت وصحيحها بعرض سقم ملكها مسلوب
وعزيزها مغلوب وموفورها منكوب وجارها
محروب ألستم في مساكن من كان قبلكم
أطول أعماراً وأبقى آثاراً وأبعد آمالاً وأعد عديداً
وأكثف جنوداً تعبدوا للدنيا أي تعبد وآثروها
أي إيثار ثم ظعنوا عنها بغير زاد مبلغ ولا ظهر
قاطع فهل بلغكم أن الدنيا سخت لهم نفساً بفدية
أو أعانتهم بمعونة أو أحسنت لهم صحبة بل أر
هقتهم بالقوادح وأوهنتهم بالقوارع وضعضعتهم
بالنوائب وعفرتهم للمناخر ووطئتهم بالمناسم
وأعانت عليهم ريب المنون فقد رأيتم تنكرها

تعذب

فأوبى

بالقوادح نخ

لمن دان لها

لمن جاز بها وآثرها واخلد اليها حتى ظعنوا عنها لفراق
الابد هل زودتهم الا السغب او احلتهم الا
الضنك او نورت لهم الا الظلمة او اعقبتهم الا
الندامة افهذه تؤثرون ام اليها تطمئنون ام عليها
تحرصون فبئست الدار لمن لم يتهمها ولم يكن فيها
على وجل منها فاعلموا وانتم تعلمون بانكم تاركوها
وظاعنون عنها واتعظوا فيها بالذين قالوا من اشد
منا قوة حملوا الى قبورهم فلا يدعون ركبانا و
انزلوا الاجداث فلا يدعون ضيفانا وجعل لهم من الصفيح
اجنان ومن التراب اكفان ومن الرفات جيران فهم
جيرة لا يجيبون داعيا ولا يمنعون ضيما ولا يبالون مندبة
ان جيدوا لم يفرحوا وان قحطوا لم يقنطوا جميع و
هم آحاد وجيرة وهم ابعاد متدانون لا يتزاورون
وقريبون لا يتقاربون حلماء قد ذهبت اضغانهم وجهلاء
قد ماتت احقادهم لا يخشى فجعهم ولا يرجى دفعهم
استبدلوا بظهر الارض بطنا وبالسعة ضيقا وبالاهل
غربة وبالنور ظلمة فجاؤوها كما فارقوها حفاة
عراة قد ظعنوا عنها باعمالهم الى الحيوة الدائمة
والدار الباقية كما قال سبحانه كما بدانا اول خلق
نعيده وعدا علينا انا كنا فاعلين

ومن خطبة له عليه السلام ذكر فيها ملك الموت عليه السلم وتوفيه الانفس

هل تحس به اذا دخل منزلا ام هل تراه اذا توفى
احدا بل كيف يتوفى الجنين في بطن امه ايلج
عليه من بعض جوارحها ام الروح اجابته

ام الروح اجابته باذن ربها ام هو ساكن معه
فى احشائها كيف يصف الهه من يعجز عن صفة
مخلوق مثله ۞ ومن خطبة له
عليه السلم ۞ واحذركم الدنيا فانها منزل
قلعة وليست بدار نجعة قد تزينت بغرورها
وغرت بزينتها دار هانت على ربها فخلط حلالها
بحرامها وخيرها بشرها وحياتها بموتها وحلوها
بمرها لم يصفها الله لاوليائه ولم يضن بها على
اعدائه خيرها زهيد وشرها عتيد وجمعها
ينفد وملكها يسلب وعامرها يخرب فما خير دار
تنقض نقض البناء وعمر يفنى فناء الزاد ومدة
تنقطع انقطاع السير، اجعلوا ما افترض الله
عليكم من طلبكم واسئلوه من اداء حقه ما سئلكم
واسمعوا دعوة الموت اذانكم قبل ان يدعى بكم ان الزاهدين
فى الدنيا تبكى قلوبهم وان ضحكوا ويشتد حزنهم
وان فرحوا ويكثر مقتهم انفسهم وان اغتبطوا بما
رزقوا قد غاب عن قلوبكم ذكر الاجال وحضرتكم
كواذب الامال فصارت الدنيا املك بكم من الاخرة
والعاجلة اذهب بكم من الاجلة وانما انتم اخوان
على دين الله ما فرق بينكم الا خبث السرائر وسوء
الضمائر فلا توازرون ولا تناصحون ولا تباذلون و
لا توادون ما لكم تفرحون باليسير من الدنيا تدركونه
وتحزنون باليسير من الدنيا حين يفوتكم ويقلقكم
ولا يحزنكم الكثير من الاخرة تحرمونه ويقلقكم
اليسير من الدنيا يفوتكم حتى يتبين ذلك فى وجوهكم

وقلة صبركم عما زوي منها عنكم كأنها دار مقامكم
وكأن متاعها باق عليكم وما يمنع احدكم ان يستقبل
اخاه بما يخاف من عيبه الا مخافه ان يستقبله بمثله قد تصافيتم
على رفض الآجل وحب العاجل وصار دين احدكم لعقة
على لسانه صنيع من قد فرغ من عمله واحرز رضى

ومن خطبة له عليه السلم

الحمد لله الواصل الحمد بالنعم والنعم بالشكر نحمده
على آلائه كما نحمده على بلائه ونستعينه على هذه
النفوس البطاء عما امرت به السراع الى ما نهيت عنه
ونستغفره مما احاط به علمه واحصاه كتابه علم
غير قاصر وكتاب غير مغادر ونؤمن به ايمان من
عاين الغيوب ووقف على الموعود ايمانا نفى اخلاصه
الشرك ويقينه الشك ونشهد ان لا اله الا الله وحده
لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله صلى الله عليه واله
شهادتين تصعدان القول وترفعان العمل لا يخف
ميزان توضعان فيه ولا يثقل ميزان ترفعان منه
اوصيكم عباد الله بتقوى الله التي هي الزاد وبها
المعاد زاد مبلغ ومعاد منجح دعا اليها اسمع داع
ووعاها خير واع فاسمع داعيها وفاز واعيها
عباد الله ان تقوى الله حمت اوليا الله
محارمه والزمت قلوبهم مخافته حتى اسهرت
لياليهم واظمات هواجرهم فاخذوا الراحه بالنصب
والري بالظما واستقربوا الاجل فبادروا العمل
وكذبوا الامل فلاحظوا الاجل ثم ان الدنيا
دار فنا وعنا وغير وعبر فمن الفنا ان الدهر

موتر

مُوتِرٌ قوسَه لا تُخطِئ سهامُه ولا تُوسى جراحُه يرمي
الحيَّ بالموت والصحيحَ بالسقم والناجيَ بالعطب
آكلٌ لا يشبع وشاربٌ لا ينقع ومن العناء أنّ المرءَ
يجمع ما لا يأكل ويبني ما لا يسكن ثمّ يخرج إلى الله لا
مالاً حمل ولا بناءً نقل. ومن غِيَرِها أنّك ترى المرحومَ
مغبوطاً والمغبوطَ مرحوماً ليس ذلك إلّا نعيماً
زلّ وبؤساً نزل. ومن عِبَرِها أنّ المرءَ يُشرف على أمله
فيقتطعه حضورُ أجله فلا أملٌ يُدرَك ولا مؤمَّلٌ
يُترَك فسبحان الله ما أغرَّ سرورَها وأظمأَ ريَّها وأضحى
فيئَها لا جاءٍ يُردّ ولا ماضٍ يرتدّ. فسبحان الله ما أقربَ
الحيَّ من الميّت للحاقه به وأبعدَ الميّتَ من الحيّ لانقطاعه
عنه إنّه ليس شيءٌ بشرٍّ من الشرّ إلّا عقابُه وليس شيءٌ
بخيرٍ من الخير إلّا ثوابُه وكلُّ شيءٍ من الدنيا سماعُه
أعظمُ من عيانه وكلُّ شيءٍ من الآخرة عيانُه أعظمُ من
سماعه فليكفِكم من العيان السماعُ ومن الغيب الخبرُ
واعلموا أنّ ما نقص من الدنيا وزاد في الآخرة خيرٌ
ممّا نقص من الآخرة وزاد في الدنيا فكم من منقوصٍ
رابحٍ ومزيدٍ خاسرٍ إنّ الذي أُمرتم به أوسعُ من الذي
نُهيتم عنه وما أُحلّ لكم أكثرُ ممّا حُرّم عليكم
فذروا ما قلَّ لما كثر وما ضاق لما اتّسع قد تكفّل
لكم بالرزق وأُمرتم بالعمل فلا يكوننّ المضمونُ
لكم طلبُه أولى بكم من المفروض عليكم عملُه مع
أنّه والله لقد اعترض الشكُّ ودخل اليقينُ حتّى
كأنّ الذي ضُمن لكم قد فُرض عليكم وكأنّ الذي
فُرض عليكم قد وُضع عنكم فبادروا العمل

وخافوا بغتة الأجل فإنه لا يرجى من رجعة العمر
ما يرجى من رجعة الرزق ما فات اليوم من الرزق
رجي غداً زيادته وما فات أمس من العمر لم يرج
اليوم رجعته الرجاء مع الجائي واليأس مع الماضي
فاتقوا الله حق تقاته ولا تموتن إلا وأنتم مسلمون

ومن خطبة له عليه السلام في الاستسقاء

اللهم قد انصاحت جبالنا واغبرت أرضنا وهامت
دوابنا وتحيرت في مرابضها وعجت عجيج الثكالى على
أولادها وملت التردد في مراتعها والحنين إلى مواردها
اللهم فارحم حيرتها في مذاهبها وأنينها في موالجها اللهم
فارحم أنين الآنة وحنين الحانة اللهم خرجنا إليك
حين اعتكرت علينا حدابير السنين وأخلفتنا مخايل
الجود فكنت الرجاء للمبتئس والبلاغ للملتمس ندعوك
حين قنط الأنام ومنع الغمام وهلك السوام ألا تؤاخذنا
بأعمالنا ولا تأخذنا بذنوبنا وانشر علينا رحمتك بالسحاب
المنبعق والربيع المغدق والنبات المونق سحاً وابلاً تحيي
به ما قد مات وترد به ما قد فات اللهم سقيا منك محيية
مروية تامة عامة طيبة مباركة هنيئة مريعة
زاكياً نبتها ثامراً فرعها ناضراً ورقها
تنعش بها الضعيف من عبادك وتحيي بها الميت من بلادك
اللهم سقيا منك تعشب بها نجادنا وتجري بها وهادنا
ويخصب بها جنابنا وتقبل بها ثمارنا وتعيش بها مواشينا
وتندى بها أقاصينا وتستعين بها ضواحينا من بركاتك
الواسعة وعطاياك الجزيلة على بريتك المرملة
ووحشك المهملة وأنزل علينا سماء مخضلة مدراراً

ها طلة بها برائع الودق منها الودق ويحفز القطر منها
القطر غير خلب برقها ولا جهام عارضها ولا قزع
ربابها ولا شفان ذهابها حتى يخصب لامراعها المجدبون
ويحيى ببركتها المسنتون فانك تنزل الغيث من بعد
ما قنطوا وتنشر رحمتك وانت الولي الحميد

قال السيد قوله انصاحت جبالنا اي تشققت من المحول
يقال انصاح الثوب اذا انشق ويقال ايضا انصاح النبت وصاح
وصوح اذا جف ويبس وقوله وهامت دوابنا اي عطشت و
الهيام العطش وقوله حدابير السنين جمع حدبار وهي الناقة
التي انضاها السير فشبه بها السنة التي فشا فيها الجدب قال
ذو الرمة: حدابير ما تنفك الا مناخة على الخسف او نرمي بها بلدا قفرا
وقوله ولا قزع ربابها القزع القطع الصغار المتفرقة من السحاب
وقوله ولا شفان ذهابها فان تقديره ولا ذات شفان ذهابها و
الشفان الريح الباردة والذهاب الامطار اللينة فحذف ذات لعلم
السامع به

ومن خطبة له عليه السلام

ارسله داعيا الى الحق وشاهدا على الخلق فبلغ رسالات
ربه غير وان ولا مقصر وجاهد في الله اعداءه غير
واهن ولا معذر امام من اتقى وبصر من اهتدى منها
ولو تعلمون ما اعلم مما طوي عنكم غيبه اذا لخرجتم
الى الصعدات تبكون على اعمالكم وتلتدمون على انفسكم
ولتركتم اموالكم لا حارس لها ولا خالف عليها و
لهمت كل امرئ منكم نفسه لا يلتفت الى غيرها
ولكنكم نسيتم ما ذكرتم وامنتم ما حذرتم فتاه
عنكم رايكم وتشتت عليكم امركم لوددت ان الله
فرق بيني وبينكم والحقني بمن هو احق بي منكم قوم
والله ميامين الراي مراجيح الحلم مقاويل بالحق متاريك
للبغي مضوا قدما على الطريقة واوجفوا على
المحجة فظفروا بالعقبى الدائمة والكرامة الباردة

اما والله ليسلطن عليكم غلام ثقيف الذيال الميال
ياكل خضرتكم ويذيب شحمتكم ايه ابا وذحة
قال السيد الوذحة الخنفساء وهذا القول
يومى به الى الحجاج وله مع الوذحة حديث ليس هذا موضع ذكره

ومن كلام له عليه السلم

فلا اموال بذلتموها للذى رزقها ولا انفس خاطرتم
بها للذى خلقها تكرمون بالله على عباده ولا تكرمون
الله فى عباده فاعتبروا بنزولكم منازل من كان قبلكم
وانقطاعكم عن اصل اخوانكم

ومن كلام له عليه السلم

انتم الانصار على الحق والا
خوان فى الدين والجنن يوم الباس والبطانة دون
الناس بكم اضرب المدبر وارجو طاعة المقبل
فاعينونى بمناصحة خلية من الغش سليمة من الريب
فوالله انى لاولى الناس بالناس

ومن كلام له عليه السلم وقد جمع الناس وحضهم على الجهاد

فسكتوا مليا فقال ما بالكم امخرسون انتم فقال قوم منهم يا امير
المؤمنين ان سرت سرنا معك فقال عليه السلم
ما بالكم لا سددتم لرشد ولا هديتم لقصد افى مثل هذا
ينبغى لى ان اخرج انما يخرج فى مثل هذا رجل ممن ارضاه
من شجعانكم وذوى باسكم ولا ينبغى لى ان ادع الجند
والمصر وبيت المال وجباية الارض والقضاء بين المسلمين
والنظر فى حقوق المطالبين ثم اخرج فى كتيبة
اتبع اخرى اتقلقل تقلقل القدح فى الجفير الفارغ
وانما انا قطب الرحى تدور على وانا بمكانى فاذا
فارقته استحار مدارها واضطرب ثفالها هذا لعمر
الله الراى السوء والله لولا رجائى الشهادة عند لقائى

العدو

العدو لو قد حُمّ لي لقاؤه لقربت ركابي ثم شخصت عنكم فلا أطلبكم ما اختلف جنوب وشمال.

ومن كلام له عليه السلام

تالله لقد علمت تبليغ الرسالات وإتمام العدات وتمام الكلمات وعندنا أهل البيت أبواب الحكم وضياء الأمر ألا وإن شرائع الدين واحدة وسبله قاصدة من أخذ بها لحق وغنم ومن وقف عنها ضل وندم اعملوا ليوم تذخر له الذخائر وتبلى فيه السرائر ومن لا ينفعه حاضر لبه فعازبه عنه أعجز وغائبه أعوز واتقوا نارا حرها شديد وقعرها بعيد وحليها حديد ألا وإن اللسان الصالح يجعله الله للمرء في الناس خير له من المال يورثه من لا يحمده

ومن كلام له عليه السلام

وقد قام رجل من أصحابه فقال نهيتنا عن الحكومة ثم أمرتنا بها فما ندري أي الأمرين أرشد فصفق عليه السلام إحدى يديه على الأخرى ثم قال

هذا جزاء من ترك العقدة أما والله لو أني حين أمرتكم بما أمرتكم به حملتكم على المكروه الذي يجعل الله فيه خيرا فإن استقمتم هديتكم وإن اعوججتم قومتكم وإن أبيتم تداركتكم لكانت الوثقى ولكن بمن وإلى من أريد أن أداوي بكم وأنتم دائي كناقش الشوكة بالشوكة وهو يعلم أن ضلعها معها اللهم قد ملت أطباء هذا الداء الدوي وكلت النزعة بأشطان الركي أين القوم الذين دعوا إلى الإسلام فقبلوه وقرؤوا القرآن فأحكموه وهيجوا إلى الجهاد فولهوا وله اللقاح إلى أولادها وسلبوا السيوف أغمادها وأخذوا بأطراف الأرض زحفا زحفا

وُصُفاً صفاً بعضٌ هلك وبعضٌ نجا لا يُبشَّرون
بالأحياء ولا يُعزَّون عن الموتى مُرْهُ العيون
من البكاء خُمصُ البطون من الصيام ذُبْلُ الشفاه
من الدعاء صُفرُ الألوان من السهر على وجوههم
غبرة الخاشعين أولئك إخواني الذاهبون فحقّ
لنا أن نظمأ إليهم ونعضّ الأيدي على فراقهم إنّ
الشيطان يُسنّي لكم طرقه ويريد أن يحلّ دينكم
عقدةً عقدةً ويعطيكم بالجماعة الفرقة وبالفرقة
الفتنة فاصدفوا عن نزغاته ونفثاته واقبلوا
النصيحة ممّن أهداها إليكم واعقلوها على أنفسكم

ومن كلام له عليه السلام

قاله للخوارج وقد خرج إلى معسكرهم وهم مقيمون على إنكار
الحكومة فقال أكلّكم شهد معنا صفّين فقالوا منّا من شهد
ومنّا من لم يشهد قال فامتازوا فرقتين فليكن من شهد صفّين فرقة
ومن لم يشهدها فرقة حتى أكلّم كلاً بكلامه ونادى الناس
فقال أمسكوا عن الكلام وأنصتوا لقولي وأقبلوا بأفئدتكم إليّ
فمن نشدناه شهادة فليقل بعلمه فيها ثم كلّمهم بكلام طويل منه

ألم تقولوا عند رفعهم المصاحف حيلةً وغيلةً
ومكراً وخديعةً إخواننا وأهل دعوتنا استقالونا
واستراحوا إلى كتاب الله سبحانه فالرأي القبول
منهم والتنفيس عنهم فقلت لكم هذا أمرٌ ظاهره
إيمانٌ وباطنه عدوانٌ وأوّله رحمةٌ وآخره ندامةٌ
فأقيموا على شأنكم والزموا طريقتكم وعضّوا على
الجهاد بنواجذكم ولا تلتفتوا إلى ناعقٍ نعق إن
أُجيب أضلّ وإن تُرك ذلّ ولقد كنّا مع رسول الله
صلى الله عليه وآله وإنّ القتل ليدور بين الآباء والأبناء

والإخوان

والاحوال والقرابات فما نزداد على كل مصيبة
وشدة الا ايمانا ومضيا على الحق وتسليما للامر وصبرا
على مضض الجراح ولكنا انما اصبحنا نقاتل اخواننا
في الاسلام على ما دخل فيه من الزيغ والاعوجاج
والشبهة والتاويل فاذا طمعنا في خصلة يلم الله
بها شعثنا ونتدانى بها الى البقية فيما بيننا رغبنا
فيها وامسكنا عما سواها **ومن كلام له**
عليه السلام قاله لاصحابه في وقت الحرب
واي امرئ منكم احس من نفسه رباطة جاش
عند اللقاء ورأى من احد من اخوانه فشلا فليذب عن
اخيه بفضل نجدته التي فضل بها عليه كما يذب عن نفسه
فلو شاء الله لجعله مثله ان الموت طالب حثيث
لا يفوته المقيم ولا يعجزه الهارب ان اكرم الموت
القتل والذي نفس ابن ابي طالب بيده لالف ضربة
بالسيف اهون من ميتة على الفراش في غير طاعة الله
ومنه وكاني انظر اليكم تكشون
كشيش الضباب لا تاخذون حقا ولا تمنعون ضيما
قد خليتم والطريق فالنجاة للمقتحم والهلكة للمتلوم
ومنه في حض اصحابه على القتال
فقدموا الدارع واخروا الحاسر وعضوا على الا
ضراس فانه انبى للسيوف عن الهام والتووا في
اطراف الرماح فانه امور للاسنة وغضوا الابصار
فانه اربط للجاش واسكن للقلوب واميتوا الاصوات
فانه اطرد للفشل ورايتكم فلا تميلوها ولا تخلوها
ولا تجعلوها الا بايدي شجعانكم والمانعين الذمار

منكم فإن الصابرين على نزول الحقائق هم الذين يحفون
براياتهم ويكتنفونها حفافيها ووراءها وأمامها
لا يتأخرون عنها فيسلمونها ولا يتقدمون عليها فيفر
دوها أجزأ امرؤ قرنه وآسى أخاه بنفسه ولم يكل
قرنه إلى أخيه فيجتمع عليه قرنه وقرن أخيه
وايم الله لئن فررتم من سيف العاجلة لا تسلموا
من سيف الآجلة أنتم لهاميم العرب والسنام الأعظم
إن في الفرار موجدة الله والذل اللازم والعار
الباقي وإن الفار غير مزيد في عمره ولا محجوز
بينه وبين يومه من رائح إلى الله كالظمآن يرد
الماء الجنة تحت أطراف العوالي اليوم تبلى
الأخبار اللهم فإن ردوا الحق فافضض جماعتهم
وشتت كلمتهم وأبسلهم بخطاياهم إنهم لن يزولوا
عن مواقفهم دون طعن دراك يخرج منه النسيم
وضرب يفلق الهام ويطيح العظام ويندر السواعد
والأقدام وحتى يرموا بالمناسر تتبعها المناسر وير
جموا بالكتائب تقفوها الحلائب وحتى يجر ببلادهم
الخميس يتلوه الخميس وحتى تدعق الخيول في نواحر
أرضهم وبأعنان مساربهم ومسارحهم قال السيد
الدعق الدق أي تدق الخيول بحوافرها أرضهم ونواحر
أرضهم متقابلاتها يقال منازل بني فلان تتناحر أي تتقابل

ومن كلام له عليه السلام في التحكيم

إنا لم نحكم الرجال وإنما حكمنا القرآن وهذا القرآن
إنما هو خط مسطور بين الدفتين لا ينطق بلسان
ولا بد له من ترجمان وإنما ينطق عنه الرجال

ولما دعانا

ولما دعانا القوم الى ان نحكم بيننا القرآن لم نكن
الفريق المتولي عن كتاب الله تعالى وقال الله سبحانه
فان تنازعتم في شيء فردوه الى الله والرسول فرده
الى الله ان نحكم بكتابه ورده الى الرسول ان نأخذ
بسنته فاذا حكم بالصدق في كتاب الله فنحن احق
الناس به . وان حكم بسنة رسول الله فنحن اولاهم
به . واما قولكم جعلت بينكم وبينهم اجلا في التحكيم
فانما فعلت ذلك ليتبين الجاهل ويتثبت العالم ولعل
الله ان يصلح في هذه الهدنة امر هذه الامة ولا
يؤخذ باكظامها فتعجل عن تبين الحق وتنقاد لاول
الغي ان افضل الناس عند الله من كان العمل بالحق
احب اليه وان نقصه وكرثه من الباطل وان جر اليه
وزاده فاين يتاه بكم ومن اين اتيتم . استعدوا
للمسير الى قوم حيارى عن الحق لا يبصرونه وموزعين
بالجور لا يعدلون به جفاة عن الكتاب نكب عن
الطريق . ما انتم بوثيقة يعلق بها ولا زوافر عز يعتصم
اليها لبئس حشاش نار الحرب انتم اف لكم لقد
لقيت منكم برحا يوما اناديكم ويوما اناجيكم فلا
احرار صدق عند النداء ولا اخوان ثقة عند
النجاء

ومن كلام له عليه السلام

لما عوتب على تصييره الناس اسوة في العطاء من غير تفضيل
اولي السابقات والشرف

اتأمروني ان اطلب النصر بالجور فيمن وليت عليه
والله لا اطور به ما سمر سمير وما ام نجم في السماء
نجما لو كان المال لي لسويت بينهم فكيف وانما المال
لهم الا وان اعطاء المال في غير حقه تبذير واسراف

وهو يرفع صاحبه في الدنيا ويضعه في الآخرة و
يكرمه في الناس ويهينه عند الله لم يضع امرؤ
ماله في غير حقه وعند غير اهله الا حرمه الله
شكرهم وكان لغيره ودهم فان زلت به النعل
يوما فاحتاج الى معونتهم فشر خدين والأم خليل

ومن كلام له عليه السلم للخوارج

فان ابيتم الا ان تزعموا اني اخطأت وضللت فلم
تضللون عامة امة محمد صلى الله عليه وآله بضلالي و
تأخذونهم بخطاي وتكفرونهم بذنوبي سيوفكم
على عواتقكم تضعونها مواضع البرء والسقم
وتخلطون من اذنب بمن لم يذنب وقد علمتم ان رسول الله
صلى الله عليه وآله رجم الزاني ثم صلى عليه ثم ورثه
اهله وقتل القاتل وورث ميراثه اهله وقطع السارق
وجلد الزاني غير المحصن ثم قسم عليهما من الفيء
ونكحا المسلمات فاخذهم رسول الله صلى الله عليه وآله
بذنوبهم واقام حق الله فيهم ولم يمنعهم سهمهم
من الاسلام ولم يخرج اسماءهم من بين اهله ثم انتم
شرار الناس ومن رمى به الشيطان مراميه وضرب
به تيهه وسيهلك فيّ صنفان محب مفرط يذهب به
الحب الى غير الحق ومبغض مفرط يذهب به البغض الى
غير الحق وخير الناس فيّ حالا النمط الاوسط
فالزموه والزموا السواد الاعظم فان يد الله على
الجماعة واياكم والفرقة فان الشاذ من الناس
للشيطان كما ان الشاذ من الغنم للذئب ∴ الا من
دعا الى هذا الشعار فاقتلوه ولو كان تحت عمامتي

هذه

منه وانما حكم الحكمان ليحييا ما احيا القران
ويميتا ما امات القران واحياؤه الاجتماع
عليه واماتته الافتراق عنه فان جرنا القران
اليهم اتبعناهم وان جرهم الينا اتبعونا فلم ات
لا ابا لكم بجرا ولا ختلتكم عن امركم ولا لبسته
عليكم. انما اجتمع راى ملائكم على اختيار
رجلين اخذنا عليهما ان لا يتعديا القران
فتاها عنه وتركا الحق وهما يبصرانه وكان
الجور هواهما فمضيا عليه وقد سبق استثناؤنا
عليهما في الحكومة بالعدل والصمد للحق سوء را
يهما وجور حكمهما

ومن كلام له عليه السلم فيما
يخبر به عن الملاحم بالبصرة

يا احنف كاني به وقد سار بالجيش الذي لا يكون له غبار
ولا لجب ولا قعقعة لجم ولا حمحمة خيل يثيرون
الارض باقدامهم كانها اقدام النعام يومي بذلك
عليه السلم الى صاحب الزنج ثم قال عليه السلم ويل
لسكككم العامرة والدور المزخرفة التي لها
اجنحة كاجنحة النسور وخراطيم كخراطيم
الفيلة من اولئك الذين لا يندب قتيلهم ولا يفقد
غائبهم. انا كاب الدنيا لوجهها وقادرها
بقدرها وناظرها بعينها ومنه
يومي به الى وصف الاتراك كاني اراهم قوما كان
وجوههم المجان المطرقة يلبسون السرق والديباج
ويعتقبون الخيل العتاق ويكون هناك استحرار قتل

حتى يمشي المجروح على المقتول ويكون
المفلت أقل من المأسور

فقال له بعض أصحابه

لقد أعطيت يا أمير المؤمنين علم الغيب فضحك عليه السلم
وقال للرجل وكان كلبيا: يا أخا كلب ليس هو
بعلم غيب وإنما هو تعلم من ذي علم وإنما علم الغيب
علم الساعة وما عدده الله سبحانه بقوله إن الله
عنده علم الساعة الآية فيعلم سبحانه ما في الأرحام
من ذكر أو أنثى وقبيح أو جميل وسخي أو بخيل وشقي
أو سعيد ومن يكون في النار حطبا أو في الجنان
للنبيين مرافقا فهذا علم الغيب الذي لا يعلمه أحد
إلا الله وما سوى ذلك فعلم علمه الله نبيه صلى الله عليه
فعلمنيه ودعا لي بأن يعيه صدري وتضطم عليه جوانحي

ومن خطبة له عليه السلم في ذكر المكاييل والموازين

عباد الله إنكم وما تأملون من هذه الدنيا أثوياء
مؤجلون ومدينون مقتضون أجل منقوص
وعمل محفوظ فرب دائب مضيع ورب كادح
خاسر قد أصبحتم في زمن لا يزداد الخير فيه إلا
إدبارا والشر إلا إقبالا والشيطان في هلاك الناس
إلا طمعا فهذا أوان قويت عدته وعمت مكيدته
وأمكنت فريسته اضرب بطرفك حيث شئت من الناس
فهل تبصر إلا فقيرا يكابد فقرا أو غنيا بدل نعمة الله
كفرا أو بخيلا اتخذ البخل بحق الله وفرا أو متمردا
كأن بأذنه عن سمع المواعظ وقرا أين خياركم

وصلحاؤكم وأين أحرارُكم وسمحاؤكم وأين المتورّ
عون في مكاسبهم والمتنزهون في مذاهبهم أليس
قد ظعنوا جميعاً عن هذه الدنيا الدنيّة والعاجلة
المنغّصة وهل خُلقتم إلا في حثالةٍ لا تلتقي بذمّهم الشفتان
استصغاراً لقدرهم وذهاباً عن ذكرهم فإنا لله وإنا
إليه راجعون ظهر الفساد فلا منكرٌ مغيّرٌ ولا زاجرٌ
مزدجرٌ أفبهذا تريدون أن تجاوروا الله في دار قدسه
وتكونوا أولياءه عنده هيهات لا يُخدع الله عن جنّته
ولا تُنال مرضاته إلا بطاعته لعن الله الآمرين بالمعروف
التاركين له والناهين عن المنكر العاملين به

ومن كلامه عليه السلام لأبي ذر رضي الله عنه
لما أُخرج إلى الربذة

يا أبا ذر إنك غضبت لله فارجُ
من غضبت له إن القوم خافوك على دنياهم وخفتهم على دينك
فاترك في أيديهم ما خافوك عليه واهرب منهم بما خفتهم
عليه فما أحوجهم إلى ما منعتهم وأغناك عما منعوك وستعلم
من الرابح غداً والأكثر حسداً ولو أن السموات والأرض كانتا
على عبدٍ رتقاً ثم اتقى الله لجعل الله له منهما مخرجاً لا يؤنسنّك إلا
الحق ولا يوحشنّك إلا الباطل فلو قبلت دنياهم لأحبّوك ولو قرضت
منها لأمنوك

ومن كلام له عليه السلام

أيتها النفوس المختلفة والقلوب المتشتتة الشاهدة أبدانهم والغائبة
عنهم عقولهم أظأركم على الحق وأنتم تنفرون عنه نفور المعزى
من وعوعة الأسد هيهات أن أطلع بكم سرار العدل أو أقيم اعوجاج
الحق اللهم إنك تعلم أنه لم يكن الذي كان منا منافسةً في سلطانٍ
ولا التماسَ شيءٍ من فضول الحطام ولكن لنردّ المعالم من دينك ونظهر
الإصلاح في بلادك فيأمن المظلومون من عبادك وتُقام المعطّلة

من حدودك اللهم اني اول من اناب وسمع واجاب لم يسبقني
الا رسول الله صلى الله عليه واله بالصلوة وقد علمتم انه لا ينبغي
ان يكون على الفروج والدماء والمغانم والاحكام وامامة المسلمين
البخيل فتكون في اموالهم نهمته ولا الجاهل فيضلهم بجهله و
لا الجافي فيقطعهم بجفائه ولا الحائف للدول فيتخذ قوما دون قوم
ولا المرتشي في الحكم فيذهب بالحقوق ويقف بها دون المقاطع ولا
المعطل للسنة فيهلك الامة.
نحمده على ما اخذ واعطى وعلى ما ابلى وابتلى الباطن لكل خفية
الحاضر لكل سريرة العالم بما تكن الصدور وما تخون العيون ونشهد
ان لا اله غيره وان محمدا نجيبه وبعيثه شهادة يوافق فيها السر
الاعلان والقلب اللسان منها فانه والله الجد لا اللعب والحق
لا الكذب وما هو الا الموت اسمع داعيه واعجل حاديه فلا يغرنك
سواد الناس من نفسك وقد رايت من كان قبلك ممن جمع المال وحذر
الاقلال وامن العواقب طول امل واستبعاد اجل كيف نزل به الموت
فازعجه عن وطنه واخذه من مامنه محمولا على اعواد المنايا يتعاطى
به الرجال الرجال حملا على المناكب وامساكا بالانامل اما رايتم
الذين يأملون بعيدا ويبنون مشيدا ويجمعون كثيرا اصبحت بيوتهم
قبورا وما جمعوا بورا وصارت اموالهم للوارثين وازواجهم لقوم آخرين
لا في حسنة يزيدون ولا من سيئة يستعتبون فمن اشعر التقوى قلبه
برز مهله وفاز عمله فاهتبلوا هبلها واعملوا للجنة عملها فان الدنيا
لم تخلق لكم دار مقام بل خلقت لكم مجاز لتزودوا منها الاعمال
الى دار القرار فكونوا منها على اوفاز وقربوا الظهور للزيال
وانقادت له الدنيا والآخرة بازمتها
وقذفت اليه السموات والارضون مقاليدها وسجدت له بالغدو
والآصال الاشجار الناضرة وقدحت له من قضبانها النيران المضيئة

دانت أكلها بكلماته الثمار اليانعة منها وكتاب الله بين أظهركم
ناطق لا يعيا لسانه وبيت لا تهدم أركانه وعز لا تهزم أعوانه
منها أرسله على حين فترة من الرسل وتنازع من الألسن فقفى به
الرسل وختم به الوحي فجاهد في الله المدبرين عنه والعادلين به

وإنما الدنيا منتهى بصر الأعمى لا يبصر مما وراءها شيئا والبصير
ينفذها بصره ويعلم أن الدار وراءها فالبصير منها شاخص والأعمى
إليها شاخص والبصير منها متزود والأعمى لها متزود منها
واعلموا أنه ليس من شيء إلا ويكاد صاحبه يشبع منه ويمله إلا
الحياة فإنه لا يجد له في الموت راحة وإنما ذلك بمنزلة الحكمة التي
هي حياة للقلب الميت وبصر للعين العمياء وسمع للأذن الصماء
وري للظمآن وفيها الغنى كله والسلامة كتاب الله تبصرون به
وتنطقون به وتسمعون به وينطق بعضه ببعض ويشهد بعضه على
بعض ولا يختلف في الله ولا يخالف بصاحبه عن الله قد اصطلحتم
على الغل فيما بينكم ونبت المرعى على دمنكم وتصافيتم على حب
الآمال وتعاديتم في كسب الأموال لقد استهام بكم الخبيث وتاه
بكم الغرور والله المستعان على نفسي وأنفسكم ومن كلام له
عليه السلام وقد شاوره عمر في الخروج إلى الروم

وقد توكل الله لأهل هذا الدين بإعزاز الحوزة وستر العورة والذي
نصرهم وهم قليل لا ينتصرون ومنعهم وهم قليل لا يمتنعون حي
لا يموت إنك متى تسر إلى هذا العدو بنفسك فتلقهم فتنكب لا تكن
للمسلمين كانفة دون أقصى بلادهم ليس بعدك مرجع يرجعون
إليه فابعث إليهم رجلا محربا واحفز معه أهل البلاء والنصيحة
فإن أظهر الله فذاك ما تحب وإن تكن الأخرى كنت ردءا للناس
ومثابة للمسلمين ومن كلام له عليه السلام وقد وقعت
مشاجرة بينه وبين عثمان فقال المغيرة بن الأخنس لعثمان أنا أكفيكه فقال
أمير المؤمنين عليه السلام له يا ابن اللعين الأبتر والشجرة التي

لا اصل لك ولا فرع انت تكفيني فوالله ما اعز الله من انت ناصره
ولا قام من انت منهضه اخرج عنا ابعد الله نواك ثم ابلغ جهدك
فلا ابقى الله عليك ان ابقيت

لم تكن بيعتكم اياي فلتة وليس امري وامركم واحدا اني
اريدكم لله وانتم تريدونني لانفسكم ايها الناس اعينوني على
انفسكم وايم الله لانصفن المظلوم ولاقودن الظالم بخزامته
حتى اورده منهل الحق وان كان كارها

والله ما انكروا علي منكرا ولا جعلوا بيني وبينهم
نصفا وانهم ليطلبون حقا تركوه ودما هم سفكوه فان كنت
شريكهم فيه فان لهم نصيبهم منه وان كانوا ولوه دوني فما
الطلبة الا قبلهم وان اول عدلهم للحكم على انفسهم وان معي
لبصيرتي ما لبست ولا لبس علي وانها للفئة الباغية فيها
الحما والحمة والشبهة المغدفة وان الامر لواضح وقد زاح
الباطل عن نصابه وانقطع لسانه عن شغبه وايم الله لافرطن لهم
حوضا انا ماتحه لا يصدرون عنه بري ولا يعبون بعده في حسي
فاقبلتم الي اقبال العوذ المطافيل على اولادها تقولون
البيعة البيعة قبضت كفي فبسطتموها ونازعتكم يدي فجاذبتموها
اللهم انهما قطعاني وظلماني ونكثا بيعتي والبا الناس علي فاحلل
ما عقدا ولا تحكم لهما ما ابرما وارهما المساءة فيما املا وعملا
ولقد استثبتهما قبل القتال واستانيت بهما امام الوقاع فغمطا
النعمة وردا العافية

يعطف الهوى على الهدى اذا عطفوا الهدى على الهوى ويعطف القرآن
اذا عطفوا القرآن على الراي حتى تقوم الحرب بكم على ساق
باديا نواجذها مملوة اخلافها حلوا رضاعها علقما عاقبتها الا
وفي غد وسياتي غد بما لا تعرفون ياخذ الوالي من غيرها عمالها على مساوي

كان في الاصل
نواك
جهدك

وسلما

اعمالها وتخرج له الارض افاليذ كبدها وتلقي اليه سلما مقاليدها
فيريكم كيف عدل السيرة ويحيي ميت الكتاب والسنة منها
كأني به قد نعق بالشام وفحص براياته في ضواحي كوفان فعطف عليها
عطف الضروس وفرش الارض بالرؤوس قد فغرت فاغرته وثقلت في الارض
وطأته بعيد الجولة عظيم الصولة والله ليشردنكم في اطراف
الارض حتى لا يبقى منكم الا كالكحل في العين فلا تزالون كذلك حتى تؤوب
الى العرب عوازب احلامها فالزموا السنن القائمة والآثار البينة والعهد
القريب الذي عليه باقي النبوة واعلموا ان الشيطان انما يسني لكم طرقه
لتتبعوا عقبه ومن كلام له عليه السلام في وقت الشورى
لن يسرع احد قبلي الى دعوة حق وصلة رحم فاسمعوا قولي وعوا
منطقي عسى ان تروا هذا الامر من بعد هذا اليوم تنتضى فيه السيوف
وتخان فيه العهود حتى يكون بعضكم ائمة لاهل الضلالة وشيعة لاهل
الجهالة ومن كلام له عليه السلام في النهي عن عيب الناس
وانما ينبغي لاهل العصمة والمصنوع اليهم في السلامة ان يرحموا اهل الذنوب
والمعصية ويكون الشكر هو الغالب عليهم والحاجز لهم عنهم فكيف
بالعائب الذي عاب اخاه وعيره ببلواه اما ذكر موضع ستر الله
عليه من ذنوبه ما هو اعظم من الذنب الذي عابه به وكيف يذمه
بذنب قد ركب مثله فان لم يكن ركب ذلك الذنب بعينه فقد عصى الله
فيما سواه مما هو اعظم منه وايم الله لئن لم يكن عصاه في الكبير
وعصاه في الصغير لجرأته على عيب الناس اكبر يا عبد الله لا تعجل
في عيب احد بذنبه فلعله مغفور له ولا تأمن على نفسك صغير
معصية فلعلك معذب عليه فليكفف من علم منكم عيب غيره
لما يعلم من عيب نفسه وليكن الشكر شاغلا له على معافاته مما
ابتلي به غيره ومن كلام له عليه السلام
ايها الناس من عرف من اخيه وثيقة دين وسداد طريق فلا يسمعن

قليل

وعائدة كرم

عيب

عبد

خ ل الرجال

فيه أقاويل الناس أما إنه قد يرمي الرامي وتخطئ السهام ويحيك
الكلام وباطل ذلك يبور والله سميع وشهيد أما إنه ليس
بين الحق والباطل إلا أربع أصابع فسئل عليه السلام عن معنى قوله
هذا فجمع أصابعه ووضعها بين أذنه وعينه ثم قال الباطل أن
تقول سمعت والحق أن تقول رأيت

وليس لواضع المعروف في غير حقه وعند
غير أهله من الحظ فيما أتى إلا محمدة اللئام وثناء الأشرار ومقالة
الجهال ما دام منعما عليهم ما أجود يده وهو عن ذات الله بخيل
فمن آتاه مالا فليصل به القرابة وليحسن منه الضيافة وليفك
به الأسير والعاني وليعط منه الفقير والغارم وليصبر نفسه
على الحقوق والنوائب ابتغاء الثواب فإن فوزا بهذه الخصال
شرف مكارم الدنيا ودرك فضائل الآخرة

ألا وإن الأرض التي تحملكم والسماء التي
تظلكم مطيعتان لربكم وما أصبحتا تجودان لكم ببركتهما
توجعا لكم ولا زلفة إليكم ولا لخير ترجوانه منكم ولكن
أمرتا بمنافعكم فأطاعتا وأقيمتا على حدود مصالحكم فأقاما
إن الله يبتلي عباده عند الأعمال السيئة بنقص الثمرات وحبس
البركات وإغلاق خزائن الخيرات ليتوب تائب ويقلع مقلع و
يتذكر متذكر ويزدجر مزدجر وقد جعل الله سبحانه الاستغفار
سببا لدرور الرزق ورحمة للخلق فقال استغفروا ربكم إنه
كان غفارا يرسل السماء عليكم مدرارا ويمددكم بأموال وبنين
فرحم الله امرأ استقبل توبته واستقال خطيئته وبادر منيته
اللهم إنا خرجنا إليك من تحت الأستار والأكنان وبعد عجيج
البهائم والولدان راغبين في رحمتك وراجين فضل نعمتك و
خائفين من عذابك ونقمتك اللهم فاسقنا غيثك ولا تجعلنا

الله
وليصبر
فقامتا

من القانطين ولا تهلكنا بالسنين ولا تؤاخذنا بما فعل السفهاء
منا يا ارحم الراحمين اللهم انا خرجنا نشكوا اليك ما لا يخفى
عليك حين الجأتنا المضايق الوعرة واجاءتنا المقاحط
المجدبة واعيتنا المطالب المتعسرة وتلاحمت علينا الفتن
المستصعبة اللهم انا نسألك ان لا تردنا خائبين ولا تقلبنا
واجمين ولا تخاطبنا بذنوبنا ولا تقايسنا باعمالنا اللهم انشر
علينا غيثك وبركتك ورزقك ورحمتك واسقنا سقيا نافعة
مروية معشبة تنبت بها ما قد فات وتحيي بها ما قد مات نافعة
الحيا كثيرة المجتنى تروي بها القيعان وتسيل البطنان وتستورق
الاشجار وترخص الاسعار انك على ما تشاء قدير

ومن خطبة له عليه السلم

بعث رسله بما
خصهم به من وحيه وجعلهم حجة له على خلقه لئلا تجب الحجة
لهم بترك الاعذار اليهم فدعاهم بلسان الصدق الى سبيل الحق
الا ان الله قد كشف الخلق كشفة لا انه جهل ما اخفوه من
مصون اسرارهم ومكنون ضمائرهم ولكن ليبلوهم ايهم احسن
عملا فيكون الثواب جزاء والعقاب بواء اين الذين زعموا انهم
الراسخون في العلم دوننا كذبا وبغيا علينا ان رفعنا الله ووضعهم
واعطانا وحرمهم وادخلنا واخرجهم بنا يستعطى الهدى
ويستجلى العمى ان الائمة من قريش غرسوا في هذا البطن من هاشم
لا تصلح على سواهم ولا تصلح الولاة من غيرهم **منها**
آثروا عاجلا واخروا آجلا وتركوا صافيا وشربوا آجنا
كاني انظر الى فاسقهم وقد صحب المنكر فالفه وبسئ به ووافقه
حتى شابت عليه مفارقه وصبغت به خلائقه ثم اقبل مزبدا
كالتيار لا يبالي ما غرق او كوقع النار في الهشيم لا يحفل
ما حرق اين العقول المستصبحة بمصابيح الهدى والابصار

منار

الأئمة إلى منازل التقوى أين القلوب التي وهبت لله وعوقدت
على طاعة الله ازدحموا على الحطام وتشاحوا على الحرام ورفع
لهم علم الجنة والنار فصرفوا عن الجنة وجوههم وأقبلوا إلى
النار بأعمالهم دعاهم ربهم فنفروا وولوا ودعاهم الشيطان
فاستجابوا وأقبلوا ومن خطبة له عليه السلام

أيها الناس إنما أنتم في هذه الدنيا غرض تنتضل فيه المنايا مع
كل جرعة شرق وفي كل أكلة غصص لا تنالون منها نعمة إلا
بفراق أخرى ولا يعمر معمر منكم يوما من عمره إلا بهدم آخر من أجله
ولا تجدد له زيادة في أكله إلا بنفاد ما قبلها من رزقه ولا يحيا
له أثر إلا مات له أثر ولا يتجدد له جديد إلا بعد أن يخلق له جديد
ولا تقوم له نابتة إلا وتسقط منه محصودة وقد مضت أصول
نحن فروعها فما بقاء فرع بعد ذهاب أصله منها
وما أحدثت بدعة إلا ترك بها سنة فاتقوا البدع والزموا المهيع
إن عوازم الأمور أفضلها وإن محدثاتها شرارها ومن كلام له عليه السلام
وقد استشاره عمر بن الخطاب في الشخوص إلى غزو الفرس بنفسه

إن هذا الأمر لم يكن نصره ولا خذلانه بكثرة ولا بقلة وهو دين الله
الذي أظهره وجنده الذي أعده وأمده حتى بلغ ما بلغ وطلع حيث
طلع ونحن على موعود من الله والله منجز وعده وناصر جنده
ومكان القيم من الأمر مكان النظام من الخرز يجمعه ويضمه
فإن انقطع النظام تفرق وذهب ثم لم يجتمع بحذافيره أبدا والعرب
اليوم وإن كانوا قليلا فهم كثيرون بالإسلام عزيزون بالاجتماع
فكن قطبا واستدر الرحى بالعرب وأصلهم دونك نار الحرب
فإنك إن شخصت من هذه الأرض انتقضت عليك العرب من أطرافها
وأقطارها حتى يكون ما تدع وراءك من العورات أهم إليك مما بين
يديك إن الأعاجم إن ينظروا إليك غدا يقولوا هذا أصل العرب

قوله عليه السلام ازدحموا عائد إلى الذم لناس بعد أن شاق إلى الأخبار فهو كلام مستأنف

أكلة

أخرى

أكله

أعزه وأيده

موعد

بالأمر

المقابلة

بلغ

وإذا اقتطعتموه استرحتم فيكون ذلك أشد لكلبهم عليك
وطمعهم فيك فأما ما ذكرت من مسير القوم إلى قتال المسلمين
فإن الله سبحانه هو أكره لمسيرهم منك وهو أقدر على تغيير
ما يكره وأما ما ذكرت من عددهم فإنا لم نكن نقاتل بالكثرة
وإنما نقاتل بالنصر والمعونة * ومن خطبة له عليه السلام
فبعث محمداً صلى الله عليه وآله بالحق ليخرج عباده من عبادة
الأوثان إلى عبادته ومن طاعة الشيطان إلى طاعته بقرآن قد
بيّنه وأحكمه ليعلم العباد ربهم إذ جهلوه وليقروا به بعد
إذ جحدوه وليثبتوه بعد إذ أنكروه فتجلى سبحانه لهم في كتابه
من غير أن يكونوا رأوه بما أراهم من قدرته وخوفهم من سطوته و
كيف محق من محق بالمثلات واحتصد من احتصد بالنقمات وإنه
سيأتي عليكم من بعدي زمان ليس فيه شيء أخفى من الحق ولا أظهر
من الباطل ولا أكثر من الكذب على الله ورسوله وليس عند أهل ذلك
الزمان سلعة أبور من الكتاب إذا تلي حق تلاوته ولا أنفق منه إذا
حرف عن مواضعه ولا في البلاد شيء أنكر من المعروف ولا أعرف
من المنكر فقد نبذ الكتاب حملته وتناساه حفظته فالكتاب
يومئذ وأهله منفيان طريدان وصاحبان مصطحبان في طريق واحد
لا يؤويهما مؤو فالكتاب في ذلك الزمان في الناس وليسا فيهم و
معهم وليسا معهم لأن الضلالة لا توافق الهدى وإن اجتمعا
فاجتمع القوم على الفرقة وافترقوا عن الجماعة كأنهم أئمة
الكتاب وليس الكتاب إمامهم فلم يبق عندهم إلا اسمه ولا يعرفون
إلا خطه وزبره ومن قبل ما مثلوا بالصالحين كل مثلة وسموا صدقهم
على الله فرية وجعلوا في الحسنة عقوبة السيئة وإنما هلك من
كان قبلكم بطول آمالهم وتغيب آجالهم حتى نزل بهم الموعود
الذي ترد عنه المعذرة وترفع عنه التوبة وتحل معه القارعة

وَالنقمة أيها الناس إنه من استنصح الله وُفّق ومن اتخذ قوله
دليله هُدي للتي هي أقوم وإن جار الله آمن وعدوه خائف
وإنه لا ينبغي لمن عرف عظمة الله أن يتعظم فإن رفعة الذين يعلمون
ما عظمته أن يتواضعوا له وسلامة الذين يعلمون ما قدرته
أن يستسلموا له فلا تنفروا من الحق نفار الصحيح من الأجرب والبارئ
من ذي السقم واعلموا أنكم لن تعرفوا الرشد حتى تعرفوا
الذي تركه ولن تأخذوا بميثاق الكتاب حتى تعرفوا الذي نقضه ولن
تمسكوا به حتى تعرفوا الذي نبذه فالتمسوا ذلك من عند أهله
فإنهم عيش العلم وموت الجهل هم الذين يخبركم حكمهم عن
علمهم وصمتهم عن منطقهم وظاهرهم عن باطنهم لا يخالفون
الدين ولا يختلفون فيه فهو بينهم شاهد صادق وصامت ناطق

[illegible]

كل واحد منهما يرجو الأمر له ويعطفه عليه دون صاحبه
لا يمتان إلى الله بحبل ولا يمدان إليه بسبب كل واحد منهما
حامل ضب لصاحبه وعما قليل يكشف قناعه به والله لئن
أصابوا الذي يريدون لينتزعن هذا نفس هذا وليأتين هذا
على هذا قد قامت الفئة الباغية فأين المحتسبون قد سنت لهم
السنن وقدم لهم الخبر ولكل ضلة علة ولكل ناكث شبهة
والله لا أكون كمستمع اللدم يسمع الناعي ويحضر الباكي

[illegible] السلام [illegible]

كل امرئ لاق ما يفر منه في فراره والأجل مساق النفس والهرب
منه موافاته كم اطردت الأيام أبحثها عن مكنون هذا الأمر
فأبى الله إلا إخفاءه هيهات علم مخزون أما وصيتي فالله
لا تشركوا به شيئا ومحمد فلا تضيعوا سنته أقيموا هذين
العمودين وأوقدوا هذين المصباحين وخلاكم ذم ما لم تشردوا

حُمّل

جل ذكره

حمل كلّ امرئ مجهوده وخفّف عن الجهلة ربّ رحيم ودين قويم
وإمام عليم ٭ أنا بالأمس صاحبكم وأنا اليوم عبرة لكم وغداً
مفارقكم ٭ غفر الله لي ولكم إن تثبت الوطأة في هذه المزلّة
فذاك وإن تدحض القدم فإنّا كنّا في أفياء أغصان ومهابّ رياح
وتحت ظلّ غمام اضمحلّ في الجوّ متلفّقها وعفا في الأرض مخطّها
وإنّما كنت جاراً جاوركم بدني أيّاماً وستعقبون منّي جثّة خلاءً
ساكنة بعد حراك وصامتة بعد نطوق ليعظكم هدوّي و
خفوت إطراقي وسكون أطرافي فإنّه أوعظ للمعتبرين من المنطق
البليغ والقول المسموع وداعيكم وداع امرئ مرصد للتلاقي
ترون أيّامي ويكشف لكم عن سرائري وتعرفونني بعد خلوّ مكاني
وقيام غيري مقامي ٭ ومن خطبة له عليه السلام

وأخذوا يميناً وشمالاً ظعناً في مسالك الغيّ وتركاً لمذاهب
الرشد فلا تستعجلوا ما هو كائن مرصد ولا تستبطئوا ما يجيء به
الغد فكم من مستعجل بما إن أدركه ودّ أنّه لم يدركه وما أقرب
اليوم من تباشير غد يا قوم هذا إبّان ورود كلّ موعود و
دنوّ من طلعة ما لا تعرفون ألا وإنّ من أدركها منّا يسري فيها
بسراج منير ويحذو فيها على مثال الصالحين ليحلّ فيها ربقاً
ويعتق رقّاً ويصدع شعباً ويشعب صدعاً في سترة عن الناس
لا يبصر القائف أثره ولو تابع نظره ثمّ ليشحذنّ فيها قوم شحذ
القين النصل تجلى بالتنزيل أبصارهم ويرمى بالتفسير في مسامعهم
ويغبقون كأس الحكمة بعد الصبوح ٭ منها

وطال الأمد بهم ليستكملوا الخزي ويستوجبوا الغير حتّى
إذا اخلولق الأجل واستراح قوم إلى الفتن وأشالوا عن لقاح
حربهم لم يمنّوا على الله بالصبر ولم يستعظموا بذل أنفسهم
في الحقّ حتّى إذا وافق وارد القضاء انقطاع مدّة البلاء حملوا

بصائرهم على أسيافهم ودانوا لربهم بأمر واعظهم حتى إذا
قبض الله رسوله صلى الله عليه وسلم رجع قوم على الأعقاب وغا
لتهم السبل واتكلوا على الولائج ووصلوا غير الرحم وهجروا
السبب الذي أمروا بمودته ونقلوا البناء عن رص أساسه فبنوه
في غير موضعه معادن كل خطيئة وأبواب كل ضارب في غمرة
قد ماروا في الحيرة وذهلوا في السكرة على سنة من آل فرعون
من منقطع إلى الدنيا راكن أو مفارق للدين مباين [illegible]
[illegible] واستعينه على مداحر الشيطان ومزا
جره والاعتصام من حبائله ومخاتله وأشهد أن محمدا عبده
ورسوله ونجيبه وصفوته لا يوازى فضله ولا يجبر فقده
أضاءت به البلاد بعد الضلالة المظلمة والجهالة الغالبة والجفوة
الجافية والناس يستحلون الحريم ويستذلون الحكيم يحيون
على فترة ويموتون على كفرة ثم إنكم معشر العرب أغراض
بلايا قد اقتربت فاتقوا سكرات النعمة واحذروا بوائق النقمة
وتثبتوا في قتام العشوة واعوجاج الفتنة عند طلوع جنينها
وظهور كمينها وانتصاب قطبها ومدار رحاها تبدأ في مدارج
خفية وتؤول إلى فظاعة جلية شبابها كشباب الغلام
وآثارها كآثار السلام تتوارثها الظلمة بالعهود أولهم
قائد لآخرهم وآخرهم مقتد بأولهم يتنافسون في دنيا
دنية ويتكالبون على جيفة مريحة وعن قليل يتبرأ التابع
من المتبوع والقائد من المقود فيتزايلون بالبغضاء ويتلاعنون
عند اللقاء ثم يأتي بعد ذلك طالع الفتنة الرجوف والقاصمة
الزحوف فتزيغ قلوب بعد استقامة وتضل رجال بعد
سلامة وتختلف الأهواء عند هجومها وتلتبس الآراء عند نجومها
من أشرف لها قصمته ومن سعى فيها حطمته يتكادمون فيها

تكادم

تكادم الحمر في العانة وقد اضطرب معقود الحبل وعمي
وجه الأمر تغيض فيها الحكمة وتنطق فيها الظلمة وتدق
أهل البدو بمسحلها وترضهم بكلكلها يضيع في غبارها الو
حدان ويهلك في طريقها الركبان ترد بمر القضاء وتحلب
عبيط الدماء وتثلم منار الدين وتنقض عقد اليقين تهرب
منها الأكياس وتدبرها الأرجاس مرعاد مبراق كاشفة
عن ساق تقطع فيها الأرحام ويفارق عليها الإسلام بريئها
سقيم وظاعنها مقيم منها بين قتيل مطلول وخائف مستجير
يختلون بعقد الأيمان وبغرور الإيمان فلا تكونوا أنصاب الفتن
وأعلام البدع والزموا ما عقد عليه حبل الجماعة وبنيت
عليه أركان الطاعة واقدموا على الله مظلومين ولا تقدموا
عليه ظالمين واتقوا مدارج الشيطان ومهابط العدوان
ولا تدخلوا بطونكم لعق الحرام فإنكم بعين من حرم عليكم
المعصية

ومن خطبة له عليه السلام

الحمد لله الدال على وجوده بخلقه وبمحدث خلقه على أزليته
وباشتباههم على أن لا شبه له لا تستلمه المشاعر ولا تحجبه
السواتر لافتراق الصانع والمصنوع والحاد والمحدود والرب
والمربوب الأحد لا بتأويل عدد والخالق لا بمعنى حركة و
نصب والسميع لا بأداة والبصير لا بتفريق آلة والشاهد
لا بمماسة والبائن لا بتراخي مسافة والظاهر لا برؤية و
الباطن لا بلطافة بان من الأشياء بالقهر لها والقدرة عليها
وبانت الأشياء منه بالخضوع له والرجوع إليه من وصفه
فقد حده ومن حده فقد عده فقد أبطل أزله ومن قال
كيف فقد استوصفه ومن قال أين فقد حيزه عالم إذ لا
معلوم ورب إذ لا مربوب وقادر إذ لا مقدور ومنها

قد طلع طالع ولمع لامع ولاح لائح واعتدل مائل واستبدل الله

بقوم قوما وبيوم يوما وانتظرنا الغير انتظار المجدب المطر

وانما الائمة قوام الله على خلقه وعرفاؤه على عباده لا يدخل الجنة

الا من عرفهم وعرفوه ولا يدخل النار الا من انكرهم وانكروه

ان الله خصكم بالاسلام واستخلصكم له وذلك لانه اسم سلامة

وجماع كرامة اصطفى الله تعالى منهجه وبين حججه من ظاهر

علم وباطن حلم لا تفنى غرائبه ولا تنقضي عجائبه فيه مرابيع

النعم ومصابيح الظلم لا تفتح الخيرات الا بمفاتحه ولا تكشف الظلمات

الا بمصابيحه قد احمى حماه وارعى مرعاه فيه شفاء المشتفي و

كفاية المكتفي

وهو في مهلة من الله يهوي مع الغافلين ويغدو مع المذنبين

بلا سبيل قاصد ولا امام قائد منها حتى اذا كشف لهم

عن جزاء معصيتهم واستخرجهم من جلابيب غفلتهم

استقبلوا مدبرا واستدبروا مقبلا فلم ينتفعوا بما ادركوا

من طلبتهم ولا بما قضوا من وطرهم واني احذركم ونفسي هذه

المنزلة فلينتفع امرؤ بنفسه فانما البصير من سمع فتفكر و

نظر فابصر وانتفع بالعبر ثم سلك جددا واضحا يتجنب فيه

الصرعة في المهاوي والضلال في المغاوي ولا يعين على نفسه

الغواة بتعسف في حق او تحريف في نطق او تخوف من صدق

فافق ايها السامع من سكرتك واستيقظ من غفلتك واختصر

من عجلتك وانعم الفكر فيما جاءك على لسان النبي الامي صلى الله

عليه وسلم مما لا بد منه ولا محيص عنه وخالف من خالف ذلك

الى غيره ودعه وما رضي لنفسه وضع فخرك واحطط

كبرك واذكر قبرك فان عليه ممرك وكما تدين تدان

وكما تزرع تحصد وما قدمت اليوم تقدم عليه غدا فامهد

لقدمك

وباطن حلم

المرابيع الامطار التي تجيء في اول الربيع

الى يوم القيامة والمدبر هو يوم القيامة والمقبل عهد الدنيا

او تخوف

لغدك وقدم ليومك فالحذر الحذر ايها المستمع والجد الجد
ايها الغافل ولا ينبئك مثل خبير ان من عزائم الله في الذكر الحكيم
التي عليها يثيب ويعاقب ولها يرضى ويسخط انه لا ينفع عبدا وان
اجهد نفسه واخلص فعله ان يخرج من الدنيا لاقيا ربه بخصلة
من هذه الخصال لم يتب منها ان يشرك بالله فيما افترض عليه من
عبادته او يشفي غيظه بهلاك نفس او يعر بامر فعله غيره او
يستنجح حاجة الى الناس باظهار بدعة في دينه او يلقى الناس بوجهين
او يمشي فيهم بلسانين اعقل ذلك فان المثل دليل على شبهه
ان البهائم همها بطونها وان السباع همها العدوان على غيرها
وان النساء همهن زينة الحيوة الدنيا والفساد فيها ان المؤمنين
مستكينون ان المؤمنين مشفقون ان المؤمنين خائفون ع ق

ومن خطبة له عليه السلام وناظر قلب اللبيب به يبصر
امده ويعرف غوره ونجده داع دعا وراع رعى فاستجيبوا للداعي
واتبعوا الراعي قد خاضوا بحار الفتن واخذوا بالبدع دون السنن
وارز المؤمنون ونطق الضالون المكذبون نحن الشعار والاصحاب
والخزنة والابواب لا تؤتى البيوت الا من ابوابها فمن اتاها من غير
ابوابها سمي سارقا منها فيهم كرائم القرآن وهم كنوز
الرحمن ان نطقوا صدقوا وان صمتوا لم يسبقوا فليصدق رائد اهله
وليحضر عقله وليكن من ابناء الآخرة فانه منها قدم واليها ينقلب
فالناظر بالقلب العامل بالبصر يكون مبتدا عمله ان يعلم اعمله
عليه ام له فان كان له مضى فيه وان كان عليه وقف عنه وان
العامل بغير علم كالسائر على غير طريق فلا يزيده بعده عن
الطريق الا بعدا من حاجته والعامل بالعلم كالسائر على الطريق
الواضح فلينظر ناظر اسائر هو ام راجع واعلم ان لكل ظاهر
باطنا على مثاله فما طاب ظاهره طاب باطنه وما خبث ظاهره

خبث باطنه وقد قال الرسول الصادق صلى الله عليه واله ان الله
يحب العبد ويبغض عمله ويحب العمل ويبغض بدنه واعلم
ان لكل عمل نباتا وكل نبات لا غنا به عن الما والمياه مختلفة
فما طاب سقيه طاب غرسه وحلت ثمرته وما خبث سقيه
خبث غرسه وامرت ثمرته

ومن خطبة له عليه السلام يذكر فيها بديع خلقة الخفاش

الحمد لله الذي انحسرت الاوصاف عن كنه معرفته و
ردعت عظمته العقول فلم تجد مساغا الى بلوغ غاية ملكوته
هو الله الحق المبين احق وابين مما ترى العيون لم تبلغه
العقول بتحديد فيكون مشبها ولم تقع عليه الاوهام بتقدير
فيكون ممثلا خلق الخلق على غير تمثيل ولا مشورة مشير
ولا معونة معين فتم خلقه بامره واذعن لطاعته فاجاب
ولم يدافع وانقاد ولم ينازع ومن لطائف صنعته وعجائب
خلقته ما ارانا من غوامض الحكمة في هذه الخفافيش التي
يقبضها الضيا الباسط لكل شي ويبسطها الظلام
القابض لكل حي وكيف عشيت اعينها عن ان تستمد من
الشمس المضيئة نورا تهتدي به في مذاهبها وتتصل بعلانية
برهان الشمس الى معارفها وردعها بتلالؤ ضيائها عن المضي
في سبحات اشراقها واكنها في مكامنها عن الذهاب في بلج
ائتلاقها فهي مسدلة الجفون بالنهار على حداقها وجاعلة
الليل سراجا تستدل به في التماس ارزاقها ولا يرد ابصارها
اسداف ظلمته ولا تمتنع من المضي فيه لغسق دجنته فاذا
القت الشمس قناعها وبدت اوضاح نهارها ودخل اشراق
نورها على الضباب في وجارها اطبقت الاجفان على ماقيها
وتبلغت بما اكتسبته من المعاش في ظلم لياليها فسبحان من جعل

الليل

الليل لها نهاراً ومعاشاً والنهار سكناً وقراراً وجعل لها أجنحة
من لحمها تعرج بها عند الحاجة إلى الطيران كأنها شظايا الآذان
غير ذوات ريش ولا قصب إلا أنك ترى مواضع العروق بينة
أعلاماً جناحان لما يرقا فينشقا ولم يغلظا فيثقلا تطير وولدها
لاصق بها لاجئ إليها يقع إذا وقعت ويرتفع إذا ارتفعت لا يفارقها
حتى تشتد أركانه ويحمله للنهوض جناحه ويعرف مذاهب
عيشه ومصالح نفسه فسبحان البارئ لكل شيء على غير مثال خلا
من غيره ومن كلام له عليه السلام خاطب به أهل البصرة على جهة اقتصاص الملاحم
فمن استطاع عند ذلك أن يعتقل نفسه على الله فليفعل
وإن أطعتموني فإني حاملكم إن شاء الله على طريق الجنة وإن كان
ذا مشقة شديدة ومذاقة مريرة وأما فلانة فأدركها رأي
النساء وضغن غلا في صدرها كمرجل القين ولو دعيت لتنال من
غيري ما أتت إلي لم تفعل ولها بعد حرمتها الأولى والحساب على الله
منه سبيل أبلج المنهاج أنور السراج فبالإيمان يستدل
على الصالحات وبالصالحات يستدل على الإيمان وبالإيمان يعمر
العلم وبالعلم يرهب الموت وبالموت تختم الدنيا وبالدنيا
تحرز الآخرة وإن الخلق لا مقصر لهم عن القيامة مرقلين في
مضمارها إلى الغاية القصوى منه قد شخصوا من مستقر
الأجداث وصاروا إلى مصاير الغايات لكل دار أهل لا يستبدلون بها
ولا ينقلون عنها وإن الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر لخلقان
من خلق الله سبحانه وإنهما لا يقربان من أجل ولا ينقصان من رزق
وعليكم بكتاب الله فإنه الحبل المتين والنور المبين والشفاء
النافع والري الناقع والعصمة للمتمسك والنجاة للمتعلق
لا يعوج فيقام ولا يزيغ فيستعتب ولا تخلقه كثرة الرد
وولوج السمع من قال به صدق ومن عمل به سبق وقام إليه رجل

قال أخبرنا عن الفتنة وهل سألت عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم

فقال إنه لما أنزل الله سبحانه قوله الم أحسب الناس أن يتركوا أن يقولوا

آمنا وهم لا يفتنون علمت أن الفتنة لا تنزل بنا ورسول الله صلى الله

عليه وسلم بين أظهرنا فقلت يا رسول الله ما هذه الفتنة التي

أخبرك الله بها فقال يا علي إن أمتي سيفتنون من بعدي فقلت

يا رسول الله أوليس قلت لي يوم أحد حيث استشهد من استشهد

من المسلمين وحيزت عني الشهادة فشق ذلك علي فقلت لي أبشر

فإن الشهادة من ورائك فقال لي إن ذلك لكذلك فكيف صبرك

إذا فقلت يا رسول الله ليس هذا من مواطن الصبر ولكن من مواطن

البشرى والشكر وقال يا علي إن القوم سيفتنون

بأموالهم ويمنون بدينهم على ربهم ويتمنون رحمته ويأمنون

سطوته ويستحلون حرامه بالشبهات الكاذبة والأهواء الساهية

فيستحلون الخمر بالنبيذ والسحت بالهدية والربا بالبيع قلت يا رسول الله

فبأي المنازل أنزلهم عند ذلك أبمنزلة ردة أم بمنزلة فتنة فقال

بمنزلة فتنة

الحمد لله الذي جعل الحمد مفتاحا لذكره وسببا للمزيد من فضله

ودليلا على آلائه وعظمته عباد الله إن الدهر يجري بالباقين

كجريه بالماضين لا يعود ما قد ولى منه ولا يبقى سرمدا

ما فيه آخر فعاله كأوله متسابقة أموره متظاهرة أعلامه

فكأنكم بالساعة تحدوكم حدو الزاجر بشوله فمن شغل

نفسه بغير نفسه تحير في الظلمات وارتبك في الهلكات ومدت

به شياطينه في طغيانه وزينت له سيئ أعماله فالجنة

غاية السابقين والنار غاية المفرطين اعلموا عباد الله

أن التقوى دار حصن عزيز والفجور دار حصن ذليل لا يمنع

أهله ولا يحرز من لجأ إليه ألا وبالتقوى تقطع حمة الخطايا

وباليقين

قد قلت

متشابهة

اى خافوا الله ومخوفاته

وباليقين تدرك الغاية القصوى عباد الله الله الله في اعز
الانفس عليكم واحبها اليكم فان الله قد اوضح سبيل الحق وانار
طرقه فشقوة لازمة او سعادة دائمة فتزودوا في ايام الفناء
لايام البقاء قد دللتم على الزاد وامرتم بالظعن وحثثتم على
المسير وانما انتم كركب وقوف لا تدرون متى تؤمرون بالسير
الا فما يصنع بالدنيا من خلق للاخرة وما يصنع بالمال من عما
قليل يسلبه وتبقى عليه تبعته وحسابه عباد الله انه ليس
لما وعد الله من الخير مترك ولا فيما نهى عنه من الشر مرغب
عباد الله احذروا يوما تفحص فيه الاعمال ويكثر فيه
الزلزال وتشيب فيه الاطفال اعلموا عباد الله ان عليكم
رصدا من انفسكم وعيونا من جوارحكم وحفاظ صدق يحفظون
اعمالكم وعدد انفاسكم لا تستركم منهم ظلمة ليل داج
ولا يكنكم منهم باب ذو رتاج وان غدا من اليوم قريب يذهب
اليوم بما فيه ويجيء الغد لاحقا به فكان كل امرئ منكم
قد بلغ من الارض منزل وحدته ومخط حفرته فياله من بيت وحدة
ومنزل وحشة ومفرد غربة وكان الصيحة قد اتتكم و
الساعة قد غشيتكم وبرزتم لفصل القضاء قد زاحت عنكم
الاباطيل واضمحلت عنكم العلل واستحقت بكم الحقائق و
صدرت بكم الامور مصادرها فاتعظوا بالعبر واعتبروا
بالغير وانتفعوا بالنذر ومن خطبة له عليه السلام
ارسله على حين فترة من الرسل وطول هجعة من الامم و
انتقاض من المبرم فجاءهم بتصديق الذي بين يديه والنور
المقتدى به ذلك القرآن فاستنطقوه ولن ينطق ولكن اخبركم
عنه الا ان فيه علم ما ياتي والحديث عن الماضي ودواء دائكم
ونظم ما بينكم منها فعند ذلك لا يبقى بيت مدر

المقتدى

ولا وبر الا وادخله الظلمة ترحة واولجوا فيه نقمة فيو
مئذ لا يبقى لهم في السماء عاذر ولا في الارض ناصر اصفيتم
بالامر غير اهله واوردتموه غير ورده وسينتقم الله
ممن ظلم ماكلا بماكل ومشربا بمشرب من مطاعم العلقم و
مشارب الصبر والمقر ولباس شعار الخوف ودثار السيف و
انما هم مطايا الخطيئات وزوامل الاثام فاقسم ثم اقسم
لتنخمنها امية من بعدي كما تلفظ النخامة ثم لا تذوقها ولا
تطعم بطعمها ما كر الجديدان ابدا

ومن خطبة له عليه السلام

ولقد احسنت جواركم واحطت بجهدي من ورائكم و
اعتقتكم من ربق الذل وحلق الضيم شكرا مني للبر القليل
واطراقا عما ادركه البصر وشهده البدن من المنكر الكثير

ومن خطبة له عليه السلام

امره قضا وحكمة ورضاه
امان ورحمة يقضي بعلم ويغفر بحلم اللهم لك الحمد
على ما تاخذ وتعطي وعلى ما تعافي وتبتلي حمدا يكون ارضى الحمد
لك واحب الحمد اليك وافضل الحمد عندك حمدا يملا ما
خلقت ويبلغ ما اردت حمدا لا يحجب عنك ولا يقصر دونك
حمدا لا ينقطع عدده ولا يفنى مدده فلسنا نعلم كنه
عظمتك الا انا نعلم انك حي قيوم لا تاخذك سنة ولا
نوم لم ينته اليك نظر ولم يدركك بصر ادركت الابصار
واحصيت الاعمال واخذت بالنواصي والاقدام وما الذي
نرى من خلقك ونعجب له من قدرتك ونصفه من عظيم
سلطانك وما تغيب عنا منه وقصرت ابصارنا عنه وانتهت
عقولنا دونه وحالت ستور الغيوب بيننا وبينه اعظم فمن
فرغ قلبه واعمل فكره ليعلم كيف اقمت عرشك وكيف
ذرات خلقك وكيف علقت في الهوا سمواتك وكيف مددت

على مور

سنى نوراً لما أبصرت رجع طرفه حسيراً وعقله مبهوراً وسمعه
والهاً وفكره حائراً **منها** يدّعي بزعمه انه يرجو الله
كذب والعظيم ما باله لا يتبيّن رجاؤه في عمله فكلّ من رجا عرف
رجاؤه في عمله الا رجاء الله فانه مدخول وكلّ خوف محقّق الا
خوف الله فانه معلول يرجو الله في الكبير ويرجو العباد في
الصغير فيعطي العبد ما لا يعطي الربّ فما بال الله جلّ ثناؤه يقصّر
به عمّا يصنع بعباده أتخاف ان تكون في رجائك له كاذباً او
تكون لا تراه للرجاء موضعاً وكذلك ان هو خاف عبداً من
عبيده اعطاه من خوفه ما لا يعطي ربّه فجعل خوفه من العباد
نقداً وخوفه من خالقه ضماراً ووعداً وكذلك من عظمت
الدنيا في عينه وكبر موقعها من قلبه آثرها على الله فانقطع
اليها وصار عبداً لها ولقد كان في رسول الله صلى الله عليه وآله كافٍ
لك في الأسوة ودليل على ذمّ الدنيا وعيبها وكثرة مخازيها
ومساويها اذ قبضت عنه اطرافها ووطّئت لغيره اكنافها
وفطم من رضاعها وزوي عن زخارفها وان شئت ثنّيت بموسى
كليم الله صلى الله عليه وسلم حيث يقول ربّ اني لما انزلت اليّ من خير
فقير والله ما سأله الا خبزاً يأكله لانه كان يأكل بقلة الارض
ولقد كانت خضرة البقل ترى من شفيف صفاق بطنه لهزاله و
تشذّب لحمه وان شئت ثلّثت بداود صاحب المزامير وقارئ
اهل الجنّة فلقد كان يعمل سفائف الخوص بيده ويقول لجلسائه
أيّكم يكفيني بيعها ويأكل قرص الشعير من ثمنها وان شئت قلت
في عيسى ابن مريم عليه السلام فلقد كان يتوسّد الحجر ويلبس الخشن
وكان إدامه الجوع وسراجه بالليل القمر وظلاله في الشتاء
مشارق الارض ومغاربها وفاكهته وريحانه ما تنبت الارض
للبهائم ولم تكن له زوجة تفتنه ولا ولد يحزنه ولا مال يلفته

ويعطي

إذ يقول

ولا طمع يذلّه دابّته رجلاه وخادمه يداه فتأسّ بنبيّك الأطيب

الأطهر صلى الله عليه وسلم فإنّ فيه أسوة لمن تأسّى وعزاء لمن تعزّى

وأحبّ العباد إلى الله المتأسّي بنبيّه والمقتصّ لأثره قضم الدنيا

قضما ولم يعرها طرفا أهضم أهل الدنيا كشحا وأخمصهم من الدنيا

بطنا عرضت عليه الدنيا فأبى أن يقبلها وعلم أنّ الله أبغض شيئا

فأبغضه وحقّر شيئا فحقّره وصغّر شيئا فصغّره ولو لم يكن

فينا إلا حبّنا ما أبغض الله وتعظيمنا ما صغّر الله لكفى به

شقاقا لله ومحادّة لأمر الله ولقد كان صلى الله عليه وسلم يأكل

على الأرض ويجلس جلسة العبد ويخصف بيده نعله ويرقع

بيده ثوبه ويركب الحمار العاري ويردف خلفه ويكون الستر

على باب بيته فتكون فيه التصاوير فيقول يا فلانة لإحدى أزواجه

غيّبيه عنّي فإنّي إذا نظرت إليه ذكرت الدنيا وزخارفها فأعرض

عن الدنيا بقلبه وأمات ذكرها من نفسه وأحبّ أن تغيب زينتها

عن عينه لكيلا يتّخذ منها رياشا ولا يعتقدها قرارا ولا يرجو

فيها مقاما فأخرجها من النفس وأشخصها عن القلب وغيّبها

عن البصر وكذلك من أبغض شيئا أبغض أن ينظر إليه وأن يذكر

عنده ولقد كان في رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يدلّك على مساوي

الدنيا وعيوبها إذ جاع فيها مع خاصّته وزويت عنه زخارفها

مع عظيم زلفته فلينظر ناظر بعقله أكرم الله محمّدا عليه السلم

بذلك أم أهانه فإن قال أهانه فقد كذب والعظيم وإن قال أكرمه

فليعلم أنّ الله قد أهان غيره حيث بسط الدنيا له وزواها

عن أقرب الناس منه فتأسّى متأسّ بنبيّه واقتصّ أثره وولج مولجه

وإلا فلا يأمن الهلكة فإنّ الله جعل محمّدا صلى الله عليه وسلم علما

للساعة ومبشّرا بالجنّة ومنذرا بالعقوبة خرج من الدنيا

خميصا وورد الآخرة سليما لم يضع حجرا على حجر حتى مضى

وأجاب داعي ربه فما أعظم منة الله عندنا حين أنعم علينا به
سلفا نتبعه وقائدا نطأ عقبه والله لقد رقعت مدرعتي هذه حتى
استحييت من راقعها ولقد قال لي قائل ألا تنبذها فقلت اغرب عني
فعند الصباح يحمد القوم السرى ؏ ومن خطبة له عليه
السلام ؏ بعثه بالنور المضيء والبرهان الجلي والمنهاج البادي
والكتاب الهادي أسرته خير أسرة وشجرته خير شجرة
أغصانها معتدلة وثمارها متهدلة مولده بمكة وهجرته
بطيبة علا بها ذكره وامتد منها صوته أرسله بحجة كافية
وموعظة شافية ودعوة متلافية أظهر به الشرائع المجهولة
وقمع به البدع المدخولة وبين به الأحكام المفصولة فمن يبتغ غير
الإسلام دينا تتحقق شقوته وتنفصم عروته وتعظم كبوته و
يكن مآبه إلى الحزن الطويل والعذاب الوبيل وأتوكل على الله توكل
الإنابة إليه وأسترشده السبيل المؤدية إلى جنته القاصدة
إلى محل رغبته ؛ أوصيكم عباد الله بتقوى الله وطاعته فإنها
النجاة غدا والمنجاة أبدا رهب فأبلغ ورغب فأسبغ ووصف
لكم الدنيا وانقطاعها وزوالها وانتقالها فأعرضوا عما يعجبكم
فيها لقلة ما يصحبكم منها أقرب دار من سخط الله وأبعدها
من رضوان الله فغضوا عنكم عباد الله غمومها وأشغالها لما
قد أيقنتم به من فراقها وتصرف حالاتها فاحذروها حذر
الشفيق الناصح والمجد الكادح واعتبروا بما قد رأيتم من مصارع
القرون قبلكم قد تزايلت أوصالهم وزالت أسماعهم وأبصارهم
وذهب شرفهم وعزهم وانقطع سرورهم ونعيمهم فبدلوا
بقرب الأولاد فقدها وبصحبة الأزواج مفارقتها لا يتفاخرون
ولا يتناسلون ولا يتزاورون ولا يتحاورون فاحذروا عباد الله
حذر الغالب لنفسه المانع لشهوته الناظر بعقله فإن الأمر واضح

ذا العلم قائم والطريق جدد والسبيل قصد **ومن كلام له**
عليه السلام لبعض أصحابه وقد سأله كيف دفعكم قومكم
عن هذا المقام وأنتم أحق به فقال يا أخا بني أسد إنك لقلق الوضين ترسل
في غير سدد ولك بعد ذمامة الصهر وحق المسألة وقد استعلمت
فاعلم أما الاستبداد علينا بهذا المقام ونحن الأعلون نسبا و
الأشدون بالرسول نوطا فإنها كانت أثرة شحت عليها نفوس قوم وسخت
عنها نفوس آخرين والحكم الله والمعود إليه يوم القيامة ودع عنك
نهبا صيح في حجراته وهلم الخطب في ابن أبي سفيان فلقد أضحكني
الدهر بعد إبكائه ولا غرو والله فيا له خطبا يستفرغ العجب
ويكثر الأود حاول القوم إطفاء نور الله من مصباحه وسد فواره
من ينبوعه وجدحوا بيني وبينهم شربا وبيئا فإن ترتفع عنا وعنهم
محن البلوى أحملهم من الحق على محضه وإن تكن الأخرى فلا تذهب
نفسك عليهم حسرات إن الله عليم بما يصنعون **ومن خطبة له**
عليه السلام الحمد لله خالق العباد وساطح المهاد
ومسيل الوهاد ومخصب النجاد ليس لأوليته ابتداء ولا لأزليته
انقضاء هو الأول لم يزل والباقي بلا أجل خرت له الجباه ووحدته
الشفاه حد الأشياء عند خلقه لها إبانة له من شبهها لا تقدره
الأوهام بالحدود والحركات ولا بالجوارح والأدوات لا يقال له
متى ولا يضرب له أمد بحتى الظاهر لا يقال مما والباطن لا يقال
فيما لا شبح فيتقضى ولا محجوب فيحوى لم يقرب من الأشياء
بالتصاق ولم يبعد عنها بافتراق ولا يخفى عليه من عباده شخوص لحظة
ولا كرور لفظة ولا ازدلاف ربوة ولا انبساط خطوة في ليل
داج ولا غسق ساج يتفيأ عليه القمر المنير وتعقبه الشمس
ذات النور في الكرور والأفول وتقلب الأزمنة والدهور من
إقبال ليل مقبل وإدبار نهار مدبر قبل كل غاية ومدة وكل إحصاء

وعدة

وعزّه بتعاليه عمّا ينحله المحدّدون من صفات الاقدار ونهايات
الاقطار وتأثّل المساكن وتمكّن الاماكن فالحدّ لخلقه مضروب
والى غيره منسوب لم يخلق الاشياء من اصول ازليّة ولا من اوائل
ابديّة بل خلق ما خلق فاقام حدّه وصوّر ما صوّر فاحسن
صورته ليس لشيء منه امتناع ولا له بطاعة شيء انتفاع
علمه بالاموات الماضين كعلمه بالاحياء الباقين وعلمه
بما في السموات العلى كعلمه بما في الارضين السفلى منها
ايّها المخلوق السويّ والمنشأ المرعيّ في ظلمات الارحام ومضاعفات
الاستار بدئت من سلالة من طين ووضعت في قرار مكين الى قدر
معلوم واجل مقسوم تمور في بطن امّك جنينا لا تحير دعاء ولا تسمع
نداء ثمّ اخرجت من مقرّك الى دار لم تشهدها ولم تعرف سبل
منافعها فمن هداك لاجترار الغذاء من ثدي امّك وعرّفك
عند الحاجة مواضع طلبك وارادتك هيهات انّ من يعجز
عن صفات ذي الهيئة والادوات فهو عن صفات خالقه
اعجز ومن تناوله بحدود المخلوقين ابعد ومن كلام
له عليه السلم لمّا اجتمع النّاس اليه وشكوا ما نقموه
على عثمان وسألوه مخاطبته عنهم واستعتابه لهم فدخل على عثمن فقال
انّ النّاس ورائي وقد استسفروني بينك وبينهم ووالله ما ادري
ما اقول لك ما اعرف شيئا تجهله ولا ادلّك على امر لا تعرفه
انّك لتعلم ما نعلم ما سبقناك الى شيء فنخبرك عنه ولا خلونا
بشيء فنبلّغكه وقد رأيت كما رأينا وسمعت كما سمعنا وصحبت
رسول الله صلى الله عليه وسلّم كما صحبنا وما ابن ابي قحافة ولا ابن
الخطّاب باولى بعمل الحقّ منك وانت اقرب الى رسول الله صلى الله
عليه وسلّم وشيجة رحم منهما وقد نلت من صهره ما لم ينالا فالله
الله في نفسك فانّك والله ما تبصّر من عمى ولا تعلّم من جهل وانّ

الطرق لواضحة وان اعلام الدين لقائمة فاعلم ان افضل عباد
الله عند الله امام عادل هُدِىَ وهَدى فاقام سنة معلومة
وامات بدعة مجهولة وان السنن لنيرة لها اعلام وان البدع
لظاهرة لها اعلام وان شر الناس عند الله امام جائر ضل وضُلّ
به فامات سنة ماخوذة واحيا بدعة متروكة وانى سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يوتى يوم القيمة بالامام الجائر
وليس معه نصير ولا عاذر فيلقى فى جهنم فيدور فيها كما تدور
الرحى ثم يرتبط فى قعرها وانى انشدك الله ان تكون امام هذه
الامة المقتول فانه كان يقال يقتل فى هذه الامة امام يفتح
عليها القتل والقتال الى يوم القيمة ويلبس امورها عليها ويبث
الفتن فيها فلا يبصرون الحق من الباطل يموجون فيها موجا ويمرجون
فيها مرجا فلا تكونن لمروان سيقة يسوقك حيث شاء بعد
جلال السن وتقضى العمر فقال عثمن كلم الناس فى
ان يوجلونى حتى اخرج اليهم من مظالمهم فقال ما كان بالمدينة فلا
اجل فيه وما غاب فاجله وصول امرك اليه ومن خطبة له

عليه السلم يذكر فيها عجيب خلقة الطاوس

ابتدعهم خلقا عجيبا من حيوان وموات وساكن وذى حركات
واقام من شواهد البينات على لطيف صنعته وعظيم قدرته ما
انقادت له العقول معترفة به ومسلمة له ونعقت فى اسماعنا
دلائله على وحدانيته وما ذرا من مختلف صور الاطيار التى اسكنها
اخاديد الارض وخروق فجاجها ورواسى اعلامها من ذوات
اجنحة مختلفة وهيات متباينة مصرفة فى زمام التسخير ومرفرفة
باجنحتها فى مخارق الجو المنفسح والفضاء المنفرج كونها بعد
اذ لم تكن فى عجائب صور ظاهرة وركبها فى حقاق مفاصل محتجبة
ومنع بعضها بعبالة خلقه ان يسمو فى السما خفوفا وجعله يدف دفيفا

ونسقها على اختلافها في الأصابيغ بلطيف قدرته ودقيق صنعته

فمنها مغموس في قالب لون لا يشوبه غير لون ما غمس فيه ومنها مغموس

في لون صبغ قد طرّق بخلاف ما صبغ به ومن أعجبها خلقا الطاوس الذي

أقامه في أحكم تعديل ونضّد ألوانه في أحسن تنضيد بجناح أشرج

قصبه وذنب أطال مسحبه إذا درج إلى الأنثى نشره من طيّه وسما

به مطلا على رأسه كأنه قلع داري عنجه نوتيه يختال بألوانه

ويميس بزيفانه يفضي بإفضاء الديكة ويؤرّ بملاقحه أحيلك من ذلك

على معاينة لا كمن يحيل على ضعيف إسناده ولو كان كزعم من يزعم

أنه يلقح بدمعة تسفحها مدامعه فتقف في ضفتي جفونه وأن أنثاه

تطعم ذلك ثم تبيض لا من لقاح فحل سوى الدمع المنبجس لما كان ذلك

بأعجب من مطاعمة الغراب تخال قصبه مداري من فضة وما أنبت

عليها من عجيب داراته وشموسه خالص العقيان وفلذ الزبرجد

فإن شبهته بما أنبتت الأرض قلت جني جني من زهرة كل ربيع

وإن ضاهيته بالملابس فهو كموشي الحلل أو مونق عصب اليمن وإن

شاكلته بالحلي فهو كفصوص ذات ألوان قد نطقت باللجين المكلل

يمشي مشي المرح المختال ويتصفح ذنبه وجناحه فيقهقه ضاحكا

لجمال سرباله وأصابيغ وشاحه فإذا رمى ببصره إلى قوائمه

زقا معولا بصوت يكاد يبين عن استغاثته ويشهد بصادق توجعه

لأن قوائمه حمش كقوائم الديكة الخلاسية وقد نجمت من ظنبوب

ساقه صيصية خفية وله في موضع العرف قنزعة خضراء موشاة

ومخرج عنقه كالإبريق ومغرزها إلى حيث بطنه كصبغ

الوسمة اليمانية أو كحريرة ملبسة مرآة ذات صقال وكأنه متلفع

بمعجر أسحم إلا أنه يخيل لكثرة مائه وشدة بريقه أن الخضرة النا

ضرة ممتزجة به ومع فتق سمعه خط كمستدق القلم في لون

الأقحوان أبيض يقق فهو ببياضه في سواد ما هنالك يأتلق وقل صبغ

طوّق

مسحبه

كإفضاء

أرّ الفحول المغتلمة

تسفحها

المنبجس

داراته

قلت جني من

[illegible]

القنزعة من الشعر

متلفع

الا وقد اخذ منه بقسط وعلاه بكثرة صقاله وبريقه وبصيص
ديباجه ورونقه فهو كالازاهير المبثوثة لم تربها امطار
ربيع ولا شموس قيظ وقد يتحسر من ريشه ويعرى من لباسه
فيسقط تترى وينبت تباعا فينحت من قصبه انحتات اوراق
الاغصان ثم يتلاحق ناميا حتى يعود كهيئته قبل سقوطه لا
يخالف سائر الوانه ولا يقع لون في غير مكانه واذا تصفحت
شعرة من شعرات قصبه ارتك حمرة وردية وتارة خضرة
زبرجدية واحيانا صفرة عسجدية وكيف تصل الى صفة
هذا عمائق الفطن او تبلغه قرائح العقول او تستنظم وصفه
اقوال الواصفين واقل اجزائه قد اعجز الاوهام ان تدركه
والالسنة ان تصفه فسبحان الذي بهر العقول عن وصف خلق
جلاه للعيون فادركته محدودا مكونا ومولفا ملونا و
اعجز الالسن عن تلخيص صفته وقعد بها عن تادية نعته
وسبحان من ادمج قوائم الذرة والهمجة الى ما فوقهما من خلق
الحيتان والافيلة ووأى على نفسه الا يضطرب شبح مما اولج فيه
الروح الا وجعل الحمام موعده والفنا غايته

ومنها في وصف الجنة

فلو رميت ببصر قلبك نحو ما يوصف
لك منها لعزفت نفسك عن بدائع ما اخرج الى الدنيا من شهواتها
ولذاتها وزخارف مناظرها ولذهلت بالفكر في اصطفاق اشجار
غيبت عروقها في كثبان المسك على سواحل انهارها وفي تعليق
كبائس اللؤلؤ الرطب في عساليجها وافنانها وطلوع تلك الثمار
مختلفة في غلف اكمامها تجنى من غير تكلف فتاتي على منية
مجتنيها ويطاف على نزالها في افنية قصورها بالاعسال المصفقة
والخمور المروقة قوم لم تزل الكرامة تتمادى بهم حتى حلوا
دار القرار وامنوا نقلة الاسفار فلو شغلت قلبك ايها المستمع

بالوصول

بالوصول الى ابعد غايه من تلك الشاطر لو مولتم لذ هبت نفسك شوقا اليها ولتحملت من مجلسى هذا الى مجاورة اهل القبور استعجالا بها جعلنا الله واياكم ممن سعى بقلبه الى منازل الابرار برحمته

تفسير بعض ما جا فيها من الغريب

الارتجاه الكنايه عن النكاح يقال ارتج المراة يورثها القلع شراع السفينه وداري منسوب الى دارين وهى بلدة على البحر يجلب منها الطيب عنجه اى عطفه يقال عنجت الناقه اعنجها عنجا اذا عطفتها والنوتى الملاح والصفنان الجانبان والفلذ جمع فلذه وهى القطعه والكبائس جمع الكباسه وهى العذق والعساليج الغصون واحدها عسلوج

ومن خطبة له عليه السلم

ايها الناس شعبوا امواج الفتن بسفن النجاة وعرجوا عن طريق المنافره وضعوا تيجان المفاخره افلح من نهض بجناح او استسلم فاراح هذا ماء اجن ولقمه يغص بها اكلها ومجتني الثمره لغير وقت ايناعها كالزارع بغير ارضه

ولا تكونوا كجفاء الجاهلية لا في الدين يتفقهون ولا عن الله يعقلون كقيض بيض في اداح يكون كسرها وزرا ويخرج حضانها شرا منها افترقوا بعد الفتهم وتشتتوا عن اصلهم فمنهم آخذ بغصن اينما مال مال معه على ان الله تعالى سيجمعهم لشر يوم لبني امية كما تجتمع قزع الخريف يولف الله بينهم ثم يجعلهم ركاما كركام السحاب ثم يفتح لهم ابوابا يسيلون من مستثارهم كسيل الجنتين حيث لم تسلم عليه قارة ولم تثبت له اكمة ولم يرد سننه رض طود ولا حداب ارض يذعذعهم الله في بطون اوديته ثم يسلكهم ينابيع في الارض ياخذ بهم من قوم حقوق قوم ويمكن لقوم في ديار قوم وايم الله ليذوبن ما في ايديهم بعد العلو والتمكين كما تذوب الاليه على النار ايها الناس لو لم تتخاذلوا عن نصر الحق لم تهنوا عن توهين الباطل لم يطمع فيكم من ليس مثلكم ولم يقو من قوي عليكم لكنكم تهتم متاه بني اسرائيل ولعمري

ليضعفن لكم التيه من بعدي أضعافاً بما خلفتم الحق وراء
ظهوركم وقطعتم الأدنى ووصلتم الأبعد واعلموا
أنكم إن اتبعتم الداعي لكم سلك بكم منهاج الرسول وكفيتم
مؤونة الاعتساف ونبذتم الثقل الفادح عن الأعناق

ومن خطبة له عليه السلام في أول خلافته

إن الله سبحانه أنزل كتاباً هادياً بيّن فيه الخير والشر
فخذوا نهج الخير تهتدوا واصدفوا عن سمت الشر تقصدوا
الفرائض الفرائض أدّوها إلى الله تؤدّكم إلى الجنة إن الله
تعالى حرّم حراماً غير مجهول وفضّل حرمة المسلم على الحرم
كلها وشدّ بالإخلاص والتوحيد حقوق المسلمين في معاقدها
فالمسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده إلا بالحق ولا يحل
أذى المسلم إلا بما يجب بادروا أمر العامة وخاصة أحدكم
وهو الموت فإن الناس أمامكم وإن الساعة تحدوكم من
خلفكم في عباده وبلاده فإنكم مسؤولون حتى عن البقاع
والبهائم أطيعوا الله ولا تعصوه وإذا رأيتم الخير فخذوا
به وإذا رأيتم الشر فأعرضوا عنه

ومن كلام له عليه السلام

بعدما بويع بالخلافة وقد قال له
قوم من الصحابة لو عاقبت قوماً ممن أجلب على عثمان فقال يا إخوتاه
إني لست أجهل ما تعلمون ولكن كيف لي بقوة والقوم المجلبون
على حدّ شوكتهم يملكوننا ولا نملكهم وها هم هؤلاء قد ثارت
معهم عبدانكم والتفّ إليهم أعرابكم وهم خلالكم يسومونكم
ما شاؤوا وهل ترون موضعاً لقدرة على شيء تريدونه إن هذا
الأمر أمر جاهلية وإن لهؤلاء القوم مادة إن الناس من هذا
الأمر إذا حُرّك على أمور فرقة ترى ما ترون وفرقة ترى ما
لا ترون وفرقة لا ترى هذا ولا هذا فاصبروا حتى يهدأ الناس

Margin notes:
- ليضعفن
- لو اتبعتم
- تخففوا تلحقوا فإنما ينتظر بأولكم آخركم اتقوا الله
- الناس
- عبدانكم
- أعرابكم
- لا ترى هذا ولا هذا
- وتقع

تتمة

وتقع القلوب مواقعها وتؤخذ الحقوق مسمحة فاهدؤوا عني و
انظروا ماذا يأتيكم به أمري ولا تفعلوا فعلة تضعضع قوة
وتسقط منة وتورث وهنا وذلة وسأمسك الأمر ما استمسك
وإذا لم أجد بدا فآخر الدواء الكي

ومن خطبة له عليه السلام عند مسير أصحاب الجمل إلى البصرة

إن الله تعالى بعث رسولا هاديا بكتاب ناطق وأمر قائم لا يهلك
عنه إلا هالك وإن المبتدعات المشبهات هن المهلكات إلا ما
حفظ الله وإن في سلطان الله عصمة لأمركم فأعطوه طاعتكم
غير ملومة ولا مستكره بها والله لتفعلن أو لينقلن الله
عنكم سلطان الإسلام ثم لا ينقله إليكم أبدا حتى يأرز الأمر
إلى غيركم إن هؤلاء قد تمالؤوا على سخطة إمارتي وسأصبر
ما لم أخف على جماعتكم فإنهم إن تمموا على فيالة هذا الرأي
انقطع نظام المسلمين وإنما طلبوا هذه الدنيا حسدا لمن
أفاءها الله عليه فأرادوا رد الأمور على أدبارها ولكم
علينا العمل بكتاب الله وسيرة رسوله والقيام بحقه و
النعش لسنته

ومن كلام له عليه السلام

لما قال لكليب الجرمي قبل وقعة الجمل بايع فقال إني رسول قوم ولا
أحدث حدثا دونهم أرأيت الذين وراءك لو بعثوك رائدا
تبتغي لهم مساقط الغيث فرجعت إليهم وأخبرتهم عن الكلأ
والماء فخالفوا إلى المعاطش والمجادب ما كنت صانعا
قال كنت تاركهم ومخالفهم إلى الكلأ والماء فقال له فامدد
إذا يدك فقال فوالله ما استطعت أن أمتنع عند قيام الحجة
علي فبايعته

ومن كلام له عليه السلام لما عزم على لقاء القوم بصفين

اللهم رب السقف
المرفوع والجو المكفوف الذي جعلته مغيضا لليل والنهار

داء

الدواء

ملومة

ولا مستكرهة خ

لو أن الذين خ

ومجرى للشمس والقمر ومختلفا للنجوم السيارة وجعلت
سكانه سبطا من ملائكتك لا يسأمون من عبادتك ورب هذه
جماعة
الارض التي جعلتها قرارا للانام ومدرجا للهوام والانعام و
ما لا يحصى مما يرى وما لا يرى ورب الجبال الرواسي التي جعلتها
للارض اوتادا وللخلق اعتمادا ان اظهرتنا على عدونا فجنبنا
البغي وسددنا للحق وان اظهرتهم علينا فارزقنا الشهادة
واعصمنا من الفتنة اين المانع للذمار والغائر عند نزول الحقائق
من اهل الحفاظ العار وراءكم والجنة امامكم ومن

خطبة له عليه السلم

الحمد لله الذي لا توارى
عنه سماء سماء ولا ارض ارضا

منها

وقال لي قائل
انك على هذا الامر يا ابن ابي طالب لحريص فقلت بل انتم والله
لاحرص وابعد وانا اخص واقرب وانما طلبت حقا لي و
انتم تحولون بيني وبينه وتضربون وجهي دونه فلما قرعته
بالحجة في الملاء الحاضرين بهت لا يدري ما يجيبني به

هب كانه لا يدري صح

اللهم اني استعديك على قريش ومن اعانهم فانهم قطعوا
رحمي وصغروا عظيم منزلتي واجمعوا على منازعتي امرا
هو لي ثم قالوا الا ان في الحق ان تاخذه وفي الحق ان تتركه

منها في ذكر اصحاب الجمل

فخرجوا يجرون حرمة رسول الله صلى الله عليه وسلم كما
تجر الامة عند شرائها متوجهين بها الى البصرة فحبسا
نساءهما في بيوتهما وابرزا حبيس رسول الله صلى الله عليه وسلم
لهما ولغيرهما في جيش ما منهم رجل الا وقد اعطاني الطاعة
وسمح لي بالبيعة طائعا غير مكره فقدموا على عاملي بها وخزان
بيت مال المسلمين وغيرهم من اهلها فقتلوا طائفة صبرا و
طائفة غدرا فوالله لو لم يصيبوا من المسلمين الا رجلا واحدا

معتمدين

معتمدين لقتله بلا جرم جرّه لحلّ لي قتل ذلك الجيش كلّه اذ
حضروه فلم ينكروا ولم يدفعوا عنه بلسان ولا بيد دع ما انّهم
قتلوا من المسلمين مثل العدّة التي دخلوا بها عليهم ٭

ومن خطبة له عليه السلم

امين وحيه وخاتم
رسله وبشير رحمته ونذير نقمته ايها النّاس انّ احق النّاس بهذا
الامر اقواهم عليه واعلمهم بامر الله فيه فان شغب شاغب
استعتب فان ابى قوتل ولعمري لئن كانت الامامة لا تنعقد
حتى تحضرها عامة النّاس ما الى ذلك سبيل ولكن اهلها يحكمون
على من غاب عنها ثمّ ليس للشاهد ان يرجع ولا للغائب ان يختار الا
واني اقاتل رجلين رجلا ادّعى ما ليس له وآخر منع الذي عليه ٭
اوصيكم بتقوى الله فانّه خير ما تواصى العباد به وخير
عواقب الامور عند الله ٭ وقد فتح باب الحرب بينكم وبين اهل
القبلة ولا يحمل هذا العلم الا اهل البصر والصبر والعلم
بمواضع الحقّ له ٭ فامضوا لما تؤمرون به وقفوا عند ما تنهون
عنه ولا تعجلوا في امر حتى تتبينوا فانّ لنا مع كل امر تنكرونه
غيرا الا وانّ هذه الدنيا التي اصبحتم تتمنّونها وترغبون
فيها واصبحت تغضبكم وترضيكم ليست بداركم ولا منزلكم
الذي خلقتم له ولا الذي دعيتم اليه الا وانها ليست بباقية
لكم ولا تبقون عليها وهي وان غرّتكم منها فقد حذّرتكم شرّها
فدعوا غرورها لتحذيرها واطماعها لتخويفها وسابقوا
بها الى الدار التي دعيتم اليها وانصرفوا بقلوبكم عنها ولا يخنن
احدكم خنين الامة على ما زوي عنه منها واستتموا نعمة
الله عليكم بالصبر على طاعة الله والمحافظة على ما
شيء من دنياكم من كتابه الا وانه لا يضركم تضييع شيء
من دنياكم بعد حفظكم قائمة دينكم الا وانه لا ينفعكم

بعد تضييع ذكركم شيئاً حافظتم عليه من أمر دنياكم أخذ الله
بقلوبنا وقلوبكم إلى الحق وألهمنا وإياكم الصبر ٭ ومن

كلامه في معنى طلحة بن عبيد الله ٭

قد كنت وما أهدد بالحرب ولا أرهب بالضرب وأنا على ما
وعدني ربي من النصر والله ما استعجل متجرداً للطلب بدم عثمان
إلا خوفاً من أن يطالب بدمه لأنه مظنته ولم يكن في القوم
أحرص عليه منه فأراد أن يغالط بما أجلب فيه ليلبس الأمر
ويقع الشك ووالله ما صنع في أمر عثمان واحدة من ثلاث
لئن كان ابن عفان ظالماً كما كان يزعم لقد كان ينبغي له
أن يوازر قاتليه أو ينابذ ناصريه ولئن كان مظلوماً لقد كان
ينبغي له أن يكون من المنهنهين عنه والمعذرين فيه ولئن
كان في شك من الخصلتين لقد كان ينبغي له أن يعتزله ويركد
جانباً ويدع الناس معه فما فعل واحدة من الثلاث وجاء
بأمر لم يعرف بابه ولم تسلم معاذيره ٭ ومن

خطبة له عليه السلم ٭

أيها الغافلون
غير المغفول عنهم والتاركون والمأخوذ منهم ما لي
أراكم عن الله ذاهبين وإلى غيره راغبين كأنكم نعم
أراح بها سائم إلى مرعى وبي ومشرب دوي إنما هي
كالمعلوفة للمدى لا تعرف ماذا يراد بها إذا أحسن
إليها تحسب يومها دهرها وشبعها أمرها والله
لو شئت أن أخبر كل رجل منكم بمخرجه ومولجه
جميع شأنه لفعلت ولكن أخاف أن تكفروا في
برسول الله صلى الله عليه وسلم ألا وإني مفضيه إلى الخاصة
ممن يؤمن ذلك منه والذي بعثه بالحق واصطفاه على الخلق
ما أنطق إلا صادقاً ولقد عهد إلي بذلك كله وبمهلك

من يهلك ومن ينجو ومآل هذا الامر وما ابقى شيئا يمر
على راسي الا افرغه في اذني وافضى به الي ايها الناس
اني والله ما احثكم على طاعة الا واسبقكم اليها ولا انهاكم
عن معصية الا واتناهى قبلكم عنها ومن

خطبة له عليه السلم

انتفعوا ببيان الله واتعظوا بمواعظ الله واقبلوا نصيحة
الله فان الله تعالى قد اعذر اليكم بالجلية واتخذ عليكم
الحجة وبين لكم محابه من الاعمال ومكارهه منها لتتبعوا
هذه وتجتنبوا هذه فان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان يقول ان الجنة حجبت بالمكاره وان النار حجبت بالشهوات
واعلموا انه ما من طاعة الله شيء الا ياتي في كره وما
من معصية الله شيء الا ياتي في شهوة فرحم الله رجلا
نزع عن شهوته وقمع هوى نفسه فان هذه النفس ابعد
شيء منزعا وانها لا تزال تنزع الى معصية في هوى واعلموا
عباد الله ان المؤمن لا يصبح ولا يمسي الا ونفسه ظنون
عنده فلا يزال زاريا عليها ومستزيدا لها فكونوا
كالسابقين قبلكم والماضين امامكم قوضوا من الدنيا
تقويض الراحل وطووها طي المنازل واعلموا ان
هذا القران هو الناصح الذي لا يغش والهادي الذي
لا يضل والمحدث الذي لا يكذب وما جالس هذا
القران احد الا قام عنه بزيادة او نقصان زيادة
في هدى او نقصان من عمى واعلموا انه ليس على احد
بعد القران من فاقة ولا لاحد قبل القران من غنى
فاستشفوه من ادوائكم واستعينوا به على لاوائكم فان
فيه شفاء من اكبر الداء وهو الكفر والنفاق والغي والضلال

في اذني

بجلية

محبة لتتبعوا

حفت

ياتي في / ياتي في شهوة

زيادة في / نقصان من عمى

واسألوا الله تعالى به وتوجهوا اليه بحبه ولا تسألوا به خلقه
انه ما توجه العباد الى الله بمثله واعلموا انه شافع مشفع
وقائل مصدق وانه من شفع له القران يوم القيمة
شفع فيه ومن محل به القران يوم القيمة صدق عليه فانه
ينادي مناد يوم القيمة الا ان كل حارث مبتلى في حرثه
وعاقبة عمله غير حرثة القران فكونوا من حرثته واتباعه
واستدلوه على ربكم واستنصحوه على انفسكم واتهموا عليه
اراءكم واستغشوا فيه اهواءكم العمل العمل ثم النهاية
النهاية والاستقامة الاستقامة ثم الصبر الصبر والورع
الورع ان لكم نهاية فانتهوا الى نهايتكم وان لكم علما فاهتدوا
بعلمكم وان للاسلام غاية فانتهوا الى غايته واخرجوا
الى الله مما افترض عليكم من حقه وبين لكم من وظائفه
انا شاهد لكم وحجيج يوم القيمة عنكم الا وان القدر
السابق قد وقع والقضاء الماضي قد تورد واني متكلم بعدة
الله وحجته قال الله تعالى ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا
تتنزل عليهم الملائكة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة
التي كنتم توعدون وقد قلتم ربنا الله فاستقيموا على
كتابه وعلى منهاج امره وعلى الطريقة الصالحة من عبادته
ثم لا تمرقوا منها ولا تبتدعوا فيها ولا تخالفوا عنها فان
اهل المروق منقطع بهم عند الله يوم القيمة ثم اياكم
وتهزيع الاخلاق وتصريفها واجعلوا اللسان واحدا و
ليختزن الرجل لسانه فان هذا اللسان جموح بصاحبه
والله ما ارى عبدا يتقي تقوى تنفعه حتى يختزن لسانه
فان لسان المؤمن من وراء قلبه وان قلب المنافق من وراء لسانه
لان المؤمن اذا اراد ان يتكلم بكلام تدبره في نفسه فان كان

خيرا

خيرا ابداه وان كان شرا واراه وان المنافق يتكلم بما اتى على
لسانه لا يدري ماذا له وماذا عليه ولقد قال رسول الله صلى الله
عليه واله وسلم لا يستقيم ايمان عبد حتى يستقيم قلبه ولا
يستقيم قلبه حتى يستقيم لسانه فمن استطاع منكم ان يلقى الله
سبحانه وهو نقي الراحة من دماء المسلمين واموالهم سليم
اللسان من اعراضهم فليفعل واعلموا عباد الله ان المؤمن
يستحل العام ما استحل عاما اول ويحرم العام ما حرم عاما
اول وان ما احدث الناس لا يحل لكم شيئا مما حرم عليكم و
لكن الحلال ما احل الله والحرام ما حرم الله فقد جربتم
الامور وضرستموها ووعظتم بمن كان قبلكم وضربت الامثال
لكم ودعيتم الى الامر الواضح فلا يصم عن ذلك الا اصم ولا
يعمى عنه الا اعمى ومن لم ينفعه الله بالبلاء والتجارب لم ينتفع
بشيء من العظة واتاه التقصير من امامه حتى يعرف ما انكر
وينكر ما عرف وانما الناس رجلان متبع شرعة ومبتدع
بدعة ليس معه من الله سبحانه برهان سنة ولا ضياء حجة
وان الله سبحانه لم يعظ احدا بمثل هذا القران فانه حبل الله
المتين وسببه الامين وفيه ربيع القلب وينابيع العلم وما للقلب
جلاء غيره مع انه قد ذهب المتذكرون وبقي الناسون
والمتناسون فاذا رايتم خيرا فاعينوا عليه واذا رايتم شرا
فاذهبوا عنه فان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول
يا ابن ادم اعمل الخير ودع الشر فاذا انت جواد قاصد
الا وان الظلم ثلثة فظلم لا يغفر وظلم لا يترك وظلم
مغفور لا يطلب فاما الظلم الذي لا يغفر فالشرك بالله
قال الله سبحانه ان الله لا يغفر ان يشرك به واما الظلم
الذي لا يترك فظلم العباد بعضهم بعضا واما الظلم الذي

يغفر فظلم العبد نفسه عند بعض الهنات القصاص هناك
شديد ليس هو جرحا بالمدى ولا ضربا بالسياط ولكنه
ما يستصغر ذلك معه فاياكم والتلون في دين الله فان جماعة
فيما تكرهون من الحق خير من فرقة فيما تحبون من الباطل
وان الله سبحانه لم يعط احدا بفرقة خيرا ممن مضى ولا
ممن بقي يا ايها الناس طوبى لمن شغله عيبه عن عيوب
الناس وطوبى لمن لزم بيته واكل قوته واشتغل بطاعة
ربه وبكى على خطيئته فكان من نفسه في شغل والناس
منه في راحة ۞ ومن كلام له عليه السلم
في معنى الحكمين ۞ فاجمع رأي ملئكم على
ان اختاروا رجلين فاخذنا عليهما ان يجعجعا عند القرآن
ولا يجاوزاه وتكون ألسنتهما معه وقلوبهما تبعه
فتاها عنه وتركا الحق وهما يبصرانه وكان الجور هواهما
والاعوجاج دأبهما وقد سبق استثناؤنا عليهما في الحكم
بالعدل والعمل بالحق سوء رأيهما وجور حكمهما والبقية
في ايدينا لانفسنا حين خالفا سبيل الحق واتيا بما لا يعرف
من معكوس الحكم ۞ ومن خطبة له عليه
السلم ۞ لا يشغله شأن ولا يغيره زمان ولا يحويه
مكان ولا يصفه لسان ولا يعزب عنه عدد قطر الماء
ولا نجوم السماء ولا سوافي الريح في الهواء ولا دبيب النمل
على الصفا ولا مقيل الذر في الليلة الظلماء يعلم مساقط
الاوراق وخفي طرف الاحداق واشهد ان لا اله الا الله
غير معدول به ولا مشكوك فيه ولا مكفور دينه ولا مجحود
تكوينه شهادة من صدقت نيته وصفت دخلته وخلص
يقينه وثقلت موازينه واشهد ان محمدا عبده ورسوله

المجتبى من خلائقه والمعتام لشرح حقائقه والمختص بعقائل كراماته والمصطفى لكرائم رسالاته والموضحة به أشراط الهدى والمجلو به غربيب العمى أيها الناس إن الدنيا تغر المؤمل لها والمخلد إليها ولا تنفس بمن نافس إليها وتغلب من غلب عليها وايم الله ما كان قوم قط في غض نعمة من عيش فزال عنهم إلا بذنوب اجترحوها لأن الله ليس بظلام للعبيد ولو أن الناس حين تنزل بهم النقم وتزول عنهم النعم فزعوا إلى ربهم بصدق من نياتهم وولهٍ من قلوبهم لرد عليهم كل شارد وأصلح لهم كل فاسد وإني لأخشى عليكم أن تكونوا في فترة وقد كانت أمور مضت ملتم فيها ميلة كنتم فيها عندي غير محمودين ولئن رد عليكم أمركم إنكم لسعداء وما علي إلا الجهد ولو أشاء أن أقول لقلت عفا الله عما سلف

يافس فيها

ومن كلام له عليه السلام قاله لذعلب اليماني

وقد سأله هل رأيت ربك يا أمير المؤمنين فقال عليه السلام أفأعبد ما لا أرى قال وكيف تراه فقال لا تراه العيون بمشاهدة العيان ولكن تدركه القلوب بحقائق الإيمان قريب من الأشياء غير ملابس بعيد منها غير مباين متكلم بلا روية مريد بلا همة صانع لا بجارحة لطيف لا يوصف بالخفاء كبير لا يوصف بالجفاء بصير لا يوصف بالحاسة رحيم لا يوصف بالرقة تعنو الوجوه لعظمته وتجب القلوب من مخافته

ومن كلام له عليه السلام في ذم أصحابه

أحمد الله على ما قضى من أمر وقدر من فعل وعلى ابتلائي بكم أيتها الفرقة التي إذا أمرت لم تطع وإذا دعوت لم تجب إن أمهلتم خضتم وإن حوربتم خرتم وإن اجتمع الناس على إمام طعنتم وإن أجئتم إلى مشاقة نكصتم لا أبا لغيركم ما تنتظرون بنصركم والجهاد على

حقكم الموت او الذل لكم فوالله لئن جاء يومي وليأتيني ليفرقن
بيني وبينكم وانا لصحبتكم قال وبكم غير كثير لله انتم اما
دين يجمعكم ولا حمية تشحذكم او ليس عجبا ان معوية
يدعو الجفاة الطغام فيتبعونه على غير معونة ولا عطاء وانا
ادعوكم وانتم تريكة الاسلام وبقية الناس الى المعونة
او طائفة من العطاء فتتفرقون عني وتختلفون علي انه
لا يخرج عليكم من امري رضى فترضونه ولا سخط فتجتمعون
عليه وان احب ما انا لاق الى الموت قد دارستكم الكتاب
وفاتحتكم الحجاج وعرفتكم ما انكرتم وسوغتكم ما مججتم لو كان
الاعمى يلحظ او النائم يستيقظ واقرب بقوم من الجهل
بالله قائدهم معوية ومؤدبهم ابن النابغة

ومن كلام له عليه السلم

لرجل من اصحابه يعلم له علم قوم من جند الكوفة هموا
باللحاق بالخوارج وكانوا على خوف منه عليه فلما
عاد اليه الرجل قال له أامنوا فقطنوا ام جبنوا فظعنوا
فقال الرجل بل ظعنوا يا امير المؤمنين فقال عليه السلم
بعدا لهم كما بعدت ثمود اما لو اشرعت الاسنة اليهم
وصبت السيوف على هاماتهم لقد ندموا على ما كان
منهم ان الشيطان اليوم قد استفلهم وهو غدا متبرئ
منهم ومتخل عنهم فحسبهم بخروجهم من الهدى
وارتكاسهم في الضلال والعمى وصدهم عن الحق وجماحهم
في التيه

ومن خطبة له عليه السلم

روى عن نوف البكالي قال خطبنا امير المؤمنين
عليه السلم بهذه الخطبة بالكوفة وهو قائم على حجارة نصبها

بالجيوش وهزموا بالالوف وعسكروا العساكر ودسكروا
الدساكر ومدنوا المداين ۵

منها

جنتها واخذها بجميع ادبها من الاقبال والمعرفة
لها فهى عند نفسه ضالته التى يطلبها وحاجته
يسال عنها وهو مغترب اذا اغترب الاسلام وضرب
بعسيب ذنبه والصق الارض بجرانه بقية من بقايا
حجته خليفة من خلايف انبيائه ثم قال عليه السلم
ايها الناس انى قد بثثت اليكم المواعظ التى وعظ بها الانبياء
اممهم واديت اليكم ما ادت الاوصياء الى من بعدهم
وادبتكم بسوطى فلم تستقيموا وحدوتكم بالزواجر
فلم تستوسقوا لله انتم أتتوقعون اماما غيرى يطأ بكم
الطريق ويرشدكم السبيل الا انه قد ادبر من الدنيا
ما كان مقبلا واقبل منها ما كان مدبرا وازمع الترحال
عباد الله الاخيار وباعوا قليلا من الدنيا لا يبقى بكثير من
الاخرة لا يفنى ما ضر اخواننا الذين سفكت دماؤهم بصفين
الا يكونوا اليوم احياء يسيغون الغصص ويشربون
الرنق قد والله لقوا الله فوفاهم اجورهم واحلهم دار
الامن من بعد خوفهم اين اخوانى الذين ركبوا الطريق
ومضوا على الحق اين عمار واين نظراؤهم من اخوانهم
الذين تعاقدوا على المنية وابرد برؤوسهم الى
الفجرة ثم ضرب عليه السلم بيده الى لحيته
فاطال البكاء ثم قال اوه على اخوانى
تلوا القرآن فاحكموه وتدبروا الفرض فاقاموه احيوا
السنة واماتوا البدعة دعوا للجهاد فاجابوا ووثقوا

واين ابن التيهان واين ذو الشهادتين

بالقائد فاتبعوا ثم نادى باعلى صوته الجهاد الجهاد عباد الله الا واني معسكر في يومي هذا فمن اراد الرواح الى الله فليخرج قال نوف وعقد للحسين عليه السلام في عشرة الاف ولقيس بن سعد في عشرة الاف ولابي ايوب الانصاري في عشرة الاف ولغيرهم على اعداد اخر وهو يريد الرجعة الى صفين فما دارت الجمعة حتى ضربه الملعون ابن ملجم لعنه الله فتراجعت العساكر فكنا كاغنام فقدت راعيها تختطفها الذئاب من كل مكان

ومن خطبة له عليه السلام

الحمد لله المعروف من غير رؤية والخالق من غير منصبة خلق الخلائق بقدرته واستعبد الارباب بعزته وساد العظماء بجوده هو الذي اسكن الدنيا خلقه وبعث الى الجن والانس رسله ليكشفوا لهم عن غطائها وليحذروهم من ضرائها وليضربوا لهم امثالها وليبصروهم عيوبها وليهجموا عليهم بمعتبر من تصرف مصاحها واسقامها وحلالها وحرامها وما اعد الله سبحانه للمطيعين منهم والعصاة من جنة ونار وكرامة وهوان احمده الى نفسه كما استحمد الى خلقه جعل لكل شيء قدرا ولكل قدر اجلا ولكل اجل كتابا

منها فالقران امر زاجر وصامت ناطق حجة الله على خلقه اخذ عليهم ميثاقهم وارتهن عليه انفسهم اتم به نوره واكرم به دينه وقبض نبيه صلى الله عليه وآله وقد فرغ الى الخلق من احكام الهدى به فعظموا منه سبحانه ما عظم من نفسه

فانه

فانه لم يخف عنكم شيئا من دينه ولم يترك شيئا رضيه او
كرهه الا وجعل له علما باديا وآية محكمة تزجر عنه
او تدعوا اليه فرضاه فيما بقي واحد وسخطه فيما بقى
اعلموا انه لن يرضى عنكم بشيء سخطه على من كان
قبلكم ولن يسخط عليكم بشيء رضيه ممن كان قبلكم وانما
تسيرون في اثر بين وتتكلمون برجع قول قد قاله
رجال من قبلكم قد كفاكم مؤنة دنياكم وحثكم على
الشكر وافترض من السنتكم الذكر واوصاكم بالتقوى
وجعلها منتهى رضاه وحاجته من خلقه فاتقوا الله
الذي انتم بعينه ونواصيكم بيده وتقلبكم في قبضته
ان اسررتم علمه وان اعلنتم كتبه قد وكل بذلك حفظة
كراما لا يسقطون حقا ولا يثبتون باطلا واعلموا انه من
يتق الله يجعل له مخرجا من الفتن ونورا من الظلم
ويخلده فيما اشتهت نفسه وينزله منزل الكرامة عنده
في دار اصطنعها لنفسه ظلها عرشه ونورها بهجته
وزوارها ملائكته ورفقاؤها رسله فبادروا المعاد
وسابقوا الآجال فان الناس يوشك ان ينقطع بهم الامل
ويرهقهم الاجل ويسد عنهم باب التوبة فقد اصبحتم
في مثل ما سأل اليه الرجعة من كان قبلكم وانتم بنو سبيل
على سفر من دار ليست بداركم قد اوذنتم منها بالارتحال
وامرتم فيها بالزاد واعلموا انه ليس لهذا الجلد الرقيق صبر
على النار فارحموا نفوسكم فانكم قد جربتموها في مصائب الدنيا
فرأيتم جزع احدكم من الشوكة تصيبه والعثرة تدميه
والرمضاء تحرقه فكيف اذا كان بين طائفتين من نار
ضجيع حجر وقرين شيطان اعلمتم ان مالكا اذا غضب

عَلَى النَّارِ حَطَمَ بَعْضُهَا بَعْضاً الْغَضَبِ وَإِذَا زَجَرَهَا تَوَثَّبَتْ
بَيْنَ أَبْوَابِهَا جَزَعاً مِنْ زَجْرَتِهِ أَيُّهَا الْيَفَنُ الْكَبِيرُ الَّذِي
قَدْ لَهَزَهُ الْقَتِيرُ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا الْتَحَمَتْ أَطْوَاقُ النَّارِ
بِعِظَامِ الْأَعْنَاقِ وَنَشِبَتِ الْجَوَامِعُ حَتَّى أَكَلَتْ لُحُومَ السَّوَاعِدِ
فَاللَّهَ اللَّهَ مَعْشَرَ الْعِبَادِ وَأَنْتُمْ سَالِمُونَ فِي الصِّحَّةِ
وَفِي الْفُسْحَةِ قَبْلَ الضِّيقِ فَاسْعَوْا فِي فَكَاكِ رِقَابِكُمْ مِنْ
قَبْلِ أَنْ تُغْلَقَ رَهَائِنُهَا أَسْهِرُوا عُيُونَكُمْ وَأَضْمِرُوا بُطُونَكُمْ
وَاسْتَعْمِلُوا أَقْدَامَكُمْ وَأَنْفِقُوا أَمْوَالَكُمْ وَخُذُوا مِنْ أَجْسَادِكُمْ
تَجُودُوا بِهَا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَبْخَلُوا بِهَا عَنْهَا وَقَدْ قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ
إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ وَقَالَ مَنْ ذَا الَّذِي
يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضاً حَسَناً فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ فَلَمْ
يَسْتَنْصِرْكُمْ مِنْ ذُلٍّ وَلَهُ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ وَاسْتَقْرَضَكُمْ وَلَهُ خَزَائِنُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ وَإِنَّمَا أَرَادَ أَنْ يَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً
فَبَادِرُوا بِأَعْمَالِكُمْ تَكُونُوا مَعَ جِيرَانِ اللَّهِ فِي دَارِهِ رَافَقَ بِهِمْ
رُسُلَهُ وَأَزَارَهُمْ مَلَائِكَتَهُ وَأَكْرَمَ أَسْمَاعَهُمْ أَنْ تَسْمَعَ حَسِيسَ
نَارٍ أَبَداً وَصَانَ أَجْسَادَهُمْ أَنْ تَلْقَى لُغُوباً وَنَصَباً ذَلِكَ
فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ أَقُولُ
مَا تَسْمَعُونَ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

وَمِنْ كَلَامٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَهُ لِلْبُرْجِ بْنِ مُسْهِرٍ الطَّائِيِّ

وَقَدْ قَالَ بِحَيْثُ يُسْمِعُهُ لَا حُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ وَكَانَ مِنَ الْخَوَارِجِ اسْكُتْ
قَبَّحَكَ اللَّهُ يَا أَثْرَمُ فَوَاللَّهِ لَقَدْ ظَهَرَ الْحَقُّ فَكُنْتَ فِيهِ ضَئِيلاً
شَخْصُكَ خَفِيّاً صَوْتُكَ حَتَّى إِذَا نَعَرَ الْبَاطِلُ نَجَمْتَ
نُجُومَ قَرْنِ الْمَاعِزِ ٥٠

تَمَّ الْمُجَلَّدُ الْأَوَّلُ مِنْ نَهْجِ الْبَلَاغَةِ بِعَوْنِ اللَّهِ الْعَظِيمِ

البالغة باهلها فقال له قايل فما بالك يا امير المؤمنين
فقال صلى الله عليه ويحك ان لكل اجل وقتا لا يعدوه وسببا
لا يتجاوزه فمهلا لا تعد لمثلها فانما نفث الشيطان على لسانك

ومن خطبة له عليه السلام يصف فيها المنافقين

نحمده على ما وفق له من الطاعة وذاد عنه من المعصية ونسأله
لمنته تماما وبحبله اعتصاما ونشهد ان محمدا عبده ورسوله
خاض الى رضوان الله كل غمرة وتجرع فيه كل غصة وقد
تلون له الادنون وتألب عليه الاقصون وخلعت اليه العرب
اعنتها وضربت الى محاربته بطون رواحلها حتى انزلت
بساحته عداوتها من ابعد الدار واسحق المزار اوصيكم
عباد الله بتقوى الله واحذركم اهل النفاق فانهم
الضالون المضلون والزالون المزلون يتلونون الوانا
ويفتنون افتنانا ويعمدونكم بكل عماد ويرصدونكم بكل
مرصاد قلوبهم دوية وصفاحهم نقية يمشون الخفاء
ويدبون الضراء وصفهم دواء وقولهم شفاء
وفعلهم الداء العياء حسدة الرخاء ومؤكدوا البلاء
ومقنطوا الرجاء لهم بكل طريق صريع والى كل قلب شفيع
ولكل شجو دموع يتقارضون الثناء ويتراقبون
الجزاء ان سألوا الحفوا وان عذلوا كشفوا
وان حكموا اسرفوا قد اعدوا لكل حق باطلا ولكل
قائم مائلا ولكل حي قاتلا ولكل باب
مفتاحا ولكل ليل مصباحا يتوصلون
الى الطمع باليأس ليقيموا به اسواقهم وينفقوا
به اعلاقهم يقولون فيشبهون ويصفون فيموهون
قد هيئوا الطريق واضلعوا المضيق فهم لمة الشيطان

وحمة النيران اولئك حزب الشيطان الا ان
حزب الشيطان هم الخاسرون

ومن خطبة له عليه السلام

الحمد لله الذى اظهر من آثار سلطانه وجلال كبريائه
ما حير مقل العقول من عجائب قدرته وردع
خطرات هماهم النفوس عن عرفان كنه
صفته واشهد ان لا اله الا الله شهادة ايمان
وايقان واخلاص واذعان واشهد ان محمدا
عبده ورسوله ارسله واعلام الهدى دارسة
ومناهج الدين طامسة فصدع بالحق ونصح
الخلق وهدى الى الرشد وامر بالقصد صلى الله عليه وآله
واعلموا عباد الله انه لم يخلقكم عبثا ولم يرسلكم هملا علم
مبلغ نعمه عليكم واحصى احسانه اليكم فاستفتحوه واستنجحوه
واطلبوا اليه واستمنحوه فما قطعكم عنه حجاب ولا اغلق عنكم
دونه باب وانه لبكل مكان وفى كل حين واوان ومع كل
انس وجان لا يثلمه العطاء ولا ينقصه الحباء ولا يستنفده
سائل ولا يستقصيه نائل ولا يلويه شخص عن شخص ولا يلهيه
صوت عن صوت ولا تحجزه هبة عن سلب
ولا يشغله غضب عن رحمة ولا توله رحمة عن عقاب
ولا يجنه البطون عن الظهور ولا يقطعه الظهور عن البطون قرب
فنأى وعلا فدنا وظهر فبطن وبطن فعلن ودان ولم يدن لم يذرأ
الخلق باحتيال ولا استعان بهم لكلال اوصيكم عباد الله بتقوى الله
فانها الزمام والقوام فتمسكوا بوثائقها واعتصموا بحقائقها تؤل بكم
الى اكنان الدعة واوطان السعة ومعاقل الحرز ومنازل العز فى يوم
تشخص فيه الابصار وتظلم له الاقطار وتعطل

ثم

به صروم العشار وينفخ في الصور فتزهق كل مهجة وتبكم كل
لهجة وتذل الشم الشوامخ والصم الرواسخ فيصير صلدها
سرابا رقرقا ومعهدها قاعا سملقا فلا شفيع يشفع ولا حميم
يرفع ولا معذرة تنفع ۞ **ومن خطبة له عليه
السلام** بعثه حين لا علم قائم ولا منار ساطع ولا منهج واضح
أوصيكم عباد الله بتقوى الله وأحذركم الدنيا فإنها دار
شخوص ومحلة تنغيص ساكنها ظاعن وقاطنها بائن تميد
بأهلها ميدان السفينة تصفقها العواصف في لجج البحار فمنهم
الغرق الوبق ومنهم الناجي على متون الأمواج تحفزه الرياح
بأذيالها وتحمله على أهوالها فما غرق منها فليس بمستدرك
وما نجا منها فإلى مهلك ۞ عباد الله الآن فاعملوا والألسن
مطلقة والأبدان صحيحة والأعضاء لدنة والمنقلب فسيح و
المجال عريض قبل إرهاق الفوت وحلول الموت فحققوا عليكم
نزوله ولا تنتظروا قدومه ۞ **ومن خطبة له
عليه السلام** ۞ ولقد علم المستحفظون من أصحاب محمد
صلى الله عليه وسلم أني لم أرد على الله ولا على رسوله ساعة قط
ولقد واسيته بنفسي في المواطن التي تنكص فيها الأبطال وتتأخر
الأقدام نجدة أكرمني الله بها ولقد قبض رسول الله صلى الله عليه
وسلم وإن رأسه لعلى صدري وقد سالت نفسه في كفي فأمررتها
على وجهي ولقد وليت غسله صلى الله عليه وآله والملائكة أعواني
فضجت الدار والأفنية ملأ يهبط وملأ يعرج وما فارقت سمعي
هينمة منهم يصلون عليه حتى واريناه في ضريحه فمن ذا أحق
به مني حيا وميتا فانفذوا على بصائركم ولتصدق نياتكم في جهاد
عدوكم ۞ فوالذي لا إله إلا هو إني لعلى جادة الحق وإنهم لعلى
مزلة الباطل أقول ما تسمعون وأستغفر الله لي ولكم ۞

ومن خطبة له عليه السلام

يعلم عجيج الوحوش في الفلوات ومعاصي العباد في الخلوات
واختلاف النينان في البحار الغامرات وتلاطم الماء بالرياح
العاصفات واشهد ان محمدا نجيب الله وسفير وحيه و
رسول رحمته اما بعد فاني اوصيكم بتقوى الله الذي
ابتدا خلقكم واليه يكون معادكم وبه نجاح طلبتكم و
اليه منتهى رغبتكم ونحوه قصد سبيلكم واليه مرامي
مفزعكم فان تقوى الله دواء داء قلوبكم وبصر عمى افئدتكم
وشفاء مرض اجسادكم وصلاح فساد صدوركم وطهور
دنس انفسكم وجلاء غشاء ابصاركم وامن فزع جاشكم
وضياء سواد ظلمتكم واجعلوا طاعة الله شعارا دون
دثاركم ودخيلا دون شعاركم ولطيفا بين اضلاعكم واميرا
فوق اموركم ومنهلا لحين وردكم وشفيعا لدرك طلبتكم
وجنة ليوم فزعكم ومصابيح لبطون قبوركم وسكنا
لطول وحشتكم ونفسا لكرب مواطنكم فان طاعة الله
حرز من متالف مكتنفة ومخاوف متوقعة واوار نيران
موقدة فمن اخذ بالتقوى عزبت عنه الشدائد بعد دنوها
واحلولت له الامور بعد مرارتها وانفرجت عنه الامواج
بعد تراكمها واسهلت له الصعاب بعد انصابها وهطلت
عليه الكرامة بعد قحوطها وتحدبت عليه الرحمة بعد
نفورها وتفجرت عليه النعم بعد نضوبها ووبلت عليه
البركة بعد ارذاذها فاتقوا الله الذي نفعكم بموعظته
ووعظكم برسالته وامتن عليكم بنعمته فعبدوا انفسكم
لعبادته واخرجوا اليه من حق طاعته ثم ان هذا الاسلام
دين الله الذي اصطفاه لنفسه واصطنعه على عينه واصفاه

خيرة

دواء قلوبكم وبصر افئدتكم

غشى

ورودكم

انصابها

خيرة خلقه واقام دعائمه على محبته اذل الاديان بعزه ووضع
الملل برفعه واهان اعداءه بكرامته وخذل محاديه بنصره
وهدم اركان الضلالة بركنه وسقى من عطش من حياضه
واتأق الحياض بمواتحه ثم جعله لا انفصام لعروته ولا فك
لحلقته ولا انهدام لاساسه ولا زوال لدعائمه ولا انقلاع
لشجرته ولا انقطاع لمدته ولا عفاء لشرائعه ولا جذ لفروعه
ولا ضنك لطرقه ولا وعوثة لسهولته ولا سواد لوضحه و
لا عوج لانتصابه ولا عصل في عوده ولا وعث لفجه ولا انطفاء
لمصابيحه ولا مرارة لحلاوته فهو دعائم اساخ في الحق اسناخها
وثبت لها اساسها وينابيع غزرت عيونها ومصابيح شبت نيرانها
ومنار اقتدى بها سفارها واعلام قصد بها فجاجها ومناهل
روي بها ورادها جعل الله فيه منتهى رضوانه وذروة
دعائمه وسنام طاعته فهو عند الله وثيق الاركان رفيع
البنيان منير البرهان مضيء النيران عزيز السلطان مشرف
المنار معوذ المثار فشرفوه واتبعوه وادوا اليه حقه وضعوه
مواضعه ثم ان الله سبحانه بعث محمدا صلى الله عليه وآله
بالحق حين دنا من الدنيا الانقطاع واقبل من الآخرة الاطلاع
واظلمت بهجتها بعد اشراق وقامت باهلها على ساق وخشن
منها مهاد وازف منها قياد في انقطاع من مدتها واقتراب من
اشراطها وتصرم من اهلها وانفصام من حلقتها وانتشار
من سببها وعفاء من اعلامها وتكشف من عوراتها وقصر
من طولها جعله الله سبحانه بلاغا لرسالته وكرامة لامته
وربيعا لاهل زمانه ورفعة لاعوانه وشرفا لانصاره ثم انزل
عليه الكتاب نورا لا تطفأ مصابيحه وسراجا لا يخبو توقده
وبحرا لا يدرك قعره ومنهاجا لا يضل نهجه وشعاعا لا يظلم

ولا جذ — جذ خ

المثال — المنال خ

ضوؤه وفرقانا لا يخمد برهانه وتبيانا لا تهدم اركانه وشفاء
لا تخشى اسقامه وعزا لا تهزم انصاره وحقا لا تخذل
اعوانه فهو معدن الايمان وبحبوحته وينابيع العلم
وبحوره ورياض العدل وغدرانه واثافي الاسلام وبنيانه
واودية الحق وغيطانه وبحر لا ينزفه المستنزفون
وعيون لا ينضبها الماتحون ومناهل لا يغيضها الواردون
ومنازل لا يضل نهجها المسافرون واعلام لا يعمى عنها
السائرون وامام لا يجور عنه القاصدون جعله الله ريا
لعطش العلماء وربيعا لقلوب الفقهاء ومحاج لطرق الصلحاء
ودواء ليس بعده داء ونورا ليس معه ظلمة وحبلا و
ثيقا عروته ومعقلا منيعا ذروته وعزا لمن تولاه وسلما
لمن دخله وهدى لمن ائتم به وعذرا لمن انتحله وبرهانا
لمن تكلم به وشاهدا لمن خاصم به وفلجا لمن حاج به
وحاملا لمن حمله ومطية لمن اعمله وآية لمن توسم
وجنة لمن استلأم وعلما لمن وعى وحديثا لمن روى وحكما
لمن قضى

ومن كلام له عليه السلم يوصي به بعض اصحابه

تعاهدوا امر الصلوة
وحافظوا عليها واستكثروا منها وتقربوا بها فانها كانت
على المومنين كتابا موقوتا الا تسمعون الى جواب اهل
النار حين سئلوا ما سلككم في سقر قالوا لم نك من
المصلين وانها لتحت الذنوب حت الورق وتطلقها اطلاق
الربق وشبهها رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحمة تكون
على باب الرجل فهو يغتسل منها في اليوم والليلة خمس مرات
فما عسى ان يبقى عليه من الدرن وقد عرفها رجال من المومنين
الذين لا تشغلهم عنها زينة متاع ولا قرة عين من ولد ولا مال

يقول الله سبحانه رجال لا تلهيهم تجارة و لا بيع عن ذكر الله
واقام الصلوة وإيتاء الزكوة وكان رسول الله صلى الله عليه و
سلم نصبا بالصلوة بعد التبشير له بالجنة لقول الله سبحانه وأمر
أهلك بالصلوة واصطبر عليها فكان يأمر بها أهله ويصبر عليها
نفسه ثم ان الزكوة جعلت مع الصلوة قربانا لأهل الاسلام
فمن اعطاها طيب النفس بها فانها تجعل له كفارة ومن النار
حجازا ووقاية فلا يتبعنها احد نفسه ولا يكثرن عليها لهفه
وان من اعطاها غير طيب النفس بها يرجو بها ما هو افضل
منها فهو جاهل بالسنة مغبون الاجر ضال العمل طويل
الندم ثم اداء الامانة فقد خاب من ليس من اهلها انها
عرضت على السموات المبنية والارضين المدحوة والجبال
ذات الطول المنصوبة فلا اطول ولا اعرض ولا اعلى ولا
اعظم منها ولو امتنع شيء بطول او عرض او قوة او عز لامتنعن
ولكن اشفقن من العقوبة وعقلن ما جهل من هو اضعف
منهن وهو الانسان انه كان ظلوما جهولا ان الله
سبحانه لا يخفى عليه ما العباد مقترفون في ليلهم ونهارهم
لطف به خبرا واحاط به علما اعضاؤكم شهوده و
جوارحكم جنوده وضمائركم عيونه وخلواتكم عيانه

ومن كلام له عليه السلم

والله ما معوية اذهى مني ولكنه يغدر ويفجر ولولا كراهية
الغدر لكنت من اذهى الناس ولكن كل غدرة فجرة وكل
فجرة كفرة ولكل غادر لواء يعرف به يوم القيمة
والله ما أستغفل بالمكيدة ولا أستغمز بالشديدة

ومن كلام له عليه السلم

ايها الناس لا تستوحشوا في طريق الهدى لقلة اهله

فإن الناس اجتمعوا على مائدة شبعها قصير وجوعها طويل أيها
الناس إنما يجمع الناس الرضا والسخط وإنما عقر ناقة ثمود
رجل واحد فعمهم الله بالعذاب لما عموه بالرضا فقال سبحانه
فعقروها فأصبحوا نادمين ۞ فما كان إلا أن خارت أرضهم
بالخسفة خوار السكة المحماة في الأرض الخوارة ۞ أيها
الناس من سلك الطريق الواضح ورد الماء ومن خالف وقع في التيه ۞

ومن كلام له عند دفن فاطمة عليهما السلام ۞

السلام عليك يا رسول الله عني وعن ابنتك النازلة في جوارك
والسريعة اللحاق بك قل يا رسول الله عن صفيتك صبري ورق
عنها تجلدي إلا أن لي في التأسي بعظيم فرقتك وفادح مصيبتك
موضع تعز فلقد وسدتك في ملحودة قبرك وفاضت بين نحري
وصدري نفسك إنا لله وإنا إليه راجعون فلقد استرجعت
الوديعة وأخذت الرهينة أما حزني فسرمد وأما ليلي
فمسهد إلى أن يختار الله لي دارك التي أنت بها مقيم وستنبئك
ابنتك فأحفها السؤال واستخبرها الحال هذا ولم يطل العهد ولم
يخل الذكر والسلام عليكما سلام مودع لا قال ولا سئم فإن انصرف
فلا عن ملالة وإن أقم فلا عن سوء ظن بما وعد الله الصابرين ۞

ومن كلام له عليه السلام ۞

أيها الناس إنما الدنيا دار مجاز والآخرة دار مقام فخذوا
من ممركم لمقركم ولا تهتكوا أستاركم عند من يعلم
أسراركم وأخرجوا من الدنيا قلوبكم من قبل أن تخرج منها
أبدانكم ففيها اختبرتم ولغيرها خلقتم إن المرء إذا هلك
قال الناس ما ترك وقالت الملائكة ما قدم لله آباؤكم
فقدموا بعضا يكن لكم ولا تخلفوا كلا فيكون عليكم ۞ ومن
كلام له كان كثيرا ما ينادي به أصحابه ۞

ولم يخلق

تجهزوا

تجهزوا رحمكم الله فقد نودي فيكم بالرحيل واقلوا العرجة
على الدنيا وانقلبوا بصالح ما بحضرتكم من الزاد فان امامكم عقبة
كؤدا ومنازل مخوفة مهولة لابد عليها والوقوف عندها و
اعلموا ان ملاحظ المنية نحوكم دانية وكانكم بمخالبها
وقد نشبت فيكم وقد دهمتكم منها مفظعات الامور ومعضلات
المحذور فقطعوا علائق الدنيا واستظهروا بزاد التقوى

ومن كلام له عليه السلام

كلم به طلحة والزبير بعد بيعته بالخلافة وقد عتبا من ترك
مشورتهما والاستعانة بهما

لقد نقمتما يسيرا وارجأتما كثيرا الا تخبراني اي شيء لكما
فيه حق دفعتكما عنه واي قسم استأثرت عليكما به
ام اي حق رفعه الي احد من المسلمين ضعفت عنه
ام جهلته ام اخطأت بابه والله ما كانت لي في الخلافة
رغبة ولا في الولاية اربة ولكنكم دعوتموني اليها
وحملتموني عليها فلما افضت الي نظرت الى كتاب الله و
ما وضع لنا وامرنا بالحكم به فاتبعته وما استن النبي
صلى الله عليه وسلم فاقتديته فلم احتج في ذلك الى رايكما و
راي غيركما ولا وقع حكم جهلته فاستشيركما واخواني
من المسلمين ولو كان ذلك لم ارغب عنكما ولا عن غيركما
واما ما ذكرتما من امر الاسوة فان ذلك امر لم احكم
انا فيه برايي ولا وليته هوى مني بل وجدت انا وانتما
ما جاء به رسول الله صلى الله عليه وسلم قد فرغ منه فلم
احتج اليكما فيما فرغ الله من قسمه وامضى فيه حكمه
فليس لكما والله عندي ولا لغيركما وهذا عتبى اخذ
الله بقلوبنا وقلوبكم الى الحق والهمنا واياكم الصبر
رحم الله رجلا راى حقا فاعان عليه او راى جورا فرده

وكان عونا على صاحبه **ومن كلام له عليه السلم**

وقد سمع قوما من اصحابه يسبون اهل الشام ايام حربهم

بصفين اني اكره لكم ان تكونوا سبابين ولكنكم لو وصفتم

اعمالهم وذكرتم حالهم كان اصوب في القول وابلغ في العذر

وقلتم مكان سبكم اياهم اللهم احقن دمانا ودماءهم

واصلح ذات بيننا وبينهم واهدهم من ضلالتهم حتى يعرف الحق

من جهله ويرعوي عن الغي والعدوان من لهج به **وقال**

بصفين وقد راى الحسن يتسرع الى الحرب

املكوا عني هذا الغلام لا يهدني فاني انفس بهذين يعني

الحسنين عليهما السلم على الموت لئلا ينقطع بهما نسل

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم **ومن كلام له**

لما اضطرب عليه اصحابه في امر الحكومة

ايها الناس انه لم يزل امري معكم على ما احب حتى نهكتكم

الحرب وقد والله اخذت منكم وتركت وهي لعدوكم

انهك لقد كنت امس اميرا فاصبحت اليوم مامورا وكنت امس

ناهيا فاصبحت اليوم منهيا وقد احببتم البقا وليس لي ان

احملكم على ما تكرهون **ومن كلام له بالبصرة**

وقد دخل على العلاء بن زياد الحارثي وهو من اصحابه يعوده فلما راى سعة داره **وقال**

ما كنت تصنع بسعة هذه الدار في الدنيا ما انت اليها في الآخرة

كنت احوج وبلى ان شئت بلغت بها الآخرة تقري فيها الضيف وتصل

فيها الرحم وتطلع منها الحقوق مطالعها فاذا انت قد بلغت

بها الآخرة **فقال** له العلاء اشكو اليك اخي عاصم

بن زياد قال وما له قال لبس العباء وتخلى من الدنيا قال علي به

فلما جا قال يا عدي نفسه لقد استهام بك الخبيث اما

رحمت اهلك وولدك اترى الله احل لك الطيبات

البغي

املكوا

في الدنيا وانت اليها في الآخرة احوج

بلغت

وهو

وهو يكره أن يأخذها أنت أهون على الله من ذلك قال يا أمير المؤمنين هذا أنت في خشونة ملبسك وجشوبة مأكلك قال ويحك إني لست كأنت إن الله تعالى فرض على أئمة الحق أن يقدروا أنفسهم بضعفة الناس كيلا يتبيغ بالفقير فقره

ومن كلام له عليه السلم

وقد سأله سائل عن أحاديث البدع وعما في أيدي الناس من اختلاف الخبر

إن في أيدي الناس حقا وباطلا وصدقا وكذبا وناسخا ومنسوخا وعاما وخاصا ومحكما ومتشابها وحفظا ووهما وقد كذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم على عهده حتى قام خطيبا فقال من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار وإنما أتاك الحديث بأربعة رجال ليس لهم خامس رجل منافق مظهر للإيمان متصنع بالإسلام لا يتأثم ولا يتحرج يكذب على رسول الله صلى الله عليه متعمدا فلو علم الناس أنه منافق كاذب لم يقبلوا منه ولم يصدقوا قوله ولكنهم قالوا صاحب رسول الله رآه وسمع منه ولقف عنه فيأخذون بقوله وقد أخبرك الله عن المنافقين بما أخبرك ووصفهم بما وصفهم به لك ثم بقوا بعده عليه السلم فتقربوا إلى أئمة الضلالة والدعاة إلى النار بالزور والبهتان فولوهم الأعمال وجعلوهم على رقاب الناس وأكلوا بهم الدنيا وإنما الناس مع الملوك والدنيا إلا من عصم الله فهذا أحد الأربعة ورجل سمع من رسول الله صلى الله عليه وآله شيئا لم يحفظه على وجهه فوهم فيه ولم يتعمد كذبا فهو في يديه يرويه ويعمل به ويقول أنا سمعته من رسول الله فلو علم المسلمون أنه وهم فيه لم يقبلوه منه ولو علم هو أنه كذلك لرفضه ورجل ثالث سمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا يأمر به

ثم نهى عنه وهو لا يعلم أو سمعه ينهى عن شيء ثم أمر به وهو لا يعلم فحفظ المنسوخ ولم يحفظ الناسخ فلو يعلم أنه منسوخ لرفضه ولو علم المسلمون إذ سمعوه منه أنه منسوخ لرفضوه ❁ وآخر رابع لم يكذب على الله ولا على رسوله مبغض للكذب خوفا لله وتعظيما لرسول الله ولم يهم بل حفظ ما سمع على وجهه فجاء به على ما سمعه لم يزد فيه ولم ينقص منه وحفظ الناسخ فعمل به وحفظ المنسوخ فجنب عنه وعرف الخاص والعام فوضع كل شيء موضعه وعرف المتشابه ومحكمه ❁ وقد كان يكون من رسول الله صلى الله عليه وسلم الكلام له وجهان فكلام خاص وكلام عام فيسمعه من لا يعرف ما عنى الله به ولا ما عنى به رسول الله صلى الله عليه وسلم فيحمله السامع ويوجهه على غير معرفة بمعناه وما قصد به وما خرج من أجله وليس كل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسأله ويستفهمه حتى إن كانوا ليحبون أن يجيء الأعرابي أو الطارئ فيسأله عليه السلام حتى يسمعوا وكان لا يمر بي من ذلك شيء إلا سألت عنه وحفظته فهذا وجوه ما عليه الناس في اختلافهم وعللهم في رواياتهم ❁

ومن خطبة له عليه السلام

وكان من اقتدار جبروته وبديع لطائف صنعته أن جعل من ماء البحر الزاخر المتراكم المتقاصف يبسا جامدا ثم فطر منه أطباقا ففتقها سبع سموات بعد ارتتاقها فاستمسكت بأمره وقامت على حده يحملها الأخضر المثعنجر والقمقام المسخر قد ذل لأمره وأذعن لهيبته ووقف الجاري منه لخشيته وجبل جلاميدها ونشوز متونها وأطوادها فأرساها في مراسيها وألزمها قراراتها فمضت رؤوسها في الهواء ورست أصولها في الماء فأنهد جبالها عن سهولها وأساخ قواعدها في متون أقطارها ومواضع أنصابها فأشهق قلالها وأطال أنشازها ❁

وجعلها للأرض عمادا وأرزها فيها أوتادا فسكنت على حركتها من أن
تميد بأهلها أو تسيخ بحملها أو تزول عن مواضعها فسبحان من أمسكها
بعد موجان مياهها وأجمدها بعد رطوبة أكنافها فجعلها لخلقه مهادا
وبسطها لهم فراشا فوق بحر لجي راكد لا يجري وقائم لا يسري
تكركره الرياح العواصف وتمخضه الغمام الذوارف إن في ذلك
لعبرة لمن يخشى

ومن خطبة له عليه السلام

اللهم أيما عبد من عبادك سمع مقالتنا العادلة غير الجائرة والمصلحة
في الدين والدنيا غير المفسدة فأبى بعد سمعه لها إلا النكوص
عن نصرتك والإبطاء عن إعزاز دينك فإنا نستشهدك عليه يا أكبر
الشاهدين شهادة ونستشهد عليه جميع من أسكنته أرضك و
سمواتك ثم أنت بعد المغني عن نصره والآخذ له بذنبه

ومن خطبة له عليه السلام

الحمد لله العلي عن شبه المخلوقين الغالب لمقال الواصفين الظاهر
بعجائب تدبيره للناظرين الباطن بجلال عزته عن فكر المتوهمين
العالم بلا اكتساب ولا ازدياد ولا علم مستفاد المقدر لجميع الأمور
بلا روية ولا ضمير الذي لا تغشاه الظلم ولا يستضيء بالأنوار ولا يرهقه
ليل ولا يجري عليه نهار ليس إدراكه بالإبصار ولا علمه بالإخبار

منها في ذكر النبي عليه السلام أرسله بالضياء وقدمه
في الاصطفاء فرتق به المفاتق وساور به المغالب وذلل به الصعوبة
وسهل به الحزونة حتى سرح الضلال عن يمين وشمال

ومن خطبة له عليه السلام

وأشهد أنه عدل عدل وحكم فصل وأشهد أن محمدا عبده و
سيد عباده كلما نسخ الله الخلق فرقتين جعله في خيرهما لم يسهم
فيه عاهر ولا ضرب فيه فاجر ألا وإن الله قد جعل للخير أهلا وللحق
دعائم وللطاعة عصما وإن لكم عند كل طاعة عونا من الله يقول

على الألسنة وتثبت الأفئدة فيه كفا لمكتفٍ وشفا لمشتفٍ واعلموا
أن عباد الله المستحفظين علمه يصونون مصونه ويفجرون عيونه
يتواصلون بالولاية ويتلاقون بالمحبة ويتساقون بكأسٍ رويّة
ويصدرون بريّة لا تشوبهم الريبة ولا تسرع فيهم الغيبة على ذلك
عقد خلقهم وأخلاقهم فعليه يتحابون وبه يتواصلون فكانوا
كتفاضل البذر ينتقى فيؤخذ منه ويلقى قد ميّزه التخليص وهذّبه
التمحيص فليقبل امرؤ كرامة بقبولها وليحذر قارعة قبل حلولها
ولينظر امرؤ في قصير أيامه وقليل مقامه في منزلٍ حتى يستبدل به
منزلا فليصنع لمتحوّله ومعارف منتقله فطوبى لذي قلبٍ سليمٍ أطاع
من يهديه وتجنّب من يرديه وأصاب سبيل السلامة ببصر من بصّره
وطاعة هادٍ أمره وبادر الهدى قبل أن تغلق أبوابه وتقطع
أسبابه واستفتح التوبة وأماط الحوبة فقد أقيم على الطريق و
هدي نهج السبيل

ومن دعاء له عليه السلام

الحمد لله الذي لم يصبح بي ميتا ولا سقيما ولا مضروبا على عروقي
بسوءٍ ولا مأخوذا بأسوأ عملي ولا مقطوعا دابري ولا مرتدا عن
ديني ولا منكرا لربي ولا مستوحشا من إيماني ولا ملتبسا عقلي ولا معذبا
بعذاب الأمم من قبلي أصبحت عبدا مملوكا ظالما لنفسي لك الحجة
عليّ ولا حجة لي لا أستطيع أن آخذ إلا ما أعطيتني ولا أتقي إلا ما
وقيتني اللهم إني أعوذ بك أن أفتقر في غناك أو أضلّ في هداك
أو أضام في سلطانك أو أضطهد والأمر لك اللهم اجعل نفسي
أول كريمةٍ تنتزعها من كرائمي وأول وديعةٍ ترتجعها من
ودائع نعمك عندي اللهم إنا نعوذ بك أن نذهب عن قولك
أو نفتتن عن دينك أو تتابع بنا أهواؤنا دون الهدى الذي جاء
من عندك

ومن خطبة له عليه السلام بصفين

أما بعد فقد جعل الله لي عليكم حقا بولاية أمركم

ولكم

ولكم عليّ من الحق مثل الذي لي عليكم فالحق أوسع الأشياء في
التواصف وأضيقها في التناصف لا يجري لأحد إلا جرى عليه و
لا يجري عليه إلا جرى له ولو كان لأحد أن يجري له ولا يجري عليه
لكان ذلك خالصاً لله سبحانه دون خلقه لقدرته على عباده و
لعدله في كل ما جرت عليه صروف قضائه ولكنه جعل حقه على
العباد أن يطيعوه وجعل جزاءهم عليه مضاعفة الثواب تفضلاً
منه وتوسعاً بما هو من المزيد أهله ثم جعل سبحانه من حقوقه
حقوقاً افترضها لبعض الناس على بعض فجعلها تتكافأ في وجوهها
ويوجب بعضها بعضاً ولا يستوجب بعضها إلا ببعض وأعظم ما
افترض سبحانه من تلك الحقوق حق الوالي على الرعية وحق الرعية
على الوالي فريضة فرضها الله سبحانه لكلٍّ على كلٍّ فجعلها نظاماً
لألفتهم وعزاً لدينهم فليست تصلح الرعية إلا بصلاح الولاة
ولا تصلح الولاة إلا باستقامة الرعية فإذا أدّت الرعية إلى
الوالي حقه وأدّى إليها حقها عزّ الحق بينهم وقامت مناهج
الدين واعتدلت معالم العدل وجرت على أذلالها السنن فصلح
بذلك الزمان وطُمِع في بقاء الدولة ويئست مطامع الأعداء و
إذا غلبت الرعية واليها أو أجحف الوالي برعيته اختلفت هنالك
الكلمة وظهرت معالم الجور وكثر الإدغال في الدين وتركت
محاجّ السنن فعُمِل بالهوى وعُطِّلت الأحكام وكثرت علل
النفوس فلا يُستوحش لعظيم حقٍّ عُطِّل ولا لعظيم باطلٍ فُعِل
فهنالك تذلّ الأبرار وتعزّ الأشرار وتعظم تبعات الله عند
العباد فعليكم بالتناصح في ذلك وحسن التعاون عليه فليس
أحد وإن اشتدّ على رضى الله حرصه وطال في العمل اجتهاده
ببالغٍ حقيقة ما الله أهله من الطاعة له ولكن من واجب حقوق
الله على العباد النصيحة بمبلغ جهدهم والتعاون على إقامة الحق

وليس امرؤ وان عظمت في الحق منزلته وتقدمت في الدين فضيلته
بفوق ان يعان على ما حمله الله من حقه ولا امرؤ وان صغرته
النفوس واقتحمته العيون بدون ان يعين على ذلك او يعان عليه

فاجابه رجل من اصحابه بكلام طويل يكثر فيه الثنا
عليه ويذكر سمعه وطاعته له **فقال عليه السلم**
ان من حق من عظم جلال الله في نفسه وجل موضعه من قلبه ان
يصغر عنده لعظم ذلك كل ما سواه وان احق من كان كذلك
لمن عظمت نعمة الله عليه ولطف احسانه اليه فانه لم تعظم
نعمة الله على احد الا ازداد حق الله عليه عظما وان من اسخف
حالات الولاة عند صالح الناس ان يظن بهم حب الفخر ويوضع
امرهم على الكبر وقد كرهت ان يكون جال في ظنهم اني احب
الاطرا واستماع الثنا ولست بحمد الله كذلك ولو كنت احب
ان يقال ذلك لتركته انحطاطا لله سبحانه عن تناول ما هو احق
به من العظمة والكبريا وربما استحلى الناس الثنا بعد
البلاء فلا تثنوا علي بجميل لاخراجي نفسي الى الله واليكم من البقية
في حقوق لم افرغ من ادائها وفرائض لا بد من امضائها ولا تكلموني
بما تكلم به الجبابرة ولا تتحفظوا مني بما يتحفظ به عند اهل
البادرة ولا تخالطوني بالمصانعة ولا تظنوا بي استثقالا
في حق قيل لي ولا التماس اعظام لنفسي فانه من استثقل الحق
ان يقال له او العدل ان يعرض عليه كان العمل بهما اثقل عليه فلا
تكفوا عن مقالة بحق او مشورة بعدل فاني لست في نفسي بفوق
ان اخطئ ولا آمن ذلك من فعلي الا ان يكفي الله من نفسي ما هو
املك به مني فانما انا وانتم عبيد مملوكون لرب لا رب غيره
يملك منا ما لا نملك من انفسنا واخرجنا مما كنا فيه الى ما صلحنا عليه
فابدلنا بعد الضلالة بالهدى واعطانا البصيرة بعد العمى

ومن

ومن كلام له عليه السلام

اللهم إني استعديك على قريش فإنهم قد قطعوا رحمي وأكفؤوا إنائي وأجمعوا على منازعتي حقا كنت أولى به من غيري وقالوا ألا إن في الحق أن تأخذه وفي الحق أن تمنعه فاصبر مغموما أو مت متأسفا فنظرت فإذا ليس لي رافد ولا ذاب ولا مساعد إلا أهل بيتي فضننت بهم عن المنية وأغضيت على القذى وجرعت ريقي على الشجى وصبرت من كظم الغيظ على أمر من العلقم وآلم للقلب من حز الشفار

الصواب [illegible] اعلم

ان تاخذه

ومنه في ذكر السائرين إلى البصرة لحربه عليه السلام

فقدموا على عمالي وخزان مال المسلمين الذي في يدي وعلى أهل مصر كلهم في طاعتي وعلى بيعتي فشتتوا كلمتهم وأفسدوا علي جماعتهم ووثبوا على شيعتي فقتلوا طائفة منهم غدرا وطائفة عضوا على أسيافهم فضاربوا بها حتى لقوا الله صادقين

ومن كلام له عليه السلام

لما مر بطلحة وعبد الرحمن بن عتاب بن أسيد وهما قتيلان يوم الجمل

لقد أصبح أبو محمد بهذا المكان غريبا أما والله لقد كنت أكره أن تكون قريش قتلى تحت بطون الكواكب أدركت وتري من بني عبد مناف وأفلتتني أعيان بني جمح لقد أتلعوا أعناقهم إلى أمر لم يكونوا أهله فوقصوا دونه

ومن كلام له عليه السلام

قد أحيا عقله وأمات نفسه حتى دق جليله ولطف غليظه وبرق له لامع كثير البرق فأبان له الطريق وسلك به السبيل وتدافعته الأبواب إلى باب السلامة ودار الإقامة وثبتت رجلاه بطمأنينة بدنه في قرار الأمن والراحة بما استعمل قلبه وأرضى ربه

ومن كلام له عليه السلام

بعد تلاوته ألهاكم التكاثر حتى زرتم المقابر

يا مراما ما أبعده وزورا ما أغفله وخطرا ما أفظعه لقد استخلوا

باله

حبرًا

منهم أي مذكّر وتناوشوهم من مكان بعيد أفبمصارع آبائهم
يفخرون أم بعديد الهلكى يتكاثرون يرتجعون منهم أجساداً خوت
وحركات سكنت ولأن يكونوا عبراً أحق من أن يكونوا مفتخراً
ولأن يهبطوا بهم جناب ذلة أحجى من أن يقوموا بهم مقام عزة
لقد نظروا إليهم بأبصار العشوة وضربوا منهم في غمرة ولو
استنطقوا عنهم عرصات تلك الديار الخاوية والربوع الخالية
لقالت ذهبوا في الأرض ضلالاً وذهبتم في أعقابهم جهالاً تطأ
ون في هامهم وتستنبتون في أجسادهم وترتعون فيما لفظوا
وتسكنون فيما خربوا وإنما الأيام بينكم وبينهم بواك ونوائح
عليكم أولئك سلف غايتكم وفرّاط مناهلكم الذين كانت
لهم مقاوم العز وحلبات الفخر ملوكاً وسوقاً سلكوا في
بطون البرزخ سبيلاً سلّطت الأرض عليهم فيه فأكلت من
لحومهم وشربت من دمائهم فأصبحوا في فجوات قبورهم جماداً
لا ينمون وضماراً لا يوجدون لا يفزعهم ورود الأهوال
ولا يحزنهم تنكّر الأحوال ولا يحفلون بالرواجف ولا يأذنون
للقواصف غيباً لا ينتظرون وشهوداً لا يحضرون وإنما كانوا
جميعاً فتشتتوا وآلافاً فافترقوا وما عن طول عهدهم ولا بعد
محلهم عميت أخبارهم وصمّت ديارهم ولكنهم سقوا كأساً
بدّلتهم بالنطق خرساً وبالسمع صمماً وبالحركات سكوناً
فكأنهم في ارتجال الصفة صرعى سبات جيران لا يتأنسون
وأحبّاء لا يتزاورون بليت بينهم عرى التعارف وانقطعت منهم
أسباب الإخاء فكلهم وحيد وهم جميع وبجانب الهجر وهم
أخلّاء لا يتعارفون لليل صباحاً ولا لنهار مساء أي الجديدين
ظعنوا فيه كان عليهم سرمداً شاهدوا من أخطار دارهم
أفظع مما خافوا ورأوا من آياتها أعظم مما قدروا فكلا

الغايتين

جهالةً

تستنبتون

أولئكم

الغائبين مدّت لهم الى مباءة فاتت مبالغ الخوف والرجاء فلو كانوا
ينطقون بها لعيّوا بصفة ما شاهدوا وما عاينوا ولئن عميت آثارهم
وانقطعت اخبارهم لقد رجعت فيهم ابصار العبر وسمعت عنهم
آذان العقول وتكلّموا من غير جهات النطق فقالوا كلحت الوجوه
النواضر وخوت الاجساد النواعم ولبسنا اهدام البلى و
تكاءدنا ضيق المضجع وتوارثنا الوحشة وتهكّمت علينا الربوع
الصموت فانمحت محاسن اجسادنا وتنكّرت معارف صورنا و
طالت في مساكن الوحشة اقامتنا ولم نجد من كرب فرجا و
من ضيق متّسعا فلو مثّلتهم بعقلك او كشف عنهم محجوب
الغطاء لك وقد ارتسخت اسماعهم بالهوامّ فاستكّت واكتحلت
ابصارهم بالتراب فخسفت وتقطّعت الالسنة في افواههم بعد
ذلاقتها وهمدت القلوب في صدورهم بعد يقظتها وعاث
في كل جارحة منهم جديد بلى سمّجها وسهّل طرق الآفة اليها
مستسلمات فلا ايد تدفع ولا قلوب تجزع لرأيت اشجان قلوب
واقذاء عيون لهم في كل فظاعة صفة حال لا تنتقل وغمرة لا
تنجلي وكم اكلت الارض من عزيز جسد وانيق لون كان في الدنيا
غذيّ ترف وربيب شرف يتعلّل بالسرور في ساعة حزنه ويفزع
الى السلوة ان مصيبة نزلت به ضنّا بغضارة عيشه وشحاحة بلهوه
ولعبه فبينا هو يضحك الى الدنيا وتضحك اليه في ظلّ عيش غفول
اذ وطئ الدهر به حسكه ونقضت الايام قواه ونظرت
اليه الحتوف من كثب فخالطه بثّ لا يعرفه ونجيّ همّ ما كان
يجده وتولّدت فيه فترات علل آنس ما كان بصحّته ففزع
الى ما كان عوّده الاطبّاء من تسكين الحارّ بالقارّ وتحريك البارد
بالحارّ فلم يطفئ ببارد الا ثوّر حرارة ولا حرّك بحارّ الا
هيّج برودة ولا اعتدل بممازج لتلك الطبائع الا امدّ منها كلّ

ثوب هدم اى خلق — تهكّمت — مجالس — وشجاحة

ذات داءٍ حتى فتر معلّله وذهل ممرّضه وتعايا أهله بصفة
دائه وخرسوا عن جواب السائلين عنه وتنازعوا دونه شجيّ خبرٍ
يكتمونه فقائلٌ هو لما به وممنٍّ لهم إياب عافيته ومصبّرٌ لهم
على فقده يذكّرهم أسى الماضين من قبله فبينا هو كذلك على جناحٍ
من فراق الدنيا وترك الأحبّة إذ عرض له عارضٌ من غصصه
فتحيّرت نوافذ فطنته ويبست رطوبة لسانه فكم من مهمٍّ
من جوابه عرفه فعيّ عن ردّه ودعاءٍ مؤلمٍ لقلبه سمعه
فتصامّ عنه من كبيرٍ كان يعظّمه أو صغيرٍ كان يرحمه و
إنّ للموت لغمراتٍ هي أفظع من أن تستغرق بصفةٍ أو تعتدل
على عقول أهل الدنيا

ومن كلام له عليه السلام عند تلاوته رجالٌ لا تلهيهم تجارةٌ ولا بيعٌ عن ذكر الله

إنّ الله سبحانه جعل الذكر جلاءً للقلوب تسمع به بعد
الوقرة وتبصر به بعد العشوة وتنقاد به بعد المعاندة وما
برح لله عزّت آلاؤه في البرهة بعد البرهة وفي أزمان الفترات
عبادٌ ناجاهم في فكرهم وكلّمهم في ذات عقولهم فاستصبحوا
بنور يقظةٍ في الأسماع والأبصار والأفئدة يذكّرون بأيام الله
ويخوّفون مقامه بمنزلة الأدلّة في الفلوات من أخذ القصد
حمدوا إليه طريقه وبشّروه بالنجاة ومن أخذ يميناً وشمالاً
ذمّوا إليه الطريق وحذّروه من الهلكة وكانوا كذلك مصابيح
تلك الظلمات وأدلّة تلك الشبهات وإنّ للذكر لأهلاً أخذوه
من الدنيا بدلاً فلم تشغلهم تجارةٌ ولا بيعٌ عنه يقطعون به أيام
الحياة ويهتفون بالزواجر عن محارم الله في أسماع الغافلين
ويأمرون بالقسط ويأتمرون به وينهون عن المنكر ويتناهون
عنه فكأنّما قطعوا الدنيا إلى الآخرة وهم فيها فشاهدوا
ما وراء ذلك فكأنّما اطّلعوا غيوب أهل البرزخ في طول الإقامة فيه

وحقّقت

وحققت القيامة عليهم عداتها فكشفوا غطاء ذلك لاهل
الدنيا حتى كانهم يرون ما لا يرى الناس ويسمعون ما لا يسمعون
فلو مثلتهم لعقلك في مقاومهم المحمودة ومجالسهم المشهودة
وقد نشروا دواوين اعمالهم وفرغوا لمحاسبة انفسهم على كل
صغيرة وكبيرة امروا بها فقصروا عنها او نهوا عنها ففرطوا
فيها وحملوا ثقل اوزارهم ظهورهم فضعفوا عن الاستقلال
بها فنشجوا نشيجا وتجاوبوا نحيبا يعجون الى ربهم من مقام
ندم واعتراف لرايت اعلام هدى ومصابيح دجى قد حفت
بهم الملائكة وتنزلت عليهم السكينة وفتحت لهم ابواب
السماء واعدت لهم مقاعد الكرامات في مقعد اطلع الله
عليهم فيه فرضي سعيهم وحمد مقامهم يتنسمون بدعائه
روح التجاوز رهائن فاقة الى فضله واسارى ذلة لعظمته
جرح طول الاسى قلوبهم وطول البكاء عيونهم لكل باب
رغبة الى الله منهم يد قارعة يسئلون من لا تضيق لديه
المنادح ولا يخيب عليه الراغبون فحاسب نفسك لنفسك
فان غيرها من الانفس لها حسيب غيرك

ومن كلام له عليه السلام

قاله عند تلاوته يا ايها الانسان ما غرك بربك الكريم ادحض مسؤول
حجة واقطع مغتر معذرة لقد ابرح جهالة بنفسه
يا ايها الانسان ما جراك على ذنبك وما غرك بربك وما
انسك بهلكة نفسك اما من دائك بلول ام ليس من نومتك
يقظة اما ترحم من نفسك ما ترحم من غيرك فلربما
ترى الضاحي لحر الشمس فتظله او ترى المبتلى بالم
يمض جسده فتبكي رحمة له فما صبرك على دائك وجلدك
على مصابك وعزاك عن البكاء على نفسك وهي اعز الانفس

نعقلك
فقصروا
روح التجاوز
من غيرها
مصائبك

عليك وكيف لا يوقظك خوف بيات نقمة وقد تورطت
بمعاصيه مدارج سطواته فتداو من داء الفترة في قلبك بعزيمة
ومن كرى الغفلة في ناظرك بيقظة وكن لله مطيعا
وبذكره آنسا وتمثل في حال توليك عنه اقباله عليك يدعوك
الى عفوه ويتغمدك بفضله وانت متول عنه الى غيره فتعالى
من قوي ما اكرمه وتواضعت من ضعيف ما اجراك على
معصيته وانت في كنف ستره مقيم وفي سعة فضله متقلب
فلم يمنعك فضله ولم يهتك عنك ستره بل لم تخل من لطفه
مطرف عين في نعمة يحدثها لك او سيئة يسترها عليك
او بلية يصرفها عنك فما ظنك به لو اطعته وايم الله
لو ان هذه الصفة كانت في متفقين في القوة متوازيين في
القدرة لكنت اول حاكم على نفسك بذميم الاخلاق ومساوي
الاعمال وحقا اقول ما الدنيا غرتك ولكن بها اغتررت
ولقد كاشفتك العظات وآذنتك على سواء ولهي بما تعدك
من نزول البلاء بجسمك والنقص في قوتك اصدق واوفى
من ان تكذبك او تغرك ولرب ناصح لها عندك
متهم وصادق من خبرها مكذب ولئن تعرفتها في الديار
الخاوية والربوع الخالية لتجدنها من حسن تذكيرك
وبلاغ موعظتك بمحلة الشفيق عليك والشحيح بك و
لنعم دار من لم يرض بها دارا ومحل من لم يوطنها وان
السعدا بالدنيا غدا هم الهاربون منها اليوم اذا رجفت
الراجفة وحقت لجلالها القيامة ولحق بكل منسك
اهله وبكل معبود عبدته وبكل مطاع اهل طاعته
فلم يجز في عدله وقسطه يومئذ خرق بصر في الهواء
ولا همس قدم في الارض الا بحقه فكم حجة يوم ذاك

داحضة

داحضة وعلائق غير منقطعة فتحرّ من امرك ما يقوم
به عذرك وتثبت به حجتك وخذ ما يبقى لك مما لا تبقى
له وتيسر لسفرك وشم برق النجاة وارحل مطايا التشمير

ومن كلام له عليه السلام

والله لان ابيت على حسك السعدان مسهدا او اجرّ في الاغلال
مصفدا احب الي من القى الله ورسوله يوم القيامة ظالما لبعض
العباد وغاصبا لشيء من الحطام وكيف اظلم احدا لنفس يسرع
الى البلى قفولها ويطول في الثرى حلولها والله لقد رايت
عقيلا وقد املق حتى استماحني من بركم صاعا ورايت
صبيانه شعث الالوان من فقرهم كانما سودت وجوههم
بالعظلم وعاودني مؤكدا وكرر علي القول مرددا
فاصغيت اليه سمعي فظن اني ابيعه ديني واتبع قياده مفارقا
طريقي فاحميت له حديدة ثم ادنيتها من جسمه ليعتبر
بها فضج ضجيج ذي دنف من المها وكاد ان يحترق من ميسمها
فقلت له ثكلتك الثواكل يا عقيل اتئن من حديدة احماها
انسانها للعبه وتجرني الى نار سجرها جبارها لغضبه
اتئن من الاذى ولا ائن من لظى والعجب من ذلك طارق
طرقنا بملفوفة في وعائها ومعجونة شنئتها كانما عجنت
بريق حية او قيئها فقلت اصلة ام زكوة ام صدقة فذلك
محرم علينا اهل البيت فقال لا ذا ولا ذاك ولكنها هدية
فقلت هبلتك الهبول اعن دين الله اتيتني لتخدعني امختبط
ام ذو جنة ام تهجر والله لو اعطيت الاقاليم السبعة
بما تحت افلاكها على ان اعصي الله في نملة اسلبها جلب شعيرة
ما فعلته وان دنياكم عندي لاهون من ورقة في فم
جرادة تقضمها ما لعلي ولنعيم يفنى ولذة لا تبقى

نعوذ بالله من سبات العقل وقبح الزلل وبه نستعين

ومن دعاء له عليه السلام

اللهم صن وجهي باليسار ولا تبذل جاهي بالاقتار فاسترزق
طالبي رزقك واستعطف شرار خلقك وابتلى بحمد من اعطاني
وافتتن بذم من منعني وانت من وراء ذلك كله ولي الاعطاء
والمنع انك على كل شيء قدير

ومن خطبة له عليه السلام

دار بالبلاء محفوفة وبالغدر معروفة لا
تدوم احوالها ولا يسلم نزالها احوال مختلفة وتارات متصرفة
العيش فيها مذموم والامان منها معدوم وانما اهلها فيها
اغراض مستهدفة ترميهم بسهامها وتفنيهم بحمامها
واعلموا عباد الله انكم وما انتم فيه من هذه الدنيا
على سبيل من قد مضى قبلكم ممن كان اطول منكم اعمارا
واعمر ديارا وابعد آثارا اصبحت اصواتهم هامدة
ورياحهم راكدة واجسادهم بالية وديارهم خالية
وآثارهم عافية فاستبدلوا بالقصور المشيدة و
بالنمارق الممهدة الصخور والاحجار المسندة والقبور
اللاطئة الملحدة التي قد بني على الخراب فناؤها وشيد
بالتراب بناؤها فمحلها مقترب وساكنها مغترب بين اهل
محلة موحشين واهل فراغ متشاغلين لا يستأنسون
بالاوطان ولا يتواصلون تواصل الجيران على ما بينهم
من قرب الجوار ودنو الدار وكيف يكون بينهم تزاور وقد
طحنهم بكلكله البلى واكلتهم الجنادل والثرى
وكأن قد صرتم الى ما صاروا اليه وارتهنكم ذلك المضجع
وضمكم ذلك المستودع فكيف بكم لو تناهت
بكم الامور وبعثرت القبور هنالك تبلو كل نفس

ما اسلفت وردوا الى الله مولاهم الحق وضل عنهم ما كانوا
يفترون ه

ومن دعاء له عليه السلم

اللهم انك آنس الآنسين لاوليائك واحضرهم بالكفاية للمتو
كلين عليك تشاهدهم في سرائرهم وتطلع عليهم في
ضمائرهم وتعلم مبلغ بصائرهم فاسرارهم لك
مكشوفة وقلوبهم اليك ملهوفة ان اوحشتهم الغربة
آنسهم ذكرك وان صبت عليهم المصائب لجأوا
الى الاستجارة بك علما بان ازمة الامور بيدك و
مصادرها عن قضائك اللهم فان فههت
عن مسألتي او عميت عن طلبتي فدلني على مصالحي
وخذ بقلبي الى مراشدي فليس ذلك بنكر من هدا
ياتك ولا ببدع من كفاياتك اللهم احملني على عفوك
ولا تحملني على عدلك

ومن كلام له عليه السلم

لله بلاد فلان فلقد قوم الاود وداوى العمد واقام
السنة وخلف الفتنة ذهب نقي الثوب قليل العيب
اصاب خيرها وسبق شرها ادى الى الله طاعته
واتقاه بحقه رحل وتركهم في طرق متشعبة لا
يهتدي فيها الضال ولا يستيقن المهتدي

ومن كلام له في وصف بيعته

وبسطتم يدي فكففتها ومددتموها فقبضتها
ثم تداككتم علي تداك الابل الهيم على حياضها
يوم ورودها حتى انقطعت النعل وسقط الردا
ووطئ الضعيف وبلغ من سرور الناس ببيعتهم اياي
ان ابتهج بها الصغير وهدج اليها الكبير وتحامل
نحوها العليل وحسرت اليها الكعاب ه

ومن خطبة له عليه السلام

فان تقوى الله مفتاح سداد وذخيرة معاد بها
ينجح الطالب وينجو الهارب وتنال الرغائب فاعملوا
والعمل يرفع والتوبة تنفع والدعاء يسمع والحال هادئة
والاقلام جارية وبادروا بالاعمال عمرا ناكسا او
مرضا حابسا او موتا خالسا فان الموت هادم
لذاتكم ومكدر شهواتكم ومباعد طياتكم
زائر غير محبوب وقرن غير مغلوب وواتر غير
مطلوب قد اعلقتكم حبائله وتكنفتكم غوائله
واقصدتكم معابله وعظمت فيكم سطوته وتتابعت
عليكم عدوته وقلت عنكم نبوته فيوشك ان
تغشاكم دواجي ظلله واحتدام علله وحنادس
غمراته وغواشي سكراته واليم ارهاقه ودجو اطباقه
وجشوبة مذاقه فكان قد اتاكم بغتة فاسكت
نجيكم وفرق نديكم وعفى اثاركم وعطل
دياركم وبعث وراثكم يقتسمون تراثكم
بين حميم خاص لم ينفع وقريب محزون لم يمنع
واخر شامت لم يجزع فعليكم بالجد والاجتهاد
والتاهب والاستعداد والتزود في منزل الزاد
ولا تغرنكم الدنيا كما غرت من كان قبلكم من
الامم الماضية والقرون الخالية الذين احتلبوا
درتها واصابوا غرتها وافنوا عدتها واخلقوا
جدتها اصبحت مساكنهم اجداثا واموالهم
ميراثا لا يعرفون من اتاهم ولا يحفلون من بكاهم
ولا يجيبون من دعاهم فاحذروا الدنيا فانها غرارة

خداع

مُعْطِيَةٌ مَنُوعٌ مُلْبِسَةٌ نَزُوعٌ لا يَدُومُ رَخاؤُها ولا يَنقضي عَناؤُها ولا يَرْكُدُ بَلاؤُها

منها في صفة الزهاد

كانوا قوما من اهل الدنيا وليسوا من اهلها فكانوا فيها كمن ليس منها عملوا فيها بما يبصرون وبادروا فيها ما يحذرون تقلب ابدانهم بين ظهراني اهل الآخرة يرون اهل الدنيا يعظمون موت اجسادهم وهم اشد اعظاما لموت قلوب احيائهم

ومن خطبة خطبها عليه السلام بذي قار

وهو متوجه الى البصرة ذكرها الواقدي في كتاب الجمل

فصدع بما امر به وبلغ رسالة ربه فلم الله به الصدع ورتق به الفتق والف به بين ذوي الارحام بعد العداوة الواغرة في الصدور والضغائن القادحة في القلوب

ومن كلام كلم به عبد الله بن زمعة وهو من شيعته

ان هذا المال ليس لي ولا لك وانما هو فيء للمسلمين وجلب اسيافهم فان شركتهم في حربهم كان لك مثل حظهم والا فجناة ايديهم لا تكون لغير افواههم

ومن كلام له عليه السلام

الا ان اللسان بضعة من الانسان فلا يسعده القول اذا امتنع ولا يمهله النطق اذا اتسع وانا لامراء الكلام وفينا تنشبت عروقه وعلينا تهدلت غصونه واعلموا رحمكم الله انكم في زمان القائل فيه بالحق قليل واللسان عن الصدق كليل واللازم للحق ذليل اهله معتكفون على العصيان مصطلحون على الادهان فتاهم عارم وشائبهم آثم وعالمهم منافق وقارئهم مماذق لا يعظم صغيرهم كبيرهم ولا يعول غنيهم فقيرهم

تقلب خ ل

التشبث خ

ومن كلام له في ذكر اختلاف الناس

انما فرق بينهم مبادي طينهم وذلك انهم كانوا فلقة من
سبخ ارض وعذبها وحزن تربة وسهلها فهم على حسب قرب
ارضهم يتقاربون وعلى قدر اختلافها يتفاوتون فتام الرواء
ناقص العقل وماد القامة قصير الهمة وزاكي العمل قبيح
المنظر وقريب القعر بعيد السبر ومعروف الضريبة
منكر الجليبة وتائه القلب متفرق اللب وطليق اللسان حديد
الجنان

ومن كلام له عليه السلم

قاله وهو يلي غسل رسول الله صلى الله عليه وتجهيزه

بابي انت وامي لقد انقطع بموتك ما لم ينقطع بموت غيرك
من النبوة والانباء واخبار السماء خصصت حتى صرت
مسليا عمن سواك وعممت حتى صار الناس فيك سواء
ولولا انك امرت بالصبر ونهيت عن الجزع لانفدنا
عليك ماء الشؤون ولكان الداء مماطلا والكمد محالفا
وقلا لك ولكنه ما لا يملك رده ولا يستطاع دفعه
بابي انت وامي اذكرنا عند ربك واجعلنا من بالك

ومن خطبة له عليه السلم

الحمد لله الذي لا تدركه الشواهد ولا تحويه المشاهد
ولا تراه النواظر ولا تحجبه السواتر الدال على قدمه
بحدوث خلقه وبحدوث خلقه على وجوده وباشتباههم
على ان لا شبه له الذي صدق في ميعاده وارتفع عن ظلم
عباده وقام بالقسط في خلقه وعدل عليهم في حكمه
مستشهد بحدوث الاشياء على ازليته وبما وسمها به من
العجز على قدرته وبما اضطرها اليه من الفناء على
دوامه واحد لا بعدد ودائم لا بامد وقائم لا بعمد

تلقاه الأذهان لا بمشاعرة وتشهد له المرائي لا بمحاضرة لم تحط به الأوهام بل تجلى لها بها وبها امتنع منها واليها حاكمها ليس بذي كبر امتدت به النهايات فكبرته تجسيما ولا بذي عظم تناهت به الغايات فعظمته تجسيدا بل كبر شأنا وعظم سلطانا ∴ وأشهد أن محمدا عبده المصطفى وأمينه الرضى صلى الله عليه وسلم ارسله بوجوب الحجج وظهور الفلج وايضاح المنهج فبلغ الرسالة صادعا بها وحمل على المحجة دالا عليها واقام أعلام الاهتداء ومنار الضياء وجعل امراس الاسلام متينة وعرى الايمان وثيقة ∴ منها

في صفة عجيب خلق أصناف من الحيوان

ولو فكروا في عظيم القدرة وجسيم النعمة لرجعوا الى الطريق وخافوا عذاب الحريق ولكن القلوب عليلة والأبصار مدخولة الا ينظرون الى صغير ما خلق كيف احكم خلقه واتقن تركيبه وفلق له السمع والبصر وسوى له العظم والبشر انظروا الى النملة في صغر جثتها ولطافة هيئتها لا تكاد تنال بلحظ النظر ولا بمستدرك الفكر كيف دبت على ارضها وضنت على رزقها تنقل الحبة الى جحرها وتعدها في مستقرها تجمع في حرها لبردها وفي ورودها لصدرها مكفول برزقها مرزوقة بوفقها لا يغفلها المنان ولا يحرمها الديان ولو في الصفا اليابس والحجر الجامس ولو فكرت في مجاري اكلها وفي علوها وسفلها وما في الجوف من شراسيف بطنها وما في الرأس من عينها واذنها لقضيت من خلقها عجبا ولقيت من وصفها تعبا فتعالى الذي أقامها على قوائمها وبناها على دعائمها لم يشركه في فطرتها فاطر

بل حاكمها / تحكمها

تنظرون

هيأتها

البصر

وصبت

وردها

في خلقها

ولم يعنه على خلقها قادر ولو ضربت في مذاهب فكرك
لتبلغ غاياتك ما دلتك الدلالة إلا أن فاطر النملة هو
فاطر النخلة لدقيق تفصيل كل شيء وغامض اختلاف
كل حي وما الجليل واللطيف والثقيل والخفيف في القوي
والضعيف في خلقه إلا سواء وكذلك السماء والهواء
والرياح والماء فانظر إلى الشمس والقمر والنبات
والشجر والماء والحجر واختلاف هذا الليل والنهار
وتفجر هذه البحار وكثرة هذه الجبال وطول هذه
القلال وتفرق هذه اللغات والألسن المختلفات فالويل
لمن أنكر المقدر وجحد المدبر زعموا أنهم كالنبات
ما لهم زارع ولا لاختلاف صورهم صانع لم يلجؤوا
إلى حجة فيما ادعوا ولا تحقيق لما وعوا وهل
يكون بنا من غير بان وجناية من غير جان وإن شئت
قلت في الجرادة إذ خلق لها عينين حمراوين وأسرج
لها حدقتين قمراوين وجعل لها السمع الخفي وفتح
لها الفم السوي وجعل لها الحس القوي ونابين بهما
تقرض ومنجلين بهما تقبض يرهبها الزراع في زرعهم
ولا يستطيعون ذبها ولو أجلبوا بجمعهم حتى ترد الحرث
في نزواتها وتقضي منه شهواتها وخلقها كله لا يكون إصبعا
مستدقة فتبارك الله الذي يسجد له من في السموات والأرض
طوعا وكرها ويعفر له خدا ووجها ويلقي بالطاعة إليه
سلما وضعفا ويعطي القياد رهبة وخوفا فالطير مسخرة
لأمره أحصى عدد الريش منها والنفس وأرسى قوائمها على
الندى واليبس وقدر أقواتها وأحصى أجناسها فهذا
غراب وهذا عقاب وهذا حمام وهذا نعام دعا

كل طائر باسمه وكفل له برزقه وأنشأ السحاب الثقال
فأهطل ديمها وعدد قسمها فبل الأرض بعد جفوفها و
أخرج نبتها بعد جدوبها.

ومن خطبة له عليه السلام في التوحيد

ما وحده من كيفه ولا حقيقته أصاب من مثله ولا إياه
عنى من شبهه ولا صمده من أشار إليه وتوهمه كل معروف
بنفسه مصنوع وكل قائم في سواه معلول فاعل لا باضطراب
آلة مقدر لا بجول فكرة غني لا باستفادة لا تصحبه
الأوقات ولا ترفده الأدوات سبق الأوقات كونه والعدم
وجوده والابتداء أزله بتشعيره المشاعر عرف أن لا
مشعر له وبمضادته بين الأمور عرف أن لا ضد له وبمقا
رنته بين الأشياء عرف أن لا قرين له ضاد النور بالظلمة
والوضوح بالبهمة والجمود بالبلل والحرور بالصرد مؤلف
بين متعادياتها مقارن بين متبايناتها مقرب بين متباعداتها
مفرق بين متدانياتها لا يشمل بحد ولا يحسب بعد
وإنما تحد الأدوات أنفسها وتشير الآلات إلى نظائرها
منعتها منذ القدمية وحمتها قد الأزلية وجنبتها
لولا التكملة بها تجلى صانعها للعقول وبها امتنع عن
نظر العيون لا يجري عليه السكون والحركة وكيف
يجري عليه ما هو أجراه ويعود فيه ما هو أبداه و
يحدث فيه ما هو أحدثه إذا لتفاوتت ذاته ولتجزأ
كنهه ولامتنع من الأزل معناه ولكان له وراء إذ وجد له
أمام ولالتمس التمام إذ لزمه النقصان وإذا لقامت
آية المصنوع فيه ولتحول دليلا بعد أن كان مدلولا
عليه وخرج بسلطان الامتناع من أن يؤثر فيه ما يؤثر في غيره

الذي لا يحول ولا يزول ولا يجوز عليه الأفول لم يلد فيكون مولوداً
ولم يولد فيكون محدوداً جلّ عن اتخاذ الأبناء وطهر
عن ملامسة النساء لا تناله الأوهام فتقدّره ولا تتوهّمه
الفطن فتصوّره ولا تدركه الحواس فتحسّه ولا تلمسه الأيدي
فتمسّه لا يتغيّر بحال ولا يتبدّل في الأحوال ولا تبليه الليالي
والأيام ولا يغيّره الضياء والظلام ولا يوصف بشيء من
الأجزاء ولا بالجوارح والأعضاء ولا بعرض من الأعراض
ولا بالغيرية والأبعاض ولا يقال له حدّ ولا نهاية
ولا انقطاع ولا غاية ولا أن الأشياء تحويه فتقلّه
أو تهويه أو أن شيئاً يحمله فيميله أو يعدله ليس
في الأشياء بوالج ولا عنها بخارج يخبر بلا لسان
ولهوات ويسمع بلا خروق وأدوات يقول ولا يلفظ
ويحفظ ولا يتحفّظ ويريد ولا يضمر يحبّ ويرضى من غير
رقّة ويبغض ويغضب من غير مشقّة يقول لما أراد
كونه كن فيكون لا بصوت يقرع ولا بنداء يسمع وإنما
كلامه سبحانه فعل منه أنشأه ومثّله لم يكن من قبل ذلك
كائناً ولو كان قديماً لكان إلهاً ثانياً لا يقال كان بعد
أن لم يكن فتجري عليه الصفات المحدثات ولا يكون
بينها وبينه فصل ولا له عليها فضل فيستوي الصانع و
المصنوع ويتكافأ المبتدع والبديع خلق الخلائق
على غير مثال خلا من غيره ولم يستعن على خلقها
بأحد من خلقه وأنشأ الأرض فأمسكها من غير
اشتغال وأرساها على غير قرار وأقامها بغير
قوائم ورفعها بغير دعائم وحصّنها من الأود وال
اعوجاج ومنعها من التهافت والانفراج أرسى أوتادها

وضرب أسدادها واستفاض عيونها وخدّ أوديتها
فلم يهن ما بناه ولا ضعف ما قوّاه هو الظاهر عليها
بسلطانه وعظمته وهو الباطن لها بعلمه ومعرفته
والعالي على كل شيء منها بجلاله وعزته لا يعجزه شيء
منها طلبه ولا يمتنع عليه فيغلبه ولا يفوته السريع
منها فيسبقه ولا يحتاج إلى ذي مال فيرزقه خضعت
الأشياء له وذلت مستكينة لعظمته لا تستطيع الهرب
من سلطانه إلى غيره فتمتنع من نفعه وضره ولا كفء
له فيكافئه ولا نظير له فيساويه هو المفني لها بعد
وجودها حتى يصير موجودها كمفقودها وليس فناء
الدنيا بعد ابتداعها بأعجب من إنشائها واختراعها
وكيف ولو اجتمع جميع حيوانها من طيرها وبهائمها
وما كان من مراحها وسائمها وأصناف أسناخها وأجناسها
ومتبلدة أممها وأكياسها على إحداث بعوضة ما قدرت
على إحداثها ولا عرفت كيف السبيل إلى إيجادها ولتحيرت
عقولها في علم ذلك وتاهت وعجزت قواها وتناهت في
رجعت خاسئة حسيرة عارفة بأنها مقهورة مقرة
بالعجز عن إنشائها مذعنة بالضعف عن إفنائها وإنه يعود
سبحانه بعد فناء الدنيا وحده لا شيء معه كما كان قبل
ابتدائها كذلك يكون بعد فنائها بلا وقت ولا مكان ولا
حين ولا زمان عدمت عند ذلك الآجال والأوقات
وزالت السنون والساعات فلا شيء إلا الواحد القهار
الذي إليه مصير جميع الأمور بلا قدرة منها كان
ابتداء خلقها وبغير امتناع منها كان فناؤها
ولو قدرت على الامتناع لدام بقاؤها لم يتكاءده صنع

شيء منها إذ صنعه ولم يؤده منها خلق ما براه وخلقه
ولم يكونها لتشديد سلطان ولا لخوف من زوال ونقصان ولا
للاستعانة بها على ند مكاثر ولا للاحتراز بها من ضد مثاور
ولا للازدياد بها في ملكه ولا لمكاثرة شريك في شركه
ولا لوحشة كانت منه فأراد أن يستأنس إليها ثم هو يفنيها
بعد تكوينها لا لسأم دخل عليه في تصريفها وتدبيرها
ولا لراحة واصلة إليه ولا لثقل شيء منها عليه
لا يمله طول بقائها فيدعوه إلى سرعة إفنائها لكنه سبحانه
دبرها بلطفه وأمسكها بأمره وأتقنها بقدرته
ثم يعيدها بعد الفناء من غير حاجة منه إليها ولا استعانة
بشيء منها عليه ولا لانصراف من حال وحشة إلى حال
استئناس ولا من حال جهل وعمى إلى علم والتماس
ولا من فقر وحاجة إلى غنى وكثرة ولا من ذل وضعة
إلى عز وقدرة

ومن خطبة له في الملاحم

ألا بأبي وأمي هم من عدة أسماؤهم في السماء معروفة
وفي الأرض مجهولة ألا فتوقعوا ما يكون من إدبار أموركم
وانقطاع وصلكم واستعمال صغاركم ذاك حيث تكون
ضربة السيف على المؤمن أهون من الدرهم من حله ذاك
حيث يكون المعطى أعظم أجرا من المعطي ذاك
حيث تسكرون من غير شراب بل من النعمة والنعيم
وتحلفون من غير اضطرار وتكذبون من غير إحراج
ذاك إذا عضكم البلاء كما يعض القتب غارب
البعير ما أطول هذا العناء وأبعد هذا الرجاء
أيها الناس ألقوا هذه الأزمة التي تحمل ظهورها الأثقال
من أيديكم ولا تصدعوا على سلطانكم فتذموا غب

فعالكم ولا تقتحموا ما استقبلكم من فور نار الفتنة
وأميطوا عن سننها وخلوا قصد السبيل لها فقد لعمري
يهلك في لهبها المؤمن ويسلم فيها غير المسلم ومن

خطبة له عليه السلام

أوصيكم أيها الناس بتقوى الله وكثرة حمده على
آلائه إليكم ونعمائه عليكم وبلائه لديكم فكم خصكم
بنعمة وتدارككم برحمة أعورتم له فستركم و
تعرضتم لأخذه فأمهلكم وأوصيكم بذكر الموت
وإقلال الغفلة عنه وكيف غفلتكم عما ليس يغفلكم
وطمعكم فيمن ليس يمهلكم فكفى واعظا بموتى عاينتموهم
حملوا إلى قبورهم غير راكبين وأنزلوا فيها غير نازلين
كأنهم لم يكونوا للدنيا عمارا وكأن الآخرة لم تزل
لهم دارا أوحشوا ما كانوا يوطنون وأوطنوا ما كانوا
يوحشون واشتغلوا بما فارقوا وأضاعوا ما إليه
انتقلوا لا عن قبيح يستطيعون انتقالا ولا في حسن
يستطيعون ازديادا أنسوا بالدنيا فغرتهم ووثقوا
بها فصرعتهم فسابقوا رحمكم الله إلى منازلكم التي أمرتم
أن تعمروها والتي رغبتم فيها ودعيتم إليها واستتموا
نعم الله عليكم بالصبر على طاعته والمجانبة لمعصيته
فإن غدا من اليوم قريب ما أسرع الساعات في اليوم
وأسرع الأيام في الشهر وأسرع الشهور في السنة
وأسرع السنين في العمر

ومن خطبة له عليه السلام

فمن الإيمان ما يكون ثابتا مستقرا
في القلوب ومنه ما يكون عواري في القلوب ومنه
ما يكون عواري بين القلوب والصدور إلى أجل معلوم

وإذا كانت لكم براءة من احد فقفوه حتى يحضره الموت
فعند ذلك يقع حدّ البراءة والهجرة قائمة على حدّها الاول
ما كان لله تعالى في اهل الارض حاجة من مستسرّ الامّة
ومعلنها لا يقع اسم الهجرة على احد الا بمعرفة الحجّة في
الارض فمن عرفها واقرّ بها فهو مهاجر ولا يقع اسم الا
ستضعاف على من بلغته الحجّة فسمعتها اذنه ووعاها قلبه
انّ امرنا صعب مستصعب لا يحمله الا عبد امتحن الله قلبه
للايمان ولا يعي حديثنا الا صدور امينة واحلام رزينة
ايّها الناس سلوني قبل ان تفقدوني فلانا
بطرق السماء اعلم منّي بطرق الارض قبل ان تشغر برجلها
فتنة تطأ في خطامها وتذهب باحلام قومها

ومن خطبة له عليه السلام

احمده شكرا لانعامه واستعينه على وظائف حقوقه عزيز
الجند عظيم المجد واشهد انّ محمّدا عبده ورسوله دعا
الى طاعته وقاهر اعداءه جهادا عن دينه لا يثنيه عن ذلك
اجتماع على تكذيبه والتماس لاطفاء نوره فاعتصموا بتقوى الله
فانّ لها حبلا وثيقا عروته ومعقلا منيعا ذروته وبادروا
الموت وغمراته وامهدوا له قبل حلوله واعدّوا له قبل نزوله
فانّ الغاية القيامة وكفى بذلك واعظا لمن عقل ومعتبرا
لمن جهل وقبل بلوغ الغاية ما تعلمون من ضيق الارماس وشدّة
الابلاس وهول المطّلع وروعات الفزع واختلاف الاضلاع
واستكاك الاسماع وظلمة اللحد وخيفة الوعد وغمّ الضريح
وردم الصفيح فالله الله عباد الله فانّ الدنيا ماضية بكم
على سنن وانتم والساعة في قرن وكانّها قد جاءت باشراطها
وازفت بافراطها ووقفت بكم على صراطها وكانّها قد اشرفت بزلازلها

وَاناخت بكلاكلها وانصرمت الدنيا باهلها واخرجهم من
حضنها فكانت كيوم مضى وشهر انقضى وصار جديدها
رثا وسمينها غثا في موقف ضنك المقام وامور مشتبهة
عظام ونار شديد كلبها عال لجبها ساطع لهبها متغيظ
زفيرها متاجج سعيرها بعيد خمودها ذاك وقودها
مخوف وعيدها عم قرارها مظلمة اقطارها
حامية قدورها فظيعة امورها وسيق الذين اتقوا
ربهم الى الجنة زمرا قد امن العذاب وانقطع
العتاب وزحزحوا عن النار واطمانت بهم الدار
ورضوا المثوى والقرار الذين كانت اعمالهم في الدنيا
زاكية واعينهم باكية وكان ليلهم في دنياهم نهارا
تخشعا واستغفارا وكان نهارهم ليلا توحشا وانقطاعا
فجعل الله لهم الجنة مآبا والجزاء ثوابا وكانوا
احق بها واهلها في ملك دائم ونعيم قائم فارعوا عباد
الله ما برعايته يفوز فائزكم وباضاعته يخسر مبطلكم
وبادروا آجالكم باعمالكم فانكم مرتهنون بما اسلفتم
ومدينون بما قدمتم وكان قد نزل بكم المخوف فلا رجعة
تنالون ولا عثرة تقالون استعملنا الله واياكم بطاعته
وطاعة رسوله صلى الله عليه وآله وسلم وعفا عنا وعنكم
بفضل رحمته الزموا الارض واصبروا على البلاء ولا تحركوا
بايديكم وسيوفكم هوى السنتكم ولا تستعجلوا بما لم
يعجله الله لكم فانه من مات منكم على فراشه وهو
على معرفة حق ربه عز وجل وحق رسوله واهل بيته
صلوات الله عليه وعليهم مات شهيدا ووقع اجره
على الله واستوجب ثواب ما نوى من صالح عمله وقامت

كان ليلهم

وكان نهارهم ليلا

النيّة مقام إصلاته لسيفه وإنّ لكلّ شيءٍ مدّةً وأجلاً

ومن خطبة له عليه السلام

الحمد لله الفاشي حمده والغالب جنده والمتعالي جدّه

أحمده على نعمه التؤام وآلائه العظام الذي عظم حلمه فعفا

وعدل في كلّ ما قضى وعلم ما يمضي وما مضى مبتدع الخلائق

بعلمه ومنشئهم بحكمه بلا اقتداءٍ ولا تعليمٍ ولا احتذاءٍ

لمثال صانعٍ حكيمٍ ولا إصابة خطاءٍ ولا حضرة ملاءٍ

وأشهد أنّ محمّداً عبده ورسوله صلّى الله عليه وآله وسلّم

ابتعثه والنّاس يضربون في غمرةٍ ويموجون في حيرةٍ

قد قادتهم أزمّة الحين واستغلقت على أفئدتهم

أقفال الرّين أوصيكم عباد الله بتقوى الله فإنّها

حقّ الله عليكم والموجبة على الله حقّكم وأن تستعينوا

عليها بالله وتستعينوا بها على الله فإنّ التّقوى في اليوم

الحرز والجنّة وفي غدٍ الطّريق إلى الجنّة مسلكها واضحٌ

وسالكها رابحٌ ومستودعها حافظٌ لم تبرح عارضةً

نفسها على الأمم الماضين والغابرين لحاجتهم إليها

غداً إذا أعاد الله ما أبدى وأخذ ما أعطى وسأل

عمّا أسدى فما أقلّ من قبلها وحملها حقّ حملها أولئك

الأقلّون عدداً وهم أهل صفة الله سبحانه إذ يقول

وقليلٌ من عبادي الشّكور فأهطعوا بأسماعكم إليها

وألظّوا بجدّكم عليها واعتاضوها من كلّ سلفٍ

خلفاً ومن كلّ مخالفٍ موافقاً أيقظوا بها نومكم واقطعوا

بها يومكم وأشعروها قلوبكم وارحضوا بها ذنوبكم

وداووا بها الأسقام وبادروا بها الحمام واعتبروا بمن

أضاعها ولا يعتبرنّ بكم من أطاعها ألا فصونوها وتصوّنوا

وآلائه صح

وضربوا عن النبا بيانها والى الآخرة ولاها ولا
تضعوا من رفعته التقوى ولا ترفعوا من رفعته
الدنيا ولا تشيموا بارقها ولا تسمعوا ناطقها ولا تجيبوا
ناعقها ولا تستضيئوا باشراقها ولا تفتنوا باعلاقها
فان برقها خالب ونطقها كاذب واموالها محروبة
واعلاقها مسلوبة الا وهي المتصدية العنون
والجامحة الحرون والمائنة الخؤون والجحود الكنود
والعنود الصدود والحيود الميود حالها انتقال و
وطأتها زلزال وعزها ذل وجدها هزل وعلوها سفل
دار حرب وسلب ونهب وعطب اهلها على ساق وسياق
ولحاق وفراق قد تحيرت مذاهبها واعجزت مهاربها
وخابت مطالبها فاسلمتهم المعاقل ولفظتهم المنازل
واعيتهم المحاول فمن ناج معقور ولحم مجزور وشلو
مذبوح ودم مسفوح وعاض على يديه وصافق بكفيه
ومرتفق بخديه وزار على رايه وراجع عن عزمه وقد
ادبرت الحيلة واقبلت الغيلة ولات حين مناص
هيهات هيهات قد فات ما فات وذهب ما ذهب ومضت
الدنيا لحال بالها فما بكت عليهم السماء والارض وما كانوا
منظرين

ومن خطبة له عليه السلم وتسمى القاصعة

وهي طويلة وفيها ذم ابليس والعصبية

الحمد لله الذي لبس العز والكبرياء واختارهما
لنفسه دون خلقه وجعلهما حمى وحرما على غيره و
اصطفاهما لجلاله وجعل اللعنة على من نازعه فيهما
من عباده ثم اختبر بذلك ملائكته المقربين ليميز

المتواضعين منهم من المستكبرين فقال سبحانه وهو العالم
بمضمرات القلوب ومحجوبات الغيوب اني خالق بشرا
من طين فاذا سويته ونفخت فيه من روحي فقعوا له ساجدين
فسجد الملائكة كلهم اجمعون الا ابليس اعترضته الحمية
فافتخر على ادم بخلقه وتعصب عليه لاصله • فعدو الله
امام المتعصبين وسلف المستكبرين الذي وضع اساس العصبية
ونازع الله رداء الجبرية وادرع لباس التعزز وخلع قناع
التذلل الا ترون كيف صغره الله بتكبره ووضعه بترفعه
فجعله في الدنيا مدحورا واعد له في الآخرة سعيرا ولو
اراد سبحانه ان يخلق ادم من نور يخطف الابصار ضياؤه
ويبهر العقول رواؤه وطيب ياخذ الانفاس عرفه لفعل
ولو فعل لظلت له الاعناق خاضعة ولخفت البلوى
فيه على الملائكة ولكن الله سبحانه يبتلي خلقه ببعض
ما يجهلون اصله تمييزا بالاختبار لهم ونفيا للاستكبار
عنهم وابعادا للخيلاء منهم فاعتبروا بما كان من فعل الله
بابليس اذ احبط عمله الطويل وجهده الجهيد وقد كان عبد
الله ستة الاف سنة لا يدرى امن سني الدنيا ام سني
الآخرة على كبر ساعة واحدة فمن بعد ابليس يسلم على الله
بمثل معصيته كلا ما كان الله سبحانه ليدخل الجنة بشرا
بامر اخرج به منها ملكا ان حكمه في اهل السماء و
اهل الارض لواحد وما بين الله وبين احد من خلقه هوادة
في اباحة حمى حرمه الله على العالمين فاحذروا عباد
الله ان يعديكم بدائه وان يستفزكم بخيله ورجله
فلعمري لقد فوق لكم سهم الوعيد واغرق لكم بالنزع
الشديد ورماكم من مكان قريب وقال رب بما اغويتني

لأزيّنن

عن كبر

عدو الله صح

لأزينن لهم في الأرض ولأغوينهم أجمعين قذفا بغيب بعيد
ورجما بظن غير مصيب صدقه ابناء الحمية واخوان العصبية
وفرسان الكبر والجاهلية حتى اذا انقادت له الجامحة
منكم واستحكمت الطماعية منه فيكم فنجمت الحال
من السر الخفي الى الامر الجلي استفحل سلطانه عليكم
ودلف بجنوده نحوكم واقحموكم ولجات الذل واحلوكم
ورطات القتل واوطاوكم اثخان الجراحة طعنا في عيونكم
وحزا في حلوقكم ودقا لمناخركم وقصدا لمقاتلكم
وسوقا بخزائم القهر الى النار المعدة لكم فاصبح اعظم في
دينكم حرجا واورى في دنياكم قدحا من الذين اصبحتم
لهم مناصبين وعليهم متالبين فاجعلوا عليه حدكم وله
جدكم فلعمر الله لقد فخر على اصلكم ووقع في حسبكم
ودفع في نسبكم واجلب بخيله عليكم وقصد برجله سبيلكم
يقتنصونكم بكل مكان ويضربون منكم كل بنان لا تمتنعون
بحيلة ولا تدفعون بعزيمة في حومة ذل وحلقة ضيق
وعرصة موت وجولة بلاء فاطفئوا ما كمن في قلوبكم
من نيران العصبية واحقاد الجاهلية وانما تلك الحمية
تكون من المسلم من خطرات الشيطان ونخواته ونزغاته
ونفثاته واعتمدوا وضع التذلل على رؤوسكم والقاء
التعزز تحت اقدامكم وخلع التكبر من اعناقكم
واتخذوا التواضع مسلحة بينكم وبين عدوكم ابليس
وجنوده فان له من كل امة جنودا واعوانا ورجلا و
فرسانا ولا تكونوا كالمتكبر على ابن امه من غير ما فضل
جعله الله فيه سوى ما الحقت العظمة بنفسه
من عداوة الحسد وقدحت الحمية في قلبه من نار الغضب

ونفخ

ونفخ الشيطان في أنفه من ريح الكبر الذي أعقبه الله به
الندامة وألزمه آثام القاتلين إلى يوم القيامة ألا وقد
أمعنتم في البغي وأفسدتم في الأرض مصارحة لله بالمناصبة
ومبارزة للمؤمنين بالمحاربة فالله الله في كبر الحمية و
فخر الجاهلية فإنه ملاقح الشنآن ومنافخ الشيطان التي
خدع بها الأمم الماضية والقرون الخالية حتى أعنقوا
في حنادس جهالته ومهاوي ضلالته ذللاً عن سياقه
سلساً في قياده أمراً تشابهت القلوب فيه وتتابعت
القرون عليه وكبراً تضايقت الصدور به ألا فالحذر
الحذر من طاعة ساداتكم وكبرائكم الذين تكبروا عن
حسبهم وترفعوا فوق نسبهم وألقوا الهجينة على ربهم
وجاحدوا الله ما صنع بهم مكابرة لقضائه ومغالبة
لآلائه فإنهم قواعد أساس العصبية ودعائم أركان الفتنة
وسيوف اعتزاء الجاهلية فاتقوا الله ولا تكونوا لنعمه
عليكم أضداداً ولا لفضله عندكم حساداً ولا تطيعوا
الأدعياء الذين شربتم بصفوكم كدرهم وخلطتم بصحتكم
مرضهم وأدخلتم في حقكم باطلهم وهم أساس الفسوق
وأحلاس العقوق اتخذهم إبليس مطايا ضلال وجنداً
بهم يصول على الناس وتراجمة ينطق على ألسنتهم
استراقاً لعقولكم ودخولاً في عيونكم ونفثاً في أسماعكم
فجعلكم مرمى نبله وموطئ قدمه ومأخذ يده فاعتبروا
بما أصاب الأمم المستكبرين من قبلكم من بأس الله وصولاته
ووقائعه ومثلاته واتعظوا بمثاوي خدودهم ومصارع
جنوبهم واستعيذوا بالله من لواقح الكبر كما تستعيذونه
من طوارق الدهر فلو رخص الله في الكبر لأحد من عباده

لرخص

لرخص فيه لخاصة انبيائه ولكنه سبحانه كرّه اليهم التكابر
ورضي لهم التواضع فالصقوا بالارض خدودهم وعفروا
في التراب وجوههم وخفضوا اجنحتهم للمؤمنين وكانوا
اقواما مستضعفين قد اختبرهم الله بالمخمصة وابتلاهم
بالمجهدة وامتحنهم بالمخاوف ومخضهم بالمكاره فلا تعتبروا
الرضى والسخط بالمال والولد جهلا بمواقع الفتنة والاختبار
في مواضع الغنى والاقتدار فقد قال سبحانه أيحسبون انما
نمدهم به من مال وبنين نسارع لهم في الخيرات بل لا يشعرون
فان الله سبحانه يختبر عباده المستكبرين في انفسهم
باوليائه المستضعفين في اعينهم ولقد دخل موسى بن عمران
ومعه اخوه هرون عليهما السلم على فرعون وعليهما مدارع
الصوف وبايديهما العصا فشرطا له ان اسلم بقا ملكه
ودوام عزه فقال الا تعجبون من هذين يشرطان لي دوام
العز وبقا الملك وهما بما ترون من حال الفقر والذل فهلا
القي عليهما اساورة من ذهب اعظاما للذهب وجمعه
واحتقارا للصوف ولبسه ولو اراد الله سبحانه بانبيائه
حيث بعثهم ان يفتح لهم كنوز الذهبان ومعادن العقيان
ومغارس الجنان وان يحشر معهم طير السماء ووحوش
الارضين لفعل ولو فعل لسقط البلاء وبطل الجزاء و
اضمحل الانباء ولما وجب للقابلين اجور المبتلين ولا استحق
المؤمنون ثواب المحسنين ولا لزمت الاسماء معانيها
ولكن الله سبحانه جعل رسله اولى قوة في عزائمهم
وضعفة فيما ترى الاعين من حالاتهم مع قناعة تملا
القلوب والعيون غنى وخصاصة تملا الابصار والاسماع
اذى ولو كانت الانبيا اهل قوة لا ترام وعزة لا تضام

ومخمصهم

والاقتدار

العصي م

وملكٍ تُمدُّ نحوه اعناق الرجال وتُشدُّ اليه عُقدُ الرحال لكان
ذلك اهون على الخلق في الاعتبار وابعد لهم من الاستكبار ولآمنوا
عن رهبةٍ قاهرةٍ لهم او رغبةٍ مائلةٍ بهم وكانت النيات
بهم مشتركةً والحسناتُ مقتسمةً ولكن الله سبحانه اراد ان يكون
الاتباعُ لرسله والتصديق بكتبه والخشوع لوجهه والاستكانة لامره
والاستسلام لطاعته امورًا له خاصةً لا تشوبها من غيرها
شائبةٌ وكلما كانت البلوى والاختبار اعظم كانت المثوبة
والجزاء اجزل الا ترون ان الله سبحانه اختبر الاولين من
لدن آدم صلى الله عليه وسلم الى الآخرين من هذا العالم باحجارٍ
لا تضرُّ ولا تنفع ولا تبصر ولا تسمع فجعلها بيته الحرام الذي
جعله الله للناس قيامًا ثم وضعه باوعر بقاع الارض
حجرًا واقل نتائق الدنيا مدرًا واضيق بطون الاودية
قطرًا بين جبالٍ خشنةٍ ورمالٍ دمثةٍ وعيونٍ وشلةٍ
وقرًى منقطعةٍ لا يزكو بها خفٌّ ولا حافرٌ ولا ظلفٌ
ثم امر آدم وولده ان يثنوا اعطافهم نحوه فصار مثابةً
لمنتجع اسفارهم وغايةً لملقى رحالهم تهوي اليه ثمار الا
فئدة من مفاوزِ قفارٍ سحيقةٍ ومهاوي فجاجٍ عميقةٍ
وجزائر بحارٍ منقطعةٍ حتى يهزوا مناكبهم ذللًا
يهللون لله حوله ويرملون على اقدامهم شعثًا غبرًا له
قد نبذوا السرابيل وراء ظهورهم وشوهوا باعفاء الشعور
محاسن خلقهم ابتلاءً عظيمًا وامتحانًا شديدًا واختبارًا
مبينًا وتمحيصًا بليغًا جعله الله سبحانه سببًا لرحمته
ووصلةً الى جنته ولو اراد سبحانه ان يضع بيته الحرام
ومشاعره العظام بين جناتٍ وانهارٍ وسهلٍ وقرارٍ
جمِّ الاشجار داني الثمار ملتف البنى متصل القرى بين برةٍ

خضراء، روضة خضراء، وأرياف محدقة، وعراص مغدقة،
وزروع ناضرة، وطرق عامرة، لكان قد صغر قدر الجزاء،
على حسب ضعف البلاء، ولو كانت الأساس المحمول عليها والأحجار
المرفوع بها بين زمردة خضراء، وياقوتة حمراء، ونور و
ضياء، لخفف ذلك مصارعة الشك في الصدور، ولوضع مجاهدة
إبليس عن القلوب، ولنفى معتلج الريب من الناس، ولكن الله يختبر
عباده بأنواع الشدائد، ويتعبدهم بألوان المجاهد، ويبتليهم
بضروب المكاره، إخراجا للتكبر من قلوبهم، وإسكانا
للتذلل في نفوسهم، وليجعل ذلك أبوابا فتحا إلى فضله، وأسبابا
ذللا لعفوه، فالله الله في عاجل البغي، وآجل وخامة الظلم،
وسوء عاقبة الكبر، فإنها مصيدة إبليس العظمى، ومكيدته
الكبرى، التي تساور قلوب الرجال مساورة السموم القاتلة،
فما تكدي أبدا، ولا تشوي أحدا، لا عالما لعلمه، ولا مقلا في
طمره، وعن ذلك ما حرس الله عباده المؤمنين بالصلوات
والزكوات، ومجاهدة الصيام في الأيام المفروضات، تسكينا
لأطرافهم، وتخشيعا لأبصارهم، وتذليلا لنفوسهم، وتخفيضا
لقلوبهم، وإذهابا للخيلاء عنهم، لما في ذلك من تعفير
عتاق الوجوه بالتراب تواضعا، والتصاق كرائم الجوارح
بالأرض تصاغرا، ولحوق البطون بالمتون من الصيام تذللا،
مع ما في الزكاة من صرف ثمرات الأرض وغير ذلك إلى أهل
المسكنة والفقر، انظروا إلى ما في هذه الأفعال من قمع
نواجم الفخر، وقدع طوالع الكبر، ولقد نظرت فما وجدت
أحدا من العالمين يتعصب لشيء من الأشياء إلا عن علة
تحتمل تمويه الجهلاء، أو حجة تليط بعقول السفهاء غيركم،
فإنكم تتعصبون لأمر ما يعرف له سبب ولا علة.

اما ابليس فتعصب على آدم لاصله وطعن عليه في خلقته
فقال انا ناري وانت طيني واما الاغنياء من مترفة
الامم فتعصبوا لآثار مواقع النعم فقالوا نحن اكثر اموالا
واولادا وما نحن بمعذبين فان كان لا بد من العصبية
فليكن تعصبكم لمكارم الخصال ومحامد الافعال ومحاسن
الامور التي تفاضلت فيها المجداء والنجداء من بيوتات
العرب ويعاسيب القبائل بالاخلاق الرغيبة والاحلام
العظيمة والاخطار الجليلة والآثار المحمودة فتعصبوا
لخلال الحمد من الحفظ للجوار والوفاء بالذمام والطاعة
للبر والمعصية للكبر والاخذ بالفضل والكف عن البغي
والاعظام للقتل والانصاف للخلق والكظم للغيظ واجتناب
الفساد في الارض واحذروا ما نزل بالامم قبلكم من المثلات
بسوء الافعال وذميم الاعمال فتذكروا في الخير والشر
احوالهم واحذروا ان تكونوا امثالهم فاذا تفكرتم في تفاوت
حاليهم فالزموا كل امر لزمت العزة به حالهم وزاحت
الاعداء له عنهم ومدت العافية فيه عليهم وانقادت
النعمة له معهم ووصلت الكرامة عليه حبلهم من
الاجتناب للفرقة واللزوم للالفة والتحاض عليها
والتواصي بها واجتنبوا كل امر كسر فقرتهم واوهن
منتهم من تضاغن القلوب وتشاحن الصدور وتدابر
النفوس وتخاذل الايدي وتدبروا احوال الماضين
من المؤمنين قبلكم كيف كانوا في حال التمحيص والبلاء
الم يكونوا اثقل الخلائق اعباء واجهد العباد بلاء
واضيق اهل الدنيا حالا اتخذتهم الفراعنة عبيدا فساموهم
سوء العذاب وجرعوهم المرار فلم تبرح الحال بهم في ذل

الهلكة

الملكة وقهر الغلبة لا يجدون حيلة في امتناع ولا سبيلا الى
دفاع حتى اذا راى الله جد الصبر منهم على الاذى في محبته
والاحتمال للمكروه من خوفه جعل لهم من مضايق البلاء
فرجا فابدلهم العز مكان الذل والامن مكان الخوف
فصاروا ملوكا حكاما وائمة اعلاما وبلغت الكرامة
من الله لهم ما لم تذهب الآمال اليه بهم فانظروا كيف كانوا
حيث كانت الاملاء مجتمعة والاهواء مؤتلفة والقلوب
معتدلة والايدي مترادفة والسيوف متناصرة والبصائر
نافذة والعزائم واحدة الم يكونوا اربابا في اقطار الارضين
وملوكا على رقاب العالمين فانظروا الى ما صاروا اليه في
آخر امورهم حين وقعت الفرقة وتشتت الالفة
واختلفت الكلمة والافئدة وتشعبوا مختلفين وتفرقوا
متحاربين قد خلع الله عنهم لباس كرامته وسلبهم
غضارة نعمته وبقي قصص اخبارهم فيكم عبرا للمعتبرين
منكم فاعتبروا بحال ولد اسمعيل وبني اسحق وبني اسرائيل ع
فما اشد اعتدال الاحوال واقرب اشتباه الامثال
تاملوا امرهم في حال تشتتهم وتفرقهم ليالي كانت
الاكاسرة والقياصرة اربابا لهم يحتازونهم عن ريف
الآفاق وبحر العراق وخضرة الدنيا الى منابت الشيح
ومهافي الريح ونكد المعاش فتركوهم عالة مساكين اخوان
دبر ووبر اذل الامم دارا واجدبهم قرارا لا يأوون الى
جناح دعوة يعتصمون بها ولا الى ظل الفة يعتمدون
على عزها فالاحوال مضطربة والايدي مختلفة
والكثرة متفرقة في بلاء ازل واطباق جهل
من بنات موؤدة واصنام معبودة

مترادفة / متناصرة

ومهافي / نفر ووبر / دبر

وارحام مقطوعة وغارات مشنونة فانظروا الى مواقع
نعم الله عليهم حين بعث اليهم رسولا فعقد بملته
طاعتهم وجمع على دعوته الفتهم كيف نشرت النعمة
عليهم جناح كرامتها واسالت لهم جداول نعمتها
والتفت الملة بهم في عوائد بركتها فاصبحوا في نعمتها
غرقين وعن خضرة عيشها فكهين قد تربعت الامور بهم
في ظل سلطان قاهر واوتهم الحال الى كنف عز غالب
وتعطفت الامور عليهم في ذرى ملك ثابت فهم حكام
على العالمين وملوك في اطراف الارضين يملكون الامور
على من كان يملكها عليهم ويمضون الاحكام فيمن كان يمضيها
فيهم لا تغمز لهم قناة ولا تقرع لهم صفاة الا وانكم
قد نفضتم ايديكم عن حبل الطاعة وثلمتم حصن الله
المضروب عليكم باحكام الجاهلية فان الله سبحانه
قد امتن على جماعة هذه الامة فيما عقد بينهم من حبل
هذه الالفة التي ينتقلون في ظلها ويأوون الى كنفها
بنعمة لا يعرف احد من المخلوقين لها قيمة لانها
ارجح من كل ثمن واجل من كل خطر واعلموا انكم
صرتم بعد الهجرة اعرابا وبعد الموالاة احزابا
ما تتعلقون من الاسلام الا باسمه ولا تعرفون من الايمان
الا رسمه تقولون النار ولا العار كانكم تريدون ان
تكفئوا الاسلام على وجهه انتهاكا لحريمه ونقضا
لميثاقه الذي وضعه الله لكم حرما في ارضه وامنا بين
خلقه وانكم ان لجأتم الى غيره حاربكم اهل الكفر
ثم لا جبرئيل ولا ميكائيل ولا مهاجرون ولا انصار
ينصرونكم الا المقارعة بالسيف حتى يحكم الله بينكم

وان عندكم الامثال من باس الله وقوارعه وايامه ووَ
قايعه فلا تستبطئوا وعيده جهلا باخذه وتهاونا
ببطشه ويأسا من بأسه فان الله تعالى لم يلعن القرن
الماضي بين ايديكم الا لتركهم الامر بالمعروف والنهي
عن المنكر فلعن السفها لركوب المعاصي والحلما
لترك التناهي الا وقد قطعتم قيد الاسلام وعطلتم
حدوده وامتم احكامه الا وقد امرني الله
بقتال اهل البغي والنكث والفساد في الارض فاما النا
كثون فقد قاتلت واما القاسطون فقد جاهدت
واما المارقة فقد دوخت واما شيطان الردهة فقد
كفيته بصعقة سمعت لها وجبة قلبه ورجة صدره
وبقيت بقية من اهل البغي ولئن اذن الله في الكرة
عليهم لاديلن منهم الا ما يتشذر في اطراف الارض تشذرا
انا وضعت بكلاكل العرب وكسرت نواجم قرون
ربيعة ومضر وقد علمتم موضعي من رسول الله صلى الله
عليه وسلم بالقرابة القريبة والمنزلة الخصيصة
وضعني في حجره وانا وليد يضمني الى صدره ويكنفني
في فراشه ويمسني جسده ويشمني عرفه وكان يمضغ
الشيء ثم يلقمنيه وما وجد لي كذبة في قول ولا خطلة
في فعل ولقد قرن الله به من لدن كان فطيما اعظم
ملك من ملائكته يسلك به طريق المكارم ومحاسن
اخلاق العالم ليله ونهاره ولقد كنت اتبعه اتباع
الفصيل اثر امه يرفع لي في كل يوم علما من اخلاقه
ويامرني بالاقتداء به ولقد كان يجاور في كل سنة
بحراء فاراه ولا يراه غيري ولم يجمع بيت يومئذ واحد

يومئذٍ في الاسلام غير رسول الله صلى الله عليه وسلم وخديجة
وانا ثالثهما ارى نور الوحي والرسالة واشم ريح النبوة
ولقد سمعت رنة الشيطان حين نزل الوحي عليه
صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله ما هذه الرنة فقال
هذا الشيطان قد ايس من عبادته انك تسمع ما اسمع وترى
ما ارى الا انك لست بنبي ولكنك وزير وانك على خير
وانك لوزير وانك لعلى خير
ولقد كنت معه صلى الله عليه وسلم لما اتاه الملأ من قريش
فقالوا له يا محمد انك قد ادعيت عظيما لم يدعه اباؤك
ولا احد من بيتك ونحن نسألك امرا ان اجبتنا اليه واريتناه
علمنا انك نبي ورسول وان لم تفعل علمنا انك ساحر كذاب
فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم وما تسألون قالوا
تدعو لنا هذه الشجرة حتى تنقلع بعروقها وتقف بين
يديك فقال صلى الله عليه وآله ان الله على كل شيء قدير
فان فعل الله ذلك لكم اتؤمنون وتشهدون بالحق قالوا
نعم قال فاني سأريكم ما تطلبون واني لاعلم انكم لا تفيئون
الى خير وان فيكم من يطرح في القليب ومن يحزب
الاحزاب ثم قال يا ايتها الشجرة ان كنت تؤمنين بالله واليوم
الآخر وتعلمين اني رسول الله فانقلعي بعروقك حتى
تقفي بين يدي باذن الله فوالذي بعثه بالحق لانقلعت
بعروقها وجاءت ولها دوي شديد وقصف كقصف
اجنحة الطير حتى وقفت بين يدي رسول الله صلى الله عليه وآله
مرفرفة والقت بغصنها الاعلى على رسول الله صلى الله عليه وسلم
وببعض اغصانها على منكبي وكنت عن يمينه صلى الله عليه وسلم
فلما نظر القوم الى ذلك قالوا علوا واستكبارا فمرها
فليأتك نصفها ويبقى نصفها فامرها بذلك فاقبل اليه

نصفها

نصفها كأعجب إقبال وأشده دويا فكادت تلتف برسول الله صلى الله عليه وسلم وآله فقالوا كفرا وعتوا فمر هذا النصف فليرجع إلى نصفه كما كان فأمره عليه السلم فرجع فقلت أنا لا إله إلا الله إني أول مؤمن بك يا رسول الله وأول من أقر بأن الشجرة فعلت ما فعلت بأمر الله تصديقا بنبوتك وإجلالا لكلمتك فقال القوم كلهم بل ساحر كذاب عجيب السحر خفيف فيه وهل يصدقك في أمرك هذا يعنوني وإني لمن قوم لا تأخذهم في الله لومة لائم سيماهم سيما الصديقين وكلامهم كلام الأبرار عمار الليل ومنار النهار متمسكون بحبل القرآن يحيون سنن الله وسنن رسوله لا يستكبرون ولا يعلون ولا يغلون ولا يفسدون قلوبهم في الجنان وأجسادهم في العمل

تم الباب ويتلوه باب المختار من كتب أمير المؤمنين صلوات الله عليه وسلم ورسائله إلى أعدائه وأمراء بلاده

زيادة من نسخة كتبت على عهد المصنف

ومن كلام له عليه السلم

قاله لعبد الله بن العباس رحمهما الله وقد جاءه برسالة من عثمان بن عفان وهو محصور يسأله فيها الخروج إلى ماله بينبع ليقل هتف الناس باسمه للخلافة بعد أن كان سأله مثل ذلك من قبل فقال عليه السلم

يا ابن عباس ما يريد عثمان أن يجعلني إلا جملا ناضحا بالغرب أقبل وأدبر بعث إلي أن أخرج ثم بعث إلي أن أقدم ثم هو الآن يبعث إلي أن أخرج والله لقد دفعت عنه حتى خشيت أن أكون آثما

ومن كلام له يحث فيه أصحابه على الجهاد

والله مستأديكم شكره ومورثكم أمره وممهلكم في مضمار ممدود لتتنازعوا سبقه فشدوا

عقد المآزر واطووا فضول الخواصر لا تجتمع عزيمة
ووليمة ما انقض النوم لعزائم اليوم وامحى الظلم
لتذاكير الهمم

ومن كلام له عليه السلام

اقتصر فيه ذكر ما كان منه بعد هجرة النبي عليه السلام
ثم لحاقه به فجعلت اتبع مأخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاطأ ذكره حتى انتهيت الى العرج في كلام طويل
قوله عليه السلام فاطأ ذكره من الكلام الذي رمى الى غايتي
الايجاز والفصاحة واراد انى كنت اعطى خبره عليه
السلام من بدء خروجي الى ان انتهيت الى هذا الموضع
فكنى عن ذلك بهذه الكناية العجيبة

ومن خطبة له عليه السلام

فاعملوا وانتم في نفس البقاء والصحف منشورة والتوبة
مبسوطة والمدبر يدعى والمسيء يرجى قبل
ان يخمد العمل وينقطع المهل وينقضي المدة ويسد
باب التوبة وتصعد الملائكة فأخذ امرؤ من نفسه
لنفسه واخذ من حي لميت ومن فان لباق ومن ذاهب
لدائم امرؤ خاف الله وهو معمر الى اجله ومنظور
الى عمله امرؤ الجم نفسه بلجامها وزمها بزمامها
فامسكها بلجامها عن معاصي الله وقادها بزمامها
الى طاعة الله

ومن خطبة له عليه السلام في شأن الحكمين وذم اهل الشام

جفاة طغام عبيد اقزام جمعوا من كل اوب وتلقطوا
من كل شوب ممن ينبغي ان يفقه ويؤدب ويعلم و
يدرب ويولى عليه ويؤخذ على يديه ليسوا من المهاجرين
والانصار ولا الذين تبوؤا الدار الا وان القوم اختاروا

لانفسهم

لأنفسهم أقرب القوم مما تحبون وإنكم اخترتم لا نفسكم أقرب القوم مما تكرهون وإنما عهدكم بعبد الله بن قيس بالأمس يقول إنها فتنة فقطعوا أوتاركم وشيموا سيوفكم فإن كان صادقاً فقد أخطأ بمسيره غير مستكره وإن كان كاذباً فقد لزمته التهمة فادفعوا في صدر عمرو بن العاص بعبد الله ابن العباس وخذوا مهل الأيام وحوطوا قواصي الإسلام ألا ترون إلى بلادكم تغزى وإلى صفاتكم ترمى

انتهت الزيادة زيادة من نسخة بغدادية

ومن خطبة له عليه السلام

يذكر فيها آل محمد صلى الله عليه وآله وسلم

هم عيش العلم وموت الجهل يخبركم حلمهم عن علمهم وصمتهم عن حكم منطقهم لا يخالفون الحق ولا يختلفون فيه هم دعائم الإسلام وولائج الاعتصام بهم عاد الحق في نصابه وانزاح الباطل عن مقامه وانقطع لسانه من منبته عقلوا الدين عقل وعاية ورعاية لا عقل سماع ورواية وإن رواة العلم كثير ورعاته قليل

الحمد لله رب العالمين وصلواته على سيدنا محمد وآله أجمعين

بلغت القراءة والمقابلة مع الأصل

باب المختار من كتب امير المؤمنين عليه السلم

ورسايله الى اعدايه وامرا بلاده ويدخل في ذلك ما اختير
من عهوده الى عماله ووصاياه لاهله واصحابه

ومن كتاب له الى اهل الكوفه

عند مسيره من المدينة الى البصرة

من عبد الله علي امير المومنين الى اهل الكوفة جبهة
الانصار وسنام العرب اما بعد
فاني اخبركم عن امر عثمان حتى يكون سمعه كعيانه
ان الناس طعنوا عليه فكنت رجلا من المهاجرين اكثر
استعتابه واقل عتابه وكان طلحة والزبير اهون سيرهما
فيه الوجيف وارفق حدايهما العنيف وكان من عايشة
فيه فلتة غضب فاتيح له قوم فقتلوه وبايعني الناس
غير مستكرهين ولا مجبرين بل طايعين مخيرين
واعلموا ان دار الهجرة قد قلعت باهلها وقلعوا بها
وجاشت جيش المرجل وقامت الفتنة على القطب فاسرعوا
الى اميركم وبادروا جهاد عدوكم ان شا الله

ومن كتاب له اليهم بعد فتح البصرة

وجزاكم الله من اهل مصر عن بيت نبيكم احسن
ما يجزي العاملين بطاعته والشاكرين لنعمته
فقد سمعتم واطعتم ودعيتم فاجبتم

ومن كتاب كتبه لشريح بن الحرث قاضيه

روي ان شريح بن الحارث قاضي امير المومنين اشترى
على عهده دارا بثمانين دينارا فبلغه ذلك فاستدعاه
فقال بلغني انك ابتعت دارا بثمانين دينارا

وكتبت كتابا واشهدت فيه شهودا فقال شريح قد
كان ذلك يا امير المؤمنين قال فنظر اليه نظر
مغضب ثم قال له يا شريح اما انه سياتيك من
لا ينظر في كتابك ولا يسالك عن بينتك حتى يخرجك
منها شاخصا ويسلمك الى قبرك خالصا فانظر يا شريح
لا تكون ابتعت هذه الدار من غير مالك او نقدت الثمن
من غير حلالك فاذا انت قد خسرت دار الدنيا ودار
الاخرة اما انك لو اتيتني عند شرائك ما اشتريت
لكتبت لك كتابا على هذه النسخة فلم ترغب في شراء هذه
الدار بدرهم فما فوقه والنسخة
هذا ما اشترى عبد ذليل من ميت قد ازعج للرحيل
اشترى منه دارا من دار الغرور من جانب الفانين
وخطة الهالكين وتجمع هذه الدار حدود
اربعة الحد الاول ينتهي الى دواعي الافات والحد
الثاني ينتهي الى دواعي المصيبات والحد الثالث
ينتهي الى الهوى المردي والحد الرابع ينتهي
الى الشيطان المغوي وفيه يشرع باب هذه الدار اشترى
هذا المغتر بالامل من هذا المزعج بالاجل هذه
الدار بالخروج من عز القناعة والدخول في ذل الطلب
والضراعة فما ادرك هذا المشتري فيما اشترى
من درك فعلى مبلبل اجسام الملوك وسالب نفوس
الجبابرة ومزيل ملك الفراعنة مثل كسرى وقيصر
وتبع وحمير ومن جمع المال على المال فاكثر
ومن بنى وشيد وزخرف ونجد وادخر واعتقد
ونظر بزعمه للولد اشخاصهم جميعا الى موقف العرض

حلالك
كنت

والحساب وموضع الثواب والعقاب إذا وقع الأمر
بفصل القضاء وخسر هنالك المبطلون شهد
على ذلك العقل إذا خرج من أسر الهوى وسلم من
علائق الدنيا ومن كتاب له إلى بعض أمراء
جيشه فإن عادوا إلى ظل الطاعة فذاك الذي
نحب وإن توافت الأمور بالقوم إلى الشقاق والعصيان
فانهد بمن أطاعك إلى من عصاك واستغن بمن انقاد
معك عمن تقاعس عنك فإن المتكاره مغيبه خير
من شهوده وقعوده أغنى من نهوضه

ومن كتاب له عليه السلام

إلى الأشعث بن قيس عامل أذربيجان وإن عملك
ليس لك بطعمة ولكنه في عنقك أمانة وأنت مسترعى
لمن فوقك ليس لك أن تفتات في رعية ولا تخاطر إلا بوثيقة
وفي يديك مال من مال الله عز وجل وأنت خزانه حتى
تسلمه إلي ولعلي ألا أكون شر ولاتك لك والسلام

ومن كتاب له إلى معاوية

إنه بايعني القوم الذين بايعوا أبا بكر وعمر وعثمان
على ما بايعوهم عليه فلم يكن للشاهد أن يختار ولا
للغائب أن يرد وإنما الشورى للمهاجرين والأنصار
فإن اجتمعوا على رجل وسموه إماما كان ذلك لله رضى
فإن خرج من أمرهم خارج بطعن أو بدعة ردوه
إلى ما خرج منه فإن أبى قاتلوه على اتباعه غير
سبيل المؤمنين وولاه الله ما تولى ولعمري
يا معاوية لئن نظرت بعقلك دون هواك لتجدني أبرأ
الناس من دم عثمان ولتعلمن أني كنت في عزلة عنه

ألا أن

الا ان تتجنى فتجنّ ما بدا لك والسلام ۞ **ومن كتاب له اليه ايضاً** ۞

اما بعد فقد اتتني منك موعظة موصّلة ورسالة محبّرة نمّقتها بضلالك وامضيتها بسوء رأيك وكتاب امرئ ليس له بصر يهديه ولا قائد يرشده قد دعاه الهوى فاجابه وقاده الضلال فاتّبعه فهجر لاغطاً وضلّ خابطاً ۞ **منه**

لانها بيعة واحدة لا يثنّى فيها النظر ولا يستأنف فيها الخيار الخارج منها طاعن والمروّي فيها مداهن ۞ **ومن كتاب له** الى جرير بن عبد الله البجلي لما ارسله الى معوية ۞

اما بعد فاذا اتاك كتابي فاحمل معوية على الفصل وخذه بالامر الجزم ثم خيّره بين حرب مجلية او سلم مخزية فان اختار الحرب فانبذ اليه وان اختار السلم فخذ بيعته والسلم

ومن كتاب له الى معوية

فاراد قومنا قتل نبيّنا واجتياح اصلنا وهمّوا بنا الهموم وفعلوا بنا الافاعيل ومنعونا العذب واحلسونا الخوف واضطرّونا الى جبل وعر واوقدوا لنا نار الحرب فعزم الله لنا على الذبّ عن حوزته والرمي من وراء حرمته مؤمننا يبغي بذلك الاجر وكافرنا يحامي عن الاصل ومن اسلم من قريش خلو مما نحن فيه بحلف يمنعه او عشيرة تقوم دونه فهو من القتل بمكان امن وكان رسول الله صلى الله عليه وآله اذا احمرّ البأس واحجم الناس قدّم اهل بيته فوقى بهم اصحابه حرّ السيوف والاسنّة فقتل عبيدة بن الحارث يوم بدر وقتل حمزة يوم احد وقتل جعفر يوم مؤتة واراد من لو شئت ذكرت اسمه مثل الذي ارادوا من الشهادة ولكن آجالهم عجّلت ومنيّته اجّلت فيا عجبا للدهر اذ صرت يقرن بي من لم يسع بقدمي ولم تكن له كسابقتي التي لا يدلي احد

بمثلها الآن يدعي مدع ما لا اعرفه ولا اظن الله يعرفه
والحمد لله على كل حال واما ما سألت من دفع قتلة عثمان اليك
فاني نظرت في هذا الامر فلم اره يسعني دفعهم اليك ولا الى
غيرك ولعمري لئن لم تنزع عن غيك وشقاقك لتعرفنهم
عن قليل يطلبونك لا يكلفونك طلبهم في بر ولا بحر ولا جبل
ولا سهل الا انه طلب يسوءك وجدانه وزور لا يسرك
لقيانه والسلام لاهله

ومن كتاب له اليه ايضا

وكيف انت صانع اذا تكشفت عنك جلابيب ما انت فيه
من دنيا قد تبهجت بزينتها وخدعت بلذتها دعتك فاجبتها
وقادتك فاتبعتها وامرتك فاطعتها وانه يوشك ان يقفك
واقف على ما لا ينجيك منه مجن فاقعس عن هذا الامر
وخذ اهبة الحساب وشمر لما قد نزل بك ولا تمكن الغواة
من سمعك والا تفعل اعلمك ما اغفلت من نفسك فانك مترف
قد اخذ الشيطان منك ماخذه وبلغ فيك امله وجرى منك
مجرى الروح والدم متماديا في غرة الامنية مختلف العلانية
والسريرة وقد دعوت الى الحرب فدع الناس جانبا و
اخرج الي واعف الفريقين من القتال ليعلم اينا المرين
على قلبه والمغطى على بصره فانا ابو حسن قاتل جدك وخالك
واخيك شدخا يوم بدر وذلك السيف معي وبذلك القلب
القى عدوي ما استبدلت دينا ولا استحدثت نبيا واني لعلى
المنهاج الذي تركتموه طائعين ودخلتم فيه مكرهين
وزعمت انك جئت ثائرا بعثمان ولقد علمت حيث وقع
دم عثمان فاطلبه من هناك ان كنت طالبا فكاني قد رايتك
تضج من الحرب اذا عضتك ضجيج الجمال بالاثقال وكاني بجماعتك
تدعوني جزعا من الضرب المتتابع والقضاء الواقع

مأخذه

تدعوني

ومصارع بعد مصارع الى كتاب الله وهي كافرة جاحدة
او متابعة جائرة ۞ **ومن وصية له وصى بها جيشاً**
له ۞ فاذا نزلتم بعدو او نزل بكم فليكن معسكركم في قبل
الاشراف او سفاح الجبال او اثناء الانهار كيما يكون لكم ردءاً
ودونكم مردّاً ولتكن مقاتلتكم من وجه او اثنين واجعلوا
لكم رقباء في صياصي الجبال ومناكب الهضاب لئلا يأتيكم
العدو من مكان مخافة او امن واعلموا ان مقدمة
القوم عيونهم وعيون المقدمة طلائعهم واياكم
والتفرق فاذا نزلتم فانزلوا جميعاً واذا ارتحلتم فارتحلوا
جميعاً واذا غشيكم الليل فاجعلوا الرماح كفة ولا تذوقوا
النوم الا غراراً او مضمضة **ومن وصية له**
لمعقل بن قيس الرياحي حين انفذه الى الشام في ثلثة
الاف مقدمة له ۞
اتق الله الذي لا بد لك من لقائه ولا منتهى لك دونه ولا تقاتلن
الا من قاتلك وسر البردين وغوّر بالناس ورفّه في السير
ولا تسر اول الليل فان الله جعله سكناً وقدّره مقاماً لا
ظعناً فارح فيه بدنك وروّح ظهرك فاذا وقفت حين
ينبطح السحر او حين ينفجر الفجر فسر على بركة الله
فاذا لقيت العدو فقف من اصحابك وسطاً ولا تدن من القوم
دنو من يريد ان ينشب الحرب ولا تباعد منهم تباعد
من يهاب البأس حتى يأتيك امري ولا يحملنكم شنآنهم على
قتالهم قبل دعائهم والاعذار اليهم **ومن كتاب**
له الى اميرين من امراء جيشه ۞
وقد امّرت عليكما وعلى من في حيزكما مالك بن الحرث
الاشتر فاسمعا له واطيعا واجعلاه درعاً ومجنّاً فانه ممن
لا يخاف وهنه ولا سقطته ولا بطؤه عما الاسراع اليه

احدٍ منكم ولا اتباعه الى من المطوعة امثل ۞ ومن و
صيته لعسكره بصفين ۞ لا تقاتلوهم
حتى يبدؤكم فانكم بحمد الله على حجة وترككم اياهم
حتى يبدؤكم حجة اخرى لكم عليهم فاذا كانت
الهزيمة باذن الله فلا تقتلوا مدبرا ولا تصيبوا معورا
ولا تجهزوا على جريح ولا تهيجوا النساء باذى وان شتمن
اعراضكم وسببن امراءكم فانهن ضعيفات القوى
والانفس والعقول ان كنا لنؤمر بالكف عنهن وانهن
لمشركات وان كان الرجل ليتناول المرأة في الجاهلية
بالفهر او الهراوة فيعير بها وعقبه من بعده ۞ و
كان عليه السلم يقول اذا لقي العدو محاربا ۞
اللهم اليك افضت القلوب ومدت الاعناق وشخصت
الابصار ونقلت الاقدام وانضيت الابدان اللهم
قد صرح مكتوم الشنان وجاشت مراجل الاضغان
اللهم انا نشكو اليك غيبة نبينا وكثرة عدونا
وتشتت اهوائنا ربنا افتح بيننا وبين قومنا بالحق وانت
خير الفاتحين ۞ وكان يقول لاصحابه عند
الحرب ۞ لا تشتدن عليكم فرة بعدها كرة
ولا جولة بعدها حملة واعطوا السيوف حقوقها
ووطئوا للجنوب مصارعها واذمروا انفسكم على الطعن
الدعسي والضرب الطلحفي واميتوا الاصوات فانه
اطرد للفشل والذي فلق الحبة وبرا النسمة ما اسلموا
ولكن استسلموا واسروا الكفر فلما وجدوا اعوانا
عليه اظهروه ۞ ومن كتاب له
الى معوية جوابا ۞ اما طلبك الي الشام

فان

فانى لم اكن لاعطيك اليوم ما منعتك امس واما قولك
ان الحرب قد اكلت العرب الا حشاشات انفس بقيت
الا فمن اكله الحق فالنار اولى به واما استواؤنا في الحرب
والرجال فلست بامضى على الشك مني على اليقين وليس
اهل الشام باحرص على الدنيا من اهل العراق على
الاخرة واما قولك انا بنو عبد مناف فكذلك
نحن ولكن ليس امية كهاشم ولا حرب كعبد المطلب ولا
ابو سفيان كابي طالب ولا المهاجر كالطليق ولا الصريح
كاللصيق ولا المحق كالمبطل ولا المومن كالمدغل
ولبئس الخلف خلف يتبع سلفا هوى في نار جهنم وفي ايدينا
بعد فضل النبوة التي اذللنا بها العزيز ونعشنا
بها الذليل ولما ادخل الله العرب في دينه افواجا واسلمت
له هذه الامة طوعا وكرها كنتم ممن دخل في الدين
اما رغبة واما رهبة على حين فات اهل السبق بسبقهم
وذهب المهاجرون الاولون بفضلهم ولا تجعلن للشيطان
فيك نصيبا ولا على نفسك سبيلا ومن كتاب له
الى ابن عباس وهو عامله على البصرة

اعلم ان البصرة مهبط ابليس ومغرس الفتن فحادث اهلها
بالاحسان اليهم واحلل عقدة الخوف عن قلوبهم وقد
بلغني تنمرك لبني تميم وغلظتك عليهم وان بني تميم لم يغب
لهم نجم الا طلع لهم اخر وانهم لم يسبقوا بوغم في
جاهلية ولا اسلام وان لهم بنا رحما ماسة وقرابة خاصة
نحن ماجورون على صلتها ومازورون على قطيعتها فاربع
ابا العباس رحمك الله فيما جرى على يدك ولسانك من
خير وشر فانا شريكان في ذلك وكن عند صالح ظني

بك ولا تقبلن رأي فيك والسلم ومن كتاب
له الى بعض عماله اما بعد فان دهاقين اهل
بلدك شكوا منك غلظة وقسوة واحتقارا وجفوة
ونظرت فلم ارهم اهلا لان يدنوا لشركهم ولا ان
يقصوا ويجفوا لعهدهم فالبس لهم جلبابا من اللين
تشوبه بطرف من الشدة وداول لهم بين القسوة والرأفة
وامزج لهم بين التقريب والادناء والابعاد والاقصاء
ان شاء الله ومن كتاب له
الى زياد بن ابيه وهو خليفة عامله
عبد الله ابن العباس على البصرة
واني اقسم بالله قسما صادقا لئن بلغني انك خنت
من فيء المسلمين شيئا صغيرا او كبيرا لاشدن عليك
شدة تدعك قليل الوفر ثقيل الظهر ضئيل الامر
والسلم ومن كتاب له اليه
فدع الاسراف مقتصدا واذكر في اليوم غدا وامسك
من المال بقدر ضرورتك وقدم الفضل ليوم حاجتك
اترجو ان يؤتيك الله اجر المتواضعين وانت عنده
من المتكبرين وتطمع وانت متمرغ في النعيم تمنعه
الضعيف والارملة ان يوجب لك ثواب المتصدقين وانما
المرء مجزي بما سلف وقادم على ما قدم والسلم ومن
كتاب له الى ابن عباس
وكان ابن عباس يقول ما انتفعت بكلام بعد كلام رسول الله صلى الله عليه
واله كانتفاعي بهذا الكلام
اما بعد فان المرء يسره درك ما لم يكن ليفوته ويسوءه
فوت ما لم يكن ليدركه فليكن سرورك بما نلت من اخرتك

وليكن اسفك على ما فاتك منها وما نلت من دنياك فلا تكثر به
فرحا وما فاتك منها فلا تاس عليه جزعا وليكن همك فيما بعد
الموت. **ومن كلام له** قبيل موته على سبيل الو
صية   وصيتي لكم ان لا تشركوا بالله شيئا
ومحمد صلى الله عليه وآله وسلم فلا تضيعوا سنته اقيموا
هذين العمودين وخلاكم ذم انا بالامس صاحبكم واليوم
عبرة لكم وغدا مفارقكم ان ابق فانا ولي دمي وان افن
فالفناء ميعادي وان اعف فالعفو لي قربة وهو لكم حسنة
فاعفوا الا تحبون ان يغفر الله لكم والله ما فجأني من الموت
وارد كرهته ولا طالع انكرته وما كنت الا كقارب ورد
وطالب وجد وما عند الله خير للابرار. **ومن**
وصية له عليه السلام بما يعمل في امواله
كتبها بعد منصرفه من صفين   هذا ما امر به
عبد الله علي بن ابي طالب امير المؤمنين في ماله ابتغاء
وجه الله ليولجه به الجنة ويعطيه الامنة. منها
وانه يقوم بذلك الحسن بن علي ياكل منه بالمعروف
وينفق منه في المعروف فان حدث بحسن حدث وحسين حي
قام بالامر بعده واصدره مصدره   وان لابني فاطمة
من صدقة علي مثل الذي لبني علي واني انما جعلت القيام
بذلك الى ابني فاطمة ابتغاء وجه الله وقربة الى رسوله
صلى الله عليه وسلم وتكريما لحرمته وتشريفا لوصلته و
يشترط على الذي يجعله اليه ان يترك المال على اصوله
وينفق من ثمره حيث امر به وهدي له وان لا يبيع من نخيل
هذه القرى ودية حتى تشكل ارضها غراسا ومن كان
من امائي اللاتي اطوف عليهن لها ولد او هي حامل فتمسك

على ولدها وهي من حظه فإن مات ولدها وهي حية فهي
عتيقة قد أفرج عنها الرق وحررها العتق. قوله
عليه السلام حتى تشكل أرضها غراسا هو من أفصح الكلام
والمراد به أن الأرض يكثر فيها غراس النخل حتى يراها
الناظر على غير تلك الصفة التي عرفها فيشكل عليه أمرها
ويحسبها غيرها. **ومن وصية له عليه السلام**
كان يكتبها لمن يستعمله على الصدقات وإنما ذكرنا
هاهنا ليعلم بها أنه عليه السلام كان يقيم عماد الحق ويشرع
أمثلة العدل في صغير الأمور وكبيرها ودقيقها و
جليلها انطلق على تقوى الله وحده
لا شريك له ولا تروعن مسلما ولا تجتازن عليه كارها
ولا تأخذن منه أكثر من حق الله في ماله فإذا قدمت على الحي
فانزل بمائهم من غير أن تخالط أبياتهم ثم امض إليهم بالسكينة
والوقار حتى تقوم بينهم فتسلم عليهم ولا تخدج بالتحية لهم
ثم تقول عباد الله أرسلني إليكم ولي الله وخليفته
لآخذ منكم حق الله في أموالكم فهل لله في أموالكم من حق
فتؤدوه إلى وليه فإن قال قائل لا فلا تراجعه وإن أنعم
لك منعم فانطلق معه من غير أن تخيفه أو توعده أو تعسفه
أو ترهقه فخذ ما أعطاك من ذهب أو فضة
وإن كانت له ماشية أو إبل فلا تدخلها إلا بإذنه فإن
أكثرها له فإذا أتيتها فلا تدخلها دخول متسلط عليه و
لا عنيف به ولا تنفرن بهيمة ولا تفزعنها ولا تسوءن صاحبها
فيها واصدع المال صدعين ثم خيره فإذا اختار فلا تعرضن
لما اختاره ثم اصدع الباقي صدعين ثم خيره فإذا اختار فلا
تعرضن لما اختاره فلا تزال كذلك حتى يبقى ما فيه وفاء

لحق الله في ماله فاقبض حق الله منه فإن استقالك فأقله ثم اخلطهما
ثم اصنع مثل الذي صنعت أولا حتى تأخذ حق الله في ماله ولا
تأخذن عودا ولا هرمة ولا مكسورة ولا مهلوسة ولا ذات
عوار ولا تأمنن عليها إلا من تثق بدينه رافقا بمال المسلمين حتى
يوصله إلى وليهم فيقسمه بينهم ولا توكل بها إلا ناصحا
شفيقا وأمينا حفيظا غير معنف ولا مجحف ولا ملغب ولا
متعب ثم احدر إلينا ما اجتمع عندك نصيره حيث أمر الله
به فأخذها أمينك فأوعز إليه ألا يحول بين ناقة وبين فصيلها
ولا يمصر لبنها فيضر ذلك بولدها ولا يجهدنها ركوبا وليعدل
بين صواحباتها في ذلك وبينها وليرفه على اللاغب وليستأن
بالنقب والظالع وليوردها ما تمر به من الغدر ولا يعدل بها
عن نبت الأرض إلى جواد الطرق وليروحها في الساعات
وليمهلها عند النطاف والأعشاب حتى يأذن الله بدنا منقيات
غير متعبات ولا مجهودات لنقسمها على كتاب الله وسنة
نبيه عليه السلام فإن ذلك أعظم لأجرك وأقرب لرشدك
إن شاء الله

ومن عهد له عليه السلام في مثله

أمره بتقوى الله في سرائر أمره وخفيات عمله حيث لا شهيد
غيره ولا وكيل دونه وأمره ألا يعمل بشيء من طاعة الله
فيما ظهر فيخالف إلى غيره فيما أسر ومن لم يختلف سره وعلانيته
وفعله ومقالته فقد أدى الأمانة وأخلص العبادة وأمره
ألا يجبههم ولا يعضههم ولا يرغب عنهم تفضلا بالإمارة
عليهم فإنهم الإخوان في الدين والأعوان على استخراج الحقوق
وإن لك في هذه الصدقة نصيبا مفروضا وحقا معلوما
وشركاء أهل مسكنة وضعفاء ذوي فاقة وإنا موفوك
حقك فوفهم حقوقهم وإلا فإنك من أكثر الناس خصوما

يوم القيامة وبؤساً لمن خصمه عند الله الفقراء والمساكين والسائلون
والمدفوعون والغارم وابن السبيل ومن استهان بالامانة ورتع
في الخيانة ولم ينزه نفسه ودينه عنها فقد احل بنفسه في الدنيا
وهو في الآخرة اذل واخزى وان اعظم الخيانة خيانة الامة
وافظع الغش غش الائمة

ومن عهد له عليه السلم
الى محمد بن ابي بكر حين قلده مصر

فاخفض لهم جناحك والن لهم جانبك وابسط لهم وجهك
وآس بينهم في اللحظة والنظرة حتى لا يطمع العظماء في حيفك
لهم ولا ييأس الضعفاء من عدلك عليهم وان الله تعالى يسائلكم
معشر عباده عن الصغيرة من اعمالكم والكبيرة والظاهرة
والمستورة فان يعذب فانتم اظلم وان يعف فهو اكرم
واعلموا عباد الله ان المتقين ذهبوا بعاجل الدنيا و
آجل الآخرة فشاركوا اهل الدنيا في دنياهم ولم يشاركهم
اهل الدنيا في آخرتهم سكنوا الدنيا بافضل ما سكنت و
اكلوها بافضل ما اكلت فحظوا من الدنيا بما حظي به
المترفون واخذوا منها ما اخذه الجبابرة المتكبرون ثم
انقلبوا عنها بالزاد المبلغ والمتجر الرابح اصابوا لذة زهد
الدنيا في دنياهم وتيقنوا انهم جيران الله غداً في آخرتهم
لا ترد لهم دعوة ولا ينقص لهم نصيب من لذة فاحذروا
عباد الله الموت وقربه واعدوا له عدته فانه يأتي بامر
عظيم وخطب جليل بخير لا يكون معه شر ابدا او شر
لا يكون معه خير ابدا فمن اقرب الى الجنة من عاملها
ومن اقرب الى النار من عاملها وانتم طرداء الموت
ان اقمتم له اخذكم وان فررتم منه ادرككم وهو الزم
لكم من ظلكم الموت معقود بنواصيكم والدنيا

تطوى

تطوى من خلوكم واحذروا نارا قعرها بعيد وحرها شديد
وعذابها جديد دار ليس فيها رحمة ولا تسمع فيها دعوة ولا
تفرج فيها كربة وان استطعتم ان يشتد خوفكم من الله
وان يحسن ظنكم به فاجمعوا بينهما فان العبد انما يكون حسن
ظنه بربه على قدر خوفه من ربه وان احسن الناس ظنا
بالله اشدهم خوفا لله. واعلم يا محمد بن ابي بكر اني قد وليتك
اعظم اجنادي في نفسي اهل مصر فانت محقوق ان تخالف على
نفسك وان تنافح عن دينك ولو لم يكن لك الا ساعة من الدهر
ولا تسخط الله برضاء احد من خلقه فان في الله خلفا
من غيره وليس من الله خلف في غيره صل الصلاة لوقتها
الموقت لها ولا تعجل وقتها لفراغ ولا تؤخرها عن وقتها
لاشتغال واعلم ان كل شيء من عملك تبع لصلاتك

ومنه فانه لا سواء امام الهدى وامام الردى
وولي النبي وعدو النبي ولقد قال لي رسول الله صلى الله عليه
وآله اني لا اخاف على امتي مؤمنا ولا مشركا اما المؤمن
فيمنعه الله بايمانه واما المشرك فيقمعه الله بشركه
ولكني اخاف عليكم كل منافق الجنان عالم اللسان يقول
ما تعرفون ويفعل ما تنكرون

ومن كتاب له الى معوية جوابا وهو من محاسن الكتب

اما بعد فقد اتاني كتابك تذكر اصطفاء الله تعالى محمدا
صلى الله عليه وسلم لدينه وتأييده اياه بمن ايده من اصحابه
فلقد خبأ لنا الدهر منك عجبا اذ طفقت تخبرنا بآلاء الله
عندنا ونعمته علينا في نبينا فكنت في ذلك كناقل التمر
الى هجر او داعي مسدده الى النضال وزعمت ان افضل
الناس في الاسلام فلان وفلان فذكرت امرا ان تم

اعتزلك كله وان نقص لم يلحقك ثلمه وما انت والفاضل

والمفضول والسائس والمسوس وما للطلقاء وابناء الطلقاء

والتمييز بين المهاجرين الاولين وترتيب درجاتهم وتعريف

طبقاتهم هيهات لقد حن قدح ليس منها وطفق يحكم فيها

من عليه الحكم لها الا تربع ايها الانسان على ظلعك وتعرف

قصور ذرعك وتتاخر حيث اخرك القدر فما عليك

غلبة المغلوب ولا لك ظفر الظافر وانك لذهاب في التيه

رواغ عن القصد الا ترى غير مخبر لك لكن بنعمة الله احدث

ان قوما استشهدوا في سبيل الله من المهاجرين ولكل

فضل حتى اذا استشهد شهيدنا قيل سيد الشهداء وخصه

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بسبعين تكبيرة عند صلاته عليه

الا ترى ان قوما قطعت ايديهم في سبيل الله ولكل فضل

حتى اذا فعل بواحدنا كما فعل بواحدهم قيل الطيار

في الجنة وذو الجناحين ولولا ما نهى الله عنه من تزكية

المرء نفسه لذكر ذاكر فضائل جمة تعرفها قلوب

المؤمنين ولا تمجها اذان السامعين فدع عنك من مالت به

الرمية فانا صنائع ربنا والناس بعد صنائع لنا

لم يمنعنا قديم عزنا ولا عادي طولنا على قومك ان خلطناكم

بانفسنا فنكحنا وانكحنا فعل الاكفاء ولستم هناك واني

يكون ذلك كذلك ومنا النبي ومنكم المكذب ومنا

اسد الله ومنكم اسد الاحلاف ومنا سيدا شباب اهل

الجنة ومنكم صبية النار ومنا خير نساء العالمين

ومنكم حمالة الحطب في كثير مما لنا وعليكم فاسلامنا

ما قد سمع وجاهليتنا لا تدفع وكتاب الله يجمع لنا ما شذ

عنا وهو قوله سبحانه واولوا الارحام بعضهم اولى ببعض

في كتاب الله

في كتاب الله وقوله تعالى إن أولى الناس بإبرهيم للذين
اتبعوه وهذا النبي والذين آمنوا والله ولي المؤمنين فنحن
مرة أولى بالقرابة وتارة أولى بالطاعة ولما احتج المهاجرون
على الانصار يوم السقيفة برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فلجوا
عليهم فان يكن الفلج به فالحق لنا دونكم وان يكن بغيره فـ
الانصار على دعويهم وزعمت ان لكل الخلفاء حسدت وعلى
كلهم بغيت فان يكن ذلك كذلك فليس الجناية عليك
فيكون العذر اليك وتلك شكاة ظاهر عنك عارها
وقلت اني كنت اقاد كما يقاد الجمل المخشوش حتى ابايع
ولعمر الله لقد اردت ان تذم فمدحت وان تفضح فافتضحت
وما على المسلم من غضاضة في ان يكون مظلوما ما لم يكن شاكا
في دينه ولا مرتابا بيقينه وهذه حجتي الى غيرك قصدها ولكني
اطلقت لك منها بقدر ما سنح من ذكرها ثم ذكرت
ما كان من امري وامر عثمان فلك ان تجاب عن هذه لرحمك
منه فأينا كان اعدى له واهدى الى مقاتله امن بذل له
نصرته فاستقعده واستكفه ام من استنصره فتراخى
عنه وبث المنون اليه حتى اتى قدره عليه كلا والله
لقد علم الله المعوقين منكم والقائلين لاخوانهم هلم الينا
ولا يأتون البأس الا قليلا وما كنت لاعتذر من اني كنت انقم
عليه احداثا فان كان الذنب اليه ارشادي وهدايتي له
فرب ملوم لا ذنب له وقد يستفيد الظنة المتنصح
وما اردت الا الاصلاح ما استطعت وما توفيقي الا بالله
عليه توكلت وذكرت انه ليس لي ولاصحابي
عندك الا السيف فلقد اضحكت بعد استعبار متى القيت
بنو عبد المطلب عن الاعداء ناكلين وبالسيوف مخوفين

فلبث قليلا يلحق الهيجا حمل   فسيطلبك من تطلب ويقرب
منك ما تستبعد   وانا مرقل نحوك في جحفل من المهاجرين
والانصار والتابعين باحسان شديد زحامهم ساطع قتامهم
متسربلين سرابيل الموت احب اللقاء اليهم لقاء ربهم
قد صحبتهم ذرية بدرية وسيوف هاشمية قد عرفت
مواقع نصالها في اخيك وخالك وجدك واهلك وما هي
من الظالمين ببعيد ❁ ومن كتاب له الى اهل
البصرة ❁ وقد كان من انتشار حبلكم وشقاقكم
ما لم تغبوا عنه فعفوت عن مجرمكم ورفعت السيف
عن مدبركم وقبلت من مقبلكم فان خطت بكم الامور
المردية وسفه الاراء الجائرة الى منابذتي وخلافي فها
انا ذا قد قربت جيادي ورحلت ركابي ولئن الجأتموني
الى المسير اليكم لاوقعن بكم وقعة لا يكون يوم الجمل
اليها الا كلعقة لاعق مع اني عارف لذي الطاعة منكم
فضله ولذي النصيحة حقه غير متجاوز متهما الى بري
ولا ناكثا الى وفي ❁ ومن كتاب له عليه
السلام الى معوية ❁ فاتق الله فيما لديك
وانظر في حقه عليك وارجع الى معرفة ما لا تعذر
بجهالته فان للطاعة اعلاما واضحة وسبلا نيرة
ومحجة نهجة وغاية مطلبة يردها الاكياس ويخالفها
الانكاس من نكب عنها جار عن الحق وخبط في التيه
وغير الله نعمته واحل به نقمته فنفسك نفسك فقد بين
الله لك سبيلك وحيث تناهت بك امورك فقد اجريت
الى غاية خسر ومحلة كفر وان نفسك قد اولجتك
شرا واقحمتك غيا واوردتك المهالك واوعرت عليك المسالك

ومن وصيته للحسن بن علي عليهما السلام

كتبها بحاضرين منصرفا من صفين

من الوالد الفان المقر للزمان المدبر العمر المستسلم للدهر
الذام للدنيا الساكن مساكن الموتى الظاعن عنها غدا
الى المولود المومل ما لا يدرك السالك سبيل من قد هلك
غرض الاسقام ورهينة الايام ورمية المصائب وعبد
الدنيا وتاجر الغرور وغريم المنايا واسير الموت وحليف
الهموم وقرين الاحزان ونصب الآفات وصريع الشهوات
وخليفة الاموات اما بعد فان فيما تبينت
من ادبار الدنيا عني وجموح الدهر علي واقبال الآخرة الي
ما يزعني عن ذكر من سواي والاهتمام بما ورائي غير اني
حيث تفرد بي دون هموم الناس هم نفسي فصدفني رايي
وصرفني عن هواي وصرح لي محض امري فافضى بي الى جد
لا يكون فيه لعب وصدق لا يشوبه كذب ووجدتك
بعضي بل وجدتك كلي حتى كان شيئا لو اصابك اصابني
وكان الموت لو اتاك اتاني فعناني من امرك ما يعنيني من امر
نفسي فكتبت اليك كتابي هذا مستظهرا به ان انا بقيت
لك او فنيت فاني اوصيك بتقوى الله اي بني ولزوم
امره وعمارة قلبك بذكره والاعتصام بحبله واي سبب
اوثق من سبب بينك وبين الله ان انت اخذت به احي قلبك
بالموعظة وامته بالزهادة وقوه باليقين ونوره بالحكمة
وذلله بذكر الموت وقرره بالفناء وبصره فجائع الدنيا
وحذره صولة الدهر وفحش تقلب الليالي والايام و
اعرض عليه اخبار الماضين وذكره بما اصاب من كان
قبلك من الاولين وسر في ديارهم وآثارهم فانظر ما فعلوا

وعما انتقلوا وابن حلوا ونزلوا فانك تجدهم انتقلوا عن
الاحبة وحلوا دار الغربة وكانك عن قليل قد صرت
كاحدهم فاصلح مثواك ولا تبع اخرتك بدنياك ودع
القول فيما لا تعرف والخطاب فيما لم تكلف ۞ وامسك
عن طريق اذا خفت ضلالته فان الكف عند حيرة الضلال
خير من ركوب الاهوال وامر بالمعروف تكن من اهله
وانكر المنكر بيدك ولسانك وباين من فعله بجهدك
وجاهد في الله حق جهاده ولا تاخذك في الله لومة لائم
وخض الغمرات الى الحق حيث كان وتفقه في الدين
وعود نفسك الصبر على المكروه ونعم الخلق الصبر
والجئ نفسك في الامور كلها الى الهك فانك تلجئها الى
كهف حريز ومانع عزيز واخلص في المسألة لربك
فان بيده العطاء والحرمان واكثر الاستخارة وتفهم
وصيتي ولا تذهبن صفحا فان خير القول ما نفع واعلم
انه لا خير في علم لا ينفع ولا ينتفع بعلم لا يحق تعلمه
اي بني اني لما رايتني قد بلغت سنا ورايتني
ازداد وهنا بادرت بوصيتي اليك خصالا منها ان يعجل
بي اجلي دون ان افضي اليك بما في نفسي وان انقص
رايي كما نقصت في جسمي او يسبقني اليك بعض غلبات
الهوى وفتن الدنيا فتكون كالصعب النفور وانما قلب
الحدث كالارض الخالية ما القي فيها من شيء قبلته
فبادرتك بالادب قبل ان يقسو قلبك ويشتغل لبك
لتستقبل بجد رايك من الامر ما قد كفاك اهل التجارب
بغيته وتجربته فتكون قد كفيت مؤونة الطلب وعوفيت
من علاج التجربة فاتاك من ذلك ما قد كنا ناتيه واستبان

لك ما ربما أظلم عليك منه أي بني إني وإن لم أكن
عمرت عمر من كان قبلي فقد نظرت في أعمالهم وفكرت
في أخبارهم وسرت في آثارهم حتى عدت كأحدهم بل
كأني بما انتهى إلي من أمورهم قد عمرت مع أولهم
إلى آخرهم فعرفت صفو ذلك من كدره ونفعه من ضرره
فاستخلصت لك من كل أمر جليله وتوخيت لك جميله
وصرفت عنك مجهوله ورأيت حيث عناني من أمرك
ما يعني الوالد الشفيق وأجمعت عليه من أدبك أن يكون
ذلك وأنت مقبل العمر ومقتبل الدهر ذو نية سليمة
ونفس صافية وأن أبتدئك بتعليم كتاب الله عز وجل
وتأويله وشرائع الإسلام وأحكامه وحلاله
وحرامه لا أجاوز ذلك بك إلى غيره ثم أشفقت
أن يلتبس عليك ما اختلف الناس فيه من أهوائهم و
آرائهم مثل الذي التبس عليهم فكان إحكام ذلك
على ما كرهت من تنبيهك له أحب إلي من إسلامك
إلى أمر لا آمن عليك فيه الهلكة ورجوت أن يوفقك
الله فيه لرشدك وأن يهديك لقصدك فعهدت
إليك وصيتي هذه واعلم يا بني أن أحب ما أنت
آخذ به إلي من وصيتي تقوى الله والاقتصار على ما فرضه
الله عليك والأخذ بما مضى عليه الأولون من آبائك
والصالحون من أهل بيتك فإنهم لم يدعوا أن نظروا لأ
نفسهم كما أنت ناظر وفكروا كما أنت مفكر
ثم ردهم آخر ذلك إلى الأخذ بما عرفوا والإمساك
عما لم يكلفوا فإن أبت نفسك أن تقبل ذلك دون
أن تعلم كما علموا فليكن طلبك ذلك بتفهم وتعلم

بتورط

لا بتورط الشبهات وعلو الخصومات وابدأ قبل نظرك
في ذلك بالاستعانة بإلهك والرغبة إليه في توفيقك — عليه
وترك كل شائبة أولجتك في شبهة أو أسلمتك إلى ضلالة
فإذا أيقنت أن قد صفا قلبك فخشع وتم رأيك واجتمع
وكان همك في ذلك هماً واحداً فانظر فيما فسرت لك
وإن أنت لم يجتمع لك ما تحب من نفسك وفراغ نظرك
وفكرك فاعلم أنك إنما تخبط العشواء وتتورط
الظلماء وليس طالب الدين من خبط أو خلط والإمساك — من خبط لا من خلط
عن ذلك أمثل فتفهم يا بني وصيتي واعلم أن
مالك الموت هو مالك الحياة وأن الخالق هو المميت
إن المفني هو المعيد وإن المبتلي هو المعافي وإن الدنيا
لم تكن لتستقر إلا على ما جعلها الله عليه من النعماء
والابتلاء والجزاء في المعاد وما شاء مما لا تعلم فإن أشكل
عليك شيء من ذلك فاحمله على جهالتك به فإنك أول ما
خلقت جاهلاً ثم علمت وما أكثر ما تجهل من الأمر و — جاهل
يتحير فيه رأيك ويضل فيه بصرك ثم تبصره بعد
ذلك فاعتصم بالذي خلقك ورزقك وسواك
وليكن له تعبدك وإليه رغبتك ومنه شفقتك
واعلم يا بني أن أحداً لم ينبئ عن الله سبحانه كما أنبأ
عنه النبي صلى الله عليه وآله فارض به رائداً وإلى النجاة قائداً
فإني لم آلك نصيحة وإنك لم تبلغ في النظر لنفسك — لن
وإن اجتهدت مبلغ نظري لك واعلم يا بني
أنه لو كان لربك شريك لأتتك رسله ولرأيت
آثار ملكه وسلطانه ولعرفت أفعاله وصفاته ولكنه
إله واحد كما وصف نفسه لا يضاده في ملكه أحد

ولا يزول

ولا يزول ابدا ولم يزل اول قبل الاشياء بلا اولية
واخر بعد الاشياء بلا نهاية عظم عن ان تثبت ربوبيته
باحاطة قلب او بصر فاذا عرفت ذلك فافعل كما ينبغي
لمثلك ان يفعله في صغر خطره وقلة مقدرته وكثرة
عجزه وعظيم حاجته الى ربه في طلب طاعته و
الرهبة من عقوبته والشفقة من سخطه فانه لم
يامرك الا بحسن ولم ينهك الا عن قبيح يا بني
اني قد انباتك عن الدنيا وحالها وزوالها وانتقالها
وانباتك عن الاخرة وما اعد لاهلها فيها وضربت لك
فيهما الامثال لتعتبر بها وتحذو عليها انما مثل من خبر
الدنيا كمثل قوم سفر نبا بهم منزل جديب فاموا
منزلا خصيبا وجنابا مريعا فاحتملوا وعثاء الطريق
وفراق الصديق وخشونة السفر وجشوبة المطعم
لياتوا سعة دارهم ومنزل قرارهم فليس يجدون
لشيء من ذلك الما ولا يرون نفقة مغرما ولا شيء
احب اليهم مما قربهم من منزلهم وادناهم من محلهم
ومثل من اغتر بها كمثل قوم كانوا بمنزل خصيب
نبا بهم الى منزل جديب فليس شيء اكره اليهم
ولا افظع عندهم من مفارقة ما كانوا فيه الى ما يهجمون
عليه ويصيرون اليه يا بني اجعل نفسك ميزانا
فيما بينك وبين غيرك فاحبب لغيرك ما تحب لنفسك
واكره له ما تكره لها ولا تظلم كما لا تحب ان تظلم و
احسن كما تحب ان يحسن اليك واستقبح من نفسك
ما تستقبح من غيرك وارض من الناس بما ترضاه لهم
من نفسك ولا تقل ما لا تعلم وان قل ما تعلم ولا تقل ما لا تحب

ان يقال لك واعلم ان الاعجاب ضد الصواب وآفة الا
لباب فاسع في كدحك ولا تكن خازنا لغيرك واذا
انت هديت لقصدك فكن اخشع ما تكون لربك واعلم
ان امامك طريقا ذا مسافة بعيدة ومشقة شديدة
وانه لا غنى بك فيه عن حسن الارتياد وقدر بلاغك
من الزاد مع خفة الظهر ولا تحملن على ظهرك فوق طاقتك
فيكون ثقل ذلك وبالا عليك واذا وجدت من اهل الفاقة
من يحمل لك زادك الى يوم القيامة فيوافيك به غدا
حيث تحتاج اليه فاغتنمه وحمله اياه واكثر من
تزويده وانت قادر عليه فلعلك تطلبه فلا تجده واغتنم
من استقرضك في حال غناك ليجعل قضاءه لك في يوم
عسرتك واعلم ان امامك عقبة كؤودا المخف فيها
احسن حالا من المثقل والمبطئ عليها اقبح حالا من المسرع
وان مهبطك بها لا محالة على جنة او على نار فارتد
لنفسك قبل نزولك ووطئ المنزل قبل حلولك فليس
بعد الموت مستعتب ولا الى الدنيا منصرف و
اعلم ان الذي بيده خزائن السموات والارض قد اذن
لك في الدعاء وتكفل لك بالاجابة وامرك ان تسأله
ليعطيك وتسترحمه ليرحمك ولم يجعل بينك
وبينه من يحجبه عنك ولم يلجئك الى من يشفع لك اليه
ولم يمنعك ان اسأت من التوبة ولم يعيرك بالانابة
ولم يعاجلك بالنقمة ولم يفضحك حيث الفضيحة
ولم يشدد عليك في قبول الانابة ولم يناقشك بالجريمة
ولم يؤيسك من الرحمة بل جعل نزوعك عن الذنب
حسنة وحسب سيئتك واحدة وحسب حسنتك

عشرا

وباب الاستعتاب

عشرا وفتح لك باب المتاب فإذا ناديته سمع
نداك وإذا ناجيته علم نجواك فأفضيت إليه بحاجتك
وأبثثته ذات نفسك وشكوت إليه همومك و
استكشفته كروبك واستعنته على أمورك
وسألته من خزائن رحمته ما لا يقدر على إعطائه
غيره من زيادة الأعمار وصحة الأبدان وسعة
الأرزاق ثم جعل في يديك مفاتيح خزائنه بما أذن
لك فيه من مسألته فمتى شئت استفتحت بالدعاء
أبواب نعمه واستمطرت شآبيب رحمته فلا يقنطنك
إبطاء إجابته فإن العطية على قدر النية وربما أخرت عنك
الإجابة ليكون ذلك أعظم لأجر السائل وأجزل لعطاء
الآمل وربما سألت الشيء فلا تؤتاه وأوتيت خيرا منه
عاجلا أو آجلا أو صرف عنك لما هو خير لك فلرب
أمر قد طلبته فيه هلاك دينك لو أوتيته فلتكن مسألتك
فيما يبقى لك جماله وينفى عنك وباله والمال لا يبقى
لك ولا تبقى له واعلم أنك إنما خلقت للآخرة
لا للدنيا وللفناء لا للبقاء وللموت لا للحيوة وأنك
في منزل قلعة ودار بلغة وطريق إلى الآخرة وأنك
طريد الموت الذي لا ينجوا منه هاربه ولا بد أنه
مدركه فكن منه على حذر أن يدركك وأنت
على حال سيئة قد كنت تحدث نفسك منها بالتوبة
فيحول بينك وبين ذلك فإذا أنت قد أهلكت نفسك
يا بني أكثر من ذكر الموت وذكر
ما تهجم عليه وتفضي بعد الموت إليه حتى يأتيك
وقد أخذت منه حذرك وشددت له أزرك

ولا يأتيك بغتة فيبهرك وإياك أن تغتر بما ترى
من إخلاد أهل الدنيا إليها وتكالبهم عليها فقد نبأك
الله عنها ونعت لك نفسها وتكشفت عن مساويها
وإنما أهلها كلاب عاوية وسباع ضارية يهر بعضها
بعضا ويأكل عزيزها ذليلها ويقهر كبيرها
صغيرها نعم معقلة وأخرى مهملة قد أضلت
عقولها وركبت مجهولها سروح عاهة بواد وعث
ليس لها راع يقيمها ولا مسيم يسيمها سلكت بهم
الدنيا طريق العمى وأخذت بأبصارهم عن منار الهدى
فتاهوا في حيرتها وغرقوا في نعمتها واتخذوها
ربا فلعبت بهم ولعبوا بها ونسوا ما وراءها رويدا
يسفر الظلام كأن قد وردت الأظعان يوشك
من أسرع أن يلحق واعلم أن من كانت مطيته
الليل والنهار فإنه يسار به وإن كان واقفا
ويقطع المسافة وإن كان مقيما وادعا واعلم
يقينا أنك لن تبلغ أملك ولن تعدو أجلك وأنك
في سبيل من قد كان قبلك فخفض في الطلب وأجمل
في المكتسب فإنه رب طلب قد جر إلى الحرب وليس
كل طالب بمرزوق ولا كل مجمل بمحروم وأكرم
نفسك عن كل دنية وإن ساقتك إلى الرغائب فإنك
لن تعتاض بما تبذل من نفسك عوضا ولا تكن عبد
غيرك وقد جعلك الله حرا وما خير خير لا يوجد
إلا بشر ويسر لا ينال إلا بعسر وإياك أن توجف
بك مطايا الطمع فتوردك مناهل الهلكة وإن
استطعت ألا يكون بينك وبين الله ذو نعمة فافعل

فانك مدرك قسمك واخذ سهمك وان اليسير من
الله سبحانه لاكرم واعظم من الكثير من خلقه
وان كان كل منه وتلافيك ما فرط من صمتك ايسر من
ادراكك ما فات من منطقك وحفظ ما في الوعاء بشد
الوكاء وحفظ ما في يديك احب الي من طلب ما في يد
غيرك ومرارة الياس خير من الطلب الى الناس و
الحرفة مع العفة خير من الغنى مع الفجور والمرء
احفظ لسره ورب ساع فيما يضره من اكثر اهجر
ومن تفكر ابصر قارن اهل الخير تكن منهم وباين اهل
الشر تبن عنهم بئس الطعام الحرام وظلم الضعيف
افحش الظلم اذا كان الرفق خرقا كان الخرق
رفقا ربما كان الدواء داء والداء دواء وربما نصح
غير الناصح وغش المستنصح واياك والاتكال على
المنى فانها بضائع النوكى والعقل حفظ التجارب
وخير ما جربت ما وعظك بادر الفرصة قبل ان تكون
غصة ليس كل طالب يصيب ولا كل غائب يؤوب
ومن الفساد اضاعة الزاد ومفسدة المعاد ولكل
امر عاقبة سوف ياتيك ما قدر لك التاجر
مخاطر ورب يسير انمى من كثير لا خير في معين
مهين ولا في صديق ظنين ساهل الدهر ما ذل لك
قعوده ولا تخاطر بشيء رجاء اكثر منه واياك
ان تجمح بك مطية اللجاج احمل نفسك من اخيك
عند صرمه على الصلة وعند صدوده على اللطف معا
والمقاربة وعند جموده على البذل وعند تبا
عده على الدنو وعند شدته على اللين وعند جرمه

على العذر حتى كأنك له عبد وكأنه ذو نعمة
عليك وإياك أن تضع ذلك في غير موضعه أو أن
تفعله بغير أهله لا تتخذن عدو صديقك صديقا
فتعادي صديقك وامحض أخاك النصيحة حسنة
كانت أم قبيحة وتجرع الغيظ فإني لم أر جرعة
أحلى منها عاقبة ولا ألذ مغبة ولن لمن غالظك
فإنه يوشك أن يلين لك وخذ على عدوك بالفضل فإنه
أحلى الظفرين وإن أردت قطيعة أخيك فاستبق له
من نفسك بقية يرجع إليها إن بدا له ذلك يوما
ما ومن ظن بك خيرا فصدق ظنه ولا تضيعن
حق أخيك اتكالا على ما بينك وبينه فإنه ليس لك
بأخ من أضعت حقه ولا يكن أهلك أشقى الخلق
بك ولا ترغبن فيمن زهد فيك ولا يكونن أخوك
أقوى على قطيعتك منك على صلته ولا يكونن على
الإساءة أقوى منك على الإحسان ولا يكبرن عليك
ظلم من ظلمك فإنه يسعى في مضرته ونفعك وليس
جزاء من سرك أن تسوءه واعلم يا بني
أن الرزق رزقان رزق تطلبه ورزق يطلبك فإن
أنت لم تأته أتاك ما أقبح الخضوع عند الحاجة
والجفاء عند الغنى إنما لك من دنياك ما أصلحت به
مثواك وإن جزعت على ما تفلت من يديك فاجزع
على كل ما لم يصل إليك استدل على ما لم يكن بما قد
كان فإن الأمور أشباه ولا تكونن ممن لا تنفعه
العظة إلا إذا بالغت في إيلامه فإن العاقل يتعظ
بالأدب والبهائم لا تتعظ إلا بالضرب اطرح عنك

واردات

وارِداتِ الهُمومِ بعَزائمِ الصَّبْرِ وحُسْنِ اليَقينِ مَنْ
تَرَكَ القَصْدَ جارَ الصّاحِبُ مُناسِبٌ والصَّديقُ
مَنْ صَدَقَ غَيْبُهُ والهَوى شَريكُ العَمى رُبَّ
بَعيدٍ أقْرَبُ مِنْ قَريبٍ وقَريبٌ أبْعَدُ مِنْ بَعيدٍ
والغَريبُ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَبيبٌ مَنْ تَعَدّى الحَقَّ
ضاقَ مَذْهَبُهُ ومَنِ اقْتَصَرَ عَلى قَدْرِهِ كانَ أبْقى
لَهُ وأوْثَقُ سَبَبٍ أخَذْتَ بِهِ سَبَبٌ بَيْنَكَ وبَيْنَ اللهِ
ومَنْ لَمْ يُبالِكَ فَهُوَ عَدُوُّكَ قَدْ يَكونُ اليَأسُ إدْراكًا
إذا كانَ الطَّمَعُ هَلاكًا لَيْسَ كُلُّ عَوْرَةٍ تَظْهَرُ
ولا كُلُّ فُرْصَةٍ تُصابُ ورُبَّما أخْطَأ البَصيرُ
قَصْدَهُ وأصابَ الأعْمى رُشْدَهُ أخِّرِ الشَّرَّ فإنَّكَ
إذا شِئْتَ تَعَجَّلْتَهُ وقَطيعَةُ الجاهِلِ تَعْدِلُ صِلَةَ
العاقِلِ مَنْ أمِنَ الزَّمانَ خانَهُ ومَنْ أعْظَمَهُ أهانَهُ
لَيْسَ كُلُّ مَنْ رَمى أصابَ إذا تَغَيَّرَ السُّلْطانُ تَغَيَّرَ
الزَّمانُ سَلْ عَنِ الرَّفيقِ قَبْلَ الطَّريقِ وعَنِ
الجارِ قَبْلَ الدّارِ إيّاكَ أنْ تَذْكُرَ مِنَ الكَلامِ ما
كانَ مُضْحِكًا وإنْ حَكَيْتَ ذلِكَ عَنْ غَيْرِكَ وَهَنَ
إيّاكَ ومُشاوَرَةَ النِّساءِ فإنَّ رَأْيَهُنَّ إلى أفْنٍ وعَزْمَهُنَّ
إلى وَهْنٍ واكْفُفْ عَلَيْهِنَّ مِنْ أبْصارِهِنَّ بِحِجابِكَ إيّا
هُنَّ فإنَّ شِدَّةَ الحِجابِ أبْقى عَلَيْهِنَّ ولَيْسَ خُروجُهُنَّ
بِأشَدَّ مِنْ إدْخالِكَ مَنْ لا يوثَقُ بِهِ عَلَيْهِنَّ وإنِ اسْتَطَعْتَ
أنْ لا يَعْرِفْنَ غَيْرَكَ فافْعَلْ فإنَّ المَرْأةَ رَيْحانَةٌ
ولَيْسَتْ بِقَهْرَمانَةٍ ولا تَعْدُ بِكَرامَتِها نَفْسَها ولا
تُطْمِعْها أنْ تَشْفَعَ لِغَيْرِها وإيّاكَ والتَّغايُرَ
في غَيْرِ مَوْضِعِ غَيْرَةٍ فإنَّ ذلِكَ يَدْعو الصَّحيحَةَ

كل

تكون

لا تملك المرأة من أمرها ما جاوز نفسها

إلى السفر والبرية إلى الريب. واجعل لكل إنسان
من خدمك عملا تأخذه به فإنه أحرى ألا يتواكلوا
في خدمتك. وأكرم عشيرتك فإنهم جناحك الذي به
تطير وأصلك الذي إليه تصير ويدك التي بها تصول
استودع الله دينك ودنياك وأسأله خير القضاء
لك في العاجلة والآجلة والدنيا والآخرة

ومن كتاب له عليه السلام إلى معوية

وأرديت جيلا من الناس كثيرا خدعتهم بغيك و
ألقيتهم في موج بحرك تغشاهم الظلمات وتتلاطم
بهم الشبهات فحاروا عن وجهتهم ونكصوا على أعقا
بهم وتولوا على أدبارهم وعولوا على أحسابهم إلا
من فاء من أهل البصائر فإنهم فارقوك بعد معرفتك
وهربوا إلى الله من موازرتك إذ حملتهم على الصعب
وعدلت بهم عن القصد فاتق الله يا معوية في نفسك
وجاذب الشيطان قيادك فإن الدنيا منقطعة
عنك والآخرة قريبة منك والسلم

ومن كتاب له عليه السلم

إلى قثم بن العباس وهو عامله على مكة

أما بعد فإن عيني بالمغرب كتب إلي يعلمني أنه و
جه إلى الموسم أناس من أهل الشام العمي القلوب
الصم الأسماع الكمه الأبصار الذين يلبسون الحق
بالباطل ويطيعون المخلوق في معصية الخالق
ويحتلبون الدنيا درها بالدين ويشترون عاجلها
بآجل الأبرار المتقين ولن يفوز بالخير إلا عامله
ولا يجزى جزاء الشر إلا فاعله فأقم على ما في يديك

صح والتابع لإمامه

قيام الحازم الصليب والناصح اللبيب والتابع لسلطانه المطيع وإياك وما يعتذر منه ولا تكن عند النعماء بطراً ولا عند البأساء فشلاً

ومن كتاب له عليه السلام إلى محمد بن أبي بكر لما بلغه توجده من عزله بالأشتر ثم توفي الأشتر في توجهه إلى مصر قبل وصوله إليها

وقد بلغني موجدتك من تسريح الأشتر إلى عملك وإني لم أفعل ذلك استبطاءً لك في الجهد ولا ازدياداً لك في الجد ولو نزعت ما تحت يدك من سلطانك لوليتك ما هو أيسر عليك مؤونة وأعجب إليك ولاية إن الرجل الذي كنت وليته أمر مصر كان رجلاً لنا ناصحاً وعلى عدونا شديداً ناقماً فرحمه الله فلقد استكمل أيامه ولاقى حمامه ونحن عنه راضون أولاه الله رضوانه وضاعف الثواب له فأصحر لعدوك وامض على بصيرتك وشمر لحرب من حاربك وادع إلى سبيل ربك وأكثر الاستعانة بالله يكفك ما أهمك ويعنك على ما ينزل بك إن شاء الله

يتنزل

ومن كتاب له إلى عبد الله بن العباس بعد مقتل محمد بن أبي بكر بمصر رضي الله عنه

أما بعد فإن مصر قد افتتحت ومحمد بن أبي بكر رحمه الله قد استشهد فعند الله نحتسبه ولداً ناصحاً وعاملاً كادحاً وسيفاً قاطعاً وركناً دافعاً وقد كنت حثثت الناس على لحاقه وأمرتهم بغياثه قبل الوقعة ودعوتهم سراً وجهراً وعوداً وبدءاً فمنهم الآتي كارهاً ومنهم المعتل كاذباً ومنهم القاعد خاذلاً أسأل الله

أن يجعل لي منهم فرجا عاجلا فوالله لولا طمعي عند لقائي
عدوي في الشهادة وتوطيني نفسي على المنية لأحببت
أن لا ألقى مع هؤلاء يوما واحدا ولا التقي بهم أبدا

ومن كتاب له الى عقيل بن أبي طالب رضي الله عنه

فسرحت إليه جيشا كثيفا من المسلمين فلما بلغه ذلك
شمر هاربا ونكص نادما فلحقوه ببعض الطريق وقد
طفلت الشمس للإياب فاقتتلوا شيئا كلا ولا فما كان
إلا كموقف ساعة حتى نجا جريضا بعد ما أخذ منه
بالمخنق ولم يبق منه غير الرمق فلأيا بلأي ما نجا
فدع عنك قريشا وتركاضهم في الضلال وتجوالهم في
الشقاق وجماحهم في التيه فإنهم قد أجمعوا على حربي
كإجماعهم على حرب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
قبلي فجزت قريشا عني الجوازي فقد قطعوا رحمي وسلبوني
سلطان ابن أمي وأما ما سألت عنه من رأيي في القتال
فإن رأيي قتال المحلين حتى ألقى الله لا يزيدني كثرة
الناس حولي عزة ولا تفرقهم عني وحشة ولا تحسبن
ابن أبيك ولو أسلمه الناس متضرعا متخشعا ولا مقرا
للضيم واهنا ولا سلس الزمام للقائد ولا وطيء الظهر
للراكب المتقعد ولكنه كما قال أخو بني سليم

فإن تسأليني كيف أنت فإنني صبور على ريب الزمان صليب
يعز علي أن ترى بي كآبة فيشمت عاد أو يساء حبيب

ومن كتاب له عليه السلام إلى معوية

فسبحان الله ما أشد لزومك للأهواء المبتدعة والحيرة
المتبعة مع تضييع الحقائق واطراح الوثائق التي هي لله
طلبة وعلى عباده حجة فأما إكثارك الحجاج في عثمان

وتنكيله فإنك إنما نصرت عثمان حيث كان النصر
لك وخذلته حيث كان النصر له والسلام

ومن كتاب له عليه السلام

إلى أهل مصر لما ولّى عليهم الأشتر
من عبد الله علي أمير المؤمنين إلى القوم الذين
غضبوا لله حين عُصي في أرضه وذُهب بحقه فضرب
الجور سرادقه على البرّ والفاجر والمقيم و
الظاعن فلا معروف يستراح إليه ولا منكر
يتناهى عنه أما بعد فقد بعثت إليكم عبدا
من عباد الله لا ينام أيام الخوف ولا ينكل عن
الأعداء ساعات الروع أشدّ على الفجار من حريق
النار وهو مالك بن الحارث أخو مذحج فاسمعوا
له وأطيعوا أمره فيما طابق الحق فإنه سيف
من سيوف الله لا كليل الظبة ولا نابي الضريبة
فإن أمركم أن تنفروا فانفروا وإن أمركم
أن تقيموا فأقيموا فإنه لا يقدم ولا يحجم ولا يؤخر
ولا يقدم إلا عن أمري وقد آثرتكم به على نفسي
لنصيحته لكم وشدة شكيمته على عدوكم

ومن كتاب له عليه السلام إلى عمرو بن العاص

فإنك جعلت دينك تبعا لدنيا امرئ ظاهر
غيّه مهتوك ستره يشين الكريم بمجلسه
ويسفّه الحليم بخلطته فاتبعت أثره وطلبت
فضله اتباع الكلب للضرغام يلوذ إلى مخالبه
وينتظر ما يلقى إليه من فضل فريسته فأذهبت
دنياك وآخرتك ولو بالحق أخذت أدركت

ما طلبت فان يمكن الله منك ومن ابن ابي سفين
اجزكما بما قدمتما وان تعجزا او تبقيا فما اما
مكما شر لكما والسلم ومن كتاب

له عليه السلم الى بعض عماله

اما بعد فقد بلغني عنك امر ان كنت فعلته فقد
اسخطت ربك وعصيت امامك واخزيت امانتك
بلغني انك جردت الارض فاخذت ما تحت قدميك
واكلت ما تحت يديك فارفع الي حسابك واعلم
ان حساب الله اعظم من حساب الناس ومن

كتاب له الى بعض عماله

اما بعد فاني كنت اشركتك في امانتي وجعلتك
شعاري وبطانتي ولم يكن في اهلي رجل اوثق
منك في نفسي لمواساتي وموازرتي واداء الامانة
الي فلما رايت الزمان على ابن عمك قد كلب والعدو
قد حرب وامانة الناس قد خزيت وهذه الامة
قد فنكت وشغرت قلبت لابن عمك ظهر المجن
ففارقته مع المفارقين وخذلته مع الخاذلين
وخنته مع الخائنين فلا ابن عمك آسيت ولا
الامانة اديت وكانك لم تكن الله تريد
بجهادك وكانك لم تكن على بينة من ربك
وكانك انما كنت تكيد هذه الامة عن دنيا
هم وتنوي غرتهم عن فيئهم فلما امكنتك
الشدة في خيانة الامة اسرعت الكرة و
عاجلت الوثبة واختطفت ما قدرت عليه
من اموالهم المصونة لاراملهم وايتامهم اختطاف

الذئب الازل دامية المعزى الكسيرة فحملته الى الحجاز
رحيب الصدر بحمله غير متأثم من اخذه كانك لا ابا
لغيرك حدرت على اهلك تراثك من ابيك وامك فسبحان
الله اما تومن بالمعاد او ما تخاف من نقاش الحساب
ايها المعدود كان عندنا من ذوي الالباب كيف
تسيغ شرابا وطعاما وانت تعلم انك تاكل حراما
وتشرب حراما وتبتاع الاماء وتنكح النساء من مال
اليتامى والمساكين والمومنين والمجاهدين الذين
افاء الله عليهم هذه الاموال واحرز بهم هذه البلاد
فاتق الله واردد الى هؤلاء القوم اموالهم فانك
ان لم تفعل ثم امكنني الله منك لاعذرن الى الله فيك
ولاضربنك بسيفي الذي ما ضربت به احدا الا دخل
النار ووالله لو ان الحسن والحسين عليهما السلم فعلا مثل
الذي فعلت ما كانت لهما عندي هوادة ولا ظفرا
مني بارادة حتى اخذ الحق منهما وازيح الباطل من
مظلمتهما واقسم بالله رب العالمين ما يسرني
ان ما اخذته من اموالهم حلال لي اتركه ميراثا
لمن بعدي فضح رويدا فكانك قد بلغت المدى و
دفنت تحت الثرى وعرضت عليك اعمالك بالمحل
الذي ينادي الظالم فيه بالحسرة ويتمنى المضيع الرجعة
ولات حين مناص

ومن كتاب له عليه السلم الى عمر بن ابي سلمة المخزومي عامله على البحرين

اما بعد فاني قد وليت النعمن بن عجلان الزرقي على البحرين
ونزعت يدك بلا ذم لك ولا تثريب عليك فلقد احسنت

الولاية وأديت الأمانة فاقبل غير ظنين ولا ملوم ولا متهم ولا مأثوم فقد أردت المسير إلى ظلمة أهل الشام وأحببت أن تشهد معي فإنك ممن أستظهر به على جهاد العدو وإقامة عمود الدين إن شاء الله تعالى

ومن كتاب له عليه السلم

إلى مصقلة بن هبيرة الشيباني وهو عامله على أردشير خرّه بلغني عنك أمر إن كنت فعلته فقد أسخطت إلهك وأغضبت إمامك أنك تقسم في المسلمين الذي حازته رماحهم وخيولهم وأريقت عليه دماؤهم فيمن اعتامك من أعراب قومك فوالذي فلق الحبة وبرأ النسمة لئن كان ذلك حقا لتجدن بك علي هوانا ولتخفن عندي ميزانا ولا تستهن بحق ربك ولا تصلح دنياك بمحق دينك فتكون من الأخسرين أعمالا ألا وإن حق من قبلك وقبلنا من المسلمين في قسمة هذا الفيء سواء يردون عندي عليه ويصدرون عنه والسلم

ومن كتاب له عليه السلم

إلى زياد بن أبيه وقد بلغه أن معوية كتب إليه يريد خديعته باستلحاقه

وقد عرفت أن معوية كتب إليك يستزل لبك ويستفل غربك فاحذره فإنما هو الشيطان يأتي المرء من بين يديه ومن خلفه وعن يمينه وعن شماله ليقتحم غفلته ويستلب غرته وقد كان من أبي سفين في زمن عمر بن الخطاب فلتة من حديث النفس ونزغة من نزغات الشيطان لا يثبت بها نسب ولا يستحق بها إرث

والمتعلق

نسخة: على أردشير خرّه
فيمن اعتمدك
لتجدن بك هوانا

والمتعلق بها كالواغل المدفع والنوط المذبذب
فلما قرأ زياد الكتاب قال شهد بها ورب الكعبة
ولم تزل في نفسه حتى ادعاه معوية قوله
عليه السلم الواغل هو الذي يهجم على الشرب
ليشرب معهم وليس منهم فلا يزال مدفعا محاجزا
والنوط المذبذب هو ما يناط برحل الراكب من قعب
او قدح او ما اشبه ذلك فهو ابدا يتقلقل اذا حث
ظهره واستعجل سيره ومن كتاب له
عليه السلم الى عثمن بن حنيف الانصاري عامله
على البصرة :: اما بعد يا ابن حنيف فقد
بلغني ان رجلا من فتية اهل البصرة دعاك الى
مادبة فاسرعت اليها تستطاب لك الالوان
وتنقل عليك الجفان وما ظننت انك تجيب الى طعام
قوم عائلهم مجفو وغنيهم مدعو فانظر الى ما
تقضمه من هذا المقضم فما اشتبه عليك علمه فالفظه
وما ايقنت بطيب وجوهه فنل منه الا وان لكل
ماموم اماما يقتدي به ويستضيء بنور علمه الا وان
امامكم قد اكتفى من دنياه بطمريه ومن طعمه
بقرصيه الا وانكم لا تقدرون على ذلك ولكن اعينوني
بورع واجتهاد فوالله ما كنزت من دنياكم تبرا
ولا ادخرت من غنائمها وفرا ولا اعددت لبالي
ثوبي طمرا بلى كانت في ايدينا فدك من كل ما اظلته
السماء فشحت عليها نفوس قوم وسخت عنها
نفوس آخرين ونعم الحكم الله وما اصنع
بفدك وغير فدك والنفس مظانها في غد جدث

اليك صح

وعفة وسداد

ثوبي

تنقطع في ظلمته اثارها وتغيب اخبارها وحفرة
لو زيد في فسحتها واوسعت يدا حافرها لاضغطها الحجر
والمدر وسد فرجها التراب المتراكم وانما هي نفسي
اروضها بالتقوى لتاتي امنة يوم الخوف الاكبر
وتثبت على جوانب المزلق ولو شئت لاهتديت
الطريق الى مصفى هذا العسل ولباب هذا القمح ونسائج
هذا القز ولكن هيهات ان يغلبني هواي ويقودني جشعي
الى تخير الاطعمة ولعل بالحجاز او اليمامة من لا طمع
له في القرص ولا عهد له بالشبع او ابيت مبطانا وحولي
بطون غرثى واكباد حرى او اكون كما قال القائل
وحسبك داء ان تبيت ببطنة وحولك اكباد تحن الى القد
ااقنع من نفسي بان يقال امير المومنين ولا اشاركهم في مكاره
الدهر او اكون اسوة لهم في جشوبة العيش فما
خلقت ليشغلني اكل الطيبات كالبهيمة المربوطة
همها علفها او المرسلة شغلها تقممها تكترش من اعلافها
وتلهو عما يراد بها او اترك سدى او اهمل عابثا
او اجر حبل الضلالة او اعتسف طريق المتاهة
وكاني بقائلكم يقول اذا كان هذا قوت ابن ابي طالب
فقد قعد به الضعف عن قتال الاقران ومنازلة
الشجعان الا وان الشجرة البرية اصلب عودا و
الروايع الخضرة ارق جلودا والنابتات العذية
اقوى وقودا وابطا خمودا وانا من رسول الله
صلى الله عليه واله وسلم كالصنو من الصنو والذراع
من العضد والله لو تظاهرت العرب على قتالي
لما وليت عنها ولو امكنت الفرص من رقابها

او ابيت صح

او اكون صح

ذلا

الروائع

لسارعت

لما رغبت إليها وسأجهد في أن أطهر الأرض من هذا
الشخص المعكوس والجسم المركوس حتى تخرج المدرة
من بين حب الحصيد إليك عني يا دنيا فحبلك على غاربك
قد انسللت من مخالبك وأفلت من حبائلك واجتنبت
الذهاب في مداحضك أين القوم الذين غررتهم بمدا
عبك أين الأمم الذين فتنتهم بزخارفك فها هم رهائن
القبور ومضامين اللحود والله لو كنت شخصا
مرئيا وقالبا حسيا لأقمت عليك حدود الله في
عباد غررتهم بالأماني وأمم ألقيتهم في المهاوي
وملوك أسلمتهم إلى التلف وأوردتهم موارد
البلاء إذ لا ورد ولا صدر هيهات من وطئ دحضك
زلق ومن ركب لججك غرق ومن ازور عن حبالك
وفق والسالم منك لا يبالي إن ضاق به مناخه
والدنيا عنده كيوم حان انسلاخه
اعزبي عني فوالله لا أذل لك فتستذليني ولا أسلس
لك فتقوديني وايم الله يمينا أستثني فيها بمشيئة
الله لأروضن نفسي رياضة تهش معها إلى القرص
إذا قدرت عليه مطعوما وتقنع بالملح مأدوما
ولأدعن مقلتي كعين ماء نضب معينها مستفرغة
دموعها أتمتلئ السائمة من رعيها فتبرك وتشبع
الربيضة من عشبها فتربض ويأكل علي
من زاده فيهجع قرت إذا عينه إذا اقتدى
بعد السنين المتطاولة بالبهيمة الهاملة والسا
ئمة المرعية طوبى لنفس أدت إلى ربها فرضها
وعركت بجنبها بؤسها وهجرت في الليل

غمضها حتى اذا غلب الكرى عليها افترشت ارضها
وتوسدت كفها في معشر اسهر عيونهم خوف
معادهم وتجافت عن مضاجعها جنوبهم وهمهمت
بذكر ربهم شفاههم وتقشعت بطول استغفارهم
ذنوبهم

ومن كتاب له الى بعض عماله

اما بعد فانك ممن استظهر به على اقامة الدين
واقمع به نخوة الاثيم واسد به افواه الثغر المخوف
فاستعن بالله على ما اهمك واخلط الشدة بضغث من اللين
وارفق ما كان الرفق ارفق واعتزم بالشدة حين
لا يغني عنك الا الشدة واخفض للرعية جناحك
والن لهم جانبك واس بينهم في اللحظة والنظرة والا
شارة والتحية حتى لا يطمع العظماء في حيفك
ولا ييأس الضعفاء من عدلك والسلم

ومن وصيته للحسن والحسين عليهما السلم

لما ضربه ابن ملجم لعنه الله واخزاه

اوصيكما بتقوى الله وان لا تبغيا الدنيا وان بغتكما
ولا تاسفا على شيء منها زوي عنكما وقولا بالحق
واعملا للاجر وكونا للظالم خصما وللمظلوم عونا
اوصيكما وجميع ولدي واهلي ومن بلغه
كتابي بتقوى الله ونظم امركم وصلاح ذات
بينكم فاني سمعت جدكما صلى الله عليه واله وسلم
يقول صلاح ذات البين افضل من عامة الصلاة و
الصيام الله الله في الايتام فلا تغبوا
افواههم ولا يضيعوا بحضرتكم والله الله
في جيرانكم فانهم وصية نبيكم ما زال يوصي

بهم

بهم حتى ظننا انه سيورثهم والله الله في القرآن
لا يسبقكم بالعمل به غيركم والله الله في الصلوة فانها
عمود دينكم والله الله في بيت ربكم لا تخلوه
ما بقيتم فانه ان ترك لم تناظروا والله الله في
الجهاد باموالكم وانفسكم والسنتكم في سبيل الله
وعليكم بالتواصل والتباذل واياكم والتدابر و
التقاطع لا تتركوا الامر بالمعروف والنهي عن
المنكر فيولى عليكم اشراركم ثم تدعون فلا
يستجاب لكم يا بني عبد المطلب لا الفينكم
تخوضون دماء المسلمين خوضا تقولون قتل
امير المؤمنين قتل امير المؤمنين الا لا يقتلن بي الا
قاتلي انظروا اذا انا مت من ضربته هذه فا
ضربوه ضربة بضربة ولا يمثل بالرجل فاني سمعت
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول اياكم والمثلة
ولو بالكلب العقور **ومن كتاب له**
الى معوية وان البغي والزور يوتغان المرء في دينه
ودنياه ويبديان خلله عند من يعيبه وقد علمت انك
غير مدرك ما قضي فواته وقد رام اقوام امرا
بغير الحق فتأولوا على الله فاكذبهم فاحذر يوما
يغتبط فيه من احمد عاقبة عمله ويندم من امكن
الشيطان من قياده فلم يجاذبه وقد دعونا
الى حكم القرآن ولست من اهله ولسنا اياك
اجبنا ولكنا اجبنا القرآن الى حكمه

ومن كتاب له الى غيره

اما بعد فان الدنيا مشغلة عن غيرها ولم يصب صاحبها

الى دم
ولا يمثل
كم
يوتغان بالمرء
يغتبط
المثلة

مِنْهَا شَيْئاً إِلَّا فَتَحَتْ لَهُ حِرْصاً عَلَيْهَا وَلَهَجاً بِهَا وَلَنْ
يَسْتَغْنِيَ صَاحِبُهَا بِمَا نَالَ فِيهَا عَمَّا لَمْ يَبْلُغْهُ مِنْهَا وَمِنْ وَرَاءِ
ذَلِكَ فِرَاقُ مَا جَمَعَ وَنَقْضُ مَا أَبْرَمَ وَلَوِ اعْتَبَرْتَ بِمَا
مَضَى حَفِظْتَ مَا بَقِيَ وَالسَّلَامُ **وَمِنْ كِتَابٍ لَهُ إِلَى**
أُمَرَائِهِ عَلَى الْجُيُوشِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلِيٍّ
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى أَصْحَابِ الْمَسَالِحِ
أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ حَقّاً عَلَى الْوَالِي أَلَّا يُغَيِّرَهُ عَلَى رَعِيَّتِهِ فَضْلٌ
نَالَهُ وَلَا طَوْلٌ خُصَّ بِهِ وَأَنْ يَزِيدَهُ مَا قَسَمَ اللَّهُ لَهُ
دُنُوّاً مِنْ عِبَادِهِ وَعَطْفاً عَلَى إِخْوَانِهِ أَلَا وَإِنَّ لَكُمْ
عِنْدِي أَلَّا أَحْتَجِزَ دُونَكُمْ سِرّاً إِلَّا فِي حَرْبٍ وَلَا
أَطْوِيَ دُونَكُمْ أَمْراً إِلَّا فِي حُكْمٍ وَلَا أُؤَخِّرَ لَكُمْ
حَقّاً عَنْ مَحَلِّهِ وَلَا أَقِفَ بِهِ دُونَ مَقْطَعِهِ وَأَنْ تَكُونُوا عِنْدِي
فِي الْحَقِّ سَوَاءً فَإِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ وَجَبَتْ لِلَّهِ عَلَيْكُمُ
النِّعْمَةُ وَلِي عَلَيْكُمُ الطَّاعَةُ وَأَلَّا تَنْكُصُوا عَنْ دَعْوَةٍ
وَلَا تُفَرِّطُوا فِي صَلَاحٍ وَأَنْ تَخُوضُوا الْغَمَرَاتِ إِلَى الْحَقِّ
فَإِنْ أَنْتُمْ لَمْ تَسْتَقِيمُوا لِي عَلَى ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَهْوَنَ
عَلَيَّ مِمَّنِ اعْوَجَّ مِنْكُمْ ثُمَّ أُعْظِمُ لَهُ الْعُقُوبَةَ وَلَا يَجِدُ
عِنْدِي فِيهَا رُخْصَةً فَخُذُوا هَذَا مِنْ أُمَرَائِكُمْ
وَأَعْطُوهُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ مَا يُصْلِحُ اللَّهُ بِهِ أَمْرَكُمْ

وَمِنْ كِتَابٍ لَهُ إِلَى عُمَّالِهِ عَلَى الْخَرَاجِ

مِنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلِيٍّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى أَصْحَابِ الْخَرَاجِ
أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ مَنْ لَمْ يَحْذَرْ مَا هُوَ صَائِرٌ إِلَيْهِ لَمْ يُقَدِّمْ
لِنَفْسِهِ مَا يُحْرِزُهَا وَاعْلَمُوا أَنَّ مَا كُلِّفْتُمْ بِهِ يَسِيرٌ
وَأَنَّ ثَوَابَهُ كَثِيرٌ وَلَوْ لَمْ يَكُنْ فِيمَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ مِنَ الْبَغْيِ
وَالْعُدْوَانِ عِقَابٌ يُخَافُ لَكَانَ فِي ثَوَابِ اجْتِنَابِهِ

بلغ

عندي

مَا لَا عُذْرَ

مالا عذر له في ترك طلبه فانصفوا الناس من انفسكم
واصبروا لحوائجهم فانكم خزان الرعية ووكلاء الامة
وسفراء الائمة ولا تحسموا احدا عن حاجته ولا تحبسوه
عن طلبته ولا تبيعن للناس في الخراج كسوة شتاء و
لا صيف ولا دابة يعتملون عليها ولا عبدا ولا تضربن احدا
سوطا لمكان درهم ولا تمسن مال احد من الناس مصل
ولا معاهد الا ان تجدوا فرسا او سلاحا يعدى به
على اهل الاسلام فانه لا ينبغي للمسلم ان يدع ذلك في
ايدي اعداء الاسلام فيكون شوكة عليه ولا
تدخروا انفسكم نصيحة ولا الجند حسن سيرة ولا الر
عية معونة ولا دين الله قوة وابلوا في سبيله ما
استوجب عليكم فان الله سبحانه قد اصطنع عندنا
وعندكم ان نشكره بجهدنا وان ننصره بما بلغت
قوتنا ولا قوة الا بالله العلي ومن كتاب له الى

امراء البلاد في الصلوة

اما بعد فصلوا بالناس الظهر حتى تفيء الشمس مثل مربض العنز
وصلوا بهم العصر والشمس بيضاء حية في عضو من
النهار حين يسار فيها فرسخان وصلوا بهم المغرب
حين يفطر الصائم ويدفع الحاج وصلوا بهم العشاء
حين يتوارى الشفق الى ثلث الليل وصلوا بهم الغداة
والرجل يعرف وجه صاحبه وصلوا بهم صلاة
اضعفهم ولا تكونوا فتانين ومن عهد له

كتبه للاشتر النخعي

على مصر واعمالها حين اضطرب امر محمد بن ابي بكر
وهو اطول عهد كتبه واجمعه للمحاسن

بسم الله الرحمن الرحيم

هذا ما امر به عبد الله علي امير المؤمنين مالك بن الحارث
الاشتر في عهده اليه حين ولاه مصر جباية خراجها
وجهاد عدوها واستصلاح اهلها وعمارة بلادها امره
بتقوى الله وايثار طاعته واتباع ما امر به في كتابه
من فرائضه وسننه التي لا يسعد احد الا باتباعها
ولا يشقى الا مع جحودها واضاعتها وان ينصر الله سبحانه
بيده وقلبه ولسانه فانه جل اسمه قد تكفل بنصر من
نصره واعزاز من اعزه وامره ان يكسر نفسه
عند الشهوات ويزعها عند الجمحات فان النفس امارة
بالسوء الا ما رحم الله ثم اعلم يا مالك اني قد وجهتك
الى بلاد قد جرت عليها دول قبلك من عدل وجور وان
الناس ينظرون من امورك في مثل ما كنت تنظر فيه
من امور الولاة قبلك ويقولون فيك ما كنت تقول فيهم
وانما يستدل على الصالحين بما يجري الله لهم على
السن عباده فليكن احب الذخائر اليك ذخيرة
العمل الصالح فاملك هواك وشح بنفسك عما لا يحل
لك فان الشح بالنفس الانصاف منها فيما احبت وكرهت
واشعر قلبك الرحمة للرعية والمحبة لهم واللطف
بهم ولا تكونن عليهم سبعا ضاريا تغتنم اكلهم
فانهم صنفان اما اخ لك في الدين واما نظير لك
في الخلق يفرط منهم الزلل وتعرض لهم العلل
ويؤتى على ايديهم في العمد والخطا فاعطهم من
عفوك وصفحك مثل الذي تحب ان يعطيك الله
من عفوه وصفحه فانك فوقهم ووالي الامر عليك

فوقك

خ لا يدين اي لا طاقة

فوقك والله فوق من ولاك وقد استكفاك امرهم
وابتلاك بهم لا تنصبن نفسك لحرب الله فانه لا يدي لك
بنقمته ولا غنى بك عن عفوه ورحمته ولا تندمن على
عفو ولا تبجحن بعقوبة ولا تسرعن الى بادرة وجدت
عنها مندوحة ولا تقولن اني مؤمر آمر فاطاع فان
ذلك ادغال في القلب ومنهكة للدين وتقرب من
الغير واذا احدث لك ما انت فيه من سلطانك
ابهة او مخيلة فانظر الى عظم ملك الله فوقك و
قدرته منك على ما لا تقدر عليه من نفسك فان ذلك
يطامن اليك من طماحك ويكف عنك من غربك
ويفيء اليك بما عزب عنك من عقلك اياك و
مساماة الله في عظمته والتشبه به في جبروته فان
الله يذل كل جبار ويهين كل مختال انصف الله و
انصف الناس من نفسك ومن خاصة اهلك ومن
لك فيه هوى من رعيتك فانك الا تفعل تظلم ومن
ظلم عباد الله كان الله خصمه دون عباده ومن خا
صمه الله ادحض حجته وكان لله حربا حتى
ينزع ويتوب وليس شيء ادعى الى تغيير نعمة الله
وتعجيل نقمته من اقامة على ظلم فان الله سميع دعوة
المظلومين وهو للظالمين بالمرصاد وليكن احب الامور
اليك اوسطها في الحق واعمها في العدل واجمعها
لرضى الرعية فان سخط العامة يجحف برضا الخاصة
وان سخط الخاصة يغتفر مع رضا العامة وليس
احد من الرعية اثقل على الوالي مؤونة في الرخاء
واقل معونة له في البلاء واكره للانصاف

واسأل بالالحاف واقل شكرا عند الاعطا وابطا عذرا
عند المنع واضعف صبرا عند ملمات الدهر من اهل
الخاصة وانما عمود الدين وجماع المسلمين والعده
للاعداء العامة من الامة فليكن صغوك لهم و
ميلك معهم وليكن ابعد رعيتك منك واشناهم
عندك اطلبهم لمعائب الناس فان في الناس عيوبا الوا لي
احق من سترها ولا تكشفن عما غاب عنك منها فانما
عليك تطهير ما ظهر لك والله يحكم على ما غاب عنك
فاستر العورة ما استطعت يستر الله منك ما تحب
ستره من رعيتك اطلق عن الناس عقدة كل حقد
واقطع عنك سبب كل وتر وتغاب عن كل ما لا يصح
لك ولا تعجلن الى تصديق ساع فان الساعي غاش وان تشبه
بالناصحين ولا تدخلن في مشورتك بخيلا يعدل بك عن
الفضل ويعدك الفقر ولا جبانا يضعفك عن الامور ولا
حريصا يزين لك الشره بالجور فان البخل والجبن والحرص
غرائز شتى يجمعها سوء الظن بالله ۞ شر وزرائك
من كان للاشرار قبلك وزيرا ومن شركهم في الاثام
فلا يكونن لك بطانة فانهم اعوان الاثمة واخوان
الظلمة وانت واجد منهم خير الخلف ممن له مثل ارائهم
ونفاذهم وليس عليه مثل اصارهم واوزارهم ممن لم يعاون
ظالما على ظلمه ولا اثما على اثمه اولئك اخف عليك مؤونة
واحسن لك معونة واحنى عليك عطفا واقل لغيرك
الفا فاتخذ اولئك خاصة لخلواتك وحفلاتك ثم ليكن
اثرهم عندك اقولهم بمر الحق لك واقلهم مساعدة
فيما يكون منك مما كره الله لاوليائه واقعا ذلك من هواك

ما لا يضح

حيث وقع

والصق

حيث وقع والصق باهل الورع والصدق ثم رضهم على
ان لا يطروك ولا يبجحوك بباطل لم تفعله فان كثرة
الاطراء تحدث الزهو وتدني من العزة ولا يكونن
المحسن والمسيء عندك بمنزلة سواء فان في ذلك تزهيدا
لاهل الاحسان في الاحسان وتدريبا لاهل الاساءة على
الاساءة والزم كلا منهم ما الزم نفسه واعلم انه ليس
شيء بادعى الى حسن ظن وال برعيته من احسانه اليهم
وتخفيفه المؤونات عليهم وترك استكراهه اياهم على ما ليس
له قبلهم فليكن منك في ذلك امر يجتمع لك به حسن الظن
برعيتك فان حسن الظن يقطع عنك نصبا طويلا وان احق
من حسن ظنك به لمن حسن بلاؤك عنده وان احق من ساء
ظنك به لمن ساء بلاؤك عنده ولا تنقض سنة صالحة عمل بها
صدور هذه الامة واجتمعت بها الالفة وصلحت عليها
الرعية ولا تحدثن سنة تضر بشيء من ماضي تلك السنن
فيكون الاجر لمن سنها والوزر عليك بما نقضت منها
واكثر مدارسة العلماء ومنافثة الحكماء في تثبيت
ما صلح عليه امر بلادك واقامة ما استقام به الناس قبلك
واعلم ان الرعية طبقات لا يصلح بعضها الا ببعض
ولا غنى ببعضها عن بعض فمنها جنود الله ومنها كتاب
العامة والخاصة ومنها قضاة العدل ومنها عمال الانصاف
والرفق ومنها اهل الجزية والخراج من اهل الذمة و
مسلمة الناس ومنها التجار واهل الصناعات ومنها الطبقة
السفلى من ذوي الحاجة والمسكنة وكل قد سمى الله
سهمه ووضع على حده وفريضته في كتابه او سنة نبيه صلى الله
عليه وآله وسلم عهدا منه عندنا محفوظا فالجنود باذن الله

حُصُونُ الرَّعِيَّةِ وَزَيْنُ الْوُلَاةِ وَعِزُّ الدِّينِ وَسُبُلُ الْأَمْنِ وَلَيْسَ
تَقُومُ الرَّعِيَّةُ إِلَّا بِهِمْ ثُمَّ لَا قِوَامَ لِلْجُنُودِ إِلَّا بِمَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَهُمْ
مِنَ الْخَرَاجِ الَّذِي يَقْوَوْنَ بِهِ عَلَى جِهَادِ عَدُوِّهِمْ وَيَعْتَمِدُونَ عَلَيْهِ
فِيمَا أَصْلَحَهُمْ وَيَكُونُ مِنْ وَرَاءِ حَاجَتِهِمْ ثُمَّ لَا قِوَامَ لِهَذَيْنِ
الصِّنْفَيْنِ إِلَّا بِالصِّنْفِ الثَّالِثِ مِنَ الْقُضَاةِ وَالْعُمَّالِ وَالْكُتَّابِ
لِمَا يُحْكِمُونَ مِنَ الْمَعَاقِدِ وَيَجْمَعُونَ مِنَ الْمَنَافِعِ وَيُؤْتَمَنُونَ عَلَيْهِ
مِنْ خَوَاصِّ الْأُمُورِ وَعَوَامِّهَا وَلَا قِوَامَ لَهُمْ جَمِيعاً إِلَّا بِالتُّجَّارِ
وَذَوِي الصِّنَاعَاتِ فِيمَا يَجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ مِنْ مَرَافِقِهِمْ وَيُقِيمُونَهُ
مِنْ أَسْوَاقِهِمْ وَيَكْفُونَهُمْ مِنَ التَّرَفُّقِ بِأَيْدِيهِمْ مِمَّا لَا يَبْلُغُهُ
رِفْقُ غَيْرِهِمْ ثُمَّ الطَّبَقَةُ السُّفْلَى مِنْ أَهْلِ الْحَاجَةِ وَالْمَسْكَنَةِ
الَّذِينَ يَحِقُّ رِفْدُهُمْ وَمَعُونَتُهُمْ وَفِي اللَّهِ لِكُلٍّ سَعَةٌ وَلِكُلٍّ عَلَى
الْوَالِي حَقٌّ بِقَدْرِ مَا يُصْلِحُهُ فَوَلِّ مِنْ جُنُودِكَ أَنْصَحَهُمْ
فِي نَفْسِكَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِإِمَامِكَ أَنْقَاهُمْ جَيْباً وَأَفْضَلَهُمْ
حِلْماً مِمَّنْ يُبْطِئُ عَنِ الْغَضَبِ وَيَسْتَرِيحُ إِلَى الْعُذْرِ وَيَرْؤُفُ
بِالضُّعَفَاءِ وَيَنْبُو عَلَى الْأَقْوِيَاءِ وَمِمَّنْ لَا يُثِيرُهُ الْعُنْفُ وَلَا
يَقْعُدُ بِهِ الضَّعْفُ ثُمَّ الْصَقْ بِذَوِي الْأَحْسَابِ وَأَهْلِ الْبُيُوتَاتِ
الصَّالِحَةِ وَالسَّوَابِقِ الْحَسَنَةِ ثُمَّ أَهْلِ النَّجْدَةِ وَالشَّجَاعَةِ وَ
السَّخَاءِ وَالسَّمَاحَةِ فَإِنَّهُمْ جِمَاعٌ مِنَ الْكَرَمِ وَشُعَبٌ مِنَ الْعُرْفِ
ثُمَّ تَفَقَّدْ مِنْ أُمُورِهِمْ مَا يَتَفَقَّدُهُ الْوَالِدَانِ مِنْ وَلَدِهِمَا وَلَا يَتَفَاقَمَنَّ
فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ قَوَّيْتَهُمْ بِهِ وَلَا تَحْقِرَنَّ لُطْفاً تَعَاهَدْتَهُمْ
بِهِ وَإِنْ قَلَّ فَإِنَّهُ دَاعِيَةٌ لَهُمْ إِلَى بَذْلِ النَّصِيحَةِ لَكَ وَحُسْنِ
الظَّنِّ بِكَ وَلَا تَدَعْ تَفَقُّدَ لَطِيفِ أُمُورِهِمُ اتِّكَالاً عَلَى جَسِيمِهَا
فَإِنَّ لِلْيَسِيرِ مِنْ لُطْفِكَ مَوْضِعاً يَنْتَفِعُونَ بِهِ وَلِلْجَسِيمِ مَوْقِعاً
لَا يَسْتَغْنُونَ عَنْهُ وَلْيَكُنْ آثَرُ رُؤُوسِ جُنْدِكَ عِنْدَكَ مَنْ وَا
سَاهُمْ فِي مَعُونَتِهِ وَأَفْضَلَ عَلَيْهِمْ مِنْ جِدَتِهِ بِمَا يَسَعُهُمْ وَيَسَعُ

مَنْ وَرَائَهُمْ

من وراءهم من خلوف أهليهم حتى يكون همهم هماً واحداً
في جهاد العدو فإن عطفك عليهم يعطف قلوبهم عليك ولا
تصح نصيحتهم إلا بحيطتهم على ولاة أمورهم وقلة استثقال
دولهم وترك استبطاء انقطاع مدتهم فافسح في آمالهم
وواصل في حسن الثناء عليهم وتعديد ما أبلى ذوو البلاء منهم
فإن كثرة الذكر لحسن فعالهم تهز الشجاع وتحرض الناكل
إن شاء الله ثم اعرف لكل امرئ منهم ما أبلى ولا
تضمن بلاء امرئ إلى غيره ولا تقصرن به دون غاية بلائه
ولا يدعونك شرف امرئ إلى أن تعظم من بلائه ما كان
صغيراً ولا ضعة امرئ إلى أن تستصغر من بلائه
ما كان عظيماً واردد إلى الله ورسوله ما يضلعك من
الخطوب ويشتبه عليك من الأمور فقد قال سبحانه لقوم
أحب إرشادهم يا أيها الذين آمنوا أطيعوا الله وأطيعوا
الرسول وأولي الأمر منكم فإن تنازعتم في شيء فردوه
إلى الله والرسول فالرد إلى الله الأخذ بمحكم كتابه
والرد إلى الرسول الأخذ بسنته الجامعة غير المفرقة
ثم اختر للحكم بين الناس أفضل رعيتك في نفسك
ممن لا تضيق به الأمور ولا تمحكه الخصوم ولا يتمادى
في الزلة ولا يحصر من الفيء إلى الحق إذا عرفه ولا تشرف
نفسه على طمع ولا يكتفي بأدنى فهم دون أقصاه وأو
قفهم في الشبهات وآخذهم بالحجج وأقلهم تبرماً بمراجعة
الخصم وأصبرهم على تكشف الأمور وأصرمهم عند
اتضاح الحكم ممن لا يزدهيه إطراء ولا يستميله إغراء
وأولئك قليل ثم أكثر تعاهد قضائه وافسح له في البذل
ما يزيل علته وتقل معه حاجته إلى الناس وأعطه من المنزلة

لديك مما لا يطمع فيه غيره من خاصتك ليأمن بذلك
اغتيال الرجال له عندك فانظر في ذلك نظرا بليغا فإن
هذا الدين قد كان أسيرا في أيدي الأشرار يعمل فيه
بالهوى وتطلب به الدنيا ثم انظر في أمور عمالك فا
ستعملهم اختبارا ولا تولهم محاباة وأثرة فإن المحاباة
والأثرة جماع الجور والخيانة فإنهما جماع من شعب الجور
والخيانة وتوخ منهم أهل التجربة والحياء من أهل
البيوتات الصالحة والقدم في الإسلام المتقدمة فإنهم
أكرم أخلاقا وأصح أعراضا وأقل في المطامع إشرافا
وأبلغ في عواقب الأمور نظرا ثم أسبغ عليهم الأرزاق
فإن ذلك قوة لهم على استصلاح أنفسهم وغنى لهم عن تناول
ما تحت أيديهم وحجة عليهم إن خالفوا أمرك أو ثلموا
أمانتك ثم تفقد أعمالهم وابعث العيون من أهل الصدق
والوفاء عليهم فإن تعاهدك في السر لأمورهم حدوة
لهم على استعمال الأمانة والرفق بالرعية وتحفظ من الأعوان
فإن أحد منهم بسط يده إلى خيانة اجتمعت بها عليه
عندك أخبار عيونك اكتفيت بذلك شاهدا فبسطت
عليه العقوبة في بدنه وأخذته بما أصاب من عمله ثم نصبته
بمقام المذلة ووسمته بالخيانة وقلدته عار التهمة وتفقد
أمر الخراج بما يصلح أهله فإن في صلاحه وصلاحهم
صلاحا لمن سواهم ولا صلاح لمن سواهم إلا بهم لأن الناس
كلهم عيال على الخراج وأهله وليكن نظرك في عمارة
الأرض أبلغ من نظرك في استجلاب الخراج لأن ذلك
لا يدرك إلا بالعمارة ومن طلب الخراج بغير عمارة
أخرب البلاد وأهلك العباد ولم يستقم أمره إلا قليلا

اغتيال

في استجلاب

وإن شكوا

عمارة البلد

وان شكوا ثقلا او علة او انقطاع شرب او بالة او
احالة ارض اغتمرها غرق او اجحف بها عطش خففت
عنهم بما ترجوا ان يصلح به امرهم ولا يثقلن عليك شيء
خففت به المؤونة عنهم فانه ذخر يعودون به عليك
في عمارة بلادك وتزيين ولايتك مع استجلابك حسن
ثنائهم وتبجحك باستفاضة العدل فيهم معتمدا فضل
قوتهم بما ذخرت عندهم من اجمامك لهم والثقة منهم
بما عودتهم من عدلك عليهم في رفقك بهم فربما حدث
من الامور ما اذا عولت فيه عليهم من بعد احتملوه طيبة
انفسهم به فان العمران محتمل ما حملته وانما يؤتى
خراب الارض من اعواز اهلها وانما يعوز اهلها لاشراف
انفس الولاة على الجمع وسوء ظنهم بالبقاء وقلة انتفاعهم
بالعبر ثم انظر في حال كتابك فول على امورك
خيرهم واخصص رسائلك التي تدخل فيها مكايدك
واسرارك باجمعهم لوجود صالح الاخلاق ممن لا تبطره
الكرامة فيجترئ بها عليك في خلاف لك بحضرة ملأ
ولا تقصر به الغفلة عن ايراد مكاتبات عمالك عليك
واصدار جواباتها على الصواب عنك وفيما ياخذ لك و
يعطي منك ولا يضعف عقدا اعتقده لك ولا يعجز عن
اطلاق ما عقد عليك ولا يجهل مبلغ قدر نفسه في
الامور فان الجاهل بقدر نفسه يكون بقدر غيره اجهل
ثم لا يكن اختيارك اياهم على فراستك واستنامتك
وحسن الظن منك فان الرجال يتعرفون لفراسات الولاة
بتصنعهم وحسن خدمتهم ليس وراء ذلك من النصيحة
والامانة شيء ولكن اختبرهم بما ولوا للصالحين

ثنائهم

ورفقك

قبلك فاعمد لأحسنهم كان في العامة أثرا وأعرفهم
بالأمانة وجها فإن ذلك دليل على نصيحتك لله ولمن وليت
أمره واجعل لرأس كل أمر من أمورك رأسا منهم لا يقهره
كبيرها ولا يتشتت عليه كثيرها ومهما كان في كتابك
من عيب فتغابيت عنه ألزمته ثم استوص بالتجار وذوي
الصناعات وأوص بهم خيرا المقيم منهم والمضطرب بماله
والمترفق ببدنه فإنهم مواد المنافع وأسباب المرافق و
جلابها من المباعد والمطارح في برك وبحرك وسهلك
وجبلك وحيث لا يلتئم الناس لمواضعها ولا يجترئون عليها
فإنهم سلم لا تخاف بائقته وصلح لا تخشى غائلته وتفقد
أمورهم بحضرتك وفي حواشي بلادك واعلم مع ذلك
أن في كثير منهم ضيقا فاحشا وشحا قبيحا واحتكارا
للمنافع وتحكما في البياعات وذلك باب مضرة للعامة
وعيب على الولاة فامنع من الاحتكار فإن رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم منع منه وليكن البيع بيعا سمحا بموازين عدل
وأسعار لا تجحف بالفريقين من البائع والمبتاع فمن قارف
حكرة بعد نهيك إياه فنكل وعاقب في غير إسراف ثم
الله الله في الطبقة السفلى من الذين لا حيلة لهم والمساكين
والمحتاجين وأهل البؤسى والزمنى فإن في هذه الطبقة قانعا
ومعترا واحفظ لله ما استحفظك من حقه فيهم واجعل
لهم قسما من بيت مالك وقسما من غلات صوافي الإسلام
في كل بلد فإن للأقصى منهم مثل الذي للأدنى وكل قد
استرعيت حقه فلا يشغلنك عنهم بطر فإنك لا تعذر
بتضييع التافه لإحكامك الكثير المهم فلا تشخص
همك عنهم ولا تصعر خدك لهم وتفقد أمور من لا يصل إليك

منهم

منهم من تقتحمه العيون وتحقره الرجال ففرّغ لاولئك
ثقتك من اهل الخشية والتواضع فليرفع اليك امورهم
ثم اعمل فيهم بالاعذار الى الله سبحانه يوم تلقاه فان
هؤلاء من بين الرعية احوج الى الانصاف من غيرهم
وكل فاعذر الى الله تعالى في تادية حقه اليه وتعهّد
اهل اليتم وذوي الرقة في السن ممن لا حيلة له ولا ينصب
للمسألة نفسه وذلك على الولاة ثقيل والحق كله ثقيل
وقد يخففه الله على اقوام طلبوا العاقبة فصبّروا
انفسهم ووثقوا بصدق موعود الله لهم واجعل لذوي
الحاجات منك قسما تفرّغ لهم فيه شخصك وتجلس لهم
مجلسا عاما فتتواضع فيه لله الذي خلقك وتقعد
عنهم جندك واعوانك من احراسك وشرطك حتى
يكلمك متكلمهم غير متعتع فاني سمعت رسول الله
صلى الله عليه وآله يقول في غير موطن لن تقدّس امة لا يوخذ
للضعيف فيها حقه من القوي غير متعتع ثم
احتمل الخرق منهم والعي ونحّ عنهم الضيق والانف
يبسط الله عليك بذلك اكناف رحمته ويوجب
لك ثواب طاعته واعط ما اعطيت هنيئا وامنع
في اجمال واعذار ثم امور من امورك لا بد لك من
مباشرتها منها اجابة عمالك بما يعيا عنه
كتابك ومنها اصدار حاجات الناس عند ورودها
عليك مما تحرج به صدور اعوانك وامض لكل يوم
عمله فان لكل يوم ما فيه واجعل لنفسك فيما بينك
وبين الله افضل تلك المواقيت واجزل تلك الاقسام
وان كانت كلها لله اذا صلحت فيها النية وسلمت

متكلمهم

بحم عما

بها الرعية وليكن في خاصة ما تخلص به لله دينك اقامة
فرائضه التي هي له خاصة فاعط الله من بدنك في ليلك
ونهارك ووف ما تقربت به الى الله من ذلك كاملا غير مثلوم
ولا منقوص بالغا من بدنك ما بلغ واذا قمت في صلوتك للناس
فلا تكونن منفرا ولا مضيعا فان في الناس من به العلة وله
الحاجة وقد سألت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حين وجهني الى
اليمن كيف اصلي بهم فقال صل بهم كصلاة اضعفهم وكن
بالمؤمنين رحيما واما بعد هذا فلا تطولن احتجابك عن
رعيتك فان احتجاب الولاة عن الرعية شعبة من الضيق
وقلة علم بالامور والاحتجاب منهم يقطع عنهم علم ما
احتجبوا دونه فيصغر عندهم الكبير ويعظم الصغير
ويقبح الحسن ويحسن القبيح ويشاب الحق بالباطل وانما
الوالي بشر لا يعرف ما توارى عنه الناس به من الامور
وليست على الحق سمات تعرف بها ضروب الصدق من
الكذب وانما انت احد رجلين اما امرؤ سخت نفسك
بالبذل في الحق ففيم احتجابك من واجب حق تعطيه
او فعل كريم تسديه او مبتلى بالمنع فما اسرع كف الناس
عن مسألتك اذا ايسوا من بذلك مع ان اكثر حاجات
الناس اليك مما لا مؤونة فيه عليك من شكاة مظلمة
او طلب انصاف في معاملة ثم ان للوالي خاصة وبطانة
فيهم استئثار وتطاول وقلة انصاف فاحسم مادة
اولئك بقطع اسباب تلك الاحوال ولا تقطعن لاحد من
حاشيتك وحامتك قطيعة ولا يطمعن منك في اعتقاد
عقدة تضر بمن يليها من الناس في شرب او عمل مشترك
يحملون مؤونته على غيرهم فيكون مهنأ ذلك لهم

عيدك

عن ذلك

مؤونة

دونك

دونك وعيبه عليك عند الرّيب والآخرة والزم الحقّ من
لزمه من القريب والبعيد وكن في ذلك صابرا محتسبا
واقعا ذلك من قرابتك وخاصّتك حيث وقع وابتغ
عاقبته بما يثقل عليك منه فإنّ مغبّة ذلك محمودة
وإن ظنّت الرعيّة بك حيفا فأصحر لهم بعذرك
واعدل عنهم ظنونهم بإصحارك فإنّ في ذلك إعذارا
تبلغ فيه حاجتك من تقويمهم على الحقّ ولا تدفعنّ صلحا
دعاك إليه عدوّك لله فيه رضى فإنّ في الصلح دعة
لجنودك وراحة من همومك وأمنا لبلادك ولكن
الحذر كلّ الحذر من عدوّك بعد صلحه فإنّ العدوّ
ربما قارب ليتغفّل فخذ بالحزم واتّهم في ذلك حسن
الظنّ وإن عقدت بينك وبين عدوّك عقدة أو ألبسته
منك ذمّة فحط عهدك بالوفاء وارع ذمّتك
بالأمانة واجعل نفسك جنّة دون ما أعطيت فإنّه
ليس من فرائض الله شيء الناس أشدّ عليه اجتماعا
مع تفرّق أهوائهم وتشتّت آرائهم من تعظيم الوفاء
بالعهود وقد لزم ذلك المشركون فيما بينهم دون
المسلمين لما استوبلوا من عواقب الغدر فلا تغدرنّ
بذمّتك ولا تخيسنّ بعهدك ولا تختلنّ عدوّك
فإنّه لا يجترئ على الله إلا جاهل شقيّ وقد جعل
الله عهده وذمّته أمنا أفضاه بين العباد برحمته
وحريما يسكنون إلى منعته ويستفيضون إلى جواره
فلا إدغال ولا مدالسة ولا خداع فيه ولا تعقد عقدا
تجوز فيه العلل ولا تعوّلنّ على لحن القول بعد التأ
كيد والتوثقة ولا يدعونّك ضيق أمر لزمك فيه

فيه عهد الله الى طلب انفساخه بغير الحق فان صبرك على ضيق
امر ترجو انفراجه وفضل عاقبته خير من غدر تخاف تبعته
وان تحيط بك من الله فيه طلبة لا تستقبل فيها دنياك ولا
آخرتك اياك والدماء وسفكها بغير حلها فانه ليس شيء ادعى
لنقمة ولا اعظم لتبعة ولا احرى بزوال نعمة وانقطاع
مدة من سفك الدماء بغير حقها والله سبحانه مبتدئ بالحكم
بين العباد فيما تسافكوا من الدماء يوم القيامة فلا تقوين
سلطانك بسفك دم حرام فان ذلك مما يضعفه ويوهنه
بل يزيله وينقله ولا عذر لك عند الله ولا عندي في قتل
العمد لان فيه قود البدن وان ابتليت بخطإ وافرط
عليك سوطك او يدك بعقوبة فان في الوكزة فما فوقها
مقتلة فلا تطمحن بك نخوة سلطانك عن ان تؤدي
الى اولياء المقتول حقهم واياك والاعجاب بنفسك والثقة
بما يعجبك منها وحب الاطراء فان ذلك من اوثق فرص
الشيطان في نفسه ليمحق ما يكون من احسان المحسنين واياك
والمن على رعيتك باحسانك او التزيد فيما كان من فعلك او ان
تعدهم فتتبع موعدك بخلفك فان المن يبطل الاحسان و
التزيد يذهب بنور الحق والخلف يوجب المقت عند الله والناس
قال الله سبحانه كبر مقتا عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون اياك
والعجلة بالامور قبل اوانها او التسقط فيها عند امكانها او
اللجاجة فيها اذا تنكرت او الوهن عنها اذا استوضحت فضع
كل امر موضعه واوقع كل عمل موقعه واياك والاستيثار
بما الناس فيه اسوة والتغابي عما تعنى به مما قد وضح للعيون
فانه ماخوذ منك لغيرك وعما قليل تنكشف عنك اغطية
الامور وينتصف منك للمظلوم املك حمية انفك وسورة

حِدَّتك وسطوة يدك وغرب لسانك واحترس من كل ذلك بكفّ البادرة وتأخير السطوة حتى يسكن غضبك فتملك الاختيار ولن تحكم ذلك من نفسك حتى تكثر همومك بذكر المعاد الى ربك والواجب عليك ان تتذكر ما مضى لمن تقدمك من حكومة عادلة او سنة فاضلة او اثر عن نبينا صلى الله عليه وآله وسلم او فريضة في كتاب الله فتقتدي بما شاهدت مما عملنا به فيها وتجتهد لنفسك في اتباع ما عهدت اليك في عهدي هذا واستوثقت به من الحجة لنفسي عليك لكي لا تكون لك علة عند تسرع نفسك الى هواها وانا اسأل الله بسعة رحمته وعظيم قدرته على اعطاء كل رغبة ان يوفقني واياك لما فيه رضاه من الاقامة على العذر الواضح اليه والى خلقه من حسن الثناء في العباد وجميل الاثر في البلاد وتمام النعمة وتضعيف الكرامة وان يختم لي ولك بالسعادة والشهادة انا اليه راغبون والسلام على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

ومن كتاب له الى طلحة والزبير مع عمران بن الحصين الخزاعي

ذكره ابو جعفر الاسكافي في كتاب المقامات

اما بعد فقد علمتما وان كتمتما اني لم ارد الناس حتى ارادوني ولم ابايعهم حتى بايعوني وانكما ممن ارادني وبايعني ان العامة لم تبايعني لسلطان غالب ولا لعرض حاضر فان كنتما بايعتماني طائعين فارجعا وتوبا الى الله من قريب وان كنتما بايعتماني كارهين فقد جعلتما لي عليكما السبيل باظهاركما الطاعة واسراركما المعصية ولعمري ما كنتما باحق المهاجرين بالتقية والكتمان وان دفعكما هذا الامر قبل ان تدخلا فيه كان اوسع عليكما من خروجكما منه بعد اقراركما به

وقد زعمتما اني قد قتلت عثمان فبيني وبينكما من تخلّف
عنّي وعنكما من أهل المدينة ثمّ يلزم كلّ امرئ بقدر
ما احتمل فارجعا أيّها الشيخان عن رأيكما فإنّ الآن أعظم
أمركما العار من قبل أن يجتمع العار والنار والسلام

ومن كتاب له عليه السلام إلى معوية

أمّا بعد فإنّ الله سبحانه جعل الدنيا لما بعدها وابتلى فيها
أهلها ليعلم أيّهم أحسن عملا ولسنا للدنيا خلقنا ولا بالسعي
فيها أمرنا وإنّما وضعنا فيها لنبتلى بها وقد ابتلاني بك وابتلاك
بي فجعل أحدنا حجّة على الآخر فعدوت على طلب الدنيا بتأويل
القرآن فطلبتني بما لم تجن يدي ولا لساني وعصبته أنت
وأهل الشام بي وألّب عالمكم جاهلكم وقائمكم قاعدكم
فاتّق الله في نفسك ونازع الشيطان قيادك واصرف
إلى الآخرة وجهك فهي طريقنا وطريقك واحذر أن
يصيبك الله (منه) بعاجل قارعة تمسّ الأصل وتقطع الدابر
فإنّي أولي لك بالله ألية غير فاجرة لئن جمعتني وإيّاك
جوامع الأقدار لا أزال بباحتك حتّى يحكم الله بيننا وهو
خير الحاكمين

ومن كلام له عليه السلام

وصّى به شريح بن هانئ لمّا جعله على مقدّمته إلى الشام
اتّق الله في كلّ صباح ومساء وخف على نفسك الدنيا الغرور
ولا تأمنها على حال واعلم أنّك إن لم تردع نفسك عن كثير
ممّا تحبّ مخافة مكروهه سمت بك الأهواء إلى كثير من الضرر
فكن لنفسك مانعا رادعا ولنزوتك عند الحفيظة واقما
قامعا

ومن كتاب له إلى أهل الكوفة عند مسيره من المدينة إلى البصرة

أمّا بعد فإنّي خرجت من حيّي هذا إمّا ظالما
وإمّا مظلوما وإمّا باغيا وإمّا مبغيا عليه وأنا أذكّر الله

من بلغه كتابي هذا لما نفر الي فان كنت محسنا فاعانني وان كنت مسيئا استعتبني

ومن كتاب له ع الى اهل الامصار

يقتص فيه ما جرى بينه وبين اهل صفين

وكان بدء امرنا انا التقينا والقوم من اهل الشام والظاهر ان ربنا واحد ونبينا واحد ودعوتنا في الاسلام واحدة لا نستزيدهم في الايمان بالله والتصديق برسوله صلى الله عليه وسلم ولا يستزيدوننا الامر واحد الا ما اختلفنا فيه من دم عثمان ونحن منه براء فقلنا تعالوا نداو ما لا يدرك اليوم باطفاء النائرة وتسكين العامة حتى يشتد الامر ويستجمع فنقوى على وضع الحق مواضعه فقالوا بل نداويه بالمكابرة فابوا حتى جنحت الحرب وركدت ووقدت نيرانها وحمست فلما ضرستنا واياهم ووضعت مخالبها فينا وفيهم اجابوا عند ذلك الى الذي دعوناهم اليه فاجبناهم الى ما دعوا وسارعناهم الى ما طلبوا حتى استبانت عليهم الحجة وانقطعت منهم المعذرة فمن تم على ذلك منهم فهو الذي انقذه الله من الهلكة ومن لج وتمادى فهو الراكس الذي ران الله على قلبه وصارت دائرة السوء على راسه

ومن كتاب له

الى الاسود بن قطبة صاحب جند حلوان

اما بعد فان الوالي اذا اختلف هواه منعه ذلك كثيرا من العدل فليكن امر الناس عندك في الحق سواء فانه ليس في الجور عوض من العدل فاجتنب ما تنكر امثاله وابتذل نفسك فيما افترض الله عليك راجيا ثوابه ومتخوفا عقابه واعلم ان الدنيا دار بلية لم يفرغ صاحبها قط فيها ساعة الا كانت فرغته

عليه حسرة يوم القيمة وانه لن يغنيك عن الحق
شيء ابدا ومن الحق عليك حفظ نفسك والاحتساب
على الرعية بجهدك فان الذي يصل اليك من ذلك
افضل من الذي يصل بك والسلم

ومن كتاب له

الى العمال الذين يطا عملهم الجيش

من عبد الله علي امير المومنين الى من مر به الجيش
من جباة الخراج وعمال البلاد اما بعد فاني
قد سيرت جنودا هي مارة بكم ان شاء الله وقد اوصيتهم
بما يجب لله عليهم من كف الاذى وصرف الشذى
وانا ابرا اليكم والى ذمتكم من معرة الجيش الا
من جوعة المضطر لا يجد عنها مذهبا الى شبعه
فنكلوا من تناول منهم ظلما عن ظلمهم وكفوا
ايدي سفهائكم عن مضادتهم والتعرض لهم فيما
استثنيناه منهم وانا بين اظهر الجيش فارفعوا
الي مظالمكم وما عراكم مما يغلبكم من امرهم
ولا تطيقون دفعه الا بالله وبي اغيره بمعونة
الله ان شاء الله

ومن كتاب له

الى كميل بن زياد النخعي وهو عامله على هيت

اما بعد فان تضييع المرء ما ولي وتكلفه ما كفي
لعجز حاضر ورأي متبر وان تعاطيك الغارة
على اهل قرقيسيا وتعطيلك مسالحك التي وليناك
ليس لها من يمنعها ولا يرد الجيش عنها لرأي شعاع
فقد صرت جسرا لمن اراد الغارة من اعدائك على اوليائك

غير شديد المنكب ولا مهيب الجانب ولا ساد ثغرة و
لا كاسر شوكة ولا مغن عن اهل مصره ولا مجز عن اميره

ومن كتاب له عليه السلام

الى اهل مصر مع الاشتر لما ولاه امارتها

اما بعد فان الله سبحانه بعث محمدا صلى الله عليه وآله نذيرا
للعالمين ومهيمنا على المرسلين فلما مضى عليه السلام تنازع
المسلمون الامر من بعده فوالله ما كان يلقى في روعي ولا
يخطر ببالي ان العرب تزعج هذا الامر من بعده صلى الله عليه
وسلم عن اهل بيته ولا انهم منحوه عني فما راعني الا انثيال
الناس على فلان يبايعونه فامسكت يدي حتى رايت
راجعة الناس قد رجعت عن الاسلام يدعون الى محق
دين محمد صلى الله عليه وسلم فخشيت ان لم انصر الاسلام و
اهله ان ارى فيه ثلما او هدما تكون المصيبة به علي
اعظم من فوت ولايتكم التي هي متاع ايام قلائل يزول
منها ما كان كما يزول السراب او كما يتقشع السحاب
فنهضت في تلك الاحداث حتى زاح الباطل وزهق
واطمان الدين وتنهنه ومنه اني والله
لو لقيتهم واحدا وهم طلاع الارض كلها ما باليت و
لا استوحشت واني من ضلالهم الذي هم فيه والهدى الذي
انا عليه لعلى بصيرة من نفسي ويقين من ربي واني الى
لقاء الله لمشتاق وحسن ثوابه لمنتظر راج
لكنني آسى ان يلي هذه الامة سفهاؤها وفجارها فيتخذوا
مال الله دولا وعباده خولا والصالحين حربا والفاسقين
حزبا فان منهم الذي شرب فيكم الحرام وجلد حدا
في الاسلام وان منهم من لم يسلم حتى رضخت له

علي لام الرضاع فلولا ذلك ما اكثرت تأليبكم وتأنيبكم
وجمعكم وتحريضكم وتركتكم اذ ابيتم وونيتم الا ترون
الى اطرافكم قد انتقصت والى امصاركم قد افتتحت والى مما
لككم تزوى والى بلادكم تغزى انفروا رحمكم الله
الى قتال عدوكم ولا تثاقلوا الى الارض فتقروا بالخسف
وتبوءوا بالذل ويكون نصيبكم الاخس ان اخا الحرب
الارق ومن نام لم ينم عنه

ومن كتاب الى ابى موسى الاشعرى

وهو عامله على الكوفة وقد بلغه عنه تثبيطه
الناس عن الخروج اليه لما ندبهم لحرب اصحاب الجمل

من عبد الله علي امير المؤمنين الى عبد الله بن قيس اما بعد
فقد بلغني عنك قول هو لك وعليك فاذا قدم عليك رسولي
فارفع ذيلك واشدد مئزرك واخرج من جحرك واندب
من معك فان خففت فانفذ وان تفشلت فابعد وايم الله
لتؤتين حيث انت ولا تترك حتى يخلط زبدك بخاثرك وذائبك
بجامدك وحتى تعجل عن قعدتك وتحذر من امامك كحذرك
من خلفك وما هي بالهوينا التي ترجوا ولكنها الداهية
الكبرى يركب جملها ويذل صعبها ويسهل جبلها فاعقل
عقلك واملك امرك وخذ نصيبك وحظك فان كرهت
فتنح الى غير رحب ولا في نجاة فبالحري لتكفين وانت
نائم حتى لا يقال اين فلان والله انه لحق مع محق وما ابالي
ما صنع الملحدون والسلام

ومن كتاب له الى معوية جوابا

اما بعد فانا كنا نحن وانتم على ما ذكرت من الالفة والجماعة
ففرق بيننا وبينكم امس انا امنا وكفرتم واليوم انا استقمنا

وتبتهم وما اسلم مسلمكم الا كرها وبعد ان كان انف الاسلام
كله لرسول الله صلى الله عليه وآله حزبا وذكرت انى قتلت
طلحة والزبير وشردت بعائشة ونزلت بين المصرين وذلك
امر غبت عنه فلا عليك ولا العذر فيه اليك وذكرت
انك زائرى فى المهاجرين والانصار وقد انقطعت الهجرة يوم
اسر اخوك فان كان فيك عجل فاسترفه فانى ان ازرك
فذلك جدير ان يكون الله انما بعثنى للنقمة منك وان تزرنى
فكما قال اخو بنى اسد

مستقبلين رياح الصيف تضربهم بحاصب بين اغوار وجلمود

وعندى السيف الذى اعضضته بجدك وخالك واخيك
فى مقام واحد وانك والله ما علمت الاغلف القلب المقارب
العقل والاولى ان يقال لك انك رقيت سلما اطلعك
مطلع سوء عليك لا لك لانك نشدت غير ضالتك ورعيت
غير سائمتك وطلبت امرا لست من اهله ولا فى معدنه فما ابعد
قولك من فعلك وقريب ما اشبهت من اعمام واخوال
حملتهم الشقاوة وتمنى الباطل على الجحود بمحمد صلى الله عليه
فصرعوا مصارعهم حيث علمت لم يدفعوا عظيما ولم يمنعوا
حريما بوقع سيوف ما خلا منها الوغى ولم تماشها الهوينا
وقد اكثرت فى قتلة عثمان فادخل فيما دخل فيه الناس
ثم حاكم القوم الى احملك واياهم على كتاب الله واما تلك التى
تريد فانها خدعة الصبى عن اللبن فى اول الفصال والسلم

ومن كتاب اليه

اما بعد فقد آن لك ان تنتفع باللمح الباصر من عيان الامور
فقد سلكت مدارج اسلافك بادعائك الاباطيل واقتحامك
غرور المين والاكاذيب وبانتحالك ما قد علا عنك

فصرعوا

خدعة

وابتزازك لما اختزن دونك فرارا من الحق وجحودا لما هو

ألزم لك من لحمك ودمك مما قد وعاه سمعك وملئ به

صدرك فما بعد الحق إلا الضلال وبعد البيان إلا اللبس

فاحذر الشبهة واشتمالها على لبستها فإن الفتنة طالما

أغدفت جلابيبها وأغشت الأبصار ظلمتها وقد أتاني

كتاب منك ذو أفانين من القول ضعفت قواها عن السلم

وأساطير لم يحكها منك علم ولا حلم أصبحت منها كالخائض

في الدهاس والخابط في الديماس وترقيت إلى مرقبة بعيدة

المرام نازحة الأعلام يقصر دونها الأنوق ويحاذى

بها العيوق وحاش لله أن تلي للمسلمين بعدي صدرا

أو وردا أو أجري لك على أحد منهم عقدا أو عهدا

فمن الآن فتدارك نفسك وانظر لها فإنك إن فرطت حتى

ينهد إليك عباد الله أرتجت عليك الأمور ومنعت أمرا

هو منك اليوم مقبول والسلم

فماذا

اللبسة بالضم الشبهة

الدهاس والدهس المكان اللين

ومن كتاب له

إلى عبد الله بن العباس وقد تقدم ذكره بخلاف هذه الرواية

أما بعد فإن العبد ليفرح بالشيء الذي لم يكن ليفوته ويحزن

على الشيء الذي لم يكن ليصيبه فلا يكن أفضل ما نلت

في نفسك من دنياك بلوغ لذة أو شفاء غيظ ولكن إطفاء

باطل وإحياء حق

ومن كتاب له

إلى قثم بن العباس وهو عامله على مكة

أما بعد فأقم للناس الحج وذكرهم بأيام الله واجلس

لهم العصرين فأفت المستفتي وعلم الجاهل وذاكر العالم

ولا يكن لك إلى الناس سفير إلا لسانك ولا حاجب إلا

وجهك ولا تحجبن ذا حاجة عن لقائك بها فإنها

المستفتي

إن ذيدت

ذيدت عن ابوابك في اول وردها لم تحمد فيما بعد على
قضائها فانظر الى ما اجتمع عندك من مال الله فاصرفه
الى من قبلك من ذوي العيال والمجاعة مصيبا به مواضع
المفاقر والخلات وما فضل عن ذلك فاحمله الينا
لنقسمه فيمن قبلنا ومر اهل مكة الا يأخذوا من ساكن
اجرا فان الله سبحانه يقول سواء العاكف فيه والباد فالعاكف
المقيم به والبادي الذي يحج اليه من غير اهله وفقنا الله
واياكم لمحابه والسلم

ومن كتاب له الى سلمان الفارسي قبل ايام الخلافة

اما بعد فان مثل الدنيا مثل الحية لين مسها قاتل سمها
فاعرض عما يعجبك فيها لقلة ما يصحبك منها وضع عنك
همومها لما ايقنت به من فراقها وكن آنس ما تكون بها
احذر ما تكون منها فان صاحبها كلما اطمأن فيها
الى سرور اشخصته عنه الى محذور والى ايناس ازالته
عنه الى ايحاش

ومن كتاب له الى الحارث الهمداني

وتمسك بحبل القرآن واستنصحه واحل حلاله وحرم
حرامه وصدق بما سلف من الحق واعتبر بما مضى من الدنيا
ما بقي منها فان بعضها يشبه بعضا وآخرها لاحق باولها
وكلها حائل مفارق وعظم اسم الله ان تذكره الا
على حق واكثر ذكر الموت وما بعد الموت ولا تتمن
الموت الا بشرط وثيق واحذر كل عمل يرضاه صاحبه
لنفسه ويكره لعامة المسلمين واحذر كل ما يعمل به
في السر ويستحيى منه في العلانية واحذر كل عمل
اذا سئل عنه صاحبه انكره او اعتذر منه ولا تجعل عرضك
غرضا لنبال القول ولا تحدث الناس بكل ما سمعت فكفى

بذلك كذبا ولا تردّ على الناس كلّ ما حدّثوك به فكفى بذلك
جهلاً واكظم الغيظ واحلم عند الغضب وتجاوز عند
القدرة واصفح مع الدولة تكن لك العاقبة واستصلح كل نعمة
انعمها الله عليك ولا تضيّعنّ نعمة من نعم الله عندك
وليُر عليك اثر ما انعم الله به عليك واعلم ان افضل المؤمنين
افضلهم تقدمةً من نفسه واهله وماله وانك ما تقدّم
من خير يبق لك ذخره وما تؤخره يكن لغيرك خيره
واحذر صحابة من يفيل رايه وينكر عمله فان الصاحب
معتبر بصاحبه واسكن الامصار العظام فانها جماع
المسلمين واحذر منازل الغفلة والجفاء وقلة الاعوان
على طاعة الله واقصر رايك على ما يعنيك واياك و
مقاعد الاسواق فانها محاضر الشيطان ومعاريض الفتن
واكثر ان تنظر الى من فضّلت عليه فان ذلك من ابواب
الشكر ولا تسافر في يوم جمعة حتى تشهد الصلاة الا
فاصلاً في سبيل الله او في امر تعذر به واطع الله في جمل
امورك فان طاعة الله فاضلة على ما سواها وخادع
نفسك في العبادة وارفق بها ولا تقهرها وخذ عفوها
ونشاطها الا ما كان مكتوبا عليك من الفريضة فانه
لا بدّ من قضائها وتعاهدها عند محلّها واياك ان ينزل
بك الموت وانت آبق من ربك في طلب الدنيا واياك
ومصاحبة الفسّاق فان الشرّ بالشرّ ملحق ووقّر الله
واحبب احبّاءه واحذر الغضب فانه جند عظيم من
جنود ابليس والسلام

ومن كتاب له

الى سهل بن حنيف الانصاري عامله على المدينة
في معنى قوم لحقوا بمعوية

اما بعد فقد

اما بعد فقد بلغني ان رجالا ممن قبلك يتسللون الى معاوية
فلا تاسف على ما يفوتك من عددهم ويذهب عنك من مددهم
فكفى لهم غيا ولك منهم شافيا فرارهم من الهدى والحق
وايضاعهم الى العمى والجهل وانما هم اهل دنيا مقبلون
عليها ومهطعون اليها قد عرفوا العدل وراوه وسمعوه
ووعوه وعلموا ان الناس عندنا في الحق اسوة فهربوا
الى الاثرة فبعدا لهم وسحقا انهم والله لم ينفروا من
جور ولم يلحقوا بعدل وانا لنطمع في هذا الامر ان
يذلل لنا صعبه ويسهل لنا حزنه ان شاء الله والسلام عليك

[خ: فانما هم اهل الدنيا] [خ: ان يذلل الله]

ومن كتاب له الى المنذر بن الجارود العبدي

وقد خان في بعض ما ولاه من اعماله

اما بعد فان صلاح ابيك غرني منك وظننت انك تتبع
هديه وتسلك سبيله فاذا انت فيما رقي الي عنك
لا تدع لهواك انقيادا ولا تبقي لآخرتك عتادا تعمر
دنياك بخراب آخرتك وتصل عشيرتك بقطيعة
دينك ولئن كان ما بلغني عنك حقا لجمل اهلك و
شسع نعلك خير منك ومن كان بصفتك فليس باهل
ان يسد به ثغر او ينفذ به امر او يعلى له قدر او يشرك
في امانة او يؤمن على جباية فاقبل الي حين يصل اليك
كتابي هذا ان شاء الله والمنذر هذا هو الذي قال فيه
امير المؤمنين انه لنظار في عطفيه مختال في
برديه تفال في شراكيه

[تتبع]

ومن كتاب له الى عبد الله بن العباس

اما بعد فانك لست بسابق اجلك ولا مرزوق ما ليس لك
واعلم بان الدهر يومان يوم لك ويوم عليك وان الدنيا

دار دول فما كان منها لك اتاك على ضعفك وما كان
منها عليك لم تدفعه بقوتك

ومن كتاب له الى معوية

اما بعد فاني على التردد في جوابك والاستماع الى كتابك
لموهن رأيي ومخطئ فراستي وانك اذ تحاولني الامور
وتراجعني السطور كالمستثقل النائم تكذبه احلامه
والمتحير القائم يبهظه مقامه لا يدري أله ما يأتي ام
عليه ولست به غير انه بك شبيه واقسم بالله انه
لولا بعض الاستبقاء لوصلت اليك مني قوارع تقرع
العظم وتلهس اللحم واعلم ان الشيطان قد ثبطك عن
ان تراجع احسن امورك وتأذن لمقال نصيحتك والسلم

ومن حلف كتبه

بين اليمن وربيعة نقل من خط هشام بن الكلبي

هذا ما اجتمع عليه اليمن حاضرها وباديها وربيعة
حاضرها وباديها انهم على كتاب الله يدعون اليه ويامرون
به ويجيبون من دعا اليه وامر به لا يشترون به ثمنا ولا يرضون
به بدلا وانهم يد واحدة على من خالف ذلك وتركه
انصار بعضهم لبعض دعوتهم واحدة لا ينقضون عهدهم
لمعتبة عاتب ولا لغضب غاضب ولا لاستذلال قوم قوما
ولا لمسبة قوم قوما على ذلك شاهدهم وغائبهم وحليمهم
وجاهلهم ثم ان عليهم بذلك عهد الله وميثاقه ان عهد الله
كان مسئولا وكتبه علي بن ابي طالب

ومن كتاب له الى معوية من المدينة

في اول ما بويع له بالخلافة ذكره الواقدي في كتاب الجمل

من عبد الله علي امير المؤمنين الى معوية بن ابي سفين

اما بعد فقد علمت

أما بعد فقد علمت اعذاري فيكم واعراضي عنكم حتى
كان ما لابد منه ولا دفع له والحديث طويل والكلام كثير
وقد أدبر من أدبر وأقبل من أقبل فبايع من قبلك وأقبل
الي في وفد من أصحابك والسلام

ومن وصيته

لعبد الله بن العباس عند استخلافه إياه على البصرة

سع الناس بوجهك ومجلسك وحكمك وإياك والغضب
فإنه طيرة من الشيطان واعلم أن ما قربك من الله يباعدك
من النار وما باعدك من الله يقربك من النار

ومن وصيته له

لما بعثه للاحتجاج على الخوارج

لا تخاصمهم بالقرآن فإن القرآن حمال ذو وجوه تقول
ويقولون ولكن حاججهم بالسنة فإنهم لن يجدوا عنها محيصا

ومن كتاب له الى ابي موسى الاشعري

جوابا في أمر الحكمين ذكره سعيد بن يحيى الأموي في المغازي

فإن الناس قد تغير كثير منهم عن كثير من حظهم فمالوا مع الدنيا
ونطقوا بالهوى وإني نزلت من هذا الأمر منزلا معجبا اجتمع
به أقوام أعجبتهم أنفسهم وإني أداوي منهم قرحا أخاف
أن يكون علقا وليس رجل فاعلم أحرص على جماعة أمة
محمد صلى الله عليه وآله وألفتها مني أبتغي بذلك حسن الثواب
وكرم المآب وسأفي بالذي وأيت على نفسي وإن تغيرت
عن صالح ما فارقتني عليه فإن الشقي من حرم نفع ما أوتي
من العقل والتجربة وإني لأعبد أن يقول قائل بباطل
وأن أفسد أمرا قد أصلحه الله فدع ما لا تعرف فإن
شرار الناس طائرون إليك بأقاويل السوء والسلام

زيادة من نسخة كتبت على عهد المصنف رضي الله عنه

ومن كتاب له

لما استخلف إلى أمراء الأجناد

أما بعد فإنما هلك من كان قبلكم أنهم منعوا الناس الحق فاشتروه وأخذوهم بالباطل فاقتدوه

باب المختار من حكم أمير المؤمنين عليه السلم

ومواعظه والمختار من أجوبة مسائله والكلام القصير الخارج في سائر أغراضه

قال عليه السلم

كن في الفتنة كابن اللبون لا ظهر فيركب ولا ضرع فيحلب ؛ أزرى بنفسه من استشعر الطمع ورضي بالذل من كشف عن ضره وهانت عليه نفسه من أمّر عليها لسانه ؛ البخل عار والجبن منقصة والفقر يخرس الفطن عن حجته ؛ والمقل غريب في بلدته ، والعجز آفة ، والصبر شجاعة ، والزهد ثروة ، والورع جنة ، ونعم القرين الرضا ؛ والعلم وراثة كريمة ، والآداب حلل مجددة ؛ والفكر مرآة صافية وصدر العاقل صندوق سره والبشاشة حبالة المودة والاحتمال قبر العيوب

وروي أنه عليه السلم قال في العبارة عن هذا المعنى أيضا المسالمة خبء العيوب ، ومن رضي عن نفسه كثر الساخط عليه ، والصدقة دواء منجح ، وأعمال العباد في عاجلهم نصب أعينهم في آجلهم ؛ اعجبوا

لهذا الانسان ينظر بشحم ويتكلم بلحم ويسمع بعظم ويتنفس
من خرم. اذا اقبلت الدنيا على قوم اعارتهم محاسن
غيرهم واذا ادبرت عنهم سلبتهم محاسن انفسهم.
خالطوا الناس مخالطة ان متم معها بكوا عليكم وان
عشتم حنوا اليكم. اذا قدرت على عدوك فاجعل
العفو عنه شكرا للقدرة عليه. اعجز الناس من
عجز عن اكتساب الاخوان واعجز منه من ضيع من
ظفر به منهم. اذا وصلت اليكم اطراف النعم فلا
تنفروا اقصاها بقلة الشكر. من ضيعه الاقرب
اتيح له الابعد. ما كل مفتون يعاتب. تذل الامور
للمقادير حتى يكون الحتف في التدبير. وسئل عن قول
النبي صلى الله عليه وسلم غيروا الشيب ولا تشبهوا
باليهود فقال انما قال صلى الله عليه وسلم ذلك والدين
قل فاما الآن وقد اتسع نطاقه وضرب بجرانه فامرؤ
وما اختار. وقال من جرى في عنان امله عثر باجله.
اقيلوا ذوي المروات عثراتهم فما يعثر منهم عاثر
الا ويد الله بيده يرفعه. وقال قرنت الهيبة
بالخيبة والحيا بالحرمان والفرصة تمر مر السحاب
فانتهزوا فرص الخير. لنا حق فان اعطيناه والا
ركبنا اعجاز الابل وان طال السرى. وهذا
من لطيف الكلام وفصيحه ومعناه انا ان لم نعط حقنا
كنا اذلاء وذلك ان الرديف يركب عجز البعير كالعبد
والاسير ومن يجري مجراهما. وقال عليه السلام
من ابطا به عمله لم يسرع به حسبه. من كفارات
الذنوب العظام اغاثة الملهوف والتنفيس عن المكروب.

يا بن آدم إذا رأيت ربك سبحانه يتابع عليك نعمه فحذره
ما أضمر أحد شيئاً إلا ظهر في فلتات لسانه وصفحات وجهه
امش بدائك ما مشى بك . أفضل الزهد إخفاء الزهد .
إذا كنت في إدبار والموت في إقبال فما أسرع الملتقى
الحذر الحذر فوالله لقد ستر حتى كأنه قد غفر .
سئل عليه السلام عن الإيمان فقال الإيمان على أربع دعائم
على الصبر واليقين والعدل والجهاد . فالصبر منها
على أربع شعب على الشوق والشفق والزهد والترقب
فمن اشتاق إلى الجنة سلا عن الشهوات ومن أشفق
من النار اجتنب المحرمات ومن زهد في الدنيا استهان
بالمصيبات ومن ارتقب الموت سارع في الخيرات
واليقين منها على أربع شعب على تبصرة الفطنة وتأول
الحكمة وموعظة العبرة وسنة الأولين فمن تبصر
في الفطنة تبينت له الحكمة ومن تبينت له الحكمة
عرف العبرة ومن عرف العبرة فكأنما كان في الأولين .
والعدل منها على أربع شعب على غائص الفهم وغور
العلم وزهرة الحكم ورساخة الحلم فمن فهم علم
غور العلم ومن علم غور العلم صدر عن شرائع الحكم
ومن حلم لم يفرط في أمره وعاش في الناس حميدا .
والجهاد منها على أربع شعب على الأمر بالمعروف
والنهي عن المنكر والصدق في المواطن وشنآن
الفاسقين فمن أمر بالمعروف شد ظهور المؤمنين
ومن نهى عن المنكر أرغم أنوف المنافقين ومن صدق
في المواطن قضى ما عليه ومن شنئ الفاسقين وغضب
لله غضب الله له وأرضاه يوم القيامة . والكفر

على اربع

على أربع دعائم على التعمق والتنازع والزيغ والشقاق فمن تعمق لم ينب إلى الحق ومن كثر نزاعه بالجهل دام عماه عن الحق ومن زاغ ساءت عنده الحسنة وحسنت عنده السيئة وسكر سكر الضلالة ومن شاق وعرت عليه طرقه وأعضل عليه أمره وضاق مخرجه والشك على أربع شعب على التماري والهول والتردد والاستسلام فمن جعل المراء ديدنا لم يصبح ليله ومن هاله ما بين يديه نكص على عقبيه ومن تردد في الريب وطئته سنابك الشياطين ومن استسلم لهلكة الدنيا والآخرة هلك فيهما وبعد هذا كلام تركنا ذكره خوف الإطالة والخروج عن الغرض المقصود في هذا الكتاب

وقال عليه السلام فاعل الخير خير منه وفاعل الشر شر منه

وقال عليه السلام كن سمحا ولا تكن مبذرا وكن مقدرا ولا تكن مقترا

أشرف الغنى ترك المنى

من أسرع إلى الناس بما يكرهون قالوا فيه بما لا يعلمون

من أطال الأمل أساء العمل

وقال عليه السلام وقد لقيه عند مسيره إلى الشام دهاقين الأنبار فترجلوا له واشتدوا بين يديه فقال ما هذا الذي صنعتموه فقالوا خلق منا نعظم به أمراءنا فقال والله ما ينتفع بهذا أمراؤكم وإنكم لتشقون به على أنفسكم وتشقون به في آخرتكم وما أخسر المشقة وراءها العقاب وأربح الدعة معها الأمان من النار

وقال لابنه الحسن عليهما السلام يا بني احفظ عني أربعا وأربعا لا يضرك ما عملت معهن إن أغنى الغنى العقل وأكبر الفقر الحمق وأوحش الوحشة العجب وأكرم الحسب حسن الخلق

يا بني إياك ومصادقة الأحمق فإنه يريد أن ينفعك
فيضرك وإياك ومصادقة البخيل فإنه يقعد عنك
أحوج ما تكون إليه وإياك ومصادقة الفاجر فإنه
يبيعك بالتافه وإياك ومصادقة الكذاب فإنه
كالسراب يقرب عليك البعيد ويبعد عليك القريب عنك صح
وقال عليه السلام لا قربة بالنوافل إذا أضرت بالفرائض
لسان العاقل وراء قلبه وقلب الأحمق وراء لسانه
وهذا من المعاني العجيبة الشريفة والمراد به أن العاقل لا يطلق
لسانه إلا بعد مشاورة الروية ومؤامرة الفكرة والأحمق
تسبق حذفات لسانه وفلتات كلامه مراجعة فكره
ومماخضة رأيه فكأن لسان العاقل تابع لقلبه وكأن
قلب الأحمق تابع للسانه وقد روي عنه عليه السلام
هذا المعنى بلفظ آخر وهو قوله قلب الأحمق في فيه
ولسان العاقل في قلبه ومعناهما واحد وقال عليه
السلام لبعض أصحابه في علة اعتلها جعل الله ما كان
من شكواك حطا لسيئاتك فإن المرض لا أجر فيه
ولكنه يحط السيئات ويحتها حت الأوراق وإنما الأجر
في القول باللسان والعمل بالأيدي والأقدام وإن الله
سبحانه يدخل بصدق النية والسريرة الصالحة
من يشاء من عباده الجنة وأقول صدق عليه السلام
إن المرض لا أجر فيه لأنه من قبيل ما يستحق عليه العوض
لأن العوض يستحق على ما كان في مقابلة فعل الله تعالى
بالعبد من الآلام والأمراض وما يجري مجرى ذلك
والأجر والثواب يستحقان على ما كان في مقابلة فعل
العبد فبينهما فرق قد بينه عليه السلام كما يقتضيه علمه

الثاقب

النادم ورائه الصامت ؞ وقال عليه السلم في ذكر خباب
ابن الارت يرحم الله خبابا فلقد اسلم راغبا وهاجر طائعا
وعاش مجاهدا ؞ طوبى لمن ذكر المعاد وعمل للحساب ؞
وقنع بالكفاف ؞ ورضي عن الله ؞ وقال عليه السلم لو
ضربت خيشوم المؤمن بسيفي هذا على ان يبغضني ما ابغضني
ولو صببت الدنيا بجماتها على المنافق على ان يحبني ما احبني
وذلك انه قضي فانقضى على لسان النبي الامي ص انه
قال لا يبغضك مؤمن ولا يحبك منافق ؞ وقال
عليه السلم سيئة تسوءك خير عند الله من حسنة
تعجبك ؞ قدر الرجل على قدر همته ؞ وصدقه على
قدر مروته وشجاعته على قدر انفته ؞ وعفته
على قدر غيرته ؞ الظفر بالحزم ؞ والحزم باجالة
الراي ؞ والراي بتحصين الاسرار ؞ احذروا صولة
الكريم اذا جاع ؞ واللئيم اذا شبع ؞ قلوب الرجال
وحشية فمن تالفها اقبلت عليه ؞ عيبك مستور
ما اسعدك جدك ؞ وقال عليه السلم اولى الناس
بالعفو اقدرهم على العقوبة ؞ السخا ما كان ابتدا
فاما ما كان عن مسألة فحيا وتذمم ؞ لا غنى كا
لعقل ولا فقر كالجهل ؞ ولا ميراث كالادب ؞ ولا
ظهير كالمشاورة ؞ الصبر صبران ؞ صبر على ما تكره ؞
وصبر عما تحب ؞ الغنى في الغربة وطن ؞ والفقر
في الوطن غربة ؞ القناعة مال لا ينفد ؞ المال
مادة الشهوات ؞ من حذرك كمن بشرك ؞
اللسان سبع ان خلي عنه عقر ؞ المراة عقرب
حلوة اللسبة ؞ الشفيع جناح الطالب ؞ اهل

الدنيا كركب يسار بهم وهم نيام ∴ فقد الأحبة
غربة ∴ فوت الحاجة أهون من طلبها إلى غير أهلها ∴ لا
تستحي من إعطاء القليل فإن الحرمان أقل منه ∴ العفاف
زينة الفقر ∴ إذا لم يكن ما تريد فلا تبل كيف كنت ∴
لا ترى الجاهل إلا مفرطاً أو مفرّطاً ∴ إذا تم العقل
نقص الكلام ∴ الدهر يخلق الأبدان ويجدد الآمال
ويقرّب المنية ويباعد الأمنية من ظفر به نصب
ومن فاته تعب ∴ من نصب نفسه للناس إماماً
فعليه أن يبدأ بتعليم نفسه قبل تعليم غيره ∴ و
ليكن تأديبه بسيرته قبل تأديبه بلسانه ومعلّم
نفسه ومؤدّبها أحق بالإجلال من معلّم الناس ومؤ
دّبهم ∴ نفس المرء خطاه إلى أجله ∴ كل معدود
منقض ∴ وكل متوقع آت ∴ إن الأمور إذا اشتبهت
اعتبر آخرها بأولها ∴ ومن خبر

ضرار بن ضمرة الضبابي

عند دخوله على معوية ومسألته له عن أمير المؤمنين عليه السلم

قال فأشهد لقد رأيته في بعض مواقفه وقد أرخى الليل
سدوله وهو قائم في محرابه قابض على لحيته يتململ
تململ السليم ويبكي بكاء الحزين ويقول
يا دنيا يا دنيا إليك عني أبي تعرضت أم إليّ تشوقت
لا حان حينك ∴ هيهات غرّي غيري ∴ لا حاجة لي
فيك ∴ قد طلقتك ثلاثاً لا رجعة فيها فعيشك قصير
وخطرك يسير وأملك حقير ∴ آه من قلة الزاد
وطول الطريق وبعد السفر وعظيم المورد ∴

ومن كلام له عليه السلم

للسائل

ولا تبال

التشوق

تشوقت

السائل اكان مسيرك الى الشام بقضاء
من الله وقدر بعد كلام طويل هذا مختاره
ويحك لعلك ظننت قضاء لازما وقدرا حاتما ولو كان
ذلك كذلك لبطل الثواب والعقاب وسقط الوعد
والوعيد ان الله سبحانه امر عباده تخييرا و
نهاهم تحذيرا وكلف يسيرا ولم يكلف عسيرا و
اعطى على القليل كثيرا ولم يعص مغلوبا ولم يطع
مكرها ولم يرسل الانبياء لعبا ولم ينزل الكتب
للعباد عبثا ولا خلق السموات والارض وما بينهما
باطلا ذلك ظن الذين كفروا فويل للذين كفروا
من النار وقال عليه السلم خذ الحكمة انى
كانت فان الحكمة تكون في صدر المنافق
فتلجلج في صدره حتى تخرج فتسكن الى صواحبها
في صدر المؤمن الحكمة ضالة المؤمن فخذ
الحكمة ولو من اهل النفاق قيمة كل امرئ
ما يحسنه وهي الكلمة التي لا تصاب لها
قيمة ولا توزن بها حكمة ولا تقرن اليها كلمة
وقال عليه السلم اوصيكم بخمس لو ضربتم
اليها آباط الابل لكانت لذلك اهلا لا يرجون
احد منكم الا ربه ولا يخافن الا ذنبه
ولا يستحيين احد اذا سئل عما لا يعلم ان يقول لا اعلم
ولا يستحيين احد اذا لم يعلم الشيء ان يتعلمه وعليكم
بالصبر فان الصبر من الايمان كالراس من الجسد
لا خير في جسد لا راس معه ولا في ايمان لا صبر
معه وقال لرجل افرط في الثناء عليه وكان له

مكرها
تختلج خ
كانت

منهما. انا دون ما تقول وفوق ما في نفسك. وقال بقية
السيف ابقى عددا واكثر ولدا. من ترك قول لا ادري
اصيبت مقاتله. رأي الشيخ احب الي من جلد الغلام
وروي من مشهد الغلام. عجبت لمن يقنط ومعه
الاستغفار. وحكى عنه ابو جعفر محمد بن علي الباقر
عليهما السلام انه قال كان في الارض امانان من عذاب
الله سبحانه وقد رفع احدهما فدونكم الآخر
فتمسكوا به. اما الامان الذي رفع فهو رسول الله
صلى الله عليه وسلم واما الامان الباقي فهو الاستغفار
قال الله عز من قائل وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم
وما كان الله معذبهم وهم يستغفرون. وهذا
من محاسن الاستخراج ولطائف الاستنباط.
من اصلح ما بينه وبين الله اصلح الله ما بينه وبين
الناس. ومن اصلح امر آخرته اصلح الله امر دنياه
ومن كان له من نفسه واعظ كان عليه من الله حافظ
الفقيه كل الفقيه من لم يقنط الناس من رحمة الله
ولم يؤيسهم من روح الله ولم يؤمنهم من مكر الله
اوضع العلم ما وقف على اللسان وارفعه ما
ظهر في الجوارح والاركان. ان هذه القلوب تمل
كما تمل الابدان فابتغوا لها طرائف الحكمة.
لا يقولن احدكم اللهم اني اعوذ بك من الفتنة لانه
ليس احد الا وهو مشتمل على فتنة. ولكن من
استعاذ فليستعذ من مضلات الفتن فان الله سبحانه
يقول واعلموا انما اموالكم واولادكم فتنة
ومعنى ذلك انه سبحانه يختبرهم بالاموال والاولاد

من مقاتله خ

ليتبين

ليتبين الساخط

ليتبين الساخط لرزقه والراضي بقسمه وان كان سبحانه
اعلم بهم من انفسهم ولكن لتظهر الافعال التي بها يستحق
الثواب والعقاب لان بعضهم يحب الذكور ويكره الاناث
وبعضهم يحب تثمير المال ويكره انثلام الحال وهذا
من غريب ما سمع منه في التفسير وسئل عليه السلم عن الخير
ما هو فقال ليس الخير ان يكثر مالك وولدك ولكن
الخير ان يكثر علمك وان يعظم حلمك وان تباهي
الناس بعبادة ربك فان احسنت حمدت الله وان اسات
استغفرت الله ولا خير في الدنيا الا لرجلين رجل
اذنب ذنوبا فهو يتداركها بالتوبة ورجل يسارع
في الخيرات ولا يقل عمل مع التقوى وكيف يقل
ما يتقبل ان اولى الناس بالانبياء اعلمهم بما جاؤا
به ثم تلا ان اولى الناس بابرهيم للذين اتبعوه وهذا النبي
والذين امنوا الاية ثم قال ان ولي محمد من اطاع الله
وان بعدت لحمته وان عدو محمد من عصى الله وان قربت
قرابته وسمع رجلا من الحرورية يتهجد ويقرا
فقال نوم على يقين خير من صلاة في شك اعقلوا الخبر
اذا سمعتموه عقل رعاية لا عقل رواية فان رواة العلم
كثير ورعاته قليل وسمع رجلا يقول انا لله و
انا اليه راجعون فقال ان قولنا انا لله اقرار على
انفسنا بالملك وقولنا انا اليه راجعون اقرار على
انفسنا بالهلك ومدحه قوم في وجهه فقال اللهم
انك اعلم بي من نفسي وانا اعلم بنفسي منهم اللهم
اجعلنا خيرا مما يظنون واغفر لنا ما لا يعلمون لا
يستقيم قضاء الحوائج الا بثلث باستصغارها لتعظم

وباستكتامها لتظهر وبتعجيلها لتهنأ ⁘ يأتي على الناس
زمان لا يقرب فيه إلا الماحل ولا يظرف فيه إلا الفاجر
ولا يضعف فيه إلا المنصف يعدون الصدقة فيه غرما
وصلة الرحم منا ⁘ والعبادة استطالة على الناس فعند
ذلك يكون السلطان بمشورة الإماء وإمارة الصبيان
وتدبير الخصيان ⁘ ورؤي عليه إزار خلق مرقوع
فقيل له في ذلك فقال يخشع له القلب وتذل به النفس
ويقتدي به المؤمنون ⁘ إن الدنيا والآخرة عدوان
متفاوتان وسبيلان مختلفان فمن أحب الدنيا وتولاها
أبغض الآخرة وعاداها وهما بمنزلة المشرق
والمغرب وماش بينهما كلما قرب من واحد بعد
من الآخر وهما بعد ضرتان ⁘ وعن نوف البكالي
قال رأيت أمير المؤمنين عليه السلم ذات ليلة وقد
خرج من فراشه فنظر إلى النجوم فقال يا نوف
أراقد أنت أم رامق فقلت بل رامق يا أمير المؤمنين
فقال يا نوف طوبى للزاهدين في الدنيا الراغبين
في الآخرة أولئك قوم اتخذوا الأرض بساطا و
ترابها فراشا وماءها طيبا والقرآن شعارا ⁘
والدعاء دثارا ثم قرضوا الدنيا قرضا على منهاج
المسيح ⁘ يا نوف إن داود عليه السلم قام في مثل
هذه الساعة من الليل فقال إنها ساعة لا يدعو
فيها عبد إلا استجيب له إلا أن يكون عشارا أو
عريفا أو شرطيا أو صاحب عرطبة وهي
الطنبور أو صاحب كوبة وهي الطبل وقد قيل
أيضا إن العرطبة الطبل والكوبة الطنبور

وقال عليه السلم إن الله

قال ثعلب بكال قبيلة من اليمن

عرطبة

إن الله افترض عليكم فرائض فلا تضيعوها وحد لكم
حدودا فلا تعتدوها ونهاكم عن اشياء
فلا تنتهكوها وسكت لكم عن اشياء ولم يدعها
نسيانا فلا تتكلفوها لا يترك الناس شيئا من امر
دينهم لاستصلاح دنياهم الا فتح الله عليهم ما هو
اضر منه رب عالم (قد) قتله جهله وعلمه معه
لا ينفعه ولقد علق بنياط هذا الانسان بضعة
هي اعجب ما فيه وذلك القلب وله مواد من الحكمة
واضداد من خلافها فان سنح له الرجاء اذله الطمع
وان هاج به الطمع اهلكه الحرص وان ملكه الياس
قتله الاسف وان عرض له الغضب اشتد به الغيظ
وان اسعده الرضا نسي التحفظ وان غاله الخوف
شغله الحذر وان اتسع له الامن استلبته الغرة
وان اصابته مصيبة فضحه الجزع وان افاد مالا
اطغاه الغنى وان عضته الفاقة شغله البلاء وان
جهده الجوع قعد به الضعف وان افرط به الشبع
كظته البطنة فكل تقصير به مضر وكل
افراط له مفسد نحن النمرقة الوسطى بها
يلحق التالي واليها يرجع الغالي لا يقيم امر الله
تعالى الا من لا يصانع ولا يضارع ولا يتبع المطامع و
قال عليه السلم وقد توفي سهل بن حنيف الانصاري
بالكوفة مرجعه معه من صفين وكان من احب الناس
اليه لو احبني جبل لتهافت معنى ذلك ان المحنة
تغلظ عليه فتسرع المصائب اليه ولا تفعل ذلك
الا بالاتقياء والابرار والمصطفين الاخيار
وهذا مثل قوله عليه السلم من احبنا اهل البيت

وليستعدّ للفقر جلبابا ۞ وقد تؤوّل ذلك على معنى
آخر ليس هذا موضع ذكره ۞ وقال لا مال أعود من
العقل ولا وحدة أوحش من العجب ولا عقل كالتدبير
ولا كرم كالتقوى ولا قرين كحسن الخلق ولا ميراث
كالأدب ولا قائد كالتوفيق ولا تجارة كالعمل
الصالح ولا ربح كالثواب ولا ورع كالوقوف عند
الشبهة ولا زهد كالزهد في الحرام ولا علم كالتفكّر
ولا عبادة كأداء الفرائض ولا إيمان كالحياء والصبر
ولا حسب كالتواضع ولا شرف كالعلم ولا مظاهرة
أوثق من مشاورة ۞ إذا استولى الصلاح على الزمان
وأهله ثمّ أساء رجل الظنّ برجل لم تظهر منه خزية
فقد ظلم ۞ وإذا استولى الفساد على الزمان وأهله فأحسن
رجل الظنّ برجل فقد غرّر ۞ وقيل له عليه السلم
كيف تجدك يا أمير المؤمنين فقال كيف تكون حال
من يفنى ببقائه ويسقم بصحّته ويؤتى من مأمنه ۞
وقال عليه السلم كم من مستدرج بالإحسان إليه و
مغرور بالستر عليه ومفتون بحسن القول فيه
وما ابتلى الله أحدا بمثل الإملاء له ۞ وقال عليه السلم
هلك فيّ رجلان محبّ غالٍ ومبغض قالٍ ۞ مثل الدنيا
كمثل الحيّة ليّن مسّها والسمّ الناقع في جوفها
يهوي إليها الغرّ الجاهل ويحذرها ذو اللبّ العاقل
وسئل عن قريش فقال أمّا بنو مخزوم فريحانة
قريش نحبّ حديث رجالهم والنكاح في نسائهم ۞
وأمّا بنو عبد شمس فأبعدها رأيا وأمنعها لما وراء
ظهورها وأمّا نحن فأبذل لما في أيدينا وأسمح عند
الموت بنفوسنا وهم أكثر وأمكر وأنكر ونحن أفصح
وأنصح

واَنْصح واَصَح ⁘ وقال عليه السلام شتّان ما بين عملين عملٌ
تذهب لذّته وتبقى تبعته وعمل تذهب مؤونته و
يبقى اجره ⁘ وتبع جنازة فسمع رجلا يضحك فقال
كأنّ الموت فيها على غيرنا كُتِبَ ⁘ وكأنّ الحق فيها على
غيرنا وجب ⁘ وكأنّ الذي نرى من الاموات سفرٌ عمّا قليل
الينا راجعون ⁘ نبوّئهم اجداثهم ونأكل تراثهم كأنّا مخلدون بعدهم
ثم نسينا كلّ واعظ وواعظة ورمينا بكلّ جائحة طوبى
لمن ذلّ في نفسه وطاب كسبه وصلحت سريرته و
حسنت خليقته وانفق الفضل من ماله وامسك
الفضل من لسانه وعزل عن الناس شرّه ووسعته
السنّة ولم ينسب الى البدعة ⁘ ومن الناس من ينسب
هذا الكلام الى رسول الله صلى الله عليه وآله ⁘ غيرة
المرأة كفر وغيرة الرجل ايمان ⁘ لأنسبنّ الاسلام
نسبة لم ينسبها احد قبلي ⁘ الاسلام هو التسليم
والتسليم هو اليقين واليقين هو التصديق والتصديق هو الاقرار والاقرار هو الاداء والا
داء هو العمل ⁘ عجبت للبخيل يستعجل الفقر الذي منه
هرب ويفوته الغنى الذي اياه طلب فيعيش في الدنيا
عيش الفقراء ويحاسب في الآخرة حساب الاغنياء
وعجبت للمتكبّر الذي كان بالامس نطفة ويكون
غدا جيفة ⁘ وعجبت لمن شكّ في الله وهو يرى
خلق الله وعجبت لمن نسي الموت وهو يرى الموتى
وعجبت لمن انكر النشأة الاخرى وهو يرى
النشأة الاولى وعجبت لعامر دار الفناء وتارك
دار البقاء ⁘ من قصّر في العمل ابتلي بالهمّ ⁘ و

ولا حاجة لله فيمن ليس لله في نفسه وماله نصيب
توقوا البرد في أوله وتلقوه في آخره فإنه يفعل
في الأبدان كفعله في الأشجار أوله يحرق وآخره يورق
وقال عظم الخالق عندك يصغر المخلوق في عينك
عينيك
وقال عليه السلم وقد رجع من صفين فأشرف على القبور
بظاهر الكوفة يا أهل الديار الموحشة والمحال
المقفرة والقبور المظلمة يا أهل التربة يا أهل
الغربة يا أهل الوحدة يا أهل الوحشة أنتم لنا
فرط سابق ونحن لكم تبع لاحق أما الدور
فقد سكنت وأما الأزواج فقد نكحت وأما الأ
موال فقد قسمت هذا خبر ما عندنا فما خبر ما
عندكم ثم التفت إلى أصحابه فقال لو أذن لهم
في الكلام لأخبروكم أن خير الزاد التقوى
وقال عليه السلم وقد سمع رجلا يذم الدنيا
أيها الذام للدنيا المغتر بالدنيا ثم تذمها
أنت المتجرم عليها أم هي المتجرمة عليك متى
استهوتك أم متى غرتك أبمصارع آبائك من
البلى أم بمضاجع أمهاتك تحت الثرى كم عللت
بكفيك وكم مرضت بيديك تبغي لهم الشفاء
وتستوصف لهم الأطباء غداة لا يغني عنهم دواؤك
ولا ينفعهم بكاؤك لم ينفع أحدهم إشفاقك
ولم تسعف فيه بطلبتك ولم تدفع عنه بقوتك
قد مثلت لك به الدنيا نفسك وبمصرعه مصرعك
إن الدنيا دار صدق لمن صدقها ودار عافية
لمن فهم عنها ودار غنى لمن تزود منها ودار موعظة

لمن اتعظ

لمن اتعظ بها، مسجد احباء الله ومصلى ملائكة الله
ومهبط وحي الله ومتجر اولياء الله، اكتسبوا فيها
الرحمة وربحوا فيها الجنة فمن ذا يذمها وقد اذنت
ببينها ونادت بفراقها ونعت نفسها واهلها فمثلت لهم
ببلائها البلاء وشوقتهم بسرورها الى السرور راحت
بعافية وابتكرت بفجيعة ترغيبا وترهيبا وتخويفا
وتحذيرا، فذمها رجال غداة الندامة وحمدها اخرون
يوم القيمة ذكرتهم الدنيا فذكروا وحدثتهم
فصدقوا ووعظتهم فاتعظوا، وقال عليه السلام
ان لله ملكا ينادي في كل يوم لدوا للموت واجمعوا
للفناء وابنوا للخراب، وقال عليه السلام الدنيا دار
ممر لا دار مقر والناس فيها رجلان رجل باع نفسه
فاوبقها ورجل ابتاع نفسه فاعتقها، لا يكون الصديق
صديقا حتى يحفظ اخاه في ثلث في نكبته وغيبته و
وفاته، من اعطي اربعا لم يحرم اربعا من اعطي الدعا
لم يحرم الاجابة ومن اعطي التوبة لم يحرم القبول
ومن اعطي الاستغفار لم يحرم المغفرة، ومن
اعطي الشكر لم يحرم الزيادة، وتصديق ذلك في
كتاب الله سبحانه قال الله عز وجل في الدعا ادعوني
استجب لكم وقال في الاستغفار ومن يعمل سوءا
او يظلم نفسه ثم يستغفر الله يجد الله غفورا رحيما،
وقال في الشكر لئن شكرتم لازيدنكم وقال في التوبة
انما التوبة على الله للذين يعملون السوء بجهالة ثم يتوبون
من قريب فاولئك يتوب الله عليهم وكان الله عليما
حكيما، الصلوة قربان كل تقي، والحج جهاد كل

الى دار مقر

ضعيف ۞ ولكل شيء زكاة وزكاة البدن الصيام ۞
وجهاد المرأة حسن التبعل ۞ استنزلوا الرزق بالصدقة ۞
ومن أيقن بالخلف جاد بالعطية ۞ تنزل المعونة على قدر
المؤونة ۞ ما عال امرؤ اقتصد ۞ قلة العيال أحد اليسارين ۞
والتودد نصف العقل ۞ والهم نصف الهرم ۞ ينزل
الصبر على قدر المصيبة ومن ضرب يده على فخذه عند
مصيبته حبط أجره ۞ كم من صائم ليس له من صيامه
إلا الظمأ ۞ وكم من قائم ليس له من قيامه إلا العناء ۞ — والجوع
حبذا نوم الأكياس وإفطارهم ۞ سوسوا إيمانكم
بالصدقة وحصنوا أموالكم بالزكاة وادفعوا
أمواج البلاء بالدعاء ۞ ومن كلامه لكميل
بن زياد النخعي قال كميل بن زياد ۞ أخذ — بلغ
بيدي أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام
فأخرجني إلى الجبان فلما أصحر تنفس الصعداء ثم قال
يا كميل ۞ إن هذه القلوب أوعية فخيرها أوعاها
فاحفظ عني ما أقول لك ۞ الناس ثلاثة فعالم رباني
ومتعلم على سبيل النجاة وهمج رعاع أتباع كل ناعق
يميلون مع كل ريح لم يستضيئوا بنور العلم ولم يلجؤوا
إلى ركن وثيق ۞ يا كميل العلم خير من المال العلم
يحرسك وأنت تحرس المال ۞ والمال تنقصه النفقة
والعلم يزكو على الإنفاق وصنيع المال يزول بزواله ۞
يا كميل بن زياد معرفة العلم دين يدان به يكسب
الإنسان الطاعة في حياته وجميل الأحدوثة بعد
وفاته والعلم حاكم والمال محكوم عليه ۞ يا
كميل بن زياد هلك خزان الأموال وهم أحياء

والعلماء

والعلماء باقون ما بقي الدهر، أعيانهم مفقودة وأمثالهم
في القلوب موجودة، ها إن ها هنا لعلماً جماً، وأشار
الى صدره، لو أصبت له حملة، بلى أصيب لقناً غير مأمون
عليه، مستعملاً آلة الدين للدنيا، ومستظهراً بنعم
الله على عباده، وبحججه على أوليائه، أو منقاداً لحملة الحق
لا بصيرة له في أحنائه، ينقدح الشك في قلبه لأول عارض
من شبهة، ألا لا ذا ولا ذاك، أو منهوماً باللذة سلس القياد
للشهوة، أو مغرماً بالجمع والادخار، ليسا من رعاة الدين
في شيء، أقرب شيء شبهاً بهما الأنعام السائمة، كذلك
يموت العلم بموت حامليه، اللهم بلى لا تخلو الأرض من
قائم لله بحجة، إما ظاهراً مشهوراً أو خائفاً مغموراً، لئلا
تبطل حجج الله وبيناته، وكم ذا وأين أولئك، أولئك و
الله الأقلون عدداً والأعظمون قدراً، يحفظ الله بهم حججه
وبيناته حتى يودعوها نظراءهم ويزرعوها في
قلوب أشباههم، هجم بهم العلم على حقيقة البصيرة
وباشروا روح اليقين، واستلانوا ما استوعره المترفون
واستأنسوا بما استوحش منه الجاهلون، وصحبوا
الدنيا بأبدان أرواحها معلقة بالمحل الأعلى، أولئك
خلفاء الله في أرضه والدعاة الى دينه، آه آه شوقاً
الى رؤيتهم، انصرف إذا شئت. وقال عليه السلام
المرء مخبوء تحت لسانه. هلك امرؤ لم يعرف قدره.
وقال لرجل سأله أن يعظه: لا تكن ممن يرجو الآخرة
بغير العمل، ويرجي التوبة بطول الأمل، يقول في الدنيا
بقول الزاهدين ويعمل فيها بعمل الراغبين، إن أعطي
منها لم يشبع وإن منع منها لم يقنع، يعجز عن شكر ما أوتي

ويبتغي الزيادة فيما بقي ينهى ولا ينتهي ويأمر بما لا يأتي
يحب الصالحين ولا يعمل عملهم ويبغض المذنبين وهو احدهم
يكره الموت لكثرة ذنوبه ويقيم على ما يكره الموت
له ان سقم ظل نادما وان صح امن لاهيا يعجب بنفسه
اذا عوفي ويقنط اذا ابتلي ان اصابه بلاء دعا مضطرا
وان ناله رخاء اعرض مغترا تغلبه نفسه على ما يظن
ولا يغلبها على ما يستيقن يخاف على غيره بادنى من ذنبه
ويرجو لنفسه باكثر من عمله ان استغنى بطر وفتن
وان افتقر قنط ووهن يقصر اذا عمل ويبالغ اذا سأل
ان عرضت له شهوة اسلف المعصية وسوف التوبة
وان عرته محنة انفرج عن شرائط الملة يصف العبرة
ولا يعتبر ويبالغ في الموعظة ولا يتعظ فهو بالقول
مدل ومن العمل مقل ينافس فيما يفنى ويسامح فيما
يبقى يرى الغنم مغرما والغرم مغنما يخشى الموت
ولا يبادر الفوت يستعظم من معصية غيره ما
يستقل اكثر منه من نفسه ويستكثر من طاعته
ما يحقره من طاعة غيره فهو على الناس طاعن ولنفسه
مداهن اللهو مع الاغنياء احب اليه من الذكر مع
الفقراء يحكم على غيره لنفسه ولا يحكم عليها لغيره
ويرشد غيره ويغوي نفسه فهو يطاع ويعصي ويستوفي
ولا يوفي ويخشى الخلق في غير ربه ولا يخشى ربه
في خلقه. لو لم يكن في هذا الكتاب الا هذا الكلام
لكفى به موعظة ناجعة وحكمة بالغة وبصيرة
لمبصر وعبرة لناظر مفكر. وقال عليه السلام
لكل امرئ عاقبة حلوة او مرة لكل مقبل ادبار

وما الا بركان لم يكن لا يعدم الصبور الظفر وان طال
به الزمان الراضي بفعل قوم كالداخل فيه معهم وعلى
كل داخل في باطل اثمان اثم العمل به واثم الرضى به
اعتصموا بالذمم في اوتادها عليكم بطاعة من لا
تعذرون بجهالته قد بصرتم ان ابصرتم وقد هديتم
ان اهتديتم عاتب اخاك بالاحسان اليه واردد
شره بالانعام عليه من وضع نفسه مواضع
التهمة فلا يلومن من اساء به الظن من ملك استاثر
من استبد برايه هلك ومن شاور الرجال شاركها
في عقولها من كتم سره كانت الخيرة بيده الفقر
الموت الاكبر من قضى حق من لا يقضي حقه فقد عبده
لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق لا يعاب المرء
بتاخير حقه انما يعاب من اخذ ما ليس له الاعجاب يمنع
من الازدياد الامر قريب والاصطحاب قليل قد اضاء
الصبح لذي عينين ترك الذنب اهون من طلب التوبة
كم من اكلة منعت اكلات الناس اعداء ما جهلوا
من استقبل وجوه الاراء عرف مواقع الخطاء
من احد سنان الغضب لله قوي على قتل اشداء الباطل
اذا هبت امرا فقع فيه فان شدة توقيه اعظم مما تخاف
منه آلة الرياسة سعة الصدر ازجر المسيء
بثواب المحسن احصد الشر من صدر غيرك بقلعه
من صدرك اللجاجة تسل الراي الطمع رق
مؤبد ثمرة التفريط الندامة وثمرة الحزم
السلامة لا خير في الصمت عن الحكم كما انه لا
خير في القول بالجهل ما اختلف دعوتان الا كانت

استعصموا
الاحمر

منه

إحداهما ضلالة. ما شككت في الحق مذ أريته.
ما كَذبت ولا كُذبت ولا ضللت ولا ضُلّ بي. للظالم
البادي غداً بكفه عضة. الرحيل وشيك. من أبدى
صفحته للحق هلك. من لم ينجه الصبر أهلكه الجزع.
أتكون الخلافة بالصحابة ولا تكون بالصحابة والقرابة.
وروي له شعر في هذا المعنى وهو

فإن كنت بالشورى ملكت أمورهم فكيف بهذا والمشيرون غُيَّب
وإن كنت بالقربى حججت خصيمهم فغيرك أولى بالنبي وأقرب

إنما المرء في الدنيا غرض تنتضل فيه المنايا ونهب تبادره
المصائب ومع كل جرعة شرق وفي كل أكلة غصص و
لا ينال العبد نعمة إلا بفراق أخرى ولا يستقبل يوماً
من عمره إلا بفراق آخر من أجله فنحن أعوان المنون
وأنفسنا نصب الحتوف فمن أين نرجو البقاء وهذا
الليل والنهار لم يرفعا من شيء شرفاً إلا أسرعا الكرة
في هدم ما بنيا وتفريق ما جمعا. يا ابن آدم ما كسبت
فوق قوتك فأنت فيه خازن لغيرك. إن للقلوب
شهوة وإقبالاً وإدباراً فأتوها من قبل شهوتها و
إقبالها فإن القلب إذا أكره عمي. متى أشفي إذا
غضبت أحين أعجز عن الانتقام فيقال لي لو صبرت
أم حين أقدر عليه فيقال لو عفوت. وقال وقد مر بقذر
على مزبلة هذا ما بخل به الباخلون وروي أنه قال
هذا ما كنتم تتنافسون فيه بالأمس. وقال لم يذهب
من مالك ما وعظك. وقال لما سمع قول الخوارج لا
حكم إلا لله كلمة حق يراد بها باطل. وقال
في صفة الغوغاء هم الذين إذا اجتمعوا غلبوا وإذا

واعجباه

أقرب من

غيظي صح

تفرقوا

[لم] يعرفوا وقيل بل قال هم الذين اذا اجتمعوا
ضروا واذا افترقوا نفعوا فقيل قد علمنا مضرة
اجتماعهم فما منفعة افتراقهم فقال يرجع اصحاب
المهن الى مهنهم فينتفع الناس بهم كرجوع البناء
الى بنائه والنساج الى منسجه والخباز الى مخبزه
واتى بجان ومعه غوغاء فقال لا مرحبا بوجوه
لا ترى الا عند كل سوءة وقال ان مع كل انسان
ملكين يحفظانه فاذا جاء القدر خليا بينه وبينه
وان الاجل جنة حصينة وقال له طلحة والزبير نبايعك
على انا شركاؤك فى هذا الامر فقال لا ولكنكما
شريكان فى القوة والاستعانة وعونان على العجز
والاود وقال ايها الناس اتقوا الله الذى ان قلتم
سمع وان اضمرتم علم وبادروا الموت الذى ان هربتم
ادرككم وان اقمتم اخذكم وان نسيتموه ذكر
كم لا يزهدنك فى المعروف من لا يشكره لك
فقد يشكرك عليه من لا يستمتع بشىء منه وقد تدرك
من شكر الشاكر اكثر مما اضاع الكافر والله يحب
المحسنين كل وعاء يضيق بما جعل فيه الا وعاء
العلم فانه يتسع اول عوض الحليم من حلمه ان
الناس انصاره على الجاهل ان لم تكن حليما فتحلم
فانه قل من تشبه بقوم الا واوشك ان يكون منهم
من حاسب نفسه ربح ومن غفل عنها خسر و
من خاف امن ومن اعتبر ابصر ومن ابصر فهم ومن
فهم علم لتعطفن الدنيا علينا بعد شماسها
عطف الضروس على ولدها وتلا عقيب ذلك ونريد

المهن الى

ع

من لم يستمتع

أن نمنّ على الذين استضعفوا في الأرض ونجعلهم أئمة ونجعلهم
الوارثين ◦ اتقوا الله تقية من شمّر تجريداً وجدّ
تشميراً ◦ وانكمش في مهل وبادر عن وجل ونظر في كرّة
الموئل وعاقبة المصدر ومغبة المرجع ◦ الجود
حارس الأعراض ◦ والحلم فدام السفيه ◦ والعفو
زكاة الظفر ◦ والسلو عوضك ممن غدر ◦ والاستشارة
عين الهداية ◦ وقد خاطر من استغنى برأيه ◦ والصبر
يناضل الحدثان ◦ والجزع من أعوان الزمان ◦ وأشرف
الغنى ترك المنى ◦ وكم من عقل أسير تحت هوى أمير
ومن التوفيق حفظ التجربة ◦ والمودة قرابة مستفادة ◦
ولا تأمنن ملولاً ◦ عجب المرء بنفسه أحد حساد عقله
اغض على القذى والألم ترض أبداً ◦ من لان عوده كثف
أغصانه ◦ الخلاف يهدم الرأي ◦ من نال استطال
في تقلب الأحوال علم جواهر الرجال ◦ حسد الصديق
من سقم المودة ◦ أكثر مصارع العقول تحت بروق
المطامع ◦ ليس من العدل القضاء على الثقة بالظن ◦
بئس الزاد إلى المعاد العدوان على العباد ◦ من
أشرف أفعال الكريم غفلته عما يعلم ◦ من كساه
الحياء ثوبه لم ير الناس عيبه ◦ بكثرة الصمت
تكون الهيبة ◦ وبالنصفة يكثر الواصلون ◦
بالإفضال تعظم الأقدار ◦ وبالتواضع تتم النعمة
وباحتمال المؤن يجب السؤدد ◦ وبالسيرة العادلة
يقهر المناوئ ◦ وبالحلم عن السفيه تكثر الأنصار
عليه ◦ العجب لغفلة الحساد عن سلامة الأجساد ◦
الطامع في وثاق الذل ◦ الإيمان معرفة بالقلب و

جرّد — عقل صح — كثف صح

إقرار

باللسان وعمل بالأركان ومن أصبح على الدنيا حزينا
فقد أصبح لقضاء الله ساخطا ومن أصبح يشكو
فإنما أصبح
مصيبة نزلت به فقد أصبح يشكو ربه ومن أتى غنيا
فتواضع لغناه ذهب ثلثا دينه ومن قرأ القرآن
فمات فدخل النار فهو ممن كان يتخذ آيات الله
الدنيا
هزوا ومن لهج قلبه بحب التاط منها بثلث هم
لا يغبه وحرص لا يتركه وأمل لا يدركه
كفى بالقناعة ملكا وبحسن الخلق نعيما و
سئل عن قوله تعالى فلنحيينه حيوة طيبة
فقال هي القناعة شاركوا الذي قد أقبل عليه
الرزق فإنه أخلق للغنى وأجدر بإقبال الحظ وقال
في قول الله تعالى إن الله يأمر بالعدل والإحسان
العدل الإنصاف والإحسان التفضل وقال من يعط
باليد القصيرة يعط باليد الطويلة و
معنى ذلك أن ما ينفقه المرء من ماله في سبيل الخير
والبر وإن كان يسيرا فإن الله تعالى يجعل الجزاء
عن
عليه عظيما كثيرا واليدان هاهنا عبارتان النعمتين
ففرق بين نعمة العبد ونعمة الرب فجعل تلك قصيرة
تضعف
وهذه طويلة لأن نعم الله سبحانه أبدا تضعف
على نعم المخلوقين أضعافا كثيرة إذ كانت نعمة
الله تعالى أصل النعم كلها فكل نعمة إليها
ترجع ومنها تنزع وقال لابنه الحسن عليه السلام
لا تدعون إلى مبارزة وإن دعيت إليها فأجب فإن
الداعي باغ والباغي مصروع وقال عليه السلام
خيار خصال النساء شرار خصال الرجال الزهو

والجبن والبخل، فإذا كانت المرأة مزهوة لم
تمكن من نفسها، وإذا كانت بخيلة حفظت مالها ومال
بعلها، وإذا كانت جبانة فرقت من كل شيء يعرض
لها، وقيل له صف لنا العاقل فقال هو الذي يضع الشيء
مواضعه، قيل فصف لنا الجاهل قال قد فعلت،
يعني أن الجاهل هو الذي لا يضع الشيء مواضعه فكأن
ترك صفته صفة له إذ كان بخلاف وصف العاقل،
وقال والله لدنياكم هذه أهون في عيني من عراق
خنزير في يد مجذوم، وقال إن قوما عبدوا الله
رغبة فتلك عبادة التجار، وإن قوما عبدوا الله
رهبة فتلك عبادة العبيد، وإن قوما عبدوا الله
شكرا فتلك عبادة الأحرار، وقال المرأة شر
كلها وشر ما فيها أنه لا بد منها، من أطاع التواني
ضيع الحقوق ومن أطاع الواشي ضيع الصديق،
الحجر الغصب في الدار رهن على خرابها، ويروى
هذا الكلام للنبي صلى الله عليه ولا عجب أن يشتبه الكلا
مان فإن مستقاهما من قليب ومفرغهما من ذنوب،
وقال عليه السلام يوم المظلوم على الظالم أشد من يوم
الظالم على المظلوم، اتق الله بعض التقى وإن قل
واجعل بينك وبين الله سترا وإن رق، إذا ازدحم
الجواب خفي الصواب، إن لله في كل نعمة حقا
فمن أداه زاده منها ومن قصر عنه خاطر بزوال
نعمته، إذا كثرت المقدرة قلت الشهوة، احذروا
نفار النعم فما كل شارد بمردود، الكرم أعطف
من الرحم، من ظن بك خيرا فصدق ظنه

أي يشتبه

أفضل الأعمال

افضل الاعمال ما اكرهت نفسك عليه. عرفت الله سبحانه
بفسخ العزائم وحل العقود. مرارة الدنيا حلاوة
الاخرة وحلاوة الدنيا مرارة الاخرة. فرض الله
الايمان تطهيرا من الشرك والصلوة تنزيها عن الكبر
والزكوة تسبيبا للرزق والصيام ابتلاء لاخلاص
الخلق والحج تقوية للدين والجهاد عزا للاسلام و
الامر بالمعروف مصلحة للعوام والنهي عن المنكر
ردعا للسفهاء وصلة الارحام منماة للعدد والقصاص
حقنا للدماء واقامة الحدود اعظاما للمحارم وترك
شرب الخمر تحصينا للعقل ومجانبة السرقة ايجابا
للعفة وترك الزنا تحصينا للنسب وترك اللواط تكثيرا
للنسل. والشهاد استظهارا على المجاحدات
وترك الكذب تشريفا للصدق والاسلام امانا
من المخاوف والامامة نظاما للامة والطاعة تعظيما
للامامة. وكان عليه السلم يقول احلفوا الظالم اذا
اردتم يمينه بانه بريء من حول الله وقوته فانه اذا
حلف بها كاذبا عوجل. واذا حلف بالله الذي لا اله
الا هو لم يعاجل لانه قد وحده سبحانه. وقال يا ابن
ادم كن وصي نفسك واعمل في مالك ما تؤثر ان يعمل
فيه من بعدك. الحدة ضرب من الجنون لان صاحبها
يندم فان لم يندم فجنونه مستحكم. صحة الجسد
من قلة الحسد. وقال يا كميل مر اهلك ان يروحوا
في كسب المكارم ويدلجوا في حاجة من هو نائم.
فوالذي وسع سمعه الاصوات. ما من احد اودع قلبا
سرورا الا وخلق الله له من ذلك السرور لطفا فاذا

والسلم نخ والسلم

كم الاصلت خ

لَمَّت به نائبةٌ جرى إليها كالماء في انحداره حتى
يطردها عنه كما تطرد غريبة الإبل. إذا أملقتم
فتاجروا الله بالصدقة. الوفاء لأهل الغدر غدر
عند الله والغدر بأهل الغدر وفاء عند الله.

فصل

نذكر فيه شيئاً من اختيار غريب كلامه
المحتاج إلى التفسير

في حديثه: فإذا كان ذلك ضرب يعسوب الدين بذنبه
فيجتمعون إليه كما يجتمع قزع الخريف. اليعسوب
السيد العظيم المالك لأمور الناس يومئذ.
والقزع قطع الغيم التي لا ماء فيها. وفي حديثه
هذا الخطيب الشحشح. يريد الماهر بالخطبة الماضي
فيها وكل ماضٍ في كلام أو سير فهو شحشح
والشحشح في غير هذا الموضع البخيل الممسك.
وفي حديثه إن للخصومة قحماً. يريد
بالقحم المهالك لأنها تقحم أصحابها في المهالك والمتالف
في الأكثر ومن ذلك قحمة الأعراب وهي أن تصيبهم
السنة فتتعرق أموالهم فذلك تقحمها فيهم. و
قيل فيه وجه آخر وهو أنها تقحمهم بلاد
الريف أي تحوجهم إلى دخول الحضر عند محول البدو.
وفي حديثه إذا بلغ النساء نص الحقاق فالعصبة أولى. ويروى نص الحقائق. والنص
منتهى الأشياء ومبلغ أقصاها كالنص في السير
لأنه أقصى ما تقدر عليه الدابة. وتقول نصصت
الرجل عن الأمر إذا استقصيت مسألته
عنه لتستخرج ما عنده فيه. فنص الحقاق يريد به

الإدراك لأنه منتهى الصغر والوقت الذي يخرج منه
الصغير إلى حد الكبير وهو من أفصح الكنايات عن هذا
الأمر وأغربها يقول فإذا بلغ النساء ذلك فالعصبة
أولى بالمرأة من أمها إذا كانوا محرما مثل الإخوة
والأعمام وبتزويجها إن أرادوا ذلك ❁ والحقاق
محاقة الأم للعصبة في المرأة وهو الجدال و
الخصومة وقول كل واحد للآخر أنا أحق منك
بهذا يقال منه حاققته حقاقا مثل جادلته جدالا
وقد قيل إن نص الحقاق بلوغ العقل وهو الإدراك
لأنه إنما أراد منتهى الأمر الذي يجب به الحقوق و
الأحكام ومن رواه نص الحقائق فإنما أراد جمع
حقيقة هذا المعنى ذكره أبو عبيد القسم بن سلام ❁
والذي عندي أن المراد بنص الحقاق هاهنا بلوغ
المرأة إلى الحد الذي يجوز فيه تزويجها وتصرفها
في حقوقها تشبيها بالحقاق من الإبل وهي جمع
حقة وحق وهو الذي استكمل ثلث سنين ودخل
في الرابعة وعند ذلك يبلغ إلى الحد الذي يتمكن فيه
من ركوب ظهره ونصه في السير والحقائق
أيضا جمع حقة فالروايتان جميعا ترجعان إلى
معنى واحد وهذا أشبه بطريقة العرب من المعنى
المذكور أولا ❁ وفي حديثه
إن الإيمان يبدو لمظة في القلب كلما ازداد
الإيمان ازدادت اللمظة ❁ اللمظة مثل النكتة
أو نحوها من البياض ومنه قيل فرس ألمظ إذا كان
بجحفلته شيء من البياض ❁ وفي حديثه

أن الرجل إذا كان له الدين المظنون يجب عليه أن يزكيه
لما مضى إذا قبضه. فالظنون الذي لا يعلم صاحبه أيقبضه
من الذي هو عليه أم لا، فكأنه الذي يظن به فمرة
يرجوه ومرة لا يرجوه. وهو من أفصح الكلام.
وكذلك كل أمر تطلبه ولا تدري على أي شيء
أنت منه فهو ظنون. وعلى ذلك قول الأعشى:
ما يجعل الجد الظنون الذي جنب صوب اللجب الماطر
مثل الفراتي إذا ما طما يقذف بالبوصي والماهر
والجد البئر، والظنون التي لا يدرى هل فيها ماء أم لا.
وفي حديثه أنه شيع جيشا بغزية فقال
اعزبوا عن النساء ما استطعتم. ومعناه اصدفوا
عن ذكر النساء وشغل القلب بهن، وامتنعوا من
المقاربة لهن، لأن ذلك يفت في عضد الحمية ويقدح
في معاقد العزيمة ويكسر عن العدو ويلفت عن
الإبعاد في الغزو. وكل من امتنع من شيء فقد عزب
عنه، والعازب والعزوب الممتنع من الأكل والشرب.
وفي حديثه عليه السلام: كالياسر الفالج ينتظر أول
فوزة من قداحه. الياسرون هم الذين يتضاربون
بالقداح على الجزور، والفالج القاهر الغالب، يقال
قد فلج عليهم وفلجهم. وقال الراجز:
لما رأيت فالجا قد فلجا. وفي حديثه
كنا إذا احمر البأس اتقينا برسول الله صلى الله عليه وسلم
فلم يكن أحد منا أقرب إلى العدو منه. ومعنى ذلك
أنه إذا عظم الخوف من العدو واشتد عضاض الحرب
فزع المسلمون إلى قتال رسول الله صلى الله عليه وآله بنفسه

بينهم ان الله تعالى النصر عليهم وهم آمنون مما كانوا يخا
فونه بمشيّته وقوله اذا احمرّ الباس كناية عن
اشتداد الامر وقد قيل في ذلك اقوال احسنها انه
شبّه حمي الحرب بالنار التي تجمع الحرارة والحمرة
بفعلها ولونها ومما يقوي ذلك قول النبي صلى الله عليه
وقد راى مجتلد الناس يوم حنين وهي حرب هوازن
الآن حمي الوطيس والوطيس مستوقد النار فشبّه
صلى الله عليه وسلم ما استحرّ من جلاد القوم باحتدام
النار وشدة التهابها انقضى

هذا الفصل

ورجعنا الى سنن الغرض الاول في هذا الباب
وقال عليه السلام لما بلغه اغارة اصحاب معوية
على الانبار فخرج بنفسه ماشيا حتى اتى النخيلة
فادركه الناس وقالوا يا امير المؤمنين نحن نكفيكهم
فقال عليه السلام والله ما تكفونني انفسكم فكيف
تكفونني غيركم ان كانت الرعايا قبلي لتشكوا
حيف رعاتها فانني اليوم لاشكو حيف رعيتي
كانني المقود وهم القادة او الموزوع وهم الوزعة
فلما قال هذا القول في كلام طويل قد ذكرنا
مختاره في جملة الخطب تقدم اليه رجلان
من اصحابه فقال احدهما اني لا املك الا نفسي و
اخي فمرنا بامرك يا امير المؤمنين ننفذ له فقال
واين تقعان مما اريد وقيل ان الحرث بن حوط
اتاه عليه السلام فقال اتراني اظن اصحاب الجمل كانوا
على ضلالة فقال يا حار انك نظرت تحتك ولم تنظر
فوقك فحرت انك لم تعرف الحق فتعرف من اتاه

مجتلد الناس اي الاجتلاد

تكفونني

اشكوا

حوط

اهله

ولم تعرف الباطل فتعرف من أتاه وقال في الذين
اعتزلوا مع سعد بن مالك وعبد الله بن عمر
فقال إن سعدا وعبد الله بن عمر لم ينصرا الحق ولم
يخذلا الباطل ۞ وقال عليه السلم صاحب السلطان
كراكب الأسد يغبط بموقعه وهو أعلم بموضعه ۞
أحسنوا في عقب غيركم تحفظوا في عقبكم
إن كلام الحكماء إذا كان صوابا كان دواء وإذا
كان خطأ كان داء ۞ وسأله رجل أن يعرّفه
ما الإيمان فقال إذا كان غدا فأتني حتى أخبرك
على أسماع الناس فإن نسيت مقالتي
غيرك فإن الكلام كالشاردة ينقفها هذا
ويخطئها هذا وقد ذكرنا ما أجابه به فيما تقدم [يخطئها]
من هذا الباب ۞ وهو قوله الإيمان على أربع
شعب ۞ وقال يا ابن آدم لا تحمل همّ يومك الذي
لم يأتك على يومك الذي أتاك فإنه إن يك من
عمرك يأت الله فيه برزقك ۞ أحبب حبيبك
هونا ما عسى أن يكون بغيضك يوما ما وأبغض
بغيضك هونا ما عسى أن يكون حبيبك يوما
ما ۞ الناس في الدنيا عاملان عامل في الدنيا
للدنيا قد شغلته دنياه عن آخرته يخشى على من
يخلف الفقر ويأمنه على نفسه فيفني عمره في [يخلفه]
منفعة غيره ۞ وعامل عمل في الدنيا لما بعدها
فجاءه الذي له من الدنيا بغير عمل فأحرز الحظين
معا وملك الدارين جميعا فأصبح وجيها عند الله
لا يسأل الله شيئا فيمنعه ۞ وروي أنه ذكر عند [حاجة]

عمر بن الخطاب

٤١

عمر بن الخطاب في ايامه حلي الكعبة وكثرته فقال
قوم لو اخذته فجهزت به جيوش المسلمين كان
اعظم للاجر وما تصنع الكعبة بالحلي فهم عمر بذلك
وسال عنه امير المومنين عليه السلم فقال ان القران
انزل على النبي صلى الله عليه وسلم والاموال اربعة اموال
المسلمين فقسمها بين الورثة في الفرايض والفيء فقسمه
على مستحقيه والخمس فوضعه الله حيث وضعه
والصدقات فجعلها الله حيث جعلها وكان حلي الكعبة
فيها يومئذ فتركه الله على حاله ولم يتركه نسيانا
ولم يخف عليه مكانا فاقره حيث اقره الله ورسوله
فقال عمر لولاكا افتضحنا وترك الحلي بحاله
وروي انه عليه السلم رفع اليه رجلان سرقا من مال
الله احدهما عبد من مال الله والاخر من عرض الناس
فقال اما هذا فهو من مال الله ولا حد عليه مال الله اكل
بعضه بعضا واما الاخر فعليه الحد فقطع يده وقال
عليه السلم لو قد استوت قدماي من هذه المداحض
لغيرت اشياء وقال اعلموا علما يقينا ان الله لم يجعل
للعبد وان عظمت حيلته واشتدت طلبته وقويت
مكيدته اكثر مما سمي له في الذكر الحكيم ولم
يحل بين العبد في ضعفه وقلة حيلته وبين ان يبلغ
ما سمي له في الذكر الحكيم والعارف لهذا العامل
به اعظم الناس راحة في منفعة والتارك له الشاك فيه
اعظم الناس شغلا في مضرة ورب منعم عليه مستدرج
بالنعمى ورب مبتلى مصنوع له بالبلوى فزد ايها المستمع
في شكرك وقصر من عجلتك وقف عند منتهى رزقك ولا

تجعلوا علمكم جهلاً ويقينكم شكاً إذا علمتم فاعملوا وإذا
تيقنتم فأقدموا ∴ إن الطمع مورد غير مصدر وضامن غير
وفي ∴ وربما شرق شارب الماء قبل ريه وكلما عظم قدر
الشيء المتنافس فيه عظمت الرزية لفقده ∴ والأماني
تعمي البصائر والحظ يأتي من لا يأتيه ∴ اللهم إني أعوذ بك من
أن تحسن في لامعة العيون علانيتي وتقبح فيما أبطن
لك سريرتي محافظاً على رياء الناس من نفسي بجميع
ما أنت مطلع عليه مني فأبدي للناس حسن ظاهري
وأفضي إليك بسوء عملي تقرباً إلى عبادك وتباعداً
من مرضاتك ∴ لا والذي أمسينا منه في غبر ليلة
دهماء تكشر عن يوم أغر ما كان كذا وكذا
قليل تدوم عليه أرجى من كثير مملول ∴ إذا أضرت
النوافل بالفرائض فارفضوها ∴ من تذكر بعد السفر
استعد ∴ ليس الرؤية مع الإبصار فقد تكذب
العيون أهلها ولا يغش العقل من استنصحه ∴ بينكم
وبين الموعظة حجاب من الغرة ∴ جاهلكم مزداد
مسوف قطع العلم عذر المتعللين ∴ كل معاجل
يسأل الإنظار وكل مؤجل يتعلل بالتسويف ∴ ما
قال الناس لشيء طوبى له إلا وقد خبأ له الدهر
يوم سوء ∴ قال وقد سئل عن القدر طريق مظلم
فلا تسلكوه وبحر عميق فلا تلجوه ∴ وسر الله
فلا تتكلفوه ∴ إذا أرذل الله عبداً حظر عليه العلم ∴
وقال عليه السلام كان لي فيما مضى أخ في الله وكان
يعظمه في عيني صغر الدنيا في عينه ∴ وكان خارجاً
من سلطان بطنه فلا يشتهي ما لا يجد ولا يكثر

مورد

أعين

يأتيه

إذا وجد وكان أكثر دهره صامتا فإن قال بزّ القائلين
ونقع غليل السائلين وكان ضعيفا مستضعفا فإن جاء
الجد فهو ليث غاد وصلّ واد لا يدلي بحجة حتى يأتي
قاضيا وكان لا يلوم أحدا على ما يجد العذر في مثله
حتى يسمع اعتذاره وكان لا يشكو وجعا الا عند برئه
وكان يفعل ما يقول ولا يقول ما لا يفعل وكان إن غلب
على الكلام لم يغلب على السكوت وكان على أن يسمع
أحرص منه على أن يتكلم وكان إذا بدهه أمران
نظر أيهما أقرب إلى الهوى فخالفه فعليكم بهذه
الخلائق فالزموها وتنافسوا فيها فإن لم تستطيعوها
فاعلموا أن أخذ القليل خير من ترك الكثير لو لم يتوعد
الله على معصيته لكان يجب أن لا يعصى شكرا لنعمه
وقال وقد عزى الأشعث بن قيس عن ابن له يا أشعث
إن تحزن على ابنك فقد استحقت ذلك منك الرحم
وإن تصبر ففي الله من كل مصيبة خلف يا أشعث
إن صبرت جرى عليك القدر وأنت مأجور وإن
جزعت جرى عليك القدر وأنت مأزور سرك
وهو بلاء وفتنة وحزنك وهو ثواب ورحمة
وقال على قبر رسول الله صلى الله عليه وآله ساعة دفن
إن الصبر لجميل إلا عنك وإن الجزع لقبيح إلا عليك
وإن المصاب بك لجليل وإنه قبلك وبعدك لجلل
وقال لا تصحب المائق فإنه يزين لك فعله ويود أن
تكون مثله وقال وقد سئل عن مسافة ما بين المشرق
والمغرب مسيرة يوم للشمس وقال أصدقاؤك
ثلاثة وأعداؤك ثلاثة فأصدقاؤك صديقك

وقال

معصيته

وصديق صديقك وعدو عدوك واعداؤك ثلثة
عدوك وعدو صديقك وصديق عدوك وقال
لرجل رآه يسعى على عدوٍّ له بما فيه اضرار بنفسه
انما انت كالطاعن نفسه ليقتل ردفه ❁ وقال
ما اكثر العبر واقل الاعتبار ❁ من بالغ في الخصومة
اثم ومن قصّر فيها ظُلم ولا يستطيع ان يتقي الله من
خاصم ❁ ما اهمّني ذنب امهلت بعده حتى اصلّي
ركعتين ❁ وسئل كيف يحاسب الله الخلق على
كثرتهم فقال كما يرزقهم على كثرتهم فقيل
كيف يحاسبهم ولا يرونه ❁ قال كما يرزقهم ولا يرو
نه وقال رسولك ترجمان عقلك وكتابك ابلغ
من ينطق عنك ما المبتلى الذي قد اشتد به البلاء باحوج
الى الدعاء من المعافى الذي لا يأمن البلاء ❁ الناس ابناء
الدنيا ولا يلام الرجل على حب امه ❁ ان المسكين
رسول الله فمن منعه فقد منع الله ومن اعطاه
فقد اعطى الله ❁ ما زنى غيور قط ❁ كفى بالاجل
حارسا ❁ ينام الرجل على الثكل ولا ينام على الحرب ❁
ومعنى ذلك انه يصبر على قتل الاولاد ولا يصبر على سلب
الاموال ❁ مودة الآباء قرابة بين الابناء و
القرابة الى المودة احوج من المودة الى القرابة ❁
اتقوا ظنون المؤمنين فان الله تعالى جعل الحق
على السنتهم ❁ لا يصدق ايمان عبد حتى يكون
بما في يد الله سبحانه اوثق منه بما في يده ❁ وقال
لانس بن مالك وقد كان بعثه الى طلحة والزبير
لما جاءا الى البصرة يذكرهما شيئا سمعه من رسول الله

صلى الله عليه وآله

صلى الله عليه وآله وسلم في معناهما فلوى عن ذلك فرجع اليه
فقال اني انسيت ذلك الامر فقال عليه السلم ان كنت
كاذبا فضربك الله بها بيضا لامعة لا تواريها العمامة
يعني البرص فاصاب انسا هذا الداء فيما بعد في وجهه
فكان لا يرى الا مبرقعا وقال ان للقلوب اقبالا وادبارا
فاذا اقبلت فاحملوها على النوافل واذا ادبرت فاقصروا
بها على الفرايض في القرآن نبأ ما قبلكم وخبر
ما بعدكم وحكم ما بينكم رد الحجر من حيث
جاء فان الشر لا يدفعه الا الشر وقال لكاتبه عبيد الله
بن ابي رافع الق دواتك واطل جلفة قلمك وفرج
بين السطور وقرمط بين الحروف فان ذلك اجدر
بصباحة الخط وقال انا يعسوب المؤمنين والمال
يعسوب الفجار ومعنى ذلك ان المؤمنين يتبعوني
والفجار يتبعون المال كما تتبع النحل يعسوبها وهو
رئيسها وقال له بعض اليهود ما دفنتم نبيكم
حتى اختلفتم فقال له انما اختلفنا عنه لا فيه و
لكنكم ما جفت ارجلكم من البحر حتى قلتم
لنبيكم اجعل لنا الها كما لهم آلهة قال انكم قوم
تجهلون وقيل له باي شيء غلبت الاقران فقال
ما لقيت احدا الا اعانني على نفسه يومي عليه السلم
الى تمكن هيبته في القلوب وقال لابنه محمد
يا بني اني اخاف عليك الفقر فاستعذ بالله منه
فان الفقر منقصة للدين مدهشة للعقل داعية
للمقت وقال لسائل سأله عن معضلة سل تفقها
ولا تسأل تعنتا فان الجاهل المتعلم شبيه بالعالم وان العالم

المتعسّف شبيه بالجاهل ∴ وقال لعبد الله بن العباس
وقد اشار عليه في شيءٍ لم يوافق رايه لك ان تشير
عليّ وأرى فاذا عصيتك فاطعني ∴ وروي انه عليه السلم
لما ورد الكوفة قادما من صفين مرّ بالشباميين فسمع
بكا النسا على قتلى صفين وخرج اليه حرب بن شرحبيل
الشبامي وكان من وجوه قومه ∴ ايغلبكم نساؤكم
على ما اسمع الا تنهونهن عن هذا الرنين ∴ واقبل يمشي
معه وهو عليه السلم راكب فقال له ارجع فان مشي
مثلك مع مثلي فتنة للوالي ومذلة للمؤمن ∴ وقال وقد
مرّ بقتلى الخوارج يوم النهر بوسا لكم لقد ضرّكم
من غرّكم فقيل له من غرّهم يا امير المؤمنين فقال
الشيطان المضل والانفس الامارة بالسوء غرتهم
بالاماني وفسحت لهم في المعاصي ووعدتهم الاظهار
فاقتحمت بهم النار ∴ وقال اتقوا معاصي في الخلوات
فان الشاهد هو الحاكم ∴ وقال لما بلغه قتل محمد بن
ابي بكر ان حزننا عليه على قدر سرورهم به الا انهم
نقصوا بغيضا ونقصنا حبيبا ∴ وقال العمر الذي اعذر
الله فيه الى ابن ادم ستون سنة ما ظفر من ظفر الاثم
به ∴ والغالب بالشر مغلوب ∴ ان الله سبحانه
فرض في اموال الاغنياء اقوات الفقرا فما جاع
فقير الا بما متع غني والله تعالى سائلهم عن ذلك
الاستغنا عن العذر اعزّ من الصدق به ∴ اقل ما يلزمكم
لله الا تستعينوا بنعمه على معاصيه ∴ ان الله سبحانه
جعل الطاعة غنيمة الاكياس عند تفريط العجزة ∴
السلطان وزعة الله في ارضه ∴ المؤمن بشره في وجهه

حرث

الله

وَحُزْنُهُ فِي قَلْبِهِ، أَوْسَعُ شَيْءٍ صَدْرًا وَأَذَلُّ شَيْءٍ نَفْسًا
يَكْرَهُ الرِّفْعَةَ وَيَشْنَأُ السُّمْعَةَ طَوِيلٌ غَمُّهُ بَعِيدٌ هَمُّهُ كَثِيرٌ
صَمْتُهُ مَشْغُولٌ وَقْتُهُ شَكُورٌ صَبُورٌ مَغْمُورٌ بِفِكْرَتِهِ ضَنِينٌ
بِخُلَّتِهِ سَهْلُ الْخَلِيقَةِ لَيِّنُ الْعَرِيكَةِ نَفْسُهُ أَصْلَبُ مِنَ الصَّلْدِ وَ
هُوَ أَذَلُّ مِنَ الْعَبْدِ. لَوْ رَأَى الْعَبْدُ الْأَجَلَ وَمَسِيرَهُ لَأَبْغَضَ
الْأَمَلَ وَغُرُورَهُ. لِكُلِّ امْرِئٍ فِي مَالِهِ شَرِيكَانِ الْوَارِثُ
وَالْحَوَادِثُ. الدَّاعِي بِلَا عَمَلٍ كَالرَّامِي بِلَا وَتَرٍ. الْعِلْمُ عِلْمَانِ
مَطْبُوعٌ وَمَسْمُوعٌ، وَلَا يَنْفَعُ الْمَسْمُوعُ إِذَا لَمْ يَكُنِ الْمَطْبُوعُ.
صَوَابُ الرَّأْيِ بِالدُّوَلِ يُقْبِلُ بِإِقْبَالِهَا وَيَذْهَبُ بِذَهَابِهَا. الْعَفَافُ زِينَةُ
الْفَقْرِ وَالشُّكْرُ زِينَةُ الْغِنَى. يَوْمُ الْعَدْلِ عَلَى الظَّالِمِ
أَشَدُّ مِنْ يَوْمِ الْجَوْرِ عَلَى الْمَظْلُومِ. الْأَقَاوِيلُ مَحْفُوظَةٌ
وَالسَّرَائِرُ مَبْلُوَّةٌ وَكُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ وَالنَّاسُ
مَنْقُوصُونَ مَدْخُولُونَ إِلَّا مَنْ عَصَمَ اللَّهُ. سَائِلُهُمْ مُتَعَنِّتٌ
وَمُجِيبُهُمْ مُتَكَلِّفٌ. يَكَادُ أَفْضَلُهُمْ رَأْيًا يَرُدُّهُ عَنْ فَضْلِ
رَأْيِهِ الرِّضَى وَالسُّخْطُ وَيَكَادُ أَصْلَبُهُمْ عُودًا تَنْكَؤُهُ
اللَّحْظَةُ وَتَسْتَحِيلُهُ الْكَلِمَةُ الْوَاحِدَةُ. مَعَاشِرَ النَّاسِ
اتَّقُوا اللَّهَ فَكَمْ مِنْ مُؤَمِّلٍ مَا لَا يَبْلُغُهُ وَبَانٍ مَا لَا يَسْكُنُهُ
وَجَامِعٍ مَا سَوْفَ يَتْرُكُهُ وَلَعَلَّهُ مِنْ بَاطِلٍ جَمَعَهُ أَصَابَهُ
حَرَامًا وَاحْتَمَلَ بِهِ آثَامًا فَبَاءَ بِوِزْرِهِ وَقَدِمَ عَلَى رَبِّهِ
آسِفًا لَاهِفًا قَدْ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ
الْمُبِينُ. مِنَ الْعِصْمَةِ تَعَذُّرُ الْمَعَاصِي. مَاءُ وَجْهِكَ جَامِدٌ
يُقْطِرُهُ السُّؤَالُ فَانْظُرْ عِنْدَ مَنْ تُقْطِرُهُ. الثَّنَاءُ بِأَكْثَرَ
مِنَ الْاسْتِحْقَاقِ مَلَقٌ وَالتَّقْصِيرُ عَنِ الْاسْتِحْقَاقِ عِيٌّ
أَوْ حَسَدٌ. أَشَدُّ الذُّنُوبِ مَا اسْتَهَانَ بِهِ صَاحِبُهُ. مَنْ نَظَرَ
فِي عَيْبِ نَفْسِهِ اشْتَغَلَ عَنْ عَيْبِ غَيْرِهِ. وَمَنْ رَضِيَ بِرِزْقِ اللَّهِ

صح بِخُلَّتِهِ
بخلته خ
وَمِنْ حَرَامٍ مَنَعَهُ خ
وَجْهِكَ جَامِدٌ خ
تَقْطُرُهُ خ
تَقْطُرُهُ خ

لم يحزن على ما فاته ومن سل سيف البغي قتل به ومن كابد
الأمور عطب ومن اقتحم اللجج غرق ومن دخل مداخل السوء
اتهم ومن كثر كلامه كثر خطاؤه ومن كثر خطاؤه
قل حياؤه ومن قل حياؤه قل ورعه ومن قل ورعه مات قلبه
ومن مات قلبه دخل النار ومن نظر في عيوب الناس فأ
نكرها ثم رضيها لنفسه فذلك الأحمق بعينه ومن أكثر
ذكر الموت رضي من الدنيا باليسير ومن علم أن كلامه
من عمله قل كلامه إلا فيما يعنيه للظالم من الرجال ثلث
علامات يظلم من فوقه بالمعصية ومن دونه بالغلبة و
يظاهر القوم الظلمة عند تناهي الشدة تكون الفرجة
وعند تضايق حلق البلاء يكون الرخاء لا تجعلن أكثر
شغلك بأهلك وولدك فإن يكن أهلك وولدك أو
ليا الله فإن الله لا يضيع أولياءه وإن يكونوا أعداء الله
فما همك وشغلك بأعداء الله أكبر العيب أن تعيب
ما فيك مثله وهنأ رجل رجلا بغلام ولد له فقال
ليهنك الفارس فقال عليه السلم لا تقل ذاك ولكن قل
شكرت الواهب وبورك لك في الموهوب وبلغ أشده
ورزقت بره وبنى رجل من عماله بناء فخما فقال
أطلعت الورق رؤوسها إن البناء ليصف لك الغنى
وقيل له لو سد على رجل باب بيت وترك فيه من أين
كان يأتيه رزقه فقال من حيث يأتيه أجله
وعزى قوما عن ميت فقال إن هذا الأمر ليس بكم
بدا ولا إليكم انتهى وقد كان صاحبكم هذا يسافر
فعدوه في بعض سفراته فإن قدم عليكم وإلا
قدمتم عليه أيها الناس ليركم الله من النعمة

وجلين

وجلين كما يروعكم من النقمة فرقين * انه من وسع عليه
في ذات يده فلم ير ذلك استدراجا فقد امن مخوفا *
ومن ضيق عليه في ذات يده فلم ير ذلك اختبارا فقد ضيع
مامولا * يا اسرى الرغبة اقصروا فان المعرج على الدنيا
لا يروعه منها الا صريف انياب الحدثان ايها الناس تولوا
من انفسكم تاديبها واعدلوا بها عن ضراوة عاداتها *
قال عليه السلام لا تظنن بكلمة خرجت من احد سوءا وانت تجد لها في
الخير محتملا * اذا كانت لك الى الله سبحانه حاجة
فابدأ بمسالة الصلاة على النبي صلى الله عليه واله وسلم ثم سل
حاجتك فان الله اكرم من ان يسال حاجتين فيقضي
احداهما ويمنع الاخرى * من ضن بعرضه فليدع
المراء * من الخرق المعاجلة قبل الامكان والاناة بعد
الفرصة * لا تسل عما لا يكون ففي الذي قد كان لك شغل *
الفكر مراة صافية والاعتبار منذر ناصح وكفى ادبا
لنفسك تجنبك ما كرهته لغيرك * العلم مقرون
بالعمل فمن علم عمل والعلم يهتف بالعمل فان اجابه
والا ارتحل * يا ايها الناس متاع الدنيا حطام موبئ
فتجنبوا مرعاه قلعتها احظى من طمانينتها وبلغتها
ازكى من ثروتها حكم على مكثر بها بالفاقة واعين من
غني عنها بالراحة * من راقه زبرجها اعقبت ناظريه
كمها ومن استشعر الشغف بها ملات ضميره
اشجانا لهن رقص على سويداء قلبه هم يشغله وهم
يحزنه كذلك حتى يوخذ بكظمه فيلقى بالفضاء
منقطعا ابهراه هينا على الله فناؤه وعلى الاخوان
لقاؤه * وانما ينظر المومن الى الدنيا بعين الاعتبار

وَيَقْتَاتُ مِنْهَا بِبَطْنِ الاضْطِرَارِ وَيَسْمَعُ فِيهَا بِأُذُنِ المَقْتِ
وَالإبْغَاضِ إنْ قِيلَ أثْرَى قِيلَ أكْدَى وَإنْ فُرِحَ لَهُ بِالْبَقَاءِ
حُزِنَ لَهُ بِالفَنَاءِ هَذَا وَلَمْ يَأْتِهِمْ يَوْمٌ فِيهِ يُبْلِسُونَ إنَّ اللَّهَ
سُبْحَانَهُ وَضَعَ الثَّوَابَ عَلَى طَاعَتِهِ وَالعِقَابَ عَلَى مَعْصِيَتِهِ
ذِيَادَةً لِعِبَادِهِ عَنْ نِقْمَتِهِ وَحِيَاشَةً لَهُمْ إلَى جَنَّتِهِ
وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى فِيهِ مِنَ القُرْآنِ
إلَّا رَسْمُهُ وَمِنَ الإسْلَامِ إلَّا اسْمُهُ مَسَاجِدُهُمْ يَوْمَئِذٍ عَامِرَةٌ
مِنَ البُنَى خَرَابٌ مِنَ الهُدَى سُكَّانُهَا وَعُمَّارُهَا شَرُّ
أهْلِ الأرْضِ مِنْهُمْ تَخْرُجُ الفِتْنَةُ وَإلَيْهِمْ تَأْوِي الخَطِيئَةُ
يَرُدُّونَ مَنْ شَذَّ عَنْهَا فِيهَا وَيَسُوقُونَ مَنْ تَأخَّرَ عَنْهَا إلَيْهَا
يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ فَبِي حَلَفْتُ لَأَبْعَثَنَّ عَلَى أُولَئِكَ فِتْنَةً أتْرُكُ
الحَلِيمَ فِيهَا حَيْرَانَ وَقَدْ فَعَلَ وَنَحْنُ نَسْتَقِيلُ اللَّهَ
عَثْرَةَ الغَفْلَةِ وَرُوِيَ أنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَلَّمَا اعْتَدَلَ بِهِ
المِنْبَرُ إلَّا قَالَ أمَامَ خُطْبَتِهِ أيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ
فَمَا خُلِقَ امْرُؤٌ عَبَثاً فَيَلْهُوَ وَلَا تُرِكَ سُدًى فَيَلْغُوَ
وَمَا دُنْيَاهُ الَّتِي تَحَسَّنَتْ لَهُ بِخَلَفٍ مِنَ الآخِرَةِ الَّتِي قَبَّحَهَا
سُوءُ النَّظَرِ عِنْدَهُ وَمَا المَغْرُورُ الَّذِي ظَفِرَ مِنَ الدُّنْيَا
بِأعْلَى هِمَّتِهِ كَالآخَرِ الَّذِي ظَفِرَ مِنَ الآخِرَةِ بِأدْنَى
سُهْمَتِهِ لَا شَرَفَ أعْلَى مِنَ الإسْلَامِ وَلَا عِزَّ
أعَزُّ مِنَ التَّقْوَى وَلَا مَعْقِلَ أحْصَنُ مِنَ الوَرَعِ وَلَا
شَفِيعَ أنْجَحُ مِنَ التَّوْبَةِ وَلَا كَنْزَ أغْنَى مِنَ القَنَاعَةِ
وَلَا مَالَ أذْهَبُ لِلْفَاقَةِ مِنَ الرِّضَى بِالقُوتِ وَمَنِ
اقْتَصَرَ عَلَى بُلْغَةِ الكَفَافِ فَقَدِ انْتَظَمَ الرَّاحَةَ وَ
تَبَوَّأَ خَفْضَ الدَّعَةِ وَالرَّغْبَةُ مِفْتَاحُ النَّصَبِ وَ
مَطِيَّةُ التَّعَبِ وَالحِرْصُ وَالكِبْرُ وَالحَسَدُ دَوَاعٍ

إلى التقحم في الذنوب والشر جامع مساوي العيوب ✿ و

قال عليه السلم لجابر بن عبد الله الانصاري يا جابر قوام الدنيا باربعة

عالم مستعمل علمه وجاهل لا يستنكف ان يتعلم و

جواد لا يبخل بمعروفه وفقير لا يبيع اخرته بدنياه ✿

فاذا ضيع العالم علمه استنكف الجاهل ان يتعلم و

اذا بخل الغني بمعروفه باع الفقير اخرته بدنياه ✿

من كثرت نعم الله عليه كثرت حوائج الناس اليه

فمن قام لله فيها بما يجب عرضها للدوام والبقاء ومن

لم يقم لله فيها بما يجب عرضها للزوال والفناء ✿ ايها المؤمنون

انه من راى عدوانا يعمل به ومنكرا يدعى اليه فانكره

بقلبه فقد سلم وبرئ ومن انكره بلسانه فقد اجر

وهو افضل من صاحبه ✿ ومن انكره بالسيف لتكون

كلمة الله هي العليا وكلمة الظالمين السفلى

فذلك الذي اصاب سبيل الهدى وقام على الطريق

ونور في قلبه اليقين ✿ وفي كلام له يجري هذا المجرى

فمنهم المنكر للمنكر بيده ولسانه وقلبه فذلك

المستكمل لخصال الخير ومنهم المنكر بلسانه و

قلبه والتارك بيده فذلك متمسك بخصلتين من

خصال الخير ومضيع خصلة ومنهم المنكر بقلبه

والتارك بيده ولسانه فذلك الذي ضيع اشرف

الخصلتين من الثلث وتمسك بواحدة ومنهم تارك

لانكار المنكر بلسانه وقلبه ويده فذلك ميت

الاحياء وما اعمال البر كلها والجهاد في سبيل الله

عند الامر بالمعروف والنهي عن المنكر الا

كنفثة في بحر لجي وان الامر بالمعروف والنهي

[Marginalia, left margin: قال ايها المؤمنون ... وروى ابن جرير الطبري في تاريخه عن عبد الرحمن بن ابي ليلى الفقيه ... ممن خرج لقتال الحجاج مع ابن الاشعث انه قال فيما كان يحض به الناس على الجهاد اني سمعت عليا رفع الله درجته في الصالحين واثابه ثواب الشهداء والصديقين يقول يوم لقينا اهل الشام ايها المؤمنون]

عن المنكر لا يقربان من اجل ولا ينقصان من رزق
وافضل ذلك كلمة عدل عند امام جائر و عن ابى
جحيفة قال سمعت امير المؤمنين عليه السلم يقول ان
اول ما تغلبون عليه من الجهاد الجهاد بايديكم
ثم بالسنتكم ثم بقلوبكم فمن لم يعرف بقلبه
معروفا ولم ينكر منكرا قلب فجعل اعلاه اسفله
ان الحق ثقيل مرئ وان الباطل خفيف وبئ لا
تأمنن على خير هذه الامة عذاب الله لقول الله سبحانه
فلا يأمن مكر الله الا القوم الخاسرون ولا تيأسن
لشر هذه الامة من روح الله لقوله سبحانه انه
لا ييأس من روح الله الا القوم الكافرون البخل
جامع لمساوى العيوب وهو زمام يقاد به الى
كل سوء الرزق رزقان رزق تطلبه ورزق
يطلبك فان لم تأته اتاك فلا تحمل هم سنتك على هم
يومك كفاك كل يوم ما فيه فان تكن السنة
من عمرك فان الله تعالى جده سيؤتيك فى كل غد
جديد ما قسم لك وان لم تكن السنة من عمرك
فما تصنع بالهم لما ليس لك لن يسبقك الى رزقك
طالب ولن يغلبك عليه غالب ولن يبطئ عنك ما قد
قدر لك رب مستقبل يوما ليس بمستدبره
ومغبوط فى اول ليله قامت بواكيه فى اخره
الكلام فى وثاقك ما لم تتكلم به فاذا تكلمت به
صرت فى وثاقه فاخزن لسانك كما تخزن
ذهبك وورقك فرب كلمة سلبت نعمة
لا تقل ما لا تعلم فان الله سبحانه قد فرض على جو
ارح

كلها فرائض تحتج بها عليك يوم القيامة * احذر ان
يراك الله عند معصيته ويفقدك عند طاعته فتكون
من الخاسرين * واذا قويت فاقو على طاعة الله واذا
ضعفت فاضعف عن معصية الله * الركون الى الدنيا
مع ما تعاين منها جهل والتقصير في حسن العمل اذا
وثقت بالثواب عليه غبن * والطمأنينة الى كل احد
قبل الاختبار عجز * من هوان الدنيا على الله انه لا يعصى
الا فيها ولا ينال ما عنده الا بتركها * من طلب شيئا
ناله او بعضه * ما خير بخير بعده النار وما شر بشر
بعده الجنة * وكل نعيم دون الجنة محقور * وكل بلاء
دون النار عافية * الا وان من البلاء الفاقة واشد من
الفاقة مرض البدن واشد من مرض البدن مرض القلب *
الا وان من النعم سعة المال وافضل من سعة المال صحة
البدن وافضل من صحة البدن تقوى القلب * للمؤمن ثلاث
ساعات فساعة يناجي فيها ربه وساعة يرم معاشه *
وساعة يخلي بين نفسه وبين لذتها فيما يحل ويجمل * و
ليس للعاقل ان يكون شاخصا الا في ثلاث مرمة لمعاش
او خطوة في معاد او لذة في غير محرم * ازهد في الدنيا
يبصرك الله عوراتها ولا تغفل فلست بمغفول عنك *
تكلموا تعرفوا فان المرء مخبوء تحت لسانه * خذ
من الدنيا ما اتاك وتول عما تولى عنك فان انت لم تفعل
فاجمل في الطلب * رب قول انفذ من صول * كل مقتصر
عليه كاف * المنية ولا الدنية * والتقلل ولا التوسل
من لم يعط قاعدا لم يعط قائما * والدهر يومان يوم
لك ويوم عليك فاذا كان لك فلا تبطر واذا كان

او خطوة في المعاد

عليك واصبر مقاربة الناس في اخلاقهم تأمن من غوا
ئلهم وقال عليه السلم لبعض مخاطبيه وقد تكلم بكلمة يستصغر
مثله عن قول مثلها لقد طرت شكيرا وهدرت سقبا والشكير
هاهنا اول ما ينبت من ريش الطاير قبل ان يقوى ويستحصف
والسقب الصغير من الابل ولا يهدر الا بعد ان يستفحل
من اومأ الى متفاوت خذلته الحيل وقال عليه السلم وقد
سئل عن قولهم لا حول ولا قوة الا بالله انا لا نملك مع الله
شيئا ولا نملك الا ما ملكنا فمتى ملكنا ما هو املك به منا
كلفنا ومتى اخذه منا وضع تكليفه عنا وقال لعمار بن ياسر
وقد سمعه يراجع المغيرة بن شعبة كلاما دعه يا
عمار فانه لم يأخذ من الدين الا ما قاربته الدنيا وعلى عمد
لبس على نفسه ليجعل الشبهات عاذرا لسقطاته وقال
ما احسن تواضع الاغنياء للفقراء طلبا لما عند الله و
احسن منه تيه الفقراء على الاغنياء اتكالا على الله
ما استودع الله امرأ عقلا الا استنقذه به يوما ما
من صارع الحق صرعه القلب مصحف البصر التقى
رئيس الاخلاق لا تجعلن ذرب لسانك على من انطقك
وبلاغة قولك على من سددك كفاك ادبا لنفسك
اجتناب ما تكرهه من غيرك من صبر صبر الاحرار
والا سلا سلو الاغمار وقال للاشعث بن قيس معزيا
ان صبرت صبر الاكارم والا سلوت سلو البهائم
وقال الدنيا تغر وتضر وتمر ان الله تعالى لم يرضها
ثوابا لاوليائه ولا عقابا لاعدائه وان اهل الدنيا
كركب بيناهم حلوا اذ صاح بهم سايقهم فارتحلوا
وقال لابنه الحسن عليهما السلم يا بني لا تخلفن وراءك

خذلته

قاربه

الا استنقذه

في صفة الدنيا

حلول

شيئا

شيئاً فأنت تخلفه لاحد رجلين اما رجل عمل فيه بطاعة
الله فسعد بما شقيت به و اما رجل عمل فيه بمعصية الله
فكنت عوناً له على معصيته وليس احد هذين حقيقاً
ان تؤثره على نفسك ويروى هذا الكلام على وجه اخر
وهو اما بعد فان الذي في يديك من الدنيا قد كان له
اهل قبلك وهو صاير الى اهل بعدك وانما انت جامع
لاحد رجلين رجل عمل فيما جمعته بطاعة الله
فسعد بما شقيت به او رجل عمل فيه بمعصية الله فشقي
بما جمعت له وليس احد هذين اهلاً ان تؤثره على
نفسك وتحمل له على ظهرك فارج لمن مضى رحمة
الله ولمن بقي رزق الله وقال لقايل قال بحضرته
استغفر الله ثكلتك امك اتدري ما الاستغفار
ان الاستغفار درجة العليين وهو اسم واقع
على ستة معان اولها الندم على ما مضى والثاني العزم
على ترك العود اليه ابداً والثالث ان تؤدي الى المخلوقين
حقوقهم حتى تلقى الله املس ليس عليك تبعة والرابع
ان تعمد الى كل فريضة عليك ضيعتها فتؤدي حقها و
الخامس ان تعمد الى اللحم الذي نبت على السحت فتذيبه
بالاحزان حتى يلصق الجلد بالعظم وينشا بينهما لحم
جديد والسادس ان تذيق الجسم الم الطاعة كما
اذقته حلاوة المعصية فعند ذلك تقول استغفر
الله وقال الحلم عشيرة وقال مسكين ابن ادم
مكتوم الاجل مكنون العلل محفوظ العمل تؤلمه
البقة وتقتله الشرقة وتنتنه العرقة وروي انه
عليه السلم كان جالساً في اصحابه فمرت بهم امراة جميلة

فرمقها القوم بأبصارهم فقال عليه السلام إن أبصار هذه
الفحول طوامح وإن ذلك سبب هبابها فإذا نظر أحدكم
إلى امرأة تعجبه فليلامس أهله فإنما هي امرأة كامرأة
فقال رجل من الخوارج قاتله الله كافرا ما أفقهه فوثب
القوم ليقتلوه فقال عليه السلام رويدا إنما هو سب
بسب أو عفو عن ذنب كفاك من عقلك ما أوضح لك
سبل غيك من رشدك افعلوا الخير ولا تحقروا منه
شيئا فإن صغيره كبير وقليله كثير ولا يقولن أحدكم
إن أحدا أولى بفعل الخير مني فيكون والله كذلك
إن للخير والشر أهلا فمهما تركتموه منهما كفاكموه
أهله من أصلح سريرته أصلح الله علانيته ومن عمل
لدينه كفاه الله أمر دنياه ومن أحسن فيما بينه وبين الله
كفى الله ما بينه وبين الناس الحلم غطاء ساتر والعقل
حسام قاطع فاستر خلل خلقك بحلمك وقاتل هواك
بعقلك إن لله عبادا يختصهم بالنعم لمنافع العباد
فيقرها في أيديهم ما بذلوها فإذا منعوها نزعها منهم
ثم حولها إلى غيرهم لا ينبغي للعبد أن يثق بخصلتين
العافية والغنى بينا تراه معافى إذ سقم وغنيا
إذ افتقر من شكا الحاجة إلى مؤمن فكأنما شكاها
إلى الله ومن شكاها إلى كافر فكأنما شكا الله
وقال في بعض الأعياد إنما هو عيد لمن قبل الله صيامه و
شكر قيامه وكل يوم لا يعصى الله فيه فهو عيد
إن أعظم الحسرات يوم القيامة حسرة رجل كسب
مالا في غير طاعة الله فورثه رجل فأنفقه في طاعة
الله سبحانه فدخل به الجنة ودخل به الأول النار

بلغ

إن أخسر الناس صفقة وأخيبهم سعيا رجل أخلق بدنه
في طلب آماله ولم تساعده المقادير على إرادته فخرج من
الدنيا بحسرته وقدم على الآخرة بتبعته ⁘ الرزق رزقان
طالب ومطلوب فمن طلب الدنيا طلبه الموت حتى يخرجه
عنها ومن طلب الآخرة طلبته الدنيا حتى يستوفي رزقه
منها ⁘ إن أولياء الله هم الذين نظروا إلى باطن الدنيا
إذا نظر الناس إلى ظاهرها واشتغلوا بآجلها إذا اشتغل
الناس بعاجلها ⁘ فأماتوا منها ما خشوا أن يميتهم وتر
كوا منها ما علموا أنه سيتركهم ورأوا استكثار
غيرهم منها استقلالا ودركهم لها فوتا أعداء ما سالم
الناس وسلم ما عادى الناس بهم علم الكتاب وبه علموا
وبهم قام الكتاب وبه قاموا لا يرون مرجوا فوق ما
يرجون ولا مخوفا فوق ما يخافون ⁘ اذكروا انقطاع
اللذات وبقاء التبعات ⁘ اخبر تقله ⁘ ومن الناس من يروي
هذا الرسول صلى الله عليه وآله ⁘ ومما يقوي أنه من كلام أمير
المؤمنين عليه السلم ما حكاه ثعلب عن ابن الأعرابي قال قال المأمون
لولا أن عليا عليه السلم قال اخبر تقله لقلت أنا اقله تخبر ⁘
وقال عليه السلم ما كان الله ليفتح على عبد باب الشكر ويغلق
عنه باب الزيادة ولا ليفتح على عبد باب الدعاء ويغلق
عنه باب الإجابة ولا ليفتح على عبد باب التوبة ويغلق
عنه باب المغفرة ⁘ وسئل أيما أفضل العدل أو الجود
فقال العدل يضع الأمور مواضعها والجود يخرجها
عن جهتها والعدل سائس عام والجود عارض خاص
فالعدل أشرفهما وأفضلهما ⁘ الناس أعداء ما جهلوا ⁘
الزهد كله بين كلمتين قال الله تعالى لكيلا تأسوا

على ما فاتكم ولا تفرحوا بما اتيكم ومن لم ياس على الماضى
ولم يفرح بالاتى فقد اخذ الزهد بطرفيه الولايات
مضامير الرجال ما انقض النوم لعزايم اليوم ليس بلد
باحق بك من بلد خير البلاد ما حملك وقال وقد جاءه
نعى الاشتر مالك وما مالك لو كان جبلا لكان فندا
لا يرتقيه الحافر ولا يوفى عليه الطاير الفند المنفرد من الجبال
وقال قليل مدوم عليه خير من كثير مملول منه اذا كان
فى الرجل خلة رايعة فانتظر اخواتها وقال لغالب بن
صعصعة ابى الفرزدق فى كلام دار بينهما ما فعلت
ابلك الكثيرة قال دعدعتها الحقوق يا امير المومنين فقال
ذلك احمد سبلها وقال من عظم صغار المصايب ابتلاه
الله بكبارها من كرمت عليه نفسه هانت عليه شهوته
ما مزح رجل مزحة الا مج من عقله مجة زهدك فى
راغب فيك نقصان حظ ورغبتك فى زاهد فيك ذل
نفس ما لابن ادم والفخر اوله نطفة واخره جيفة
لا يرزق نفسه ولا يدفع حتفه الغنى والفقر بعد العرض
على الله وسئل عليه السلام عن اشعر الشعرا فقال ان القوم
لم يجروا فى حلبة تعرف الغاية عند قصبتها فان كان ولا بد
فالملك الضليل يريد امرا القيس وقال عليه السلام الا حر يدع
هذه اللماظة لاهلها انه ليس لانفسكم ثمن الا الجنة فلا
تبيعوها الا بها علامة الايمان ان تؤثر الصدق حيث يضرك
على الكذب حيث ينفعك وان لا يكون فى حديثك فضل عن
علمك وان تتقى الله فى حديث غيرك تغلب المقدار على
التقدير حتى تكون الافة فى التدبير الحلم والاناة
توامان ينتجهما علو الهمة الغيبة جهد العاجز

يعنى انما يتبين الغنى والفقر بعد العرض على الله عز وجل

رَبّ مفتون بحسن القول فيه ❁ قال السيد رضي الله عنه
وهذا حين انتهاء الغاية بنا الى قطع المختار من كلام
امير المؤمنين عليه السلام ❁ حامدين الله سبحانه على ما من
به من توفيقنا لضم ما انتشر من اطرافه وتقريب ما
بعد من اقطاره ومقررين العزم كما شرطنا اولا على
تفضيل اوراق من البياض في اخر كل باب من الابواب ليكون
لاقتناص الشارد واستلحاق الوارد وما عساه ان يظهر
لنا بعد الغموض ويقع الينا بعد الشذوذ ❁ وما توفيقنا
الا بالله عليه توكلنا وهو حسبنا ونعم الوكيل ❁
❁ وذلك في رجب من سنه اربع مايه ❁

والحمد لله وصلواته على رسوله محمد واله وسلامه اجمعين

زيادة من نسخة كتبت على عهد المصنف رحمة الله عليه وسلامه

قال عليه السلام ❁

الدنيا خلقت لغيرها ولم تخلق لنفسها ❁ وقال لبني امية
مرودا) مرودا يجرون فيه ولو قد اختلفوا فيما بينهم ثم كا
دتهم الضباع لغلبتهم ❁ والمرود هاهنا مفعل من الارواد
وهو الامهال والانظار وهذا من افصح الكلام واغربه ❁
فكانه عليه السلام شبه المهلة التي هم فيها بالمضمار الذي
يجرون فيه الى الغاية ❁ فاذا بلغوا منقطعها انتقض نظامهم
بعدها ❁ وقال في مدح الانصار هم والله ربوا الاسلام
كما يربى الفلو مع غنائهم بايديهم السباط والسنتهم
السلاط ❁ وقال عليه السلام ❁ العين وكاء السه
وهذه من الاستعارات العجيبة كانه شبه السه بالوعاء و

والعين بالوكاء، فإذا أطلق الوكاء لم ينضبط الوعاء
وهذا القول في الأشهر الأظهر من كلام النبي صلى الله
عليه وسلم، وقد رواه قوم لأمير المؤمنين عليه السلام
وذكر ذلك المبرد في الكتاب المقتضب في باب
اللفظ بالحروف، وقد تكلمنا على هذه الاستعارة
في كتابنا الموسوم بمجازات الآثار النبوية، و
قال عليه السلام في كلام له: ووليهم والٍ فأقام
واستقام حتى ضرب الدين بجرانه، وقال: يأتي على الناس
زمان عضوض يعض الموسر فيه على ما في يديه ولم يؤمر
بذلك، قال الله سبحانه: ولا تنسوا الفضل بينكم،
تنهد فيه الأشرار وتستذل الأخيار، ويبايع
المضطرون، وقد نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع
المضطرين، وقال عليه السلام: يهلك فيّ رجلان محب
مطرٍ وباهت مفترٍ، وهذا مثل قوله: يهلك فيّ
اثنان محب غالٍ ومبغض قالٍ، وسئل عليه السلام عن التوحيد
والعدل فقال: التوحيد أن لا تتوهمه، والعدل أن
لا تتهمه، وقال: لا خير في الصمت عن الحكم
كما أنه لا خير في القول بالجهل، وقال في دعاء استسقى
به: اللهم اسقنا ذلل السحاب دون صعابها،
وهذا من الكلام العجيب الفصاحة، وذلك أنه عليه السلام
شبه السحاب ذوات الرعود والبوارق والرياح و
الصواعق بالإبل الصعاب التي تقمص برحالها وتوقص
بركبانها، وشبه السحاب الخالية من تلك الروائع
بالإبل الذلل التي تحتلب طيعة وتقتعد مسمحة،
وقيل له عليه السلام: لو غيرت شيبك يا أمير المؤ

منين

فقال الخضاب زينة ونحن قوم في مصيبة يريد برسول الله صلى الله عليه وسلم. وقال عليه السلم القناعة مال لا ينفد وقد روى بعضهم هذا الكلام عن النبي صلى الله عليه وسلم. وقال عليه السلم لزياد بن ابيه وقد استخلفه لعبد الله بن العباس على فارس واعمالها في كلام طويل كان بينهما نهاه فيه عن تقدم الخراج استعمل العدل واحذر العسف والحيف فان العسف يعود بالجلاء والحيف يدعو الى السيف وقال اشد الذنوب ما استخف به صاحبه وقال ما اخذ الله على اهل الجهل ان يتعلموا حتى اخذ على اهل العلم ان يعلموا. وقال شر الاخوان من تكلف له وقال اذا احتشم المؤمن اخاه فقد فارقه

انتهى الزيادة

بحمد الله ومنّه وصلواته على سيدنا محمد وآله اجمعين

وفرغ من كتبته العبد المذنب عبد الجبار بن الحسين بن ابي القسم الحاجي الفراهاني يوم الاربعا التاسع عشر من جمادى الاولى من سنة ثلث وخمسين و خمس مائة في خدمة مولانا الامير الاجل السيد ضياء الدين تاج الاسلام ابي الرضى فضل الله بن علي بن عبيد الله الحسني ادام الله ظله وقد اوى الى قرية جوسقان راوند متفرجا

حامدا لله ومصليا على النبي وآله اجمعين والسلم

सक़ाफ़त का बेहद शुक्रगुज़ार हूँ जिन्होंने लाइब्रेरी के तरक्क़ियाती कामों में माली मुआवनत दी। जनाब जी॰ पटनाइक, साबिक़ प्रिन्सपल सिक्रेट्री और जनाब राकेश रंजन ज्वाइन्ट सिक्रेट्री वज़ारते सक़ाफ़त हुकूमते हिन्द का भी उनकी भरपूर मदद के लिए शुक्रगुज़ार हूँ।

मुक़दमे की तैयारी में मुझे जिन साथियों से मदद मिली उन में प्रोफ़ेसर इराक़रज़ा ज़ैदी, साबिक़ सद्र, शोब-ए फ़ारसी (फ़ारसी विभाग) जामिआ मिल्लिया इस्लामिया, नई दिल्ली, डा॰ मुहम्मद इरशाद नदवी नौगानवी, डा॰ तबस्सुम साबिर केटलागर्स अरबी मख़तूतात रामपुर रज़ा लाइब्रेरी और डा॰ विभा शर्मा, अंग्रेज़ी विभाग अलीगढ़ मुस्लिम यूनीवर्सटी का शुक्रगुज़ार हूँ।

मैं अपने साथियों डा॰ अबु सअद इस्लाही लाइब्रेरी एन्ड इन्फ़ारमेशन आफ़ीसर, जनाब अरूण कुमार सक्सेना, मुहतरमा मोहनी रानी, मुहतरमा बिलक़ीस फ़ारूक़ी, जनाब इसबाह ख़ान और जनाब शुजाउद्दीन ख़ान का शुक्रगुज़ार हूँ। कि जिनकी मदद इन तमाम इल्मी कामों में शामिल रही।

सातवीं सदी ईसवी में हारिस बिन अब्दुल्लाह हमादानी ने नहजुलबलाग़ा के एक खुतबे को हज़रत अली से सुनकर लिख लिया था। मैं मुहम्मद अज़ीज़ुद्दीन हुसैन हमदानी इक्कीसवीं सदी में नहजुल बलाग़ा के अहम नुसख़े के शायअ करने का शरफ़ हासिल कर रहा हूँ।

18 ज़िलहिज 1433 हि॰
3, नवम्बर 2012

प्रोफ़ेसर सैयद मुहम्मद अज़ीज़ुद्दीन हमादानी
डाइरेक्टर
रामपुर रज़ा लाइब्रेरी

इन्द्राजात होंगे वह बाद के इज़ाफ़े तसलीम किये जायेंगे मौलाना अर्शी फ़रमाते हैं "अब्दुल हमीद के इस नुसख़े में जाबजा क़ाला रज़ी या क़ाला रज़ी अबुल हसन आया है। ज़ाहिर है इन सब नुस्ख़ो में नही तो कुछ के अन्दर ज़रूर शरीफ़ रज़ी का नाम आया होगा। वरना मुसल्लिह अपनी तरफ़ से कभी न बढ़ाता और यह इस की दलील है कि नहजुल बलाग़ा शरीफ़ रज़ी की तालीफ़ है वरना कहीं और किसी मख़तूते मतबुए नुसख़े में तो शरीफ़ मुरतज़ा का नाम मिलता। इसकी ताईद हमारे (रज़ा लायब्रेरी के मख़तूते) मख़तूते से भी होती है। हमारे नुसख़े में (वरक़ 165 अलिफ़ सतर 8) 'फ़मन' के ऊपर 'ला' और 'वलफ़ता के और 'इला' लिख कर हाशिये पर तहरीर की है। फ़ी नुसख़तुर्रज़ी फ़इन इक़ामा बिमा यजिबुल्ला फ़ीहा अरज़ा नेअमतुहवामिहा व अन ज़ैअ मा यजिबुल्लाहा फ़ीहा अब्ज़ा नेअ्मतुज़ जवालहा' इस से मालूम होता है कि कातिब और मुसहहि में से किसी एक के पास नहज का कोई ऐसा नुसख़ा भी मौजूद था जो इस के मुअल्लफ़ शरीफ़ रज़ी की मिल्कियत में रह चुका था या ख़ुद उन्ही के क़लम का नविशता था यह इसका सुबूत है कि यह किताब शरीफ रज़ी ही की एडिट की हुई है।

शारहे सैयद अली बिन नासिर अलवी मौसूम व एलामे नहजुलबलाग़ा का मुआसिर था। इस शरह का एक क़लमी नुसख़ा रज़ा लायब्रेरी में मौजूद है इसमें सैयद अजलुर्रज़ी रज़िअल्लाहुअन्हु ने कहा "लिखा है मुझे इसमें शक है कि हमारा नुसख़ा इसी एलामे नहजुलबलाग़ा का है जो एडीटर के मुआसिर की तकलीफ़ है और नहज की सबसे पहली शरह मानी जाती है।

उपरोक्त बहस से साबित होता है कि 'नहजुल बलाग़ा' हज़रत अली अ० के कलाम, ख़ुतूत, अक़वाल और ख़ुतबों का ही संकलन है। जिसे सैयद रज़ी शरीफ़ ने एडिट किया है।

मैं शुक्रगुज़ार हूँ आली मरतबत श्री बी० एल० जोशी साहब, गर्वनर उत्तर प्रदेश और अध्यक्ष रामपुर रज़ा लायब्रेरी बोर्ड का जिनकी सरपरस्ती लाइब्रेरी को हासिल है। मुहतरमा चन्द्रेश कुमारी कटोच साहित, मरकज़ी वज़ीरे सक़ाफ़त और मोहतरमा संगीता गेरूला सिक्रेट्री वज़ारते

उस्ताद शेख़ मुहम्मद हसन नायलुलमुरसफ़ी मिस्री शरह नहजुल- बलाग़ा कलिमा फ़िललुग़तुल अरबिय्यह" के ज़िम्न में लिखते हैं।

मैदान फ़साहत-व-बलाग़त में सबसे आगे बढ़ने वाले शहसवार हज़रत अली सलावातुल्लाह अलैह हैं इस दअवे के असबात के लिए नहजुल- बलाग़ा के बाद किसी दलील की ज़रूरत नहीं है।

उस्ताद मुहम्मद अज़्ज़ुहरी अलग़मरावी लिखते हैं:

"तबक़ये असहाब में किसी एक से भी इतने आसारे इल्मिया को नक़्ल नहीं किया गया जिस क़दर कि अमीरूल मोमिनीन अली से नक़्ल किया गया है। हज़रत के मक़ालात, वाज़ो नसीहत, आदाबो हिकमत, तहज़ीबे नफ़्स सियासतेमल्न, मसाइले तौहीदो सबाहिसे इलाहियात इशारात-ए-ग़ैबी और मुख़ालफ़ीन के जवाबात के मज़ामीन पर मुशतमिल हैं किताब नहजुलबलाग़ा हज़रत के बिहतरीन काम को अपने में समोये हुए है। जिसको शरीफ़ रज़ी अबुलहसन मुहम्मद बिन ताहिर ने जमअ फ़रमाया है।"

उस्ताद मुहीयुद्दीन अब्दुलहमीद प्रोफ़ेसर लुग़ते अरबी जामिआ अज़हर फ़रमाते हैं:

"यह किताब नहजुलबलाग़ा अमीरूल मोमिनीन अली इब्ने अबी तालिब के कलाम का वह इन्तख़ाब है जिसे शरीफ़ रज़ी अबुलहसन मुहम्मद बिन हसन मूसवी ने जमअ किया है, यह वह किताब है जो अपने अन्दर बलाग़त की नुमायाँ ख़ुसूसियात और हुनरों को लिये हुए है।"

किताब ख़ाना रज़ा रामपुर में जो बहुत पुराना नुसख़ा है उसका कातिब अब्दुल जब्बार है। जिसने 'ख़साइसुल अइम्मा' का नुसख़ा लिखा था इस नुसख़े के ख़ात्मे पर लिखा है कि "मैंने इसे सैयद ज़ियाउद्दीन ताजुल इस्लाम अबुर्रज़ा फ़ज़लहुल्ला बिन अली बिन उबैदुल्लाह हुसैनी के क़लम से लिखे हुए नुसख़े से 19 जमादिल अव्वल 553 हि॰ मुताबिक़ 18 जून 1158 ई॰ को नक़्ल किया और दौराने किताबत मेरा क़याम उन्हीं की ख़िदमत में रहा फिर उसके बाद लिखते हैं मैंने इस किताब को 554 हि॰/1159 ई॰ में पढ़ा था इस नुसख़े में अस्ल किताब के आख़िर में लिखा है। "ज़्यादत कमिन नुसख़े कतबता अला अहदे मुसन्निफ़ रह॰ (पृष्ठ 119) यह इबारत बताती है कि इसके तहत जो

किताब "लिसानुल अरब" में मिसले इब्ने असीर जज़री साहिबे नहाया, नहजुल बलाग़ा के कलामात को हल करके उसको कलामे अमीरूल मोमिनीन तस्लीम किया है। इब्ने हदीद लिखते हैं।

"हज़रत की फ़साहत का यह आलम है कि आप फ़ुसहा के इमाम और बुलग़ा के सरदार हैं, यही किताब नहजुलबलाग़ा जिसकी हम शरह लिख रहे हैं जो यह दलालत करती है कि हज़रत फ़साहत में वह बुलन्द दरजा रखते हैं कि कोई आपके साथ चल नहीं सकता और बलाग़त में मुक़ाबला नहीं कर सकता।"

उस्तादुल अकबर मुसलिहे कबीर शेख़ मुहम्मद अबदिह मुफ़ती दयारे मिसारिया शारह नहजुलबलाग़ा फ़रमाते हैं।

"वह किताब जिस में सब औसाफ़ मौजूद हैं यही है जिसे सैयद शरीफ़ रज़ी रहमतुल्लाह ने मुनतख़ब किया है कलाम सैयदना व मौलाना अमीरूल मोमिनीन करमल्लाहो वजह से, और इसके मुतफ़र्रिक़ात को जमअ किया और नहजुलबलाग़ा के नाम से उसको मौसूम किया और मैं तो इस से बेहतर कोई नाम नहीं जानता जो अपने मअनी पर दलालत कर सके और न मुझ में इस की क़ुदरत है कि इससे ज़्यादा इस की तौसीफ़ कर सकूँ।"

मुफ़ती मुहम्मद अबदिह फ़रमाते हैं "अब अहले ज़बान में हर शख़्स इस बात का क़ायल है कि हज़रत इमाम अली बिन अबी तालिब का कलाम ख़ुदा और रसूल के कलाम के बाद शरफ़े बलाग़त में सबसे ज़्यादा मअनी ख़ेज़ और अन्दाज़े बयान में बुलन्द तर और बुज़ुर्ग तरीन मआनी के लिहाज़ से ज़्यादा जामअ है लिहाज़ा अरबी इल्मे अदब के नफ़ीस ज़ख़ीरों के तलबगारान और उसके बुलन्द मरतबों से तदरीजी तरक़्क़ी के आरज़ू मन्दों के लिए बेहतरीन ज़रीआ है कि वह इस किताब नहजुलबलाग़ा को अपने महफ़ूज़ात और मअक़ूलात में अहम और बहतरीन दर्जा अता करें इसके साथ इसके मअनी को समझने की कोशिश भी करें। इन मक़ासिद के लिहाज़ से जिनके लिए वह मआनी लाये गए और अलफ़ाज़ में ग़ौर करें इन मआनी के लिहाज़ से जिन के अदा करने के लिए वह अलफ़ाज़ ढाले गये हैं ताकि उसके ज़रीए से इस का बेहतरीन मक़सद हासिल हो।"

अल्लामा अहमद बिन मनसूर मिफ़ताहुल फ़ुतूह में लिखतें हैं।

"जो शख़्स हज़रत के कलाम को देखे और आपके ख़ुतूत, ख़ुतुब व रसाइल पर नज़र करे तो समझेगा कि बअदे रसूल किसी का इल्म हज़रत के इल्म के मुक़ाबिल में नहीं। नहजुलबलाग़ा बख़ुदा तमाम फ़ुसहा की फ़साहत और तमाम बुलग़ा की बलाग़त और तमाम हुकमा की हिकमत आपके मुक़ाबले में पस्त तर हैं।

अल्लामा याक़ूब अबू यूसुफ़ अत्तबानी मुतवफ़्फ़ा 1098 हि॰/1686 ई॰ लाहौरी शरहे तहज़ीबुल कलाम में लिखते हैं।

मतरह सबसे ज़्यादा फ़सीह है पस जो शख़्स चाहे कि हज़रत की बलाग़त का मुशाहिदा करे और हज़रत की फ़साहत को सुने तो लाज़िम है कि वह किताबे नहजुल बलाग़ा को देखे।

अल्लामा शेख़ अहमद बिन मुस्तफ़ा मअरूफ़ ताशकीरी ज़ाहद शकायकुलनुअमानिया की फ़ी उल्मा उद्दौलतुल उसमानिया लिखते हैं।

''उन्होंने तजरीद की शरह लिखी जो जामए फ़वायद है और किताबें नहजुलबलाग़ा की शरह लिखी जो कलामे इमामे हुमाम अली इब्ने अबी तालिब करमल्लाहो वजह् है।''

अल्लामा इब्ने ख़ल्क़ान मुतवफ़्फ़ा 681 हि॰/1282 ई॰ वफ़ायातुल अय्यान में सैयद मुर्तज़ा के हालात में लिखते हैं।

''नहजुलबलाग़ा जो हज़रत अली बिन अबी तालिब के कलाम का मजमूआ है इसके जामअ के मुतअल्लिक़ इख़तिलाफ़ है कि वह सैयद मुर्तज़ा है या उनके भाई सैयद रज़ी।''

मौलाना ज़ियाउद्दीन बरनी साहिबे तारीख़े फ़िरोज़ शाही जो हज़रत निज़ामुद्दीन औलिया के मुरीद थे। वह लिखते हैं:

''सहाबा में सब से ज़्यादा इल्म के लिहाज़ से उनकी नज़ीर न थी।''

शेख़ हमीदुद्दीन नागौरी फ़रमाते हैं कि :

''नहजुलबलाग़ा बड़े फ़ायदे की किताब है।''

जमालुद्दीन अबुल-फ़ज़्ल मुहम्मद बिन मुकर्रम बिन अली अफ़रीक़ी मुतवफ़्फ़ा 711हि॰/1311ई॰ ने अपनी

मुहम्मद बिन अली तबातबाई अपनी किताब तारीखुल फ़ख़री फ़िल आदाबुस्सुलतानिया वददवलूल-इस्लामिया में फ़रमाते हैं।

"बहुत से लोगों ने किताब नहज़ुलबलाग़ा की तरफ़ तवज्जुह की जो अमीरूल मोमिनीन अली इबने अबी तालिब के कलाम से है।"

उलमा की एक बड़ी तअदाद हैं जिन्होंने नहजुल बलाग़ा की शरहें लिखीं। इन में इमाम अहमद बिन मुहम्मद अलवेरी मुतवफ़्फ़ा 656 हि॰/1258 ई॰, इमाम फ़ख़रूद्दीन राज़ी मुतवफ़्फ़ा 606 हि॰/1209 ई, अब्दुल हमीद इबने अबी हदीद, मदायनी मुतवफ़्फ़ा 656 हि॰/1258 ई॰, शेख़ कमालुद्दीन अब्दुर्रहमान अशशीबानी, अल्लामा सअदुद्दीन मसऊंद मुतवफ़्फ़ा 691 हि॰/1291 ई॰, शेख़ क़वामुद्दीन शागिर्द जलाल दववानी, फ़ाज़िल सनआनी क़ाज़ीये बग़दाद नूर मुहम्मद बिन क़ाज़ी अबदुल अज़ीज़ महल्ली, इब्नुलफ़ता अल्लामा शेख़ मुहम्मद अब्दुहुल मिस्री, उस्ताद मुहम्मद हसन नामिला अल मुरसफ़ी, अल उस्ताद मुहम्मद मुहीयुद्दीन अब्दुल हमीद अज़हरी, मुहीमुद्दीन अल ख़य्यात वग़ैरह।

अल्लामा कमालुद्दीन मुहम्मद बिन इलमुल क़ुरैशी मुतवफ़्फ़ा 652 हि॰/1254 ई॰ अपनी किताब मतालिबुस्सऊल में लिखते हैं।

"इल्में बलाग़तो फ़साहत में अमीरूल मोमिनीन इमाम हैं आपको इस मैदान में इतनी सबक़त है कि कोई आपकी गर्दे राह तक नहीं पहुँच सकता, जो शख़्स हज़रत के कलाम को नहजुल बलाग़ा में मुतालिआ करे उसके नज़दीक हज़रत की फ़साहतो बलाग़त की यह ख़बर ऐन शहादत हो जाएगी और हज़रत के उलूए मक़ाम के मुतअल्लिक़ यह ईक़ान का दर्जा हासिल करेगा।"

अल्लामा सअदुद्दीन मसऊद बिन उमर अतफ़ताज़ानी मुतवफ़्फ़ा 791 हि॰/1388 लिखते हैं।

"हज़रत सबसे ज़्यादा फ़सहिल्लिसान हैं जैसा कि किताब नहजुल- बलाग़ा गवाह है।"

अल्लामा अलाउद्दीन मुतवफ़्फ़ा 845 हि॰/1485 ई॰ लिखते हैं।

"हज़रत सबसे ज़्यादा फ़सीहुल्लिसान हैं जैसा कि किताब नहजुल- बलाग़ा इस पर शाहिद है।"

"यह कोई हैरतो तअज्जुब की बात नहीं है कि अली बुलन्दिये ख़िताबत के मुनतहाए औज पर फ़ाइज़ हैं और नासियए फ़साहत आप ही के क़ब्ज़ो इक्तिदार में है दरअसल फ़साहतो किताबत अहले बैत की फितरतो तबियत में दाख़िल है और यह चीज़ तो इन हज़रात को मीरास में मिली है। ज़मानए जाहिलीयत और अहदेस्लाम हर दौर में यह ख़ानदान इसमें मुमताज़ रहा है।"

अबुल असवद की राय पेश की है।

"हम अरबों को आप (अली अ॰) ने ज़िन्दा कर दिया और हमारी ज़बान को बक़ाए दवाम (हमेशा रहनेवाला) बख़्शा।"

मुवर्रिख़ मसऊदी (मुतवफ़्फ़ा 340 हि॰/ 951 ई॰) की राय को लिखते हैं।

"हज़रत के तमाम ख़ुतबे जिन को मुख़्तलिफ़ मौक़ों पर आपने इरशाद फ़रमाया है कुछ ऊपर चार सौ अस्सी हैं जिनको हज़रत ने फ़िलबदीह इरशाद फ़रमाया था। यह वह ख़ुतबे हैं जिन्हें लोगों ने याद और महफ़ूज़ कर लिया था और लागों में बराबर शायअ रहे।"

शेख़ सदूक़ अबू जाफ़र मुहम्मद इब्ने बाबूया अलकुम्मी मुतवफ़्फ़ा 381 हि॰/991 ई॰ अपने सिलसिलए असनाद से रिवायत करते हैं कि अबू इसहाक़ अस्सबीई बयान करते हैं कि उनसे हारिस बिन अब्दुल्लाहुल अऊर हमदानी ने बयान किया।

"एक दिन अमीरूल मोमिनीन ने एक ख़ुतबा इरशाद फ़रमाया, लोगों ने इस ख़ुतबे को बहुत ज़्यादा पसन्द किया। अबू इसहाक़ ने हारिस से दरयाफ्त किया कि तुमने इसको याद कर लिया था। हारिस ने जवाब दिया कि मैंने इसको लिख लिया था और इसके बाद हारिस ने अपनी किताब से पढ़कर इस ख़ुतबे को सुनाया।"

हिन्दुस्तान में भी सूफ़िया के आने के बाद मलफ़ूज़ अदब भी इसी तरह मुनतख़ब किया गया कि उनके मुरीद लिख लेते थे और बाद में शेख़ से उसपर नज़रेसानी करा लेते थे। अमीर हसन संजरी जो फ़वाइदुल फ़वाद मलफ़ूज़ाते हज़रत निज़ामुद्दीन औलिया के मुरत्तिब हैं। यही क़ाइदा अपनाया क्योंकि हज़रत अली अ॰ सूफ़िया के वली थे तो उन्होंने अपने वली की तक़लीद की। इबनुल तक़तक़ी

हुआ' 'मिन्हाजे नहज़ुल बलाग़ा' तहरीर फ़रमादी जो दो सौ चौसठ सफ़हात पर मुशतमिल है। इसके बाद जनाब सैयद क़ैसर महमूद ने 'रिजाले नहज़ुल बलाग़ा' तालीफ़ की।

मौलाना अरशी साहब लिखते हैं 'इब्ने अबिल हदीद ने शरहे नहजुल बलाग़ा में खुतबए शक़शक़िया की शरह करते हुए लिखा है कि मेरे उस्ताद अबुल ख़ैर मुसद्दिक़ बिन शबीबुलवास्ती (605/1208) ने 603/1206 ई॰ में मुझसे बयान किया था कि मैंने अपने उस्ताद अबू मुहम्मद अबदुल्लाह बिन अहमद अलमअरूफ़ बिनुलख़शरब (मुतवफ़्फ़ा) 567/1172 से यह खुतबा पढ़ा तो उनसे पूछा था। "क्या आप इसे जाली कहते है?" उन्होंने कहा "बखुदा हरगिज़ नहीं। हक़ीक़तन मैं तो इसे अमीरूल मोमिनीन का कलाम बिल्कुल इसी तरह जानता हूँ जिस तरह तुम्हे मुसाद्दिक़ जानता हूँ।" मैंने कहा "बहुत से लोग इसे रज़ी का कलाम बताते हैं।" उन्होंने फ़रमाया "रज़ी वग़ैरह को यह तारीक़ा और तर्ज़ कहाँ नसीब! हम रज़ी के खुतूत से वाक़िफ़ हैं और कलामे नस्र में उसके उसलोब को पहचानते हैं। उसे इस कलाम से कोई इलाक़ा नहीं।

मौलाना हँसती साहब ने भी दूसरे उलमा की राय को अपनी किताब में क़लमबन्द किया है। वह अलउस्ताद अल्लामा अस्सैयद अहमदुलहाशमी बक्र के हवाले से लिखते हैं।

"रसूलुल्लाह के बाद हज़रत अली अफ़सहुन्नास (लोगों में सबसे बिहतर) हैं और बएतिबारे इल्मों ज़ुहद व इसतक़रार अलहक़ तमाम लोगों से ज़्यादा अफ़ज़लो बरतर हैं और रसूलुल्लाह के बाद तमाम अरबों में अलइतलाक़ आप ही इमामुनखुतबा हैं हज़रत के ख़ुतुब बकसरत (बहुत ज़्यादा) हैं।"

फिर उस्ताद अहमद हसन अज़ज़यात के हवाले से बयान करते हैं।

"रसूलुल्लाह के बाद सलफ़ो ख़लफ़ में अली से ज़्यादा फ़सीहतर गुफ़तगू व कलाम में और तक़रीरों में किसी दूसरे को हम नहीं पाते और हज़रत बिलइजमाअ तमाम मुसलमानों में सबसे अफ़ज़लो बरतर ख़तीब और इमामुलमुशईन हैं।"

उस्ताद अहमद ज़की सफ़वत की राय पेश की है।

नहज़ुलबलाग़ा की एडीटिंग 400 हि./1009 ई. में सैयद रज़ी ने की थी लेकिन "नहजुलबलाग़ा" से मुतअल्लिक़ कुछ दानिशवरों ने सवाल उठाये कि क्या यह सच है कि यह हज़रत अली अ. ही के ख़ुतबात, मकतूबात और अक़वाल का कलकशन है या यह तमाम का तमाम सैयद मुरतज़ा या सैयद रज़ी ने ही लिख दिया और हज़रत अली से मनसूब कर दिया। डा. ख़्वाजा मेंहदी पीरी फ़रमाते हैं।

"क़ुरआन करीम के बाद इस्लामी आसार में सबसे बड़ी तालीफ़ और जादू असर के उनवान से तारीख़े इस्लाम में मुख़्तलिफ़ लोगों की जानिब से इस पर बारहा यलग़ार होती रही है और इसको इहतजाज का निशाना बनाया जाता रहा है। वह पहला क़लमकार जिसने "नहजुलबलाग़ा" की तसनीफ़ को अपना निशाना बनाया वह वफ़यातुल अयान का मुसन्निफ़ इब्ने ख़लकान है, उसने सैयद मुरतज़ा की शरहे हाल बयान करते हुए लिखा है:

"नहज़ुलबलाग़ा" में जो कलमात बयान किए गए हैं उन्हें हज़रत अली से मनसूब किए जाने के बारे में लोगों ने इख़्तिलाफ़ किया हैं उनका मानना है कि वही नहजुलबलाग़ा के तहरीर करने वाले हैं या उनके भाई सैयद रज़ी की यह काविश है। नीज़ उन्होंने यह भी कहा है कि यह अली इब्ने अबी तालिब के कलमात नहीं हैं बल्कि किसी और ने इन्हें जमअ किया और उनकी तरफ़ निसबत दे दी। यह किसी और का ज़ाबता परदाख़ता है। वल्लाह आलम।

इसी तरह की बात प्रोफ़ेसर ज़ुबैद अहमद इलाहाबाद यूनीवर्सिटी ने अपनी तालीफ़ 'अदबुल अरब' में की है। उन्होंने सैयद रज़ी को बजाए जामए नहजुलबलाग़ा के इस किताब का वज़अ करनेवाला और मुसन्निफ़ करके लिखा है। और यह ज़ाहिर किया है कि हज़रत अली की तरफ़ इस किताब की निसबत ग़लत है।

डा. एस.ए. ख़ुलूसी लेकचरर स्वास लन्दन यूनीवर्सिटी का एक मज़मून बउनवान "The authenticity of Nahjul Balagha" अक्तूबर 1950 में इस्लामिक रेवियो में छपा था उस से मुतास्सिर होकर बक़ौले अल्लामा सिब्तुल हसन हनसवी 'समन्देनाज़ को इक और ताज़ियाना

6. ख़तीब अब्दुज़्ज़ुहरा अलहसनी–मसादिरे नहजुलबलाग़ा व असानीद।
7. रज़ा उस्तादी– बहसीये कूताह पीरामूने नहजुलबलाग़ा।
8. अल दशती – रविशहाए तहक़ीक़ दर अस्नादो मदारिके नहजुलबलाग़ा।
9. मुहम्मद मिहदी जाफ़री पियोहिश दर असनादो मदारिके नहजुलबलाग़ा।
10. सैयद हबतुद्दीन शहरिस्तानी – माहू नहजुलबलाग़ा।
11. सैयद क़ैसर महमूद – रिजाले नहजुलबलाग़ा।
12. डाक्टर मेहदी ख़्वाजा पीरी– नहजुलबलाग़ा के मख़तूतात को छापा।

बीसवीं सदी के मशहूर मुहक्क़िक़ मौलाना इमतियाज़ अली ख़ाँ अरशी मरहूम जिनकी तहक़ीक़ और मुशकिल कामों को करने के तौर तरीक़ो और अहमियत को सभी ने माना है। उनका एक अहम कारनामा इस्तनादे 'नहजुलबलाग़ा' भी है। जिसमें उन्होनें लग-भग सभी दानिशवरों की राय का तजज़िया करते हुए यह साबित करने की कोशिश की है कि "नहजुलबलाग़ा" को तरतीब देने वाले शरीफ़ रज़ी ही हैं। शरीफ़ मुर्तज़ा मुस्तबे किताब होने का क़यास बिला दलील है। और जहाँ तक नहजुलबलाग़ा के मज़ामीन यानी खुतबे और ख़तों के जाली होने या न होने का सवाल है। और अगर यह जाली हैं तो यह जाल किसने किया है? इसके मुतअल्लिक़ भी मौलाना अरशी ने भरपूर बहस की है। और अरबी ज़बान की नादिर किताबों के हवाले "नहजुलबलाग़ा" में लिखे हुए मैटर की सनदी हैसियत को साबित करने के लिए पेश किये हैं। वह "इसनादे नहजुलबलाग़ा" में फ़रमाते हैं।

"अरबी अदब की मशहूर किताबों में एक "नहजुलबलाग़ा" भी है। इस में अमीरूल मोमिनीन हज़रत अली बिन अबी तालिब रज़ी अल्लाहो के मुनतख़ब खुतूत और हकीमाना अक़वाल जमअ किए गए हैं। अमीरूल मोमिनीन की गिरामी ज़ात मअदने फ़साहत ओ बलाग़त होने के साथ राशिद या इमामे मअसूम की हैसियत भी रखते हैं।"

27. अबुल अब्बास अलबर मुतवफ़्फ़ा 286/899 ई॰ —किताबुल मबरद।
28. मुअर्रिख़ मुहम्मद बिन जरीर तबरी मुतवफ़्फ़ा 310/922 ई — तारीख़े तबरी।
29. अबू बकर मुहम्मद बिन हसन बिन वरीदज़दी बसरी मुतवफ़्फ़ा 321/933 ई॰ — किताबुल मुजतनी।
30. इब्ने अबदरबा मुतवफ़्फ़ा 328/939 ई॰ / इक़दुल फ़रीद।
31. मुहम्मद बिन याक़ूब कुलैनी मुतवफ़्फ़ा 329/940 ई॰ / किताब अलकाफ़ी व किताबुर्रौज़ा।
32. मसऊदी मुतवफ़्फ़ा 346/957— मरूजुज़्ज़हब।
33. अबुल फ़रजुलअमवी अल असफ़हानी मुतवफ़्फ़ा 356/966— किताबुल अग़ानी।
34. अबू अली उलक़ाली मुतवफ़्फ़ा 356/966— नवादिर।
35. शैख़ अबू जाफ़र इब्ने (पुत्र) बाबूया अलक़ुम्मी मुतवफ़्फ़ा 381/991— किताबत्तौहीद।
36. शैख़ मुफ़ीद उस्ताद सैयद रज़ी, मुतवफ़्फ़ा 413/1022 — किताबुल इरशाद व किताबुल जमल।
37. इब्ने मसकूया मुतवफ़्फ़ा (मृत्यु) 421/1030 — तजारबुलउमम।
38. हाफ़िज़ अबू नईम मुतवफ़्फ़ा 430/1038 —हुलयतुल औलिया।
39. शेख़ अबू जाफ़र मुहम्मद बिन हसनुत्तूसी मुतवफ़्फ़ा 385 हि॰ 460/1067-995 ई॰— किताबुत्तहज़ीब व किताबुल अमाली।

नहजुलबलाग़ा पर बहुत से उलमा और दानिशवरों ने काम किया है। जिनमें नीचे लिखे दानिशवर बड़ी अहमियत के हामिल हैं।

1. अल्लामा इमत्याज़ अली ख़ाँ अरशी — इसतनादे नहजुलबलाग़ा 1954।
2. अल्लामा सैयद सिब्तुल हसन हँसवी— मिनहाजे नहजुलबलाग़ा।
3. शेख़ हादी काशिफ़ुल ग़ता— मदारिके नहजुलबलाग़ा।
4. मुहम्मद बाक़िर बहबूदी — नहजुस्सआदत फ़ी मुसतदरक नहजुलबलाग़ा।
5. ख़तीब अब्दुल्लाह नग़मा — मसादिरे नहजुलबलाग़ा।

15. अबू जाफ़र मुहम्मद बिन याक़ूब अलकुलैनी मुतवफ़्फ़ा मृत्यु 328 हि॰/939 ई॰।
16. अबू अहमद अबदुल अज़ीज़ बिन यहया बिन अहमद बिन (पुत्र) ईसा अल जलूदीउल अज़दी अल बसरी मुतवफ़्फ़ा 322 हि॰/914 ई॰। किताबे ख़ुतुबे अली, किताबे शेरे अली, किताबे रसाइले अली, किताबे मवाइज़े अली, किताबे ज़िक्रे कलामे अली फ़िल मलाहिम, किताबे क़ौले अली फ़िशशूरा, किताबे क़ज़ाए अली, किताबुल अदब अन अली अलैहिस्सलाम।
17. अबुल हसन अली बिनुल हुसैन बिन अली अल मसऊदी मुतवफ़्फ़ा 346/957 – हदाइक़ुल अज़हान की अख़्राबारे आले मुहम्मद, मज़ाहिरूल अख़बार व तराइफ़ुल आसार।
18. अबूतालिब उबैदुल्लाह बिन अबी नवेद बिन याक़ूब बिन नसरूल-अंबारी मुतवफ़्फ़ा 356 हि॰/967 ई॰– किताबे अदाइयतुल अइम्मा।
19. अबू अबदुल्लाह अहमद बिन इब्राहीम बिन अबी राफ़िस्समीरी अल कूफ़ी उल बग़दादी, किताबुज़्ज़ियाफ़ी तारीख़ुल अइम्मा।
20. अबुल अब्बास याक़ूब बिन अहमदुस्समीरी – किताब फ़ीकलामे अली व ख़ुतबा।
21. अबू सईद मनसूर बिनुल हुसैनुल अबी अलवज़ीर मुतवफ़्फ़ा 422/1031। नुज़हतुल अदब फ़िलमुहाज़रात, नसरूददरर।
22. अबुल हसन अली बिन मुहम्मद अल मदाइनी मुतवफ़्फ़ा 225/839, तारीख़ुल ख़ुलफ़ा किताबुल अहदास व लफ़ितन।
23. अबू उसमान अम्र बिन अल जाहिज़ मुतवफ़्फ़ा 255/868 ई॰ – किताबुल बयान वत्तताबईन।
24. इब्ने क़ुतीबा अददीउन्नूरी मुतवफ़्फ़ा 276/889 ई॰ – उयूनुल अख़बार व ग़रीबुल हदीस।
25. इब्ने वाज़िहुल याक़ूबी अलकातिबुल अब्बासी-मुतवफ़्फ़ा 278–891।
26. अबू हनीफ़ा अददी उन्नूरी मुतवफ़्फ़ा 281/894 ई॰ – अख़बारे उत्तवाल।

3. अबू मुख़नफ़ लूत बिन यहया अल अज़दिउलग़ामिदी मृत्यु 170 हि॰/786 ई॰ से पहले।
4. अबू मुहम्मद (या अबुलबशर) मिस अदह बिन सदक़तुल अबदियूले कूफ़ी मृत्यू 183 हि॰/779 ई॰– किताब खुतुब-ए-अमीरूल मोअमिनीन।
5. अबू इसहाक़ इब्राहीम बिन अलहकम बिन ज़हीरूल फ़जारी उल कूफ़ी मृत्यू 177 हि॰/793 ई॰– किताब खुतुब-ए-अली।
6. अबू इसहाक़ इब्राहीम बिन सुलेमानुननिहमी अल कूफ़ी उल ख़ज्जाज़: किताबुल खुतुब, किताबुददुआ– किताब-ए-ख़लक़ुस्समावात,
किताब-ए-मक़तल-ए-अमीरुल मोअमिनीन।
7. अबू मन्ज़र हश्शाम बिन मुहम्मद बिनिसाइबुल कलबी मृत्यु 206 हि॰/821 ई॰ – किताब-ए-खुतुब-ए-अली।
8. अबुल मुफ़ज़्ज़िल नस्र बिन मज़ाहिमुल मुनकरी उल कूफ़ी अल अत्तार। मृत्यु 212 हि॰/827 ई॰– किताब-ए-सिफ़फ़ीन, किताबुल जमल, किताबुन-नहरवान, किताबुल ग़ारात।
9. अबू अब्दुल्लाह मुहम्मद बिन उमरूल बाक़िअदी अल मदनी क़ाज़ी-ए-बग़दाद– मृत्यु 207 हि॰/823 ई॰– किताब-उल-जमल।
10. अबुल ख़ैर सालह बिन अबी हम्माद अर्राज़ी। मृत्यु 214 हि॰/829 ई॰ के बाद।
11. अबुल हसन बिन मुहम्मद अल मदाइनी। मृत्यु 224 हि॰/ 839 ई॰। किताब-ए-खुतुब-ए-अली व कतबतुन इला अम्माला।
12. अबुल क़ासिम अबदुल अज़ीम बिन अबदुल्लाह बिन (पुत्र) अली उलहसनी अर्राज़ी मुतवफ़्फ़ा। मृत्यु 250 हि॰/864 ई॰– किताबे खुतुब-ए-अली।
13. अबू इसहाक़ इब्राहीम बिन मुहम्मदुस्सक़फ़ी मुतवफ़्फ़ा 283–896 ई॰।
14. अबू जाफ़र मुहम्मद बिन जरीर बिन (पुत्र) रुसतम अन्तबरी (इब्ने जरीरूत्तबरी के समकालीन)। किताबुल मुस्तरशद फ़िल इमामा, किताबुर रवात अन अहले बैत।

फ़ख़रूद्दीन नसीरी, ईरान में है। इसके अलावा ईरान के कुतुबख़ानों मसलन किताबख़ानए आयतुल्लाह नजफ़ी मरअशी, क़ुम, आस्तानए क़ुद्स रज़वी, मशहद, और किताबख़ाना मदरसा नवाब में भी 'नहजुलबलाग़ा' के क़दीमी (पुराने) क़लमी नुसख़े मौजूद हैं। हिन्दुस्तान की भी बहुत सी लाइब्रेरियों में 'नहजुलबलाग़ा' के क़लमी नुसख़े पाए जाते हैं। जिन में पहले नम्बर पर 'नदवतुलउलअमा' लखनऊ की लाइब्रेरी का नाम आता है। जहाँ 509 हि॰/1115 ई॰ का लिखा हुआ क़लमी नुसख़ा मौजूद है। दूसरे नम्बर पर मौलाना आज़ाद लाइब्रेरी, अलीगढ़ का नुसख़ा है जिसकी किताबम का साल 534 हि॰/1139 ई॰ है। जिसके बाद के 6 क़लमी नुसख़े रामपुर रज़ा लाइब्रेरी में हैं। जिन में से दो नुसख़ों में अरबी इबारत के साथ इसकी फ़ारसी शरह (व्याख्या) भी लिखी हुई है। यह नुसख़े फ़न-ए-अहादीस-उल-अदब मौजुदात न॰ 1190-1193, 1196, 1197-1198, 1199 पर रखे हुए हैं। इन में पहले दो मख़तूते नादिर मख़तूतात की फ़िहरिस्त में शामिल हैं। जिनमें से पहले का सने किताबत 353 हि॰/1185 ई॰ है। अब्दुल जब्बार बिन हुसैन बिन (पुत्र) अबुल क़ासिम-अल-हाजीउलफ़ाराबी इसके लिखने वाले हैं। बहुत अधिक पुराना होने की वजह से यह मख़तूता बहुत अहमियत रखता है। इसके अलावा दूसरे मख़तूतात दूसरी वजहों से बहुत अहमियत रखते हैं। मसलन किसी नुसख़े के शुरू के पेज पर कोई अहम नोट चिपका हुआ है। तो किसी के कातिब बहुत अहम हैं तो कोई बहुत पुराना होने की वजह से तवज्जुह का मरकज़ है।

नहजुलबलाग़ा को जमा करने और उसकी मुकम्मल तरतीब से पहले जिन उलमा ने हज़रत अली अ॰ के ख़ुतबों और ख़तों वग़ैरह को अपनी किताबों में नक़ल किया है उनके नाम नीचे लिखें जा रहे हैं।

1. ज़ैद बिन वहबुलजहनी अलकूफ़ी मृत्यु 96 हि॰/714 ई॰ ख़ुतुब-ए-अमीरूल मोमिनीन अली अलमनाबिर फ़िल जमउल आयद।
2. अबू याक़ूब इस्माईल बिन मिहरान बिन (पुत्र) अबी नसरूस्सुकूनी अलकूफ़ी मृत्यु 148 हि॰/715 ई॰ के बाद। किताब ख़ुतुब-ए- अमीरूल मोअमिनीन।

सैयद शरीफ़ रज़ी मुहम्मद बिन हुसैन बिन (पुत्र) मूसियुलमूसवी (मृत्यु 406/1015) का यह बहुत बड़ा कारनामा है कि उन्होंने हज़रत अली बिन अबी तालिब की ज़बानो क़लम के निकले हुए अनमोल मोतियों को ख़ूब तलाश, ढूँड खखोड़ और परखने के बाद बड़े सलीक़े से एक लड़ी में पिरो कर 'नहजुलबलाग़ा' की सूरत में हमारे सामने रख दिया है। अब चूँकि शरीफ़ रज़ी का जन्म हज़रत अली अ॰ की शहादत के 319 साल बाद हुआ था और इन तीन सौ साल से ज़्यादा के ज़माने में एक लम्बा सिलसिला है जो इन तमाम अक़वाल, तहरीरों और ख़ुत्बों के एडीटर तक पहुँचता है। इस बिना पर कुछ मौलवियों ने 'नहजुलबलाग़ा' के एक बड़े हिस्से को शक की नज़र से देखा है कि यह काम हज़रत अली अ॰ का नहीं है बल्कि इस में शामिल लेखों को शीआ दानिशवरों ने लिखा है। इस बात को साबित करने के लिए दलीलें भी दी हैं। हक़ीक़त तो यह है कि बनी उमैया और बनी अब्बास के ज़माने में ज़ुल्मो ज़ौर का ऐसा बाज़ार गर्म था कि दोस्तदाराने आले रसूल का क़त्ले आम हो रहा था। 'यही वजह है कि करबला जैसे दर्दनाक हादसे (680 ई॰) पर भी अरबी ज़बान में बहुत कम मरसिये लिखे गये। तो 'नहजुलबलाग़ा' जैसी किताब की एडीटिंग करने की हिम्मत कौन कर सकता था इसी लिये हामिद क़ादरी अपनी किताब 'तारीख़े मरासिया गोयी' पृष्ठ 680 पर लिखते हैं।

"अरबी में वाक़ये करबला के मुतअल्लिक़ मरसिये शाज़ो नादिर हैं वह बनी उमैया का अहद था हुकूमत के ख़ौफ़ से लोग आम तौर पर अपने जज़बात के ग़मों अन्दोह का इज़हार न कर सके होंगे।" ज़ाहिर है कि हज़रत अली अ॰ के खुतबात, मकतूबात और अक़वाल की तदवीन भी ख़तरए जान का बाइस हो सकती थी।

इसके अलावा बहुत से इतिहासकारों को भी यह बात मानने में तरददुद है कि सैयद शरीफ़ रज़ी 'नहजुलबलाग़ा' के एडीटर हैं। वह सैयद शरीफ़ के बड़े भाई शरीफ़ मुर्तज़ा को 'नहजुलबलाग़ा' का एडिट करने वाला समझते हैं।

जहाँ तक 'नहजुलबलाग़ा' के मख़तूतात की मौजूदगी का सवाल है तो 'नहजुबलाग़ा' की सबसे पुरानी हस्तलिखित किताब 494 हि॰/1100 ई॰ मकतबअए

आपने बड़ी मर्दानगी और इसतक़लाल से सामना किया। और दुशमनों की चालों को नाकाम करने की हर तरह कोशिश की।

जहाँ तक आपके इल्म-ओ-फ़ज़ल का तअल्लुक़ है तो यह कह देना काफ़ी है कि आप रसूले-ख़ुदा की तरबियत में रहे और बचपन से रसूल सल्ल॰ की ज़िन्दगी तक उनसे इल्मों हुनर सीखते रहे और हमेशा उनकी ख़िदमत में रहे। जो उलूम (विद्या) का सरचश्मा (स्रोत) थे और उनसे बिला फ़स्ल और बिला वास्ता इल्म हासिल किया था। वहइ लिखनेवालों में आपका भी नाम शामिल है। नबी सल्ल॰ की तरफ़ से जो ख़त और हुकम नामे लिखे जाते थे उनमें ज़्यादातर आपके हाथों से लिखे हुए होते थे। आप हाफ़िज़-ए-क़ुरआन थे। एक एक आयत के मअनी और शान-ए-नज़ूल से वाक़िफ़ थे। क़ुरआन और हदीसों से नए नए मसइले हासिल करने में आप को महारत थी।

आपकी क़ीमती राय पर रसूल सल्ल॰ के ज़माने से ही भरोसा किया जाता था। तीनों ख़लीफ़ाओं के आपसे अहम मुआमलात में मशविरा लेने के वाक़यात मिलते हैं।

आपका कलाम मौज़ूअ-मवाद-हैयत और मिक़दार के लिहाज़ से अपने ज़माने के तमाम गुज़रे हुए और मौजूदा के कलाम से ज़्यादा है। इसमें ख़ुतबे, तक़रीरें, ख़त और मुआहिदे, दुआएँ-मुनाजातें, फ़ैसले, शेर और रजज़ें हैं। आपका कलाम अपनी अववलीयत, नुदरत, जामईयत, मअनी आफ़रीनी और शख़्सियत व किरदार के सहीह तवाज़ुन, नफ़सियाती रुजहानात और फ़िक्र की आईना सिफ़ाती की बिना पर पढ़ने की दअवत देता है।

नहजुलबलाग़ा हज़रत अली अ॰ के ख़ुतबात, मकतूबात और अक़वाल का कलक्शन है। आप शीओं के पहले इमाम हैं और अहले सुन्नत हज़रात के चौथे ख़लीफ़ा हैं। दौरे ख़िलाफ़त 661 ई॰ तक रहा। यह तमाम ख़ुतबात (भाषण), मकतूबात (पत्र) और अक़वाल (संदेश) उसी ज़माने पर निर्भर हैं, इस में 421 ख़ुतबात, 79 मकतूबात और 480 अक़वाल हैं। दुनिया में बोली जाने वाली 370 ज़बानों में 'नहजुलबलाग़ा' की व्याख्या और तरज़ुमे हो चुके हैं। 'नहजुलबलाग़ा' की एडीटिंग का काम सैयद शरीफ़ रज़ी ने 400 हि॰/1009 ई॰ में किया था।

प्रस्तावना

हज़रत अली सुपुत्र अबू तालिब अलैहि॰ का जन्म 13 रजब 599 ई॰ में काबे (खुदा का घर) में हुआ था। जो आपकी एक ख़ास फ़ज़ीलत (गौरव) है। आप खुदा के रसूल हज़रत मुहम्मद मुसतफ़ा सल्ल॰ के हक़ीक़ी चचेरे भाई और हुज़ूर की सुपुत्री हज़रत फ़ातमा ज़हरा स॰ के पति थे। और रसूले खुदा के सर्वप्रिय नवासे हज़रत इमाम हसन अ॰ और हज़रत इमाम हुसैन अ॰ के पिता श्री थे।

हुज़ूर पुर नूर को जब नबुव्वत अता की गई और पहली बार आपने अपने परिवार वालों को इसलाम की दावत दी तो उस समय 40 लोगों के समूह में से जिनमें कुछ दाढ़ी वाले बुज़ुर्ग भी शामिल थे, इनमें से सबसे पहले उठकर जिसने आप सल्ल॰ की आवाज़ पर समर्थन व्यक्त किया वह हज़रत अली करमअल्लाहो वजहू की ही ज़ात थी। इस इब्तिदाई वाक़ए से आप की हक़गोई का अन्दाज़ा अच्छी तरह लगाया जा सकता है। खुदा के इस शेर ने रसूल-ए-खुदा के साथ इसलाम की सरबलन्दी के लिए कई जंगों में शिरकत की और बहुत सी दुशवार तरीन जंगों में विजय पाई।

रसूल-ए-खुदा की वफ़ात (मृत्यु) के बाद क्रमशः हज़रत अबू बकर सिद्दीक़, हज़रत उमर फ़ारूक़ और हज़रत उसमान ग़नी ख़लीफ़ा हुए सन् 35 हि॰/656 ई॰ में हज़रत उसमान के दौरे ख़िलाफ़त के बाद हज़रत अली अलैहि॰ ने लोगों के बहुत ज़्यादा कहने पर तीन दिन के बाद ख़िलाफ़त की ज़िम्मेदारियाँ उठाईं। सन् 40 हि॰/661 ई॰ में आपकी शहादत के बाद ख़िलाफ़त का सुनहरा ज़माना ख़त्म हो गया और मलूकियत का दौर शुरू हुआ। आपको अपने पंचवर्षीय दौरे ख़िलाफ़त में एक पल भी सुकून से बैठना नसीब न हो सका। आपकी ख़िलाफ़त का पूरा ज़माना आंतरिक युद्ध और अशान्ति में बीता। जिसका

I am grateful to my colleagues Dr. Abusad Islahi, Library and Information Officer. Mr. Isbah Khan, Mr. A.K. Saxena, Ms. Mohini Rani, Ms. Bilqis Farooqi and Er. Shujauddin Khan whose valuable help and hard work has made this work possible.

It is a coincidence that when Hazrat Ali delivered one sermon so it was recorded by Haris Hamedani during 7th Century A.D. and myself Saiyid Muhammad Azizuddin Husain Hamedani, got the honour of publishing *Nahjul Balagha* during 21st Century.

18th Zilhijja, 1433
3rd November 2012

Prof. S.M. Azizuddin Husain
Director
Rampur Raza Library,
Ministry of Culture, Government of India,
Rampur

References:

---

[i] Maulana Imtiaz Ali Khan Arshi-Istenad-i-Nahjul Balagha, p.9, Raza Library, Rampur, 2012.

[ii] Arshi, op.cit., Introduction.

[iii] Maulana Saiyid Sibtul Hasan Haushi – *Minhaj-i-Nahjul Balagha,* p.- Jeem.

[iv] Arshi, op.cit., p.10.

like etiquettes, knowledge, perfection and training of self, good living and self improvement, polity of civilization and unity of God. His utterances also contain replies to the opponents of Islam. *Nahjul Balagha*, compiled by Sharif Razi Abul Hasan Muhammed bin Hasan Musafri comprises of all this. This book contains the finest segments of knowledge and wisdom."

The manuscript of *Nahjul Balagha* which is preserved in Rampur Raza library is dated 19th Jamadiul Awwal **553 A.H./18th June, 1158** A.D. It is transcribed by Abdul Jabbar who had also transcribed '*Khasaisul Aimma*'. He has written a note that he has copied this manuscript from the manuscript of Saiyid Ziauddin Tajul Islam Abu al-Raza Fazlullah bin Ali bin Obaidullah al-Husaini. He stayed with him during the period of the transcription of the manuscript. It is recorded in this manuscript on folio 165 that it is the manuscript of Razi. It shows that the transcriber also had a personal manuscript copy of Sharif Razi or that was also transcribed by Sharif Razi himself.

I am highly grateful to His Excellency Shri B.L. Joshi, Governor of Uttar Pradesh and Chairman, Rampur Raza Library for his patronage. I am extremely grateful to Ms. Chandresh Kumari Katoch, Minister of Culture, and Ms. Sangita Goirala, Secretary, Ministry of Culture for their financial support. I am thankful to Shri G. Pattnaik, Former Principal Secretary to His Excellency Governor of Uttar Pradesh and Shri Manjeet Singh Principal Secretary to His Excellency Governor of Uttar Pradesh for their kind help and support. Shri. Jawahar Sircar, Former Secretary, Dr. Venu.V, former Joint Secretary, and Shri Rakesh Ranjan, Joint Secretary, Ministry of Culture, Government of India, New Delhi for giving me all the help.

I am thankful to Prof. S. Iraq Raza Zaidi, former Head, Department of Persian, Jamia Millia Islamia, New Delhi, Dr. Irshad Noganwi, Dr. Tabassum Sabir cataloguers of Arabic, Rampur Raza Library, Dr. Vibha Sharma, Department of English, A.M.U., Aligarh and Dr. Farhat Nasreen, Department of History, Jamia Millia Islamia, New Delhi, in helping me in drafting the introduction of Nahjul Balagha in different languages..

Allama Ibn Khallaqan (d.681 AH/1281 A.D.) records the following statement in relation with biographical details of Saiyid Murtaza: "There is difference of opinion about the compiler of *Nahjul Balagha*, that whether it is Saiyid Murtaza or his brother Saiyid Razi". In *Abjadul Uloom*, its author Shaikhul Hadis Allama Siddiq Hasan Khan Bhopali, records the following statement regarding Saiyid Murtaza: "There is difference of opinion about compiler of *Nahjul Balagha* which is a collection of Hazrat Ali's speeches etc., that whether it is Saiyid Murtaza or his brother Saiyid Razi". Maulana Ziauddin Barani, author of *Tarikh-i-Firoz Shahi*, opines that Ali was unmatched in learning. Shaikh Hamiduddin Nagori says that, "*Nahjul Balagha*, is of great benefit". (Surus Sudur wa Noorul Badoor).

Jamaluddin Abul Fazl Muhammed bin Mukarram bin Ali Afrizi (d.711 AH/1311 A.D.) has also proved and accepted that *Nahjul Balagha* is the collection of Hazrat Ali's speeches and letters etc. (Hisamul Arab). Ibn ul Hadeed who wrote an explanation of *Nahjul Balagha* said that Ali is supreme and unequalled in art of linguistics. Al-Ustad al-Akbar Musleh Kabir Shaikh Muhammed Abdeh, Mufti, Dayar-i-Misriya who had written an explanation of *Nahjul Balagha* says that this is a book which is uncut and exhaustive in good qualities; it is a collection of the sayings of Saiyidna wa Maulana Amirul Mauminin Karam Allah Wajh; entitled *Nahjul Balagha*, it was compiled by Saiyid Sharif Razi, Raham Allah. It is beyond his capabilities to describe the qualities of this book. (*Jawaba al-Adab*, part-I, pp.317, 318, 14th Publication, Egypt). Mufti Muhammed Abdeh opines that, "All scholars of Arabic held the opinion that after the words of Allah and Prophet Muhammed, Ali's skills in the art of language and oratory were unparalleled. A study of *Nahjul Balagha*, will put all doubts to rest and a concordance would be established between the reader and the above cited view of learned scholars". Ustad Shaikh Muhammed Hasan Nayal al-Marsafi Misri, who wrote *sharh* of *Nahjul Balagha*, under the title *Kalimat Fi al-Lughat al-Arabia* Ustad Muhammed Al-Zehri al-Ghamrani writes that, "No companion of Prophet Muhammad is quoted as much as Ali is. He is frequently cited on subjects

dawat al-Islamia that several scholars paid attention to *Nahjul Balagha* which was a collection of Ali's sermons. Many *ulema* wrote explanations of *Nahjul Balagha*, eminent among those, are Imam Ahmed bin Muhammed Alviri (d.656 AH/1258 A.D.), Imam Fakhruddin Razi (d.606 AH/1209 A.D.), Abdul Hameed Ibn Abi al-Hadeed Madani (d.656 AH/1258 A.D.), Shaikh Kamaluddin Abdur Rehman al-Shaiban, Allama Saaduddin Masood (d.691 AH/1291 A.D.) Shaikh Qiwamuddin Talmeez Jalal Dawwani, Fazil Sighani, Qazi of Baghdad, Noor Muhammed bin Qazi Abdul Aziz Mahelli, Ibn al-Ghila, Allama Shaikh Muhammed Abdahn al-Misri, Ustad Muhammed Hasan al-Nail al-Marsefi, Al-Ustad Muhammed Mohiuddin Abdul Hameed Azhari, Muhiuddin al-Khaiyat and others.

In his work *Matalib al-Sioal*, Allama Shaikh Kamaluddin Muhammed bin Talha al-Quraishi al-Shaffai (d.652 AH/1254 A.D.) writes that: "Imam is a leading scholar of five languages and he is matchless in this art. Anyone who reads the *Nahjul Balagha,* would be convinced of the fact that Hazrat's command on Arabic language is unsurpassed. *(Matalis al-Siyaol,* p.98, Lucknow) Allama Saaduddin Masood bin Umar al-Taftazani (d.791 AH/1388 A.D.) writes that, "Hazrat is the best orator and scholar of Arabic and *Nahjul Balagha* is the proof of that". (*Sharh-i-Maqasid,* vol.II, p.36, *Istanbol)* Allaama Alauddin al-Qashji (d.845 AH/1441A.D.) writes that, "Hazrat is the finest orator and it is quite obvious from *Nahjul Balagha*. Allama Ahmed bin Mansoor writes in *Miftah al-Futuh* that, "A person who studies his letters, sermons etc., will be convinced that after Prophet Muhammed, no one could match Ali's erudition and sophistication. Most of the scholars and others who lay a claim to intelligence are not in any way close to Ali's genius and brilliance". Allama Yaqub Abu Yusuf al-Tabani (d.1098 AH/1686 A.D.) Lahori writes in his work – *Sharh-i-Tehzib al-Kalam,* "Anyone who wants to witness scholarship and excellence of lucid writing should study *Nahjul Balagha*." Allama Shaikh Ahmed bin Mustafa known as Tashkeri Zadeh, author of *Shaqaiq al-Naumania Fi Ulema al-Daulat al-Usmania* writes that, he wrote the explanation of *Tajrid* and *Nahjul Balagha.* In *Wafiyat al-Aiyan*

scholar. From the point of view of knowledge and piety his superiority makes him incomparable. Al-Ustad Ahmad Al-Zayat writes, “After Prophet nobody could surpass Ali in conversing and oration. There is consensus among all that Ali was matchless, both as a speaker and a writer”. Ustad Ahmed Zaki Safawat holds the opinion that: “There is no problem in accepting the fact that Ali is at the pinnacle of oratory and holds command over five languages. Family members of the Prophet inherited qualities of scholarship and oration naturally. His family remains supreme and unsurpassed in terms of scholarship, both in pre and post Islamic era.” Abul Aswad holds the conviction that: “Ali gave life to Arabs and provided life to our language”. An eminent historian Masoodi (d.340/951 A.D.) comments as follows: “Sermons delivered by Hazrat Ali are around four hundred eighty. These were saved through careful memorization and were regularly cited by people.” This statement of Masoodi is of cardinal importance because Saiyid Razi compiled these sermons of Hazrat Ali in 400 A.H1009 A.D. and Masoodi confirmed the existence of authentic sermons in or before 340 A.H 951 A.D. Shaikh Sadiq Abu Jafar Muhammed Ibn Babuja Al-Qami (d.381/991 A.D.) relates the process of their recording from his sources and says that Abul Haq Al-Sabeei tells us that Haris bin Abdullah Altoor al-Hamedani told that, “One day Amirul Mauminin delivered a sermon and it left a deep impact on people. Abu Ishaq asked Haris whether he had recorded that and in response Haris promptly read that very sermon from his note book”. In context of the compilation of *malfuz* literature of the Sufis of India we witness a similar kind of practice of penmanship. Shaikh Nizamuddin Aulia’s (d.1325 A.D.) *murid* Saiyid Amir Hasan Sijzi recorded his sermons. The first sermon was recorded by him in 1308 A.D. and the last in 1322 A.D. Later these were compiled under the title of *Fawaidul Fuad.* Sufis of India followed this tradition of their *wali,* Hazrat Ali. Akin to the controversy around authenticity of Ali’s authorship of *Nahjul Balagha*, some Indian scholars and historians have raised doubts on the reliability of Sufi *malfuz* also.

Ibn al-Taqtaqi Ali Taba Tabai writes in his work *Tarikh al-Fakhri Fi al-Adab al-sultania wa*

of the text were raised by people who opined that much time had elapsed between occurrences-utterances and their formal compilation. They feared the possibility of interpolations. Some scholars even conjectured that the book contained ideas of Saiyid Razi which were attributed to Hazrat Ali by him. I believe that the tyrannical high handedness of the Umaiyad and Abbasid rulers towards the followers of Ali made the compilation of his sermons a daunting and problematical task. It is worth noting that the tragedy of Karbala took place in 680 A.D. but no one had the courage to take the risk of writing an elegy (*marsiya*) in Arabic on this atrociously barbaric crime committed by Umaiyad ruler Yazid against Imam Husain, the grandson of none other than Prophet Muhammed. Apprehensions about the authenticity of *Nahjul Balagha* were initiated by Ibn Khallaqan, the author of *Vafiat al-Aiyan*. He held that Saiyid Razi was the actual author of *Nahjul Balagha* and authorship of Ali was fabricated.[ii] In his work '*Adab al-Arab*', Prof. Zubaid Ahmad of University of Allahabad reaffirms this view. Dr. S.A. Khulusi of SOAS, University of London, in his article, 'The authenticity of *Nahjul Balagha*' published in Islamic Review, in October, 1950, asserts that in *Nahjul Balagha* Saiyid Razi passed off his own writings as that of Hazrat Ali's.[iii] Maulana Arshi writes that, "Ibn-i-Abi al-Hadid wrote the *Sharh* of *Nahjul Balagha*, in which while commenting on Ali's sermon of *Shaqshaqiya*, he writes, "My teacher Abul Khair son of Shabeeb Al-Wasti (d.605 AH/1208 A.D.) told me in 603 AH/1206 AD that when I was learning this sermon from my teacher Abu Muhammed Abdullah bin Ahmed known as Bin al-Khashshab (d.567 AH/1172 A.D.), I asked him that whether he considered it fictitious? He replied no by God, it is not at all. I consider it the sermon of Amirul Mauminin, as I consider you. I inquired about the controversy of its association with Razi's words. He replied that Razi did not have such a command. We know his capabilities and also his way of expression. *Nahjul Balagha's* text has nothing to do with the language of Razi".[iv] Maulana Hansvi has also referred to the opinion of other *ulema*. He quotes Al-Ustad Allama Al-Saiyid Ahmad Al-Hashami Bak as follows: "After Prophet Muhammed, Hazrat Ali is the best

36. Shaikh Mufeed Ustad Saiyid Razi (d.413 AH /1022 A.D.) *Kitab al-Irshad* wa *Kitab al-Jamal.*
37. Ibn Maskuya (d.421 AH /1030 A.D.) *Tajarab al-Umam.*
38. Hafiz Abu Naeem (d.430 AH /1038 A.D.) *Hulyatul Aulia.*
39. Shaikh Abu Jafar Muhammed bin Hasan al-Tusi (d. probably 385-460 AH /995-1067 A.D.) *Kitab al-Tahjib* wa *Kitab al-Amali.*

Many *ulema* and scholars have worked on this text and some of their works are listed below:

1. **Allama Imtiaz Ali Khan Arshi** *Istenad-i-Nahjul Balagha,* Lucknow, 1954.
2. **Allama Saiyid Sibtul Hasan Hansvi** *Minhaj-i-Nahjul Balagha*
3. **Shaikh Hadi Kashiful Ghita** *Nahjul Balagha*
4. **Muhammad Baqar Behbudi** *Nahjus Saadat fi Mastadarah Nahjul Balagha*
5. **Khateeb Abdullah Naghma** *Masadir-i-Nahjul Balagha*
6. **Khateeb Abduz Zahra Al-Hasni** *Masadir-i-Nahjul Balagha wa Asanaad*
7. **Raza Ustadi** *Bahas-i-Kotah Pairamon Nahjul Balagha*
8. **Ali Dashti** *Rauish Hai Tehqeeq Dar Asnad-o-Madarik-i-Nahjul Balagha*
9. **Muhammed Mehdi Jafari** *Pizohish Dar Asnad-o-Madarik Nahjul Balagha*
10. **Saiyid Hibatuddin Shahristani** *Mahu Nahjul Balagha*
11. **Saiyid Qaiser Mehmud** *Rijal-i-Nahjul Balagha*
12. **Dr. Mehdi Khwaja Piri** Published several manuscripts of *Nahjul Balagha.*

Allama Imtiaz Ali Khan Arshi writes in his work *Istenad-i-Nahjul Balagha*, "*Nahjul Balagha* is one of the important books of Arabic literature. It contains the speeches, letters and sayings of Hazrat Ali".[i] It was compiled by Saiyid Razi in 400 AH/1009 A.D., that is around, after three hundred forty eight years of Hazrat Ali's death. Doubts about the authenticity

18. Abu Talib Ubaidullah bin Abi Zaid bin Yaqub bin Nasr al-subain (d.356 AH/967 A.D.) *Kitab Adiyatul Aimma.*
19. Abu Abdullah bin Ibrahim bin Abi Rafe al-Sumeri al-Kafi al-Baghdadi. *Kitab al-Zia fi Tarikh al-Aimma.*
20. Abul Abbas Yaqub bin Ahmed al-Sameeri-*Kitab Fi Kalam-i-Ali wa Khutaub.*
21. Abu Saeed Mansoor bin al-Husain Ilahi al-Wazir (d.422 AH/1031 A.D.) *Nuzhatul Adab Fi al-Mahazirat Nasr Allah.*
22. Abul Hasan Ali bin Muhammed al-Madaini (d.225 AH/839 A.D.) *Tarikh al-Khulafa* wa *Kitab al-Ala Ahdas wa al Fitn.*
23. Abu Usman Umru bin Amjahus (d.255 AH/868 A.D.) *Kitab al-Bayan wa al-Baieen.*
24. Ibn Qutaiba al-Daimuri (d.276 AH/889 A.D.) *Ayum al-Akhbar wa Ghaib al-Hadis.*
25. Ibn Wazeh al-Yaqubi al-Katib al-Abbasi (d. 278 AH/891 A.D.).
26. Abu Hanifa al-Daimuri (d.281/894 A.D.) *Akhbar al-Tawal.*
27. Abul Abbas al-Bar (d.286 AH/899 A.D.) *Kitab al-Barad.*
28. Muhammed bin Jareer al-Tabari (d.310 AH/922 A.D.)
29. Abu Bakr Muhammed bin Hasan bin Wareed Azdi Basari (d.321 AH/933 A.D.) *Kitab al-Mujtaba.*
30. Ibn Abdurba (d.328/939 A.D.) *Aqd al-Fareed.*
31. Muhammed bin Yaqub al-Kulaini (d.329 AH /940 A.D.) *Kitab al-Kafi* wa *Kitab al-Rauza.*
32. Masoodi (d.346 AH /957 A.D.) *Marawwaj al-Zahab.*
33. Abul Faraj al-Amui al-Asfahan (d.356 AH /966 A.D.) *Kitab al-Agham.*
34. Abu Ali al-Qali (d.356 AH /966 A.D.) *Nawadir.*
35. Shaaikh Abu Jafar Ibn Babuya al-Qummi (d.381 AH /991 A.D.) *Kitab al-Tauheed.*

5. Abu Ishaq Ibrahim bin Al-Hakam bin Zaheer al-Ghazai Al-Kufi (d.177 AH/793 A.D.) *Kitab Khutub-i-Ali.*

6. Abu Ishaq Ibrahim bin Sulaiman-bin Al-Nahmi al-Kufi al-Khazaq Kitabul Khutub.

7. Abu Manzar Hisham bin Muhammed bin Al-Saib Al-Kalbi (d.206 AH/821 A.D.) *Kitab Khutub-i-Ali.*

8. Abu Abdullah Muhammed bin Umar al-Waqidi al-Madani, Qazi of Baghdad (d.207 AH/823 A.D.) *Kitab al-Jamal.*

9. Abul Mufazzal Nasr bin Mazahim al-Munqari al-Kufi al-Attar (d.212 AH/827 A.D.) *Kitab-i-Siffin. Kitab-al-Jamal, Kitab al-Nahrwan* and *Kitab al-Gharat.*

10. Abul Khair Saleh bin Abi Hammad al-Razi (d.later than 214 AH/829 A.D.)

11. Abul Hasan Ali bin Muhammed al-Madaini (d.224 AH/839 A.D.) *Kitab Khutub-i-Ali wa Kateba Ila Amala.*

12. Abul Qazim Abdul Azeem bin Abdullah bin Ali al-Hasni (d.250 AH/864 A.D.) kitab *Khutb-i-Ali.*

13. Abu Ishaq Ibrahim bin Muhammed al-Saqafi (d.283 AH/896 A.D.)

14. Abu Jafar Muhammed bin Yaqub al-Kulaini (d.328 AH/939 A.D.) (contemporary of Ibn Jareer Al-Tabari) *Kitab al-Mustarishid Fi al-Imama, Kitab al-Riwat An Ahl al-Bait.*

15. Abu Jafar Muhammed bin Yaqub al-Kulaini (d.328 AH/939 A.D.)

16. Abu Ahmad Abdul Aziz bin Yahya bin Ahmed bin Isa al-Jalodi al-Azdi al-Basari (d.332 AH/941 A.D.) *Kitab Khutb-i-Ali Kitab Shair-i-Ali, Kitab Rasail-i-Ali, Kitab Mawaiz-i-Ali, Kitab Zikr-i-Kalam-i-Ali Fi al-Malahim, Kitab Qaul-i-Ali Fi al-Shair. Kitab Qaza-i-Ali, Kitab al-Adab Aa Ali Alehis Salam.*

17. Abul Hasan bin Al-Husain bin Ali al-Masoodi (d.364 AH/957 A.D.) *Hadaiq-al-azhan fi Akhbar-i-Ale Muhammed,* Mazahir al-Akhbar wa Taraiful Asar.

INTRODUCTION

Nahjul Balagha is a collection of speeches, letters and sayings of Hazrat Ali; one of the most influential, awe-inspiring and high-powered persons in the History of Islam after Prophet Muhammad. Born on 13th Rajab, 599 A.D.; he was assassinated on 21st Ramazan 661 A.D. He was the first Imam of Shias and the fourth Caliph of Sunnis. Contents of the *Nahjul Balagha* come up from the period of his Caliphate which lasted from 656 to 661 A.D. It contains 421 speeches 79 letters and 480 sayings. Its translations, explanatory notes and commentaries have been published in 370 languages.

The oldest extant manuscript of *Nahjul Balagha* is available in the Maktaba Fakruddin Nasiri, Iran, dated 494 AH/1100 AD. Rampur Raza Library's Manuscript is dated 553 AH/1158 A.D.

Scholars writing earlier than the compilation of *Nahjul Balagha* in 400 A.H/1009 A.D. have cited speeches and letters of Hazrat Ali in their works. Some examples are listed below:

1. Zaid bin Wahab Uljhani Al-Kufi (d.96 AH/714 A.D.) *Khutub-i-Amirul Mauminin Ali Al-Manabir Fi Al-Jam Wal Aiyad.*
2. Abu Yaqub Ismail bin Mehran bin Muhammad bin Ali Nasr Al-Sakim Al-Kufi (d.148 AH/715 A.D.) *Kitab Khutub-i-Amirul Mauminin.*
3. Abu Mukhnaf bin Yahya Al-azdi Al-ghamidi (d. earlier to 170 AH/786 A.D.)
4. Abu Muhammed (Ba Abu Bashr) Masadah bin Sadaqah Al-Abadi Al-Kufi (d.138 AH/799 A.D.). *Kitab Khutub-i-Amirul Mauminin.*



A Folio of Qur'an transcribed by Hazrat Ali (A.S.)

नहजुल बलाग़ा

(अ0)
अली इबने अबी तालिब

सम्पादक

अबुल हसन मोहम्मद बिन हुसैन मूसवी

सय्यद शरीफ़ रज़ी

परिचय

सय्यद मोहम्मद अज़ीज़उद्दीन हुसैन

निदेशक, रामपुर रज़ा लाइब्रेरी

संस्कृति मंत्रालय, भारत सरकार

Rampur Raza Library Publication Series

Name of the book	:	Nahjul Balagha
Published by	:	Prof. S.M. Azizuddin Hussain Director Rampur Raza Library, Rampur
Printed by	:	Islami Kitab Ghar, New Delhi
Price	:	Rs. 1200/-
ISBN	:	978-93-82949-07-7

Rampur Raza Library
(Ministry of Culture, Govt. of India
Rampur - 244901 (U.P.) India

Website : www.razalibrary.gov.in
E-mail : directorrazalibrary@gmail.com
Tel. : 0595-2325045,
Fax : 0595-2340548

NAHJUL BALAGHA

Ali[(A)] Ibne Abi Talib

Compiler

Abul Hasan Muhammad Bin Husain Musavi

Saiyid Sharif Razi

Introduction

Saiyid Muhammad Azizuddin Husain

Director, Rampur Raza Library

Ministry of Culture, Government of India